مہدویت نامہ

تالیف

مصنفین کی جماعت

فہرست

ابتدائیہ 06
پہلادرس: مہدویت پر بحث کی ضرورت 08
امامت
امام کی ضرورت
امام کی خصوصیات
علم امام
عصمت امام
امام ہی انسانی معاشرہ کا حاکم ہے
امام اخلاقی کمالات سے آراستہ ہوتا ہے
امام کو خدا کی طرف سے منسوب ہونا چاہیے
جامع اور رساتر کلام
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
دوسرا درس:امام مہدی علیہ السلام کی شناخت 25
امام مہدی (علیہ السلام) کی حیات طیبہ پر ایک نظر
نام مبارک، کنیت اور القاب
ولادت کی کیفیت
حضرت امام مہدی علیہ السلام کےشمائل اورآپ کی صفات حمیدہ
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
تیسرا درس: ولادت سے امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت تک 35
ولادت باسعادت سے امام عسکری علیہ السلام کی شہادت تک
شیعوں کے سامنے امام مہدی (عج اللہ فرجہ الشریف) کا تعارف
معجزات اور کرامات
سوالوں کے جوابات
ہدیے اور تحفے قبول کرن
پدر بزرگوار کی نماز جنازہ
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
چوتھا درس:امام مہدی علیہ السلام قرآن و حدیث کی روشنی میں 47
الف: قرآن کریم کی روشنی میں
ب: احادیث کی روشنی میں
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
پانچواں درس:امام مہدی علیہ السلام اغیار کی نظر میں 55
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) غیروں کی نظر میں
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
چھٹادرس:امام مہدی علیہ السلام کا انتظار 60

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غیبت
غیبت کے معنی
غیبت کے معنی
غیبت کا فلسفہ
غیبت کی اقسام
غیبت صغریٰ
غیبت کبریٰ
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
ساتواں درس:امام علیہ السلام غائب کے فائدے 76
امام غائب کے فوائد
امام کا کائنات کے لئے محور و مرکز ہون
اُمید کی کرن
مکتب کی پائیداری اور پاسداری
خود سازی
علمی اور فکری پناہ گاہ
باطنی ہدایت اور رُوحانی نفوذ
بلاؤں سے امان
باران رحمت
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
آٹھواں درس:دیدار امام علیہ السلام 93
دیدارِ امامعلیہ السلام
طولانی عمر
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
نواں درس: انتظار 106
انتظارکا معنی و مفہوم
انتظار کی حقیقت اور اس کی عظمت
امام زمانہ (علیہ السلام) کے انتظار کی خصوصیات
امام علیہ السلام کی انتظار کے مختلف پہلو
منتظرین کے فرائض
امام کی معرفت
امام علیہ السلام کے ساتھ عہد و پیمان
وحدت اور ہم دلی
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انتظار کے فوائد
انتظار کرنے والوں کے لئے ثواب
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
دسواں درس:ظہور کا زمانہ 125
دُنیا کے حالات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے
ظہور کا راستہ ہموار کرنے کے اسباب اور ظہور کی نشانیاں

ظہور کی شرائط اور اسباب
علاماتِ ظہور
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
گیارہواں درس:ظہور 147
ظہور کا زمانہ
وقت ظہور کے مخفی رہنے کا راز
اُمید کی کرن
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انقلاب کا آغاز
حضرت امام مہدی علیہ السلام کےقیام کی کیفیت
اغراض و مقاصد
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
بارہواں درس:حکومتی منصوبے 161
حکومتی منصوبے
(الف) ثقافتی پروگرام
ب۔ اقتصادی منصوبہ
ج۔ معاشرتی منصوبہ بندی
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
تیرہواں درس:حکومت کے نتائج اور ثمرات 177
حکومت کے نتائج اور ثمرات
حضرت امام مہدی علیہ السلام کیحکومت کے امتیازات
امام علیہ السلام کی حکومت میناقتصادی نظام
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
چودہواں درس: رجعت 209
رجعت کا مفہوم
رجعت کا فلسفہ
دین اسلام میں رجعت کی اہمیت
قرآن و روایات میں رجعت
ادعیہ اور زیارات میں رجعت
رجعت کی خصوصیات
رجعت کرنے والے
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات
پندرہواں درس:مہدویت کے لئے نقصان دہ امور کی پہچان 220
مہدویت کے لئے نقصان دہ امور کی پہچان
غلط نتیجہ گیری
جھوٹا دعویٰ کرنے والے
درس کا خلاصہ
درس کے سوالات

معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)حصہ اول231
معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)حصہ دوم231
غیبت کبریٰ کے زمانہ میں مومنین کی ذمہ داریاں 263
حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر مینحصہ اول 269
حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر مینحصہ دوم 269
حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق چالیس منتخب احادیث 317
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اپنے بارے چالیس فرامین 333
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے شیعہ پر اتہامات اور انکاجواب .346
حضرت امام مہدی علیہ السلام نہ شیعہ ہیں نہ سنی وہ اہل بیت علیہ السلام سے ہیں 363

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: مہدویت نامہ
مو لف: مصنفین کی جماعت
ٹائٹل: ملک مشتاق حسین
کمپوزنگ: وسیم عباس
ایڈیشن: اول
سال اشاعت: نومبر2009ئ
تعداد: ایک ہزار
قیمت: تین سو روپے
ناشر: شریکۃ الحسین علیہ السلام پبلی کیشنز
طابع: الاعتماد پرنٹرز،لاہور سٹاکسٹ
ایلیاءبکس المصطفی پبلی کیشنز
مکان نمبر853آئی جے کے روڈ(پرانافیض آباد،پیرودھائی روڈ) لاہور
سیکٹر4-10-Iاسلام آباد(فون نمبر:-051-4449342)

بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرّحِیم
اَللّٰھُمَّ کُن لِوَلِیِّکَ الحُجَّةِ بنِ الحَسَنِ
اے اللہ تو اپنے ولی حضرت حجت ابن حسن عسکری
صَلَوَاتُکَ عَلَی ہِ وَعَلٰی آبَائِہِ
(تیری صلوات ان پر اور ان کے آباءواجداد پر صبح و شام اور ہر آن ہو)
فِی ہٰذِہ السَّاعَةِ وَفِی کُلِّ سٰاعَةٍ
کا اس گھڑی میں اور ہر آن میں سرپرست و نگہبان
وَلیاً وحَافِظاً وقٰائِدًا ونٰاصِراً وَدَلِی لاً وَعَیناً
حامی راہنما مددگار دیکھنے والی آنکھ اور سرپرست
حَتّٰی تُسکِنَہُ اَر ضَکَ طَو عاً وتُمَتِّعَہُ فِی ہٰا َطوِی لاً

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنا رہے یہانتک کہ تو اسے اپنی زمین میں اختیار کے ساتھ سکونت عطاء فرما اور یہ کہ تو اسے اپنی زمین مینلمبی مدت تک فائدہ پہنچا

نوٹ: یہ دعاءامام زمانہ(عجل) کی سلامتی کی نیت سے روزانہ پڑھیں۔
صلوات کاملہ
یاَرَبَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ
اے محمد وآل محمد کے ربّ جلیل
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
محمد اور آل محمد پر صلوات بھیج
وَعَجِّل فَرَجَ آلِ مَحَمَّدٍ۔
اور آل محمد کی گشائش (حکومت کے قیام) میں جلدی فرما

نوٹ: بعض عاملین کا تجربہ ہے کہ جو شخص روزانہ اس صلوات کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھے گا
اسے امام زمانہ عج کی زیارت نصیب ہوگی
یہ صلوات حضرت جبرائیل نے جناب یوسفعلیہ السلام کو
زندان میں تعلیم دی اور حضرت یوسف علیہ السلام
اس کا ورد کرتے تھے(مفاتیح الجنان

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم
حدیث نبوی میں آیا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو اس کا اسلام کامل ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ صاحب الزمان حجت(مہدی علیہ السلام)کی معرفت حاصل کرے اور ان سے محبت و ولایت رکھے۔معروف حدیث ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہیں رکھتا اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ کفر اور جاہلیت کی موت مر گیا۔
اسی مضمون کی اور بہت ساری احادیث و روایات ہمارے اوپر لازم قرار دیتی ہیں کہ ہم اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کریں اوراپنے بچوں کو جہاں پر باقی اسلامی عقائد کی تعلیم دیتے ہیں وہاں پر اس زمانہ کے امام علیہ السلام کی بھی تفصیلی آگہی دیں۔کافی عرصہ سے میری یہ آرزو تھی کہ کوئی ایسی کتاب مرتب کی جائے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تعارف کا وسیلہ بنے اور تھوڑے پڑھے لکھے افراد کو بھی آسانی سے اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل ہو سکے۔میری اس خواہش نے اس وقت عملی شکل اختیار کر لی جب گذشتہ سال ماہ محرم ۹۲۴۱ھ میں جامعہ امام خمینی میں آئمہ جمعہ و جماعت کے تربیتی جلسات میں حوزہ علمیہ قم کے ہونہار طالبعلم جناب ڈاکٹر سید حسنین نقوی نے اسی عنوان پر مرتب دروس آئمہ جمعہ و جماعت کو دیئے آسان زبان میں اور بہت ہی اعلیٰ اور مطلب کو ذہن میں بٹھانے والے دروس تھے چنانچہ ہم نے ان سے خواہش کی کہ وہ ہمیں یہ دروس دے دیں تاکہ ہم ان دروس کو شائع کریں اور ان سے وسیع سطح پر فائدہ اٹھایا جائے۔اس سال رجب ۰۳۴۱ھ ق جب میں قم زیارات پر گیا ہوا تھا تو حرم معصوم علیہ السلام میں مولانا سید حسنین نقوی صاحب سے خواہش ظاہر کی کہ وہ یہ دروس جو امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں مرتب شدہ ہیں ہمیں دے دیں تاکہ ہم ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور وسیع پیمانے پر ان کی اشاعت کریں بہرحال انہوں نے لطف ومہربانی کی اور امام زمانہ(عج) کے حوالے سے قم کے اندر موجود تحصیلی مرکز میں طلباءکی ایک جماعت جو اس حوالے سے کام کر رہی تھی جن میں جناب چوہدری عمران صاحب بھی سرفہرست ہیں انہوں نے ان سے اجازت لے کر یہ دروس ہمارے حوالے کئے اور اب یہ مکمل نظرثانی کے بعد اشاعت کے لئے تیار کر دیئے ہیں۔اس امید کے ساتھ کہ طلاب کرام، گریجوایٹ افراد، عوام، خواص، دینی مدارس اور تنظیمی اور تربیتی گروپس ان سے بھرپور استفادہ کریں گے ان میں بعض دروس قدرے طولانی ہیں لیکن مرتبین نے کوشش کی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زندگی ابتداءتاظہور اور بعد از ظہور کے تمام حالات کو اختصار کے ساتھ بیان کریں اور مطالب بیان کرنے میں عقائد کو ملحوظ رکھاگیاہے کمزور حوالوں سے گریزکیا گیا ہے اور عامیانہ نقطہ نظر کی بجائے محققانہ انداز اپنایا گیا ہے۔ پندرہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دروس کے ساتھ اس سلسلہ کو مزید مفید بنانے کے لئے ہماری طرف سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے طلباءو طالبات کے لئے جو متفرق دروس دیے گئے یا جو مقالات تحریر کئے وہ بھی شامل کر دیے ہیں ان میں معرفت نامہ۔غیبت کبریٰ میں مومنین کی ذمہ داریاں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق چالیس احادیث۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اپنے بارے چالیس فرامین۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے شیعہ پر ناررروا اتہامات اور ان کے جوابات۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام نہ شیعہ ہیں نہ سنی آپ علیہ السلام اہل البیت علیہ السلام سے ہیں“کو شامل کیا ہے واضح رہے اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے تفصیلی مباحث کے لئے اردوزبان میں کافی ساری کتب اور تحقیقی مقالات موجود ہیں بازار میں بآسانی مل سکتے ہیں اس کے لئے ہمارے ادارے کی طرف سے بنائی گئی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے اردو میں پہلی تحقیقی اور معلوماتی ویب سائیٹ پر بھی معلومات حاصل کرنے کے لئے جاسکتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت حق امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پرنور کے لئے مقدمات فراہم کرنے والوں سے قرار دے اور ان کے ظہور کے اسباب کو خداوندمتعال جلد مکمل کر دے، اور ان کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دے۔ ان پندرہ دروس کے مرتبین نے اپنے ان اسباق کا عنوان ”انتظار کی خوشبو“قراردیاہے۔ لیکن موضوع کی وسعت کی مناسبت سے ہم نے اس کتاب کا نام ”مہدویت نامہ“ رکھا ہے اور ہر سبق کے اختتام پر امام زمانہ علیہ السلام(عج) سے متعلق احادیث بھی دی ہیںاور آخر میں شامل کی گئی دوسری بحثوں سے اس کتاب کو مفید تر بنایا گیاہے۔

محب منتظران امام مہدی علیہ السلام
سید افتخار حسین نقوی النجفی
۹۲ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ

مہدویت نامہ

پہلا درس
مہدویت پر بحث کی ضرورت

مقاصد:

(۱) امام مہدی (عج) پر بحث کی ضرورت و اہمیت۔
(۲) امام مہدی (عج) پر بحث کی ضرورت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہی۔
(۳) دینی فکر میں امامت اور امام مہدی (عج) کے موضوع کے مقام کی شناخت۔

فوائد:
(۱) امام مہدی (عج) کے موضوع کی اہمیت پر توجہ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کی ضرورت۔
(۲) امام کی ضرورت او ر ان سے وابستہ ہونے کا احساس۔
(۳) امام کے اوصاف کی شناخت۔

تعلیمی مطالب:
(۱) امام مہدی پر بحث کرنے کی ضرورت۔
(۲) ان ابحاث کو پیش کرنے کی ضرورت کے ان مندرجہ ذیل پہلوؤں سے آگاہی:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱لف) عقائدی(ب) معاشرتی(ج) سیاسی(د) تاریخی(ھ) ثقافتی
(۳) انسان کے لئے امام کی ضرورت کے دلائل
(۴) امام کی خصوصیات
(الف) امام کا علم(ب) عصمت امام(ج) امام کی معاشرہ پر حکومت(د) امام کے اخلاقی کمالات(ھ) امام کا اﷲ تعالیٰ کی طرف سے منسوب ہونا۔امام رضا علیہ السلام کا خوبصورت اور جامع فرمان

مہدویت پر بحث کی ضرورت

شاید بعض لوگ یہ سوچیں کہ دیگر عقائدی اور نظریاتی موضوعات میں بنیادی ضرورت کے باوجود حضرت امام مہدی (عجل اﷲ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے سلسلہ میں بحث و گفتگو کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اس سلسلہ میں کافی مقدار میں بحث نہیں ہو چکی ہے اور بہت ساری کتابیں اور مضامین نہیں لکھے گئے ہیں؟

تو اسکا جواب یہ ہے کہ مہدویت کی بحث و گفتگو ایک ایسا موضوع ہے جو انسان کی زندگی میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور مختلف پہلوؤں سے انسانی زندگی پر اثرانداز ہو تا ہے، لہٰذا اس سلسلہ میں کی گئی بہت سی کاوشوں کے باوجود بھی اس موضوع پر بہت کچھ کہنے کے لئے باقی ہے، اور مناسب ہے کہ ہمارے علمائے کرام اور صاحبان نظر حضرت اس سلسلہ میں بہت زیادہ کوشش کریں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں بحث و گفتگو کی ضرورت کو واضح کرنے کے لیے یہاں چند چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

(۱) حضرت امام مہدی (عجل اﷲ فرجہ الشریف) کا موضوع، امامت کے بنیادی مسئلہ کی طرف پلٹتا ہے کہ جو شیعوں کے عقائدی اصول میں سے ہے، جس کی قرآن کریم اور اسلامی روایات میں بہت زیادہ اہمیت بتادی گئی ہے اور اس پر تاکید ہوئی ہے۔ شیعہ اور اہل سنت نے پیغمبر اکرم (صلی اﷲ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت نقل کی ہے:

)مَن مَاتَ وَ لَم یَع رِف اِمَامَ زَمَانِہِ مَاتَ مَی تَۃً جَاہِلِیَۃً۔((بحارالانوار، ج۱۵، ص۰۶۱)

"جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اپنے امام زمانہ (علیہ السلام) کو نہ پہچانتا ہو تو اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہو گی (گویا اس نے اسلام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا ہے)"۔

یقینا یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ جس سے انسان کی معنوی حیات وابستہ ہے لہٰذا اس مسئلہ پر خاص توجہ اور عنایت کرنی چاہیے؟!

(۲) حضرت امام مہدی علیہ السلام،۱ مامت کے پاکیزہ سلسلہ کی بارہویں کڑی ہیں، وہی امامت جو پیغمبر اکرم (صلی اﷲ علیہ و آلہ وسلم) کی دو نشانیوں میں سے ایک ہے، جیسا کہ شیعہ اور اہل سنت نے پیغمبر اکرم (صلی اﷲ علیہ و آلہ وسلم) سے نقل کیا ہے:

)اِنِّی تَارِک فِی کُم الثَّقَلَی نِ کِتَابَ اللّٰہِ وَ عِترَتِی ، مَا اِن تَمَسَّکت م بِہِمَا لَن تَضِلُّوا بَع دی اَبَداً....((بحارالانوار، ج۲، ص۱۰۰)

"بے شک میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک کتاب خدا اور دوسری میری عترت، جب تک تم ان دونوں سے تمسک رکھو گے ہرگز میرے بعد گمراہ نہیں ہوں گے"۔

اس بنا پر قرآن کریم کے بعد جو کہ کلام خدا ہے، کونسا راستہ امام علیہ السلام کے راستہ سے زیادہ روشن اور ہدایت بخش ہے؟ اور کیا بنیادی طور پر قرآن کریم اور کلام خدا کو پیغمبر اکرم صلی اﷲ علیہ و آلہ وسلم کے (حقیقی) جانشین کے علاوہ کوئی اور اس کامعنی اور تفسیر کر سکتا ہے؟!

(۳) حضرت امام مہدی (عجل اﷲ تعالیٰ فرجہ الشریف) زندہ اور حاضر و ناظر ہیں اور آپ کے سلسلہ میں بہت سے سوالات (خصوصا نوجوانوں اور جوانوں کے درمیان) پائے جاتے ہیں، اگرچہ گذشتہ علماءکی کتابوں میں بہت سے سوالات کا جواب دیا گیا ہے، لیکن پھر بھی بہت سے شکوک و شبہات باقی ہیں اور بعض گذشتہ جوابات آج کل کے لحاظ سے مناسب نہیں ہیں۔

(۴) امامت کی اہمیت اور اس کی مرکزی حیثیت کے پیش نظر دشمنوں نے ہمیشہ شیعوں کو فکری اور عملی لحاظ سے نشانہ بنایا ہے تاکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں شبہات اور اعتراضات بیان کرکے ان کے ماننے والوں کو شک و تردید میں مبتلا کر دیا جائے، جیسا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں شک و تردید پیدا کرنا، یا آپ کی طولانی عمر کے مسئلہ کو ایک محال اور غیر عقلی مسئلہ قرار دینا، یا آپ کی غیبت کو غیر منطقی چیز قرار دینا اور اسی طرح کے بہت سے اعتراضات، اس کے علاوہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے بعض ناواقف برادران مہدویت کے سلسلہ میں کچھ غلط اور بے بنیاد چیزیں بیان کردیتے ہیں، جن سے کچھ لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں یا ان کو گمراہ کر دیا جاتا ہے، مثال کے طور پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انتظار، آپ کا مسلحانہ قیام، آپ کی غیبت کے

زمانہ میں آپ سے ملاقات کے امکان وغیرہ کے سلسلہ میں بہت سے غلط اور خلاف حدیث مطالب بیان کئے جاتے ہیں، لہٰذا مہدویت کے سلسلہ میں اس طرح کی غلط باتوں کی صحیح تحقیق کی جائے اور ان اعتراضات کا منطقی اور معقول جواب دیا جائے۔ انہیں چیزوں کی بنا پر اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی نورانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے آپ کے سلسلہ میں جوانوں کے ذہنوں میں موجودہ سوالات اور آپ کے زمانہ سے متعلق پیدا ہونے والے سوالات کا جواب دیا جائے، نیز عقیدہ مہدویت کے لئے نقصان دہ چیزوں اور بعض غلط افکار کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ آخری حجت الٰہی حضرت امام مہدی (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی صحیح اور عمیق معرفت کی راہ میں ایک قدم اٹھا سکیں۔

امامت

پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلامی معاشرہ میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی جانشینی اور خلافت کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم تھا۔ ایک گروہ نے بعض اصحاب پیغمبر کے کہنے پر حضرت ابوبکر کو بعنوان خلیفہ رسول چُن لیا، لیکن دوسرا گروہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے فرمان کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا معتقد رہا۔ ایک مدت بعد پہلا گروہ اہل سنت و الجماعت اور دوسرا گروہ شیعہ کے نام سے مشہور ہوا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف صرف پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی جانشینی کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ دونوں کے نقطہ ٔ نظر سے "امام" کے معنی و مفہوم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے جس کی بنا پر دونوں مذہب ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ہم اس موضوع کی وضاحت کے لئے "امام اور امامت" کے معنی کی تحقیق کرتے ہیں تاکہ دونوں کے نظریات واضح ہو جائیں۔ لغوی اعتبار سے "امامت" کے معنی پیشوائی اور رہبری کے ہیں اور ایک معین راہ میں کسی گروہ کی قیادت اور رہبری کرنے والے ذمہ دار فرد کو "امام" کہا جاتا ہے۔

دینی اصطلاح میں امامت کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں: اہل سنت کے نظریہ کے مطابق "امامت" دنیوی حکمرانی کا نام ہے (نہ کہ الٰہی منصب کا) کہ جس کے ذریعہ اسلامی معاشرہ کی سرپرستی کی جاتی ہے اور جس طرح ہر معاشرہ کو رہبر اور قائد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسلامی معاشرہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بعد اپنے لیے ایک ہادی اور رہبر کا انتخاب کرے اور چونکہ اس انتخاب کے لئے دین اسلام میں کوئی خاص طریقہ متعین نہیں کیا گیا تو پھر پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی جانشینی کے لئے مختلف طریقوں کو اپنایاجا سکتا ہے مثلاً عوام الناس یا بزرگوں کی اکثریت کے نظریہ یا گذشتہ جانشین کی وصیت کے مطابق یا بغاوت اور فوجی طاقت کے بل بوتے زبردستی حاکم بننے والا شخص خلیفہ یا امام کہلایا جا سکتا ہے۔

لیکن شیعہ امامت کو نبوت کا استمرار اور امام کو مخلوق کے درمیان حجت خدا اور فیض الٰہی کا واسطہ مانتے ہیں لہٰذا شیعہ اس بات پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ "امام" کو صرف خدا معین فرماتا ہے جس کا پیغمبر یا وحی کا پیغام لانے والے کے ذریعہ تعارف کرواتا ہے اور نظریہ امامت کی اس عظمت اور بلند مقام کے پیش نظر شیعہ طرزِ تفکر میں یہ ہے کہ وہ امام کو نہ صرف اسلامی معاشرہ کا سرپرست اور حاکم مانتے ہیں بلکہ احکام الٰہی کا بیان کرنے والا، مفسر قرآن اور راہ سعادت کی ہدایت کرنے والا مانتے ہیں بلکہ شیعہ ثقافت میں امام عوام کے دینی اور دُنیاوی مسائل کو حل کرنے والے کی ذات کا نام ہے، نہ اس طرح کہ جس طرح اہل سنت معتقد ہیں کہ خلیفہ کی ذمہ داری صرف دُنیاوی معاملات میں حکومت کرنا ہے!۔

امام کی ضرورت

مذکورہ نظریات واضح ہونے کے بعد اس سوال کا جواب دینا مناسب ہے کہ قرآن کریم اور سنت پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے باوجود امام اور دینی رہبر کی کیا ضرورت ہے؟(جیسا کہ شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے)

امام کی ضرورت کے لئے بہت سے دلائل بیان ہوئے ہیں لیکن ہم ان میں سے ایک کو اپنے سادہ بیان میں پیش کرتے ہیں: جس دلیل کے تحت انبیاءعلیہم السلام کی ضرورت ہے، وہی دلیل "امام" کی ضرورت کو بھی ثابت کرتی ہے، کیونکہ ایک طرف سے اسلام آخری دین اور حضرت محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) خدا کی طرف سے آخری پیغمبر ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ اسلام قیامت تک انسانی ضرورتوں کا جواب رکھتا ہو، دوسری طرف قرآن کریم میں اصول، احکام اور الٰہی تعلیمات عام اور کلی صورت میں ہیں جن کی وضاحت اور تفسیر پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ذمہ ہے۔ (یہ بات عرض کر دینا مناسب ہے کہ امام معصوم کے ذریعہ "حکومت تشکیل دینا" راستہ ہموار ہونے کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ لیکن دوسرے تمام فرائض یہاں تک کہ غیبت کے زمانہ میں بھی انجام دینا ضروری ہے، اگرچہ امام علیہ السلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ظہور اور لوگوں کے درمیان ظاہر بظاہر ہونے کی صورت میں یہ بات سب پر ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اس حصہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس میں لوگوں کی معنوی زندگی میں امام کی ضروری ہے لیکن تمام دنیا کو ''وجود امام'' کی ضرورت ہے اس مطلب کو ''امام غائب کے فوائد'' کی بحث میں بیان کیا جائے گا)

لیکن یہ بات روشن ہے کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے مسلمانوں کے ہادی اور رہبر کے عنوان سے اپنے زمانہ کے اسلامی معاشرہ کی ضروریات کے مطابق آیات الٰہی کی تفسیر کو بیان فرمایا، اور اپنے بعد کے لئے ضروری ہے کہ آپ ایک ایسا بلافصل لائق جانشین چھوڑیں جو خداوند عالم کے لامحدود علم کے دریا سے متصل ہوتا کہ جن چیزوں کو پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے عام لوگوں کے سامنے بیان نہ کر سکے اور اپنے بعد میں آنے جانے والے جانشین کو ان تمام امور کا علم دے گئے ، ان کو بیان کرے اور ہر زمانہ میں اسلامی معاشرہ کو درپیش مسائل کا جواب پیش کر سکے۔

اسی طرح ائمہ علیہم السلام پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی چھوڑی ہوئی میراث کے محافظ ہیں اور قرآن کریم کے حقیقی مفسر اور اس کے صحیح معنی کرنے والے ہیں تاکہ دینِ خدا خود غرض دشمنوں کے ذریعہ تحریف کا شکار نہ ہو جائے، نیز امامت کا یہ پاک و پاکیزہ سلسلہ قیامت تک باقی رہے گایہ شیعہ نقطہ نظرہے۔

اس کے علاوہ ''امام'' انسان کامل کے عنوان سے انسان کے تمام پہلوؤں میںانسانی زندگی کے اعلیٰ نمونہ عمل ہے، کیونکہ انسانیت کو ایسے نمونہ کی سخت ضرورت ہے جس کی مدد اور ہدیت کے ذریعہ وہ تربیت پا سکے، نیز ان آسمانی رہبروں کے زیر سایہ انحراف اور اپنے سرکش نفس کے جال اور بیرونی شیاطین سے محفوظ رہ سکے۔

گذشتہ مطالب سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ عوام الناس کے لئے امام کی سخت ضرورت ہے اور امام کے فرائض اور ذمہ داریوں میں بعض اس طرح ہیں:

ة اجتماعی اور سماجی مسائل کا ادارہ کرنا (حکومت کی تشکیل)۔

ة دین خدا کو تحریف سے بچانا اور قرآن کے صحیح معنی بیان کرنا۔

ة لوگوں کے دلوں کا تزکیہ اور ان کی ہدایت و راہنمائی کرنااورتمام پہلوؤں میں انسان کے لئے عملی نمونہ بننا۔

امام کی خصوصیات

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا جانشین، دین کو حیات بخشنے کا ضامن اور انسانی معاشرہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے، امام وہ ممتاز شخصیت ہے جو پیشوائی اور رہبری کے عظیم الشان مقام کی بنا پر کچھ خصوصیات رکھتی ہیں جن میں سے چند اہم یہ ہیں:

امام، صاحب تقویٰ و پرہیز گار اور صاحب عصمت ہوتا ہے، جس کی بنا پر اس سے ایک معمولی سا گناہ بھی سرزدنہیں ہو تا۔

امام کے علم کا سرچشمہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا علم ہوتا ہے اوران کاعلم علم الٰہی سے متصل ہوتا ہے، لہٰذا مادی اور معنوی، دینی اور دنیاوی تمام مسائل کا ذمہ دارامام ہوتا ہے۔امام اللہ کے علم کا مرکز اور ظرف ہوتاہے۔

تمام فضائل سے آراستہ اور اخلاقی بلند درجات پر فائز ہوتا ہے۔

دینی بنیاد پر انسانی معاشرہ کو صحیح طریقہ پر چلانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ صفات کے پیش نظر امام کا انتخاب عوام الناس کے بس سے باہر ہے، صرف خداوند عالم ہی اپنے لامحدود علم کی بنیاد پر پیغمبر اکرم (دُنیاوی تمام مسائل کا ذمہ دار ہوتا ہے۔) کے جانشین کا انتخاب کر سکتا ہے، لہٰذا امام کی اہم خصوصیات میں سے سب سے بڑی خصوصیت ''خداوند عالم کی طرف سے منسوب ہونا'' ہے۔

قارئین کرام! ان خصوصیات کی اہمیت کے پیش نظر ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کچھ وضاحت کرتے ہیں:

علمِ امام

امام (جس پر لوگوں کی ہدایت اور رہبری کی ذمہ داری ہوتی ہے) کے لئے ضروری ہے کہ دین کے تمام پہلوؤں کو پہچانتا ہوں، اور اس کے قوانین اور تعلیمات سے مکمل طور پر آگاہی رکھتا ہو، نیز قرآن کریم کی تفسیر کو جانتے ہوئے سنت پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بھی مکمل احاطہ رکھتا ہو تاکہ الٰہی معارف اور دینی تعلیمات کو واضح طور پر بیان کرسکے اور عوام کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کاجواب دے سکے، اور ان کی بہترین طریقہ سے رہنمائی کرے ،ظاہر ہے کہ ایک ایسی ہی علمی شخصیت پر لوگوں کا اعتماد ہو سکتا ہے، اور ایسی علمی پشت پناہی صرف خداوند عالم کے لامحدود عالم سے متصل ہونے کی صورت میں ہی ممکن ہے ، اسی وجہ سے شیعہ اس بات پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ

ائمہ علیہم السلام اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے جانشین کا علم خدا کے لامحدود علم سے اخذ ہوتا ہے اور ائمہ اطہار علیہم السلام کسی سے علم نہیں لیتے، ہر امام اپنے سے پہلے امام سے علم لیتا ہے اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور انہوں نے سارا علم رسول اللہ سے لیا ہے اور اس کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے براہ راست ہر امام کو اس کے اپنے زمانہ کے علم میں اضافہ ہوتاہے۔
حضرت امام علی علیہ السلام، امام برحق کی نشانیوں کے بارے میں فرماتے ہیں:
''امام، حلال خدا، حرام خدا اوران کے متعلق احکام خدا کے امر و نہی اور لوگوں کی ضروریات کے بارے سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے''۔(میزان الحکمة، ج۱، ح ۱۶۷)

عصمت امام
امام کی اہم صفات اور امامت کی بنیادی شرائط میں سے ایک شرط ''عصمت'' ہے اور وہ ایک ایسی راسخ حالت یا طبیعت ہے کہ جو حقائق کے علم اور مضبوط ارادہ سے وجود میں آتی ہے اور چونکہ امام میں یہ دو چیزیں پائی جاتی ہیں تو وہ ہر گناہ اور خطا سے محفوظ رہتا ہے، امام بھی دینی معارف اور تعلیمات کی پہچان اور ان کے بیان کرنے نیز ان پر عمل کرنے اور اسلامی معاشرہ میں اچھائیوں اور برائیوں کی تشخیص اور پہچان کی بنا پر خطا و لغزش سے محفوظ رہتا ہے۔اسی بنیاد پر آپ کی اطاعت کو دوسروں پر واجب قرار دیا گیاہے۔
امام کی عصمت کو ثابت کرنے کے لئے قرآن و سنت اور عقل سے بہت سے دلائل پیش کئے گئے ہیں، ان میں سے کچھ اہم دلائل مندرجہ ذیل ہیں:
الف: دین اور دینداری کی حفاظت امام کی عصمت پر موقوف ہے، کیوکہ امام پر دین کو تحریف سے محفوظ رکھنے اور دین کے بارے ہدایت دینے کی ذمہ داری ہوتی ہے نیز امام کا کلام، ان کی رفتار اور ان کا کردار اور دوسرے شخص کے عمل کی تائید یا تائید نہ کرنا معاشرہ کے لئے اہم اثرات کے حامل ہوتے ہیں، لہٰذا امام کو فہم دین اور اس پر عمل کرنے میں ہر لغزش و خطا سے محفوظ ہونا چاہیے تاکہ اپنے ماننے والوں کو صحیح طریقہ سے ہدایت کر سکے اورلوگوں کو اطمینان کامل سے ان کی پیروی کرنے میں خدا کی رضا سمجھیں۔
ب: معاشرہ کو امام کی ضرورت کی ایک دلیل یہ ہے کہ عوام دینی شناخت، دینی احکام اور شرعی قوانین کے نافذ کرنے میں خطا و غلطی سے محفوظ نہیں ہیں اور اگر ان کا رہبر اور ہادی بھی اسی طرح ہو تو پھر امام پر کس طرح سے مکمل اعتماد کیا جا سکتا ہے!؟ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ اگر امام معصوم نہ ہو تو عوام اس کی پیروی اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں شک و تردید میں مبتلا ہو جائیں گے۔
امام کی عصمت پر قرآن کریم کی آیات بھی دلالت کرتی ہیں جن میں سورہ بقرہ کی ۴۲۱ ویں آیت ہے، اس آیہ شریفہ میں بیان ہوا ہے کہ خداوند عالم نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو مقام نبوت عطا کرنے کے بعد امامت کے بلند درجہ پر فائز فرمایا ہے، اس موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند عالم کی بارگاہ میں درخواست کی کہ یہ مقام امامت میری نسل میں بھی قرار دے، تو خداوند عالم نے فرمایا: '' یہ میرا عہدہ (امامت) ظالموں اور ستمگروں تک نہیں پہنچ سکتا''، یعنی منصب امامت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں ان حضرات تک پہنچے گا جو ظالم نہ ہوں گے۔
حالانکہ قرآن کریم نے خداوند عالم کے ساتھ شرک کو عظیم ظلم قرار دیا ہے، اور حکم خدا سے اپنے نفس پر تجاوز کوکبھی ظلم سے شمار کیا ہے (جو کہ گناہ ہے)، یعنی جو شخص اپنی زندگی کے کسی بھی حصہ میں گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو وہ ظالم ہے اور وہ مقام امامت کے لئے شائستہ نہیں ہو سکتا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے ''امامت'' کو اپنی ذریت اور نسل میں سے ان لوگوں کے لئے نہیں مانگا تھا جن کی پوری عمر گناہوں میں گزرے یا پہلے نیک ہوں لیکن بعد میں بدکار ہو جائیں، اس بنا پر صرف دو قسم کے افراد باقی رہتے ہیں:
۱۔ جو لوگ شروع میں گناہگار تھے لیکن بعد میں توبہ کرکے نیک ہو گئے۔
۲۔ جن افراد نے اپنی پوری زندگی میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔
خداوند عالم نے اپنے کلام میں پہلی قسم کو الگ کر دیا، (یعنی پہلے گروہ کو امامت نہیں ملے گی)، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مقام ''امامت'' صرف دوسرے گروہ سے مخصوص ہے،(یعنی جن افراد نے اپنی زندگی میں کوئی گناہ نہ کیا ہو)۔

امام ہی انسانی معاشرہ کا حاکم ہے
چونکہ انسان ایک سماجی شخصیت کا حامل ہے اور معاشرہ اس کے دل و جان اور رفتار و گفتار میں بہت زیادہ اثرات ڈالتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے، اس کی صحیح تربیت اور قربِ الٰہی کی طرف بڑھنے کے لئے اجتماعی راستہ ہموار ہونا چاہیے اور یہ چیز الٰہی اور دینی حکومت کے زیرِ سایہ ہی ممکن ہو سکتی ہے، لہٰذا لوگوں کا ہادی اور رہبر معاشرہ کے نظام کو چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو اور قرآنی تعلیمات اور سنت نبوی کا سہارا لیتے ہوئے بہترین طریقہ سے اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالے۔

امام اخلاقی کمالات سے آراستہ ہوتا ہے

امام چونکہ معاشرہ کا ہادی اور رہبر ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ وہ تمام برائیوں اور اخلاقی پستیوں سے پاک ہو اور اخلاقی کمالات کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہو، کیونکہ وہ اپنے ماننے والوں کے لئے انسان کامل کا بہترین نمونہ شمار ہوتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:"امام کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں: (۱) وہ سب سے زیادہ عالم، (۲) سب سے زیادہ متقی اورپرہیز گار، (۳) سب سے زیادہ حلیم، (۴)سب سے زیادہ شجاع، (۵) سب سے زیادہ سخی، (۶) سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہوتا ہے۔ (معانی الاخبار، ج۴، ص ۲۰۱)

اس علاوہ امام، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا جانشین ہوتا ہے لہٰذا وہ انسانوں کی تعلیم و تربیت کی ہمہ وقت کوشش کرتا ہے، لہٰذا اسے دیگر لوگوں سے زیادہ الٰہی اخلاق سے آراستہ ہونا چاہیے۔حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:"جو شخص (حکم خدا سے) خود کو لوگوں کا امام قرار دے تو اس کےلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے خود اپنی تعلیم کےلئے کوشش کرے اور اپنی رفتار و کردار سے دوسروں کی تربیت کرے، قبل اس کے کہ اپنے کلام سے تربیت کرے"۔ (میزان الحکمۃ، باب ۷۴۱، ح ۰۵۸)

یہ تو عام راہنماؤں کی بات ہے اور جو رسول اللہ کے جانشین ہیں اور ہدایت کا مرکزہیں وہ کس طرح اپنی زندگی کے کسی بھی حصہ میں بچپن سے لے کر آخر عمر تک خطا کار ہو سکتے ہیں۔ اللہ کی جانب سے جو ہدایت کے لئے متعین ہوتے ہیں تو خدا کی طرف سے ان کی عصمت و پاکیزگی اور طہارت کی ضمانت ہوتی ہے۔

امام کو خدا کی طرف سے منسوب ہونا چاہیے

شیعہ نقطہ نگاہ سے امام اور جانشین پیغمبر صرف حکم خدا اور اسی کے انتخاب سے معین ہوتا ہے اور پیغمبر حکم خدا کی بنا پر امام کا تعارف کرواتا ہے، لہٰذا کوئی بھی شخص یا کوئی بھی گروہ اس مسئلہ میں دخالت کا حق نہیں رکھتا۔

امام کے خدا کی طرف سے منسوب ہونے کی ضرورت پر متعدد دلائل ہیں، مثلاً:

الف: قرآن کریم کے فرمان کے مطابق خداوند عالم تمام چیزوں پر حاکم مطلق ہے اور سب پر اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے، ظاہر ہے کہ یہ حاکمیت خدوند عالم کی طرف سے (صلاحیت اور شائستگی رکھنے والے) کسی بھی شخص کو عطا ہو سکتی ہے، لہٰذا جس طرح نبی اور پیغمبر خدا کی طرف سے منتخب ہوتا ہے، اسی طرح امام کو بھی خدا متعین کرتا ہے اور وہ لوگوں پر ولایت رکھتا ہے۔یعنی لوگوں کا سرپرست و ولی ہوتاہے۔

ب: اس سے پہلے امام کے لئے کچھ خاص خصوصیات بیان کی گئی ہیں جیسے عصمت، علم وغیرہ، اور یہ بات واضح ہے کہ ان صفات کے حامل شخص کی شناخت اور پہچان صرف خداوند عالم ہی کرا سکتا ہے کیونکہ وہی انسان کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے، جیسا کہ خدوندا عالم قرآن میں جناب ابراہیم علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"ہم نے تم کو لوگوں کا امام قرار دیا"۔

جامع اور رساتر کلام

گفتگو کے اس آخری حصہ میں ضروری ہے کہ امام ہشتم حضرت علی رضا علیہ السلام کے عظیم کلام کا کچھ حصہ بیان کر دینجس میں آپ نے امام کی خصوصیات بیان فرمائیں ہیں:

"(جنہوں نے امامت کے مسئلہ میں اختلاف کیا اور یہ گمان کر بیٹھے کہ امامت ایک انتخابی مسئلہ ہے) ان لوگوں نے جہالت کا ثبوت دیا.... کیا عوام الناس اُمت کے درمیان امامت کے مقام و منزلت کو جانتے ہیں تاکہ وہ مل بیٹھ کر امام کا انتخاب کرلیں؟! بے شک امامت کی قدر و منزلت اتنی بلند و بالا، اس کی شان اتنی عظیم المرتبہ، اس کا مقام اتنا عالی، اس کا رتبہ اتنا بلند و رفیع اور اس کی گہرائی اتنی زیادہ ہے کہ لوگوں کی عقل کی رسائی اس تک نہیں اور نہ ہی وہ یا اپنی رائے کے ذریعہ اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

بے شک امام کی امامت وہ مقام ہے کہ خداوند عالم نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو مقام نبوت و خلت عطا کرنے کے بعد تیسرے مرتبہ میں مقام امامت عطا کیا ہے.... امامت، خلافت خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)، مقام امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسن و امام حسین علیہم السلام کی میراث ہے، واقعاً امامت دین کی باگ ڈور، نظام مسلمین کی

بنیاد اور مومنین کی عزت اور دنیا کی خیر و بھلائی کا سبب ہے....... نماز، روزہ، حج، جہاد کے کامل ہونے کا سبب ہے، نیز امام کے ذریعہ (اس کی ولایت کے قبول کرنے کی صورت میں) سرحدوں کی حفاظت ہے۔
امام، حلالِ خدا کو حلال اور حرام ِ خداکو حرام کرتا ہے (اور خداوند عالم کے حقیقی حکم کے مطابق عمل کرتا ہے)، حدود الٰہی قائم کرتا ہے، خدا کے دین کی حمایت کرتا ہے اور حکمت و موعظہ نیز بہترین دلیل کے ذریعہ خدا کی طرف لوگوں کودعوت دیتا ہے۔
امام آفتاب کی طرح طلوع ہوتا ہے جس کا نور پوری دُنیا کو منور کر دیتا ہے اور وہ خود اُفق میں اس طرح سے ہے کہ اس تک ہاتھ اور آنکھوں کی رسائی نہیں ہو سکتی، امام چمکتا ہوا چاند، روشن چرغ، نور درخشان اور بھرپور اندھیروں، نیز شہروں جنگلوں اور دریاؤں کے راستہ میں راہنمائی کرنے والا ستارہ ہے (اور فتنہ فساد) اور جہالت سے نجات دینے والا ہے............
امام، مونس ساتھی، مہربان باپ، حقیقی بھائی، اپنے چھوٹے بچوں کی نسبت نیک و مہربان ماں اور بڑی بڑی مصیبتوں میں لوگوں کے لئے پناہ گاہ ہے۔ امام، گناہوں اور برائیوں سے پاک کرنے والا ہے، وہ مخصوص بردباری اور حلم کی نشانی رکھتا ہے .... امام اپنے زمانہ کا واحد شخص ہوتا ہے اور ایسا شخص ہوتا ہے جس (کی عظمت)سے کوئی قریب نہیں بھٹک سکتا، اور کوئی بھی دانشور اس کی برابری نہیں کر سکتا، نہ کوئی اس کی جگہ لے سکتا ہے اور نہ ہی اسکا مثل و نظر مل سکتا ہے........
لہٰذا امام کی شناخت اور پہچان کون کر سکتا ہے،یا کون امام کا انتخاب کر سکتا ہے، هیهات هیهات! یہاں پر عقل و خرد حیران ہو جاتی ہے، (یہاں پر) آنکھیں بے نور، بڑے چھوٹے حکماءانگشت بدندان، اور خطباءعاجز ہو جاتے ہیں اور ان میں امام کے بافضیلت کاموں کی توصیف کرنے کی طاقت نہیں ہوتی اور یہ سبھی اپنی عجز و ناتوانی کا اقرار کرتے ہیں!!........(اصول کافی، ج ۱، باب ۵۱، ص ۵۲۲)

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس بحث کے معارف کا بیان اور اس کی مختلف جہات کا تجزیہ ایک اہم کام اور ضروری امر ہے۔
حدیث، من مات........ کی طرف نظر عنایت کی صورت میں امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت واجب ہے۔
حدیث ثقلین کے معنی و مفہوم کے مطابق قرآن و عترت ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں اور ان کا آپس میں جدا ہونا ناممکن ہے۔
امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں بعنوان ایک امام حی و حاضر کا عقیدہ ایک مستحکم اور ناقابل اشکال عقیدہ ہے۔
امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے موضوع کے متعلق شبہات پر توجہ ضروری ہے اور ان کا جواب آج کے دور کے مطابق دینا ہوگا۔
امامت کے حوالہ ے شیعہ و سنی نظریات میں اساسی فرق یہ ہے کہ شیعہ عقائد میں امامت ایک الٰہی منصب ہے جو اصول دین کا جز ہے جبکہ اہل سنت امامت کو ایک دُنیاوی منصب سمجھتے ہیں کہ جس کا اختیار لوگوں کے پاس ہے۔
امام علیہ السلام علم وعصمت اور حاکمیت کے کمالات اور دیگر عالی انسانی صفات سے آراستہ ہوتاہے۔

درس کے سوالات

۱۔ موضوع مہدویت کو بیان کرنے کی ضرورت بارے مختلف جہات کو واضح کریں؟
۲۔ کیاامامت و خلافت کے بارے میں شیعہ و سنی نظریہ میں بنیادی اختلاف ہے؟واضح کریں؟
۳۔ انسان کے لئے امام کی ضرورت کیوں اور کس لئے اس کے فلسفہ و حکمت کو واضح کریں؟
۴۔ مقام امامت کی خصوصیات کے پیش نظر امام کے من جانب اللہ ہونے کی ضرورت پر کیا دلیل ہے؟
۵۔ ملکہ عصمت کا سرچشمہ کیا ہے اور امام علیہ السلام کی عصمت کو ثابت کرنے کے دلائل دیں؟

ة....ة....ة....ة

مہدویت نامہ

دوسرا درس

امام مہدی علیہ السلام کی شناخت

مقاصد:

امام مہدی علیہ السلام کا اجمالی تعارف

فوائد:
۱۔ حضرت کے نام، کنیت اور القاب سے آشنائی
۲۔ ولادت کے حالات
۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف حسنہ سے آگاہی

تعلیمی مطالب:
۱۔ مقدمہ:
(الف) امام زمانہ علیہ السلام کی والد گرامی کی شخصیت اور ان کی تاریخی پہلو سے ایک نگاہ
(ب) امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت کی تاریخ اور جگہ
(ج) امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت کے حالات
۲۔ امام زمانہ علیہ السلام کے اسماءمبارکہ، القاب اور کنیتیں
۳۔ امام زمانہ علیہ السلام کے شمائل اور اوصاف حسنہ
*جسمانی اوصاف
*رُوحانی اوصاف
۴۔ امام مہدی علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے ادوار (مخفی، غیبت اور ظہور کا دور)

امام مہدی (علیہ السلام) کی حیات طیبہ پر ایک نظر
شیعوں کے آخری امام اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بارہویں جانشین کی ولادت باسعادت ۵۱ شعبان ۵۵۲ھ (مطابق ۸۶۸ عیسوی) بروز جمعہ صبح کے وقت عراق کے شہر ”سامرہ“ میں ہوئی۔
آپ کے والدماجد شیعوں کے گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ جناب ”نرجس خاتون سلام اللہ علیہا “تھیں جن کی قومیت کے بارے میں مختلف روایات ہیں: ایک روایت کے مطابق جناب نرجس علیہ السلام خاتون بادشاہ روم کے بیٹے یشوع کی دختر گرامی تھیں اور ان کی مادر گرامی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے وصی جناب ”شمعون“ کی نسل سے تھیں۔ ایک روایت کے مطابق جناب نرجس علیہ السلامخاتون ایک تعجب خیز خواب کے نتیجہ میں مسلمان ہوئیں اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہدایت کی وجہ سے مسلمانوں سے جنگ والے رومی لشکر میں قرار پائیں اور بہت سے دوسرے لوگوں کے ساتھ لشکر اسلام کے ذریعہ اسیر کر لی گئیں اور امام علی نقی علیہ السلام نے کسی کو بھیجا تاکہ ان کو خرید کر سامرہ لے آئیں۔(کمال الدین، ج ۲، باب ۱۴، ص ۲۳۱)
اس سلسلہ میں دوسری روایات بھی منقول ہیں (بحارالانوار، ج ۵، ح۹۲، ص ۲۲، ح ۴۱، ص۱۱) لیکن اہم اور قابل توجہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بات یہ ہے کہ حضرت نرجس علیہ السلام خاتون ایک مدت تک حکیمہ خاتون (امام نقی علیہ السلام کی ہمشیرہ) کے گھر میں رہیں اور اُنہوں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ہدایت پر آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور جناب حکیمہ خاتون ان کا بہت زیادہ احترام کیا کرتی تھیں۔
جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہا وہ بی بی ہیں جن کے بارے میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) (بحارالانوار، ج۵۰، ح۷، ص۱۲)، حضرت امیر المومنین علیہ السلام (غیبت طوسی علیہ الرحمہ، ح۸۷۴، ص۴۷۰) اور حضرت امام صادق علیہ السلام (کمال الدین، ج۲، باب۳۳، ح۱۳، ص۱۲) نے مدح و ستائش کی ہے اور ان کو کنیزوں میں بہترین کنیز اور کنیزوں کی سردار قرار دیا ہے۔
قابل ذکر ہے کہ حضرت امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی مادر گرامی دوسرے ناموں سے بھی پکاری جاتی تھیں جیسے: سوسن، ریحانہ، ملیکہ اور صیقل (صقیل)۔

نام مبارک، کنیت اور القاب
حضرت امام زمانہ (عج اللہ فرجہ الشریف) کا نام اور کنیت (کنیت ایسے نام کو کہا جاتا ہے جو ''اب'' یا ''ام'' سے شروع ہوتے ہیں جیسے : ابوعبد اللہ اور اُم البنین) پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا نام اور کنیت ہے، بعض روایات میں آپعلیہ السلام کے ظہور تک آپ کا نام لینے سے منع کیا گیا ہے۔
آپ کے مشہور القاب اس طرح ہیں: مہدی، قائم، منتظر، بقیة اللہ، حجت، خلف صالح، منصور، صاحب الامر، صاحب الزماں اور ولی عصر ہے جن میں سے ''مہدی'' لقب سب سے زیادہ مشہور ہے۔
امام علیہ السلام کا ہر لقب آپ کے بارے میں ایک مخصوص پیغام رکھتا ہے:
خوبیوں کے امام کو ''مہدی'' کہا گیا ہے کیونکہ وہ ایسے ہدایت یافتہ ہیں جو لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ان کو ''قائم'' کہا گیا ہے کیونکہ وہ حق کے لئے قیام کریں گے، اور آپ کو ''منتظر'' کہا گیا ہے کیونکہ سب ان کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں، آپعلیہ السلام کو لقب ''بقیة اللہ'' اس وجہ سے دیا گیا کیونکہ آپ خدا کی حجتوں سے باقی ماندہ حجت اور آپ ہی آخری ذخیرہ الٰہی ہیں۔ ''حجت'' کے معنی مخلوق پر خدا کے گواہ، اور ''خلف صالح'' کے معنی اولیاءخدا کے شائستہ جانشین کے ہیں، آپ کو ''منصور'' اس وجہ سے کہا گیا کہ خدا کی طرف سے آپ کی نصرت و مدد ہو گی، ''صاحب الامر'' اس وجہ سے ہیں کہ عدل الٰہی کی حکومت قائم کرنا آپ کی ذمہ داری ہے، ''صاحب الزمان اور ولی عصر'' بھی اس معنی میں ہیں کہ آپ اپنے زمانہ کے واحد حاکم ہوں گے۔

ولادت کی کیفیت
متعدد روایات میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے نقل ہوا ہے کہ ''میری نسل سے ''مہدی'' نام کا شخص قیام کرے گا، جو ظلم و ستم کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دے گا''۔
بنی عباس کے ظالم و ستمگر بادشاہوں نے ان روایات کو سن کر یہ طے کر لیا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کو ولادت کے موقع پر ہی قتل کر دیا جائے، جس کی بنا پر امام محمد تقی علیہ السلام کے زمانہ سے ائمہ معصومین علیہم السلام پر بہت زیاد سختیاں کی گئیں ور امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں یہ سختیاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں اور اگر امام عسکری علیہ السلام کے بیت الشرف پر کوئی بھی جاتا تھا تو حکومت وقت پر اس کی رفت و آمد مخفی نہیںتھی، ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں آخری حجت خدا کی پیدائش مخفی طریقہ پر ہونا چاہئے تھی، اسی دلیل کی بنا پر یہاں تک کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے نزدیکی افراد بھی امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے بے خبر تھے اور ولادت کے چند گھنٹے پہلے تک بھی آپ کی مادر گرامی جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہا سے ایسے آثار نہ تھے کہ معلوم ہو سکے کہ آپ حمل سے ہیں۔
امام محمد تقی علیہ السلام کی بیٹی جناب حکیمہ خاتون امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے سلسلہ مینیوں فرماتی ہیں:
''امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا: اے پھوپھی جان! آج ہمارے یہاں افطار فرمائیے گا! کیونکہ ۵۱ ویں ِشعبان کی شب ہے اور خداوند عالم اس رات میں اپنی (آخری) حجت زمین پر ظاہر کرنے والا ہے، میں نے سوال کیا: ان کی والدہ کون ہے؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: نرجس خاتون! میں نے کہا: میں آپ پر قربان! ان میں تو حمل کے کچھ بھی آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں! امام علیہ السلام نے فرمایا: بات وہی ہے جو میں نے کی! اس کے بعد میں نرجس علیہ السلام خاتون کے پاس گئی اور سلام کرکے ان کے پاس بیٹھ گئی، وہ میرے پاس آئی تاکہ میرے جوتوں کو اُتاریں اور مجھ سے کہا: اے میری ملکہ! آپ کا مزاج کیسا ہے؟ میں نے کہا: نہیں آپ میری اور میرے خاندان کی ملکہ ہیں! اُنہوں نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میری بات کو تسلیم نہیں کیا اور کہا: پھوپھی جان! آپ کیا فرماتی ہیں! میں نے کہا: آج کی رات خداوند عالم تم کو ایک بیٹا عنایت فرمائے گا جو دُنیا و آخرت کا سردار ہو گا، چنانچہ وہ یہ سُن کر شرما گئیں۔

حکیمہ خاتون کہتی ہیں: میں نے عشاءکی نماز کے بعد افطار کیا اور اس کے بعد اپنے بستر پر آرام کے لئے لیٹ گئی، آدھی رات کے وقت جب نماز (شب) کےلئے اٹھی اور نماز سے فارغ ہوئی، اس وقت تک نرجس علیہ السلام خاتون آرام سے سوئی ہوئی تھیں، جیسے اُنہیں کوئی مشکل درپیش نہ ہو، میں نماز کی تعقیبات کے بعد پھر لیٹ گئی، اچانک پریشان ہو کر اُٹھی تو نرجس علیہ السلام خاتون اسی طرح سوئی ہوئی تھیں، لیکن وہ کچھ دیر بعد نیند سے بیدار ہوئی اور نماز (شب) پڑھ کر دوبارہ سو گئیں۔

حکیمہ خاتون مزید فرماتی ہیں: میں صحن میں آئی تاکہ دیکھو کہ صبح صادق ہوئی یا نہیں ، میں نے دیکھا کہ فجر اوّل (صبح کاذب) نمودار ہے، اس وقت تک بھی نرجس خاتون سوئی ہوئی تھیں، مجھے شک ہونے لگا! اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے بستر سے آواز دی: اے پھوپھی جان! جلدی نہ کریں! ولادت کا مسئلہ نزدیک ہے، میں نے سورہ ''سجدہ'' اور سورہ ''یٰسین'' کی تلاوت کرنا شروع کر دی، اس موقع پر جناب نرجس پریشانی کے عالم میں نیند سے بیدار ہوئیں، میں جلدی سے ان کے پاس گئی اور کہا : ''اسم اللہ علیک'' (آپ سے بلا دور ہو) کا آپ کو کسی چیز کا احساس ہو رہا ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہاں پھوپھی جان! میں نے کہا: اپنے اوپر ضبط (اور کنٹرول) رکھیں اور اپنے دل کو مضبوط کر لیں، یہ وہی ہے جس کے بارے میں پہلی کہہ چکی ہوں، اس موقع پر مجھ پر اور نرجس علیہ السلام خاتون پر ضعف طاری ہوا، اس کے بعد میرا سید و سردار (نومولود طفل مبارک) کی آواز بلند ہوئی، میں متوجہ ہوئی اور ان کے اوپر سے چادر ہٹائی چنانچہ انہیں سجدہ کی حالت میں دیکھا، میں نے بڑھ کر انہیں آغوش میں لیا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ پایا۔

اس موقع پر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس لے آئیے! چنانچہ میں ان کو آپعلیہ السلام کے پاس لے گئی ....اُنہوں نے اپنی آغوش میں لے کر فرمایا: اے میرے فرزند کچھ کہیئے! چنانچہ وہ نوزائیدہ طفیل مبارک یوں محوِ گفتگو ہوا: ''اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ'' اس کے بعد امیر المومنین اور دیگر ائمہ علیہم السلام پر دَرُود و سلام بھیجا، یہاں تک کہ اپنے پدر بزرگوار کا نام لیتے ہیں رک گئے، امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: پھوپھی جان! ان کو ان کی ماں کے پاس لے جائیے، تاکہ ان کو سلام کریں...........

حکیمہ خاتون کہتے ہیں: دوسرے روز جب میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے یہاں گئی تو میں نے امام علیہ السلام کو سلام کیا، میں نے پردہ اُٹھایا تاکہ اپنے مولا و آقا (امام مہدی علیہ السلام) کو دیکھوں لیکن وہ دکھائی نہ دئے، لہٰذا میں نے ان کے پدر بزرگوار سے سوال کیا: میں آپ پر قربان! کیا میرے مولا و آقا کے لئے کوئی اتفاق پیش آگیا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے پھوپھی جان! میں نے ان کو(خدا) کے سپُرد کر دیا ہے جیسے جناب موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو سپرد کر دیا تھا۔

حکیمہ خاتون کہتی ہیں: جب ساتواں دن آیا تو میں پھر امام علیہ السلام کے یہاں گئی اور سلام کرکے بیٹھ گئی، امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے فرزند کو میرے پاس لائیے، میں اپنے مولا و آقا کو ان کے پاس لے گئی، امام علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے لخت جگر! کچھ کلام کیجئے! طفل مبارک نے لب مبارک کھولے اور خداوند عالم کی وحدانیت کی گواہی اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اپنے آباءو اجداد پر دَرُود و سلام بھیجنے کے بعد ان آیات کی تلاوت فرمائی:

)بِسمِ اللّٰہِ الرَّح مٰنِ الرَّحِی مِ وَ نُرِیدُ اَن نَمُنَّ عَلَی الَّذِی نَ است ضعِفُوا فِی الاَر ضِ وَ نَج عَلَہُم اَئِمَّةً وَ نَج عَلَہُمُ الوَارِثِی نَ۔ وَ ن مَکِّنَ لَہُم فِی ال اَر ضِ وَ نُرِی فِرعَونَ وَ ہَامَانَ وَ جُن و دَہُمَا مِن ہُم مَا کَانُو ا یَح ذَرُو نَ((سورہ قصص آیات ۵،۶)

''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان و رحیم ہے، اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کے وارث قرار دیدیں، اور انہی کو روئے زمین کا اقتدار دیں اور فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو انہی کمزوروں کے ہاتھوں وہ منظر دکھلائیں جس سے یہ ڈر رہے ہیں''۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کےشمائل اورآپ کی صفات حمیدہ

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں امام مہدی (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے شمائل مبارکہ اور اوصاف مجیدہ بیان کئے گئے ہیں جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:آپ کا چہرہ جوان اور گندمی رنگت کا، بلند اور روشن پیشانی، آپ کی بھنویں گول اور بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، ناک لمبی اور خوبصورت،

چوڑے اور چمکدار دانت، اور آپ کے داہنے رخسار پر سیاہی مائل ایک تِل کا نشان ہو گا اور آپ کے شانہ پر نبوت جیسی ایک نشانی ہے، اور آپ کا جسم مضبوط اور دلربا ہے۔
آپ کے بعض اوصاف حمیدہ ائمہ معصومین علیہم السلام کے کلام میں بیان ہوئے ہیں جن میں سے کچھ اس طرح ہیں:
”(حضرت مہدی علیہ السلام) بہت عبادت کرنے والے اور (عبادت میں) شب بیداری کرنے والے، زاہد اور سادہ زندگی بسرکرنے والے، صاحب صبر و بردباری، صاحب عدالت اور نیک کردار ہیں۔ آپعلیہ السلام تمام لوگوں میں علم کا لحاظ سے ممتاز اور آپعلیہ السلام کا وجود مبارک برکت اور پاکیزگی کا جاری چشمہ ہے۔ آپعلیہ السلام اہل قیام و جہاد ہوں گے، عالمی رہبر، عظیم انقلابی، آخری نجات دینے والے اور بشریت کے لئے مصلح موعود ہوں گے، آپعلیہ السلام کا وجود رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی نسل سے اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد سے اور امام حسین علیہ السلام کی نسل سے نویں فرزند ہوں گے جو ظہور کے وقت خانہ کعبہ کا سہارا لیں گے اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا پرچم ہاتھ میں لئے ہوں گے اور اپنے قیام سے دین خدا کو زندہ کریں گے اور احکام الٰہی کو پوری دُنیا میں نافذ کر دیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف اور محبت سے بھر دین کے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھرچکی ہو گی“۔(منتخب الاثر، فصل دوم، صفحہ ۹۳۲ تا ۳۸۳)
امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی زندگی تین حصوں پر مشتمل ہے:
۱۔ مخفی زمانہ: ولادت کے وقت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت تک آپ کی مخفیانہ زندگی۔
۲۔ زمانہ غیبت: امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت سے غیبت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے ور جب تک خداوند عالم چاہے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔
۳۔ زمانہ ظہور: زمانہ غیبت کے مکمل ہونے کے بعد امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) حکم خدا سے ظہور فرمائیں گے اور دُنیا کو عدل و انصاف اور نیکیوں سے بھر دیں گے۔ آپعلیہ السلام کے ظہور کے وقت کو کوئی بھی نہیں جانتا، اور امام زمانہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو لوگ ہمارے ظہور کے لئے کوئی خاص زمانہ معین کریں گے وہ جھوٹے ہیں۔ (احتجاج، ج ۲، ش ۴۴۳، ص ۲۴۵)

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ

امام زمانہ علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں ، ان کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت ”نرجس“ سلام اللہ علیہا ہے، آپ کی سال ۵۵۲ ہجری ۵۱ شعبان جمعہ کی صبح کو سامرہ میں ولادت با سعادت انجام پائی۔
حضرت کا نام اور کنیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مانند اور آپ کا مشہور لقب مہدی علیہ السلام ہے۔
الٰہی حکمت کی بنا پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا حمل اور ولادت دوسروں سے مخفی رکھی گئی اور آثار حمل ظاہر نہ ہوئے۔
امام علیہ السلام کے ظاہری شمائل مبارکہ اور جسمانی اوصاف و خصوصیات روایات میں مذکور ہیں۔
امام مہدی علیہ السلام کی حیات مبارکہ تین ادوار پر مشتمل ہے، پانچ سالہ ابتدائی مخفیانہ زندگی جو حضرت امام حسن علیہ السلام کا آخری دور ہے ، ستر سالہ غیبت صغریٰ کا دور، اور غیبت کبریٰ کا طولانی دور۔

درس کے سوالات
۱۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدہ گرامی کا نام، نسب اور شخصیت کے حوالے سے بیان کریں؟
۲۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے مشہور القاب میں سے آٹھ موارد کو ذکر کریں؟
۳۔ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت با سعادت کے مخفی ہونے کی وجہ کو تفصیل سے بیان کریں؟
۴۔ جناب حکیمہ خاتون کی زبان سے امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے مبارک واقعہ کو اختصار سے بیان کریں؟
۵۔ امام زمانہ علیہ السلام کی حیات طیبہ کے ادوار کو تاریخی مراحل کی رُو سے وضاحت کریں؟
ة....ة....ة....ة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تیسرا درس

ولادت سے امام حسن عسکریعلیہ السلام کی شہادت تک

مقاصد:

۱۔ اپنے فرزند ارجمند کے تعارف کے لئے امام عسکری علیہ السلام کی کوششوں پر توجہ
۲۔ سب سے آخری حجت خدا سے شیعوں کو آگاہ کرنے کے ذرائع سے آگاہی

فوائد:
۱۔ حضرت علیہ السلام کی ولادت کا ثابت ہونا
۲۔ بارہویں امام علیہ السلام کا تعین
۳۔ امام زمانہ علیہ السلام کے زمانہ طفولیت اور مخفی دور سے آگہی

تعلیمی مطالب:
۱۔ امام علیہ السلام کا تعارف شیعوں کے لئے
۲۔ امام مہدی علیہ السلام کے معجزات اور کرامات
۳۔ شیعوں کے کی جانب سے بھیجے جانے والے سوالات کے جواب
۴۔ لوگوں کے تحائف اور شرعی وجوہات کی وصولی
۵۔ اپنے والد گرامی کا نماز جنازہ پڑھان

ولادت باسعادت سے امام عسکری علیہ السلام کی شہادت تک
حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حیات طیبہ کا یہ زمانہ بہت سے اہم نکات پر مشتمل ہے جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

شیعوں کے سامنے امام مہدی (عج اللہ فرجہ الشریف) کا تعارف
چونکہ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت با سعادت مخفی طور پر ہوئی ہے اسی وجہ سے یہ خوف لاحق تھا کہ شیعہ آخری امام کی پہچان میں غلط فہمی یا گمراہی کا شکارنہ ہو جائیں، حضرت امام عسکری علیہ السلام کی یہ ذمہ داری تھی کہ آپ اپنے بزرگ اور قابل اعتماد شیعہ افراد کے سامنے اپنے فرزند گرامی کی شناخت کرائیں تاکہ وہ امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی ولادت کی خبر اہل بیت علیہم السلام کے دوسرے شیعوں تک پہنچا دیں اور اس صورت میں آپ کی شناخت اور پہچان بھی ہو جائے گی اور آپ کو کوئی خطرہ بھی پیش نہ آئے گا۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے خالص شیعہ، ''جناب احمد بن اسحاق'' کہتے ہیں:
''میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا، اور آپ سے سوال کرنا چاہتا تھا کہ آپ کے بعد امام کون ہو گا؟ لیکن میرے کہنے سے پہلے امام علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! بے شک خداوند متعال نے جس وقت سے جناب آدم علیہ السلام کی خلقت کی اسی وقت سے زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا!اللہ تعالیٰ حجت کے ذریعہ اہل زمین سے بلاؤں کو دُور کرتا ہے (اس کے وجود کی برکت سے) بارانِ رحمت نازل فرماتا ہے۔
میں نے عرض کی: یابن رسول اللہ! آپعلیہ السلام کے بعد امام اور آپعلیہ السلام کا جانشین کون ہے؟
امام علیہ السلام فوراً بیت الشرف کے اندر تشریف لے گئے اور ایک تین سالہ طفل مبارک کو آغوش میں لے کر آئے جس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی تھی، اور فرمایا: اے احمد بن اسحاق! اگر تم خداوند عالم اور اس کی حجتوں کے نزدیک باعظمت اور گرامی نہ ہوتے تو اپنے اس فرزند کو تمہیں نہ دکھاتا۔ بے شک ان کا نام اور کنیت، رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا نام اور کنیت ہے اور یہ وہی ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے وہ بھر دیں گے جس طرح سے پہلے ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی۔

میں نے عرض کی: اے میرے مولا و آقا! کیا کوئی ایسی نشانی ہے جس سے میرے دل کو سکون ہو جائے؟!

(اس موقع پر) اس طفل مبارک نے لب کشائی کی اور فصیح عربی میں یوں کلام فرمایا:

)اَنَا بَقِیَّۃُ اللّٰہِ فِی ار ضِہِ وَال مُنتَقِمِ مِن اعدَائِہِ...(

"میں زمین پر بقیۃ اللہ ہوں اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا ہوں"۔ اے احمد بن اسحاق! تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اب کسی نشانی کی ضرورت نہیں!!

احمد بن اسحاق کہتے ہیں: میں (یہ کلام سننے کے بعد) خوش و خرم امام علیہ السلام کے مکان سے باہر آگیا .... (کمال الدین، ج۲، باب ۸۳، ح۱، ص ۰۸)

اسی طرح محمد بن عثمان (محمد بن عثمان امام مہدی علیہ السلام کی غیبت صغریٰ کے دورے نائب خاص تھے، غیبت کی بحث میں ان کی زندگی کے حالات بیان کئے جائیں گے) چنداور بزرگ شیعہ نقل کرتے ہیں:ہم چالیس افراد جمع ہو کر امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، چنانچہ امام علیہ السلام نے اپنے فرزند کی زیارت کرائی اور فرمایا: "میرے بعد یہی میرے جانشین اور تمہارے امام ہوں گے، تم لوگ ان کی اطاعت کرنا، اور میرے بعد اپنے دین میں تفرقہ نہ ڈالنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور (جان لو کہ) آج کے بعد ان کو نہیں دیکھ پاؤ گے ...."(مال الدین، ج۲، باب ۳۴، ح۲، ص۲۶۱)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ نومولود بچہ کے لئے عقیقہ دینی حکم اور سنت ہے جس کی تاکید بھی کی گئی ہے کہ بھیڑ وغیرہ ذبح کرے اور بعض مومنین کو کھانا کھلائے جس کی برکت سے بچہ کی عمر طولانی ہوتی ہے۔ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند (امام مہدی عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے لئے عقیقہ کیا (کمال الدین، ج۲، باب۲۴)

تاکہ اس بہترین سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے بہت سے شیعوں کو بارہویں امام کی ولادت سے مطلع کریں۔حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے بیٹے کی ولادت پر تین سو سے زائد مختلف جگہوں پر اپنے خالص شیعوں کو بھجوائے یا انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ایسا کریں خود سامرہ میں آپ نے تین ہزار روٹی اور اتنے رطل گوشت فقراءاور مساکین میں تقسیم کیا۔

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں:

"امام حسن عسکری علیہ السلام نے ذبح کی ہوئی بھیڑ اپنے ایک شیعہ کو بھیجی اور فرمایا: "یہ میرے بیٹے "محمد علیہ السلام" کے عقیقہ کا گوشت ہے" (کمال الدین، ج۲، باب ۳۴، ح۲، صفحہ ۸۵۱)

معجزات اور کرامات

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی زندگی کا ایک حصہ بچپن کا زمانہ ہے جس میں آپعلیہ السلام کے ذریعہ بہت سے معجزات اور کرامات رونما ہوئے ہیں، جبکہ اس آخری حجت خدا کی زندگی کے اس حصے سے ہم غافل ہیں، ہم صرف ان میں سے ایک نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ابراہیم بن احمد نیشا پوری کہتے ہیں:

جس وقت عمرو بن عوف نے (جو ایک ظالم اور ستمگر حاکم تھا اور اس نے بہت سے شیعوں کو قتل کیا غارت گری کی) اس نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا، میں بہت زیادہ خوفزدہ تھا، میرا پورا وجود خوف سے لرزہ رہا تھا، میں نے اپنے دوستوں اور کنبہ والوں سے خدا حافظی کی اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیت الشرف کی طرف روانہ ہوا تاکہ آپ سے بھی خدا حافظی کر لوں، ارادہ یہ تھا کہ امام علیہ السلام سے ملاقات کے بعد کہیں بھاگ نکلونگا، چنانچہ جب امام علیہ السلام کے مکان پر پہنچا تو امام حسن عسکری علیہ السلام کے پا س ایک طفل مبارک کو دیکھا کہ جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا، میں ان کا نور دیکھ کر حیران رہ گیا، اور قریب تھا کہ اپنے ارادہ (قتل کا خوف اور بھاگنے کا ارادہ) کو بھول جاؤں۔

(اس موقع پر اس طفل مبارک نے) مجھ سے کہا: "بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے! بہت جلد ہی خداوند عالم تمہیں اس شر سے محفوظ کر دے گا"۔

میری حیرانی میں مزید اضافہ ہوا، میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا: میں آپ پر قربان! یہ طفل مبارک کون ہے جو میرے ارادوں سے باخبر ہے؟ امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا فرزند اور میرے بعد جانشین ہے یعنی

آپکا بارہواں امام ہے۔
ابراہیم کہتے ہیں: میں باہر نکلا، جبکہ میں خدا کے لطف و کرم کا اُمیدوار تھا، اور جو کچھ بارہویں امام سے سنا تھااس پر یقین رکھتا تھا، چنانچہ چند روز کے بعد میرے چچا نے عمرو بن عوف کے قتل ہونے کی خوشخبری دی۔ (اثبات الھداة، ج۳، ص۷۰۰)

سوالوں کے جوابات
آسمان امامت کے آخری روشن ستارے امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ وجہ الشریف) اپنی حیات طیبہ کے آغاز سے مختلف مقامات میں شیعوں کے مختلف سوالات کا مستحکم اور قانع کنندہ جواب دیتے تھے، جن سے شیعوں کے دلوں میں سکون و اطمینان پیدا ہوتا تھا، چنانچہ ہم یہاں پر ایک روایت نمونہ کے طور پر نقل کرتے ہیں:
سعد بن عبد اللہ قمی (جو شیعوں میں ایک عظیم شخصیت تھے) احمد بن اسحاق قمی (امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل) کے ہمراہ کچھ سوالات لے کر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوئے، موصوف اس ملاقات کو یوں نقل کرتے ہیں: جب میں نے سوال کرنا چاہا تو امام عسکری علیہ ا لسلام نے اپنے فرزند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میرے نور چشم سے سوال کرو! اس موقع پر طفل مبارک نے میری طرف رُخ کرکے فرمایا: جو کچھ بھی سوال کرنا چاہو کر لو! .... میں نے سوال کیا: (قرآن کے حروف مقطعات میں سے) ”کھیعص“ کا مقصد کیا ہے؟
فرمایا: یہ حروف غیب کے مسائل میں سے ہیں۔ خداوند عالم نے اپنے بندہ (اور پیغمبر) زکریعلیہ السلام کو ان سے مطلع کیا، اور پھر پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے لئے دوبارہ سنایا۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے خداوند عالم سے درخواست کی کہ مجھے پنجتن (آل عبا) کے اسمائے گرامی تعلیم کر دے، تو خداوند عالم نے جناب جبرئیل کو نازل کیا اور ان کو پنجتن کے نام تعلیم دیئے، تو جیسے ہی جناب زکریا نے (ان مقدس اسمائ) محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، اور حسن علیہ السلام کا نام زبان پر جاری کیا تو ان کی مشکلات دور ہوگئیں اور جب امام حسین علیہ السلام کا نام زبان پر جاری کیا تو ان کاسینہ بھر آیا اور وہ مبہوت ہو کر رہ گئے، ایک روز اُنہوں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی: بارِ الٰہا! جس وقت میں ان چار حضرات کا نام لیتا ہوں تو میری پریشانیاں اور مشکلات دُور ہو جاتی ہیں دل کو سکون ملتا ہے لیکن جب میں حسین علیہ السلام کا نام لیتا ہوں تو میرے آنسو جاری ہو جاتے ہین اور میرے رونے کی آواز بلند ہو جاتی ہے، پالنے والے اس کی وجہ کیا ہے؟ تو خداوند عالم نے ان کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ سنایا اور فرمایا: ”کھیعص“ (اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے) میں ”کاف“ سے مراد واقعہ کربلا، اور ”ہا“ سے ان کے خاندان کی (شہادت و) موت مراد ہے، اور ”یا“ سے ”یزید“ کے نام کی طرف اشارہ ہے جو امام حسین علیہ السلام پر ظلم و ستم کرنے والا ہے اور ”ع“ سے امام حسین علیہ السلام کی عطش اور پیاس مراد ہے ”اور ”صاد“ سے حضرت امام حسین علیہ السلام کا صبر و استقامت مراد ہے........
میں نے سوال کیا: اے میرا مولا و آقا! لوگوں کو اپنے لئے امام معین کرنے سے کیوں روکا گیا ہے؟امام علیہ السلام نے فرمایا: امام معین کرنے سے تمہاری مراد ”امام مصلح“ ہے یا امام مفسدہے؟ میں نے کہا: امام مصلح (جو معاشرہ کی اصلاح کرنے والا ہوتا ہے)، امام علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ کوئی بھی کسی دوسرے کے باطن سے مطلع نہیں ہے کہ وہ خیر و صلاح کے بارے میں سوچتا ہے یا فساد و برائی کے بارے میں، اس صورت میں کیا یہ احتمال نہیں پایا جاتا کہ لوگوں کا انتخاب کیا ہو امام، مفسد (فتنہ و فساد پھیلانے والا) ہونکلے؟ میں نے کہا: اس بات کا احتمال تو پایا جاتا ہے، تو امام علیہ السلام نے فرمایا: بس یہی وجہ ہے کہ امام مصلح کا انتخاب اللہ کی طرف سے ہے۔ (کمال الدین، ج۲، باب ۴۳، ص ۴۹۱)(اس کلام کی وضاحت کتاب کی پہلی فصل میں ”امام کے خدا کی طرف سے منسوب ہونے“ کے عنوان کے تحت بیان ہو چکی ہے)
قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس روایت کے آخر میں امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) نے دوسری وجوہات بھی بیان کی ہیں اور دوسرے سوالات کے جواب بھی عنایت فرمائے ہیں، ہم نے اختصار کی وجہ سے مکمل روایت بیان نہیں کی ہے۔

ہدیے اور تحفے قبول کرنا
شیعہ حضرات امام معصوم علیہ السلام کے لئے تحفے اور مالی واجبات (زکوٰة و خمس) لے جایا کرتے تھے اور امام معصوم بھی ان کو قبول فرما کر غریب اور محتاج لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ احمدابن اسحاق (امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل) کہتے ہیں:
شیعوں کی بھیجی ہوئی کچھ رقم امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی، اس موقع پر امام علیہ السلام کا ایک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھوٹا فرزند جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا امام کے پاس موجود تھا، امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان کی طرف رُخ کرکے فرمایا: اے میرے لخت جگر! اپنے شیعوں اور دوستوں کے تحفوں کو کھولو! تو اس طفل مبارک نے کہا: اے میرے مولا و آقا! کیا یہ بات مناسب ہے کہ ان ناپاک اور پست تحفوں کی طرف (اپنے) پاک و پاکیزہ ہاتھوں کو لگاؤں جو حلال و حرام سے ملے ہوئے ہیں؟! امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن اسحاق! ان سب کو باہر نکالو تاکہ ان میں سے حلال و حرام کو جدا کیا جائے۔ چنانچہ میں نے ایک تھیلی نکالی، اس طفل مبارک نے کہا: یہ تھیلی قم سے فلاں محلہ اور فلاں شخص کی ہے (اس کا نام اور اس کے محلہ کا نام لیا) جس میں ۲۶ اشرفی تھیں جس میں ۵۴ اشرفی ایک بنجر زمین فروخت کرکے حاصل کی گئی ہے جس کے مالک کو وہ زمین ارث میں ملی تھی اورا س میں ۴۱ دینار ۹ عدد لباس کو فروخت کرکے حاصل کئے گئے ہیں اور ۳ دینا ردکان کے کرایہ کے ہیں۔
امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے فرزند عزیز! آپ نے صحیح فرمایا، اب اس مرد کی راہنمائی کرو کہ (اس مال میں) کونسا مال حرام ہے؟ چنانچہ طفل مبارک نے بھرپور دقت کے ساتھ حرام سکّوں کو معین کیا اور ان کے حرام ہونے کی وجہ واضح طور پر بیان فرمائی! میں نے دوسری تھیلی نکالی، اس طفل مبارک نے اس کے مالک کا نام اور پتہ بتانے کے بعد فرمایا: اس تھیلی میں ۰۵ اشرفی ہیں جس کوہاتھ لگانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے اور اس کے بعد اس تمام مال میں سے ہر ایک کے حرام ہونے کی وجہ بیان کی۔ اس موقع پر امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے لخت جگر! آپ نے صحیح فرمایا، اور پھر امام علیہ السلام نے احمد بن اسحاق کی طرف رُخ کرکے فرمایا: اب سب کو ان کے مالکوں کو واپس کر دو، اور ان سے کہنا کہ ان کو ان کے مالکوں کو واپس کر دو، ہمیں اس مال کی کوئی ضرورت نہیں ہے........
(کمال الدین، ج۲، باب ۳۴، ح ۱۲، ص ۰۹۱)

پدر بزرگوار کی نماز جنازہ

امام مہدی علیہ السلام کی غیبت سے پہلے اور مخفی رہنے کے زمانہ کا آخری حصہ اپنے پدربزرگوار کی نماز جنازہ پڑھانا ہے۔
اس سلسلہ میں ابو الأدیان (امام حسن عسکری علیہ السلام کے خادم) کا کہنا ہے:
”حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی عمر بابرکت کے آخری دنوں میں مجھے کچھ خطوط دیئے اور فرمایا: ان کو مدائن شہر میں پہنچا دو، تم ۵۱/دن کے بعد سامرہ واپس پلٹو گے، اور میرے گھر سے نالہ و شیون کی آواز سنو گے اور (میرے بدن کو) غسل کے تخت پر دیکھو گے، میں نے عرض کی: اے میرے مولا و آقا! جب یہ اتفاق پیش آئے گا تو آپ کے بعد آپ کا جانشین اور امام کون ہو گا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی تم سے خطوط کے جواب طلب کرے وہی میرے بعد امام ہو گا۔ میں نے عرض کی: اس کی کوئی دوسری نشانی بیان فرمائیں!۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بھی میری نماز جنازہ پڑھائے وہی میرے بعد امام ہو گا۔ میں نے عرض کی: کچھ اور نشانی بیان فرمائیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص یہ بتا دے کہ اس تھیلی میں کیا ہے؟ (لیکن) امام علیہ السلام کی ہیبت ایسی طاری تھی کہ میں یہ سوال نہ کر سکا کہ اس تھیلی میں کیا ہے۔
میں ان خطوط کو لے کر مدائن گیا اور ان کا جواب لے کر واپس آیا اور جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا ۵۱ دن بعدمیں سامرہ پہنچا، دیکھا کہ امام عسکری علیہ السلام کے بیت الشرف سے نالہ و شیون اور گریہ و زاری کی آوازیں بلند ہیں، اور امام عسکری علیہ السلام (کے بدن مبارک) کو غسل کی جگہ پر پایا اور دیکھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے بھائی جعفر دروازہ پر کھڑے ہیں اور بعض شیعہ اس کو بھائی کے انتقال پر تسلیت اور اس کی امامت پر مبارک کہہ رہے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اگر یہ (جعفر) امام ہو گئے تو امامت کا سلسلہ تباہ و برباد ہو جائے گا، کیونکہ میں اس کو پہچانتا تھا وہ شرابی اور جواری انسان تھا، (لیکن چونکہ میں نشانیوں کی تلاش میں تھا) میں بھی آگے بڑھا اور دوسروں کی طرح تسلیت اور مبارک عرض کی، لیکن اس نے مجھ سے کسی بھی چیز (منجملہ خطوں کے جوابات) کے بارے مینسوال نہ کیا، اس موقع پر ”عقید“ (امام کے گھر کا خادم) باہر آیا اور اس نے (جعفر کو خطاب) کرتے ہوئے کہا: اے میرے مولا و آقا! آپ کے برادر گرامی (امام عسکری علیہ السلام) کو کفن دیا جا چکا ہے، چلئے نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔
میں بھی جعفر اور دوسرے شیعوں کے ساتھ میں امام کے بیت الشرف میں وارد ہوا، میں نے دیکھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کو کفن دے کر تابوت میں رکھا جا چکا ہے، جعفر آگے بڑھے تاکہ اپنے بھائی کے جنازہ پر نماز پڑھائیں، لیکن جیسے ہی تکبیر کہنا چاہتے تھے ایک گندم گوں رنگ، گھنگریالے بال اور چمکدار اور باہم پیوستہ دانت والا ایک طفل مبارک آگے بڑھا اور جعفر کا دامن پکڑ کر فرمایا: اے چچا! آپ پیچھے ہٹیں، میں اپنے باپ کے جنازہ پر نماز پڑھنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ چنانچہ جعفر جن کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور وہ شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے اور وہ طفل مبارک

آگے بڑھے اور اُنہوں نے امام علیہ السلام کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ اس کے بعد مجھ سے فرمایا: تمہارے پاس جو خطوط کے جوابات ہیں وہ ہمیں دے دو! میں نے وہ خطوط ان کو دیئے اور اپنے دل میں کہا: یہ (اس طفل مبارک کی امامت پر) دو نشانیاں مل گئی ہیں او ر صرف تھیلی والا واقعہ باقی رہ گیا ہے، میں جعفر کے پاس گیا اور دیکھا کہ وہ آہیں بھر رہے ہیں۔ کسی ایک شیعہ نے ان سے سوال کیا: یہ طفل مبارک کون ہے؟ جعفر نے کہا: خدا کی قسم میں نے اس کو ابھی تک نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اس کوپہچانتا ہوں۔ ابوالادیان مزید کہتے ہیں: ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ اہل قم آئے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بارے میں سوال کرنے لگے اور جب ان کو معلوم ہوا کہ امام عسکری علیہ السلام کی شہادت ہو چکی ہے تو کہنے لگے کہ ہم کس کو تسلیت دیں؟ تو لوگوں نے جعفر کی طرف اشارہ کیا۔ اُنہوں نے جعفر کو سلام کیا اور تسلیت و مبارک پیش کی، اور پھر اُنہوں نے جعفر کو خطاب کرکے کہا: ہمارے پاس کچھ خطوط اور کچھ رقم ہے، آپ صرف یہ بتا دیجئے کہ خطوط کس کے ہیں اور رقم کتنی ہے؟ جعفر ناراض ہو کر اپنی جگہ سے اُٹھے اور کہا: کیا ہم علم غیب جانتے ہیں؟ اس موقع پر امام مہدی علیہ السلام کا خادم باہر نکلا اور اس نے کہا: یہ خطوط فلاں فلاں شخص کے ہیں (اور ان کے نام و پتے بیان کئے) اور تمہارے پاس ایک تھیلی ہے جس میں ہزار دینار ہیں جس میں سے دس دینار کی تصویر مٹ چکی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے وہ خطوط اور وہ رقم اس کو دی اور کہا: جس نے تمہیں یہ چیزیں لینے کے لیے بھیجا ہے وہی امام ہے....“ (کمال الدین، ج ۲، ح ۵۲، ص ۳۲۲)

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

درس کا خلاصہ

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند کی ولادت کے مخفی ہونے کے پیش نظر اپنے مورد اعتماد افراد اور شیعہ بزرگان کے ایک گروہ کو ان کی زیارت سے بہرہ مند کیا تاکہ لوگ اپنے آخری امام کی معرفت میں حیرت و گمراہی کا شکار نہ ہوں۔امام مہدی علیہ السلام نے زمانہ طفولیت میں ہی سعد بن عبد اللہ کے کلامی اور عقائدی سوالوں کا جواب دیا۔حضرت نے اپنے والد گرامی کے فرمان پر احمد بن اسحاق کے ذریعے شیعوں کے بھیجے گئے تحائف وصول کئے اور ان کے بھیجنے والوں کے بارے میں بتایا، ان سے حلال اور حرام کو جدا کیا اور حرام مال کو ان کے بھیجنے والوں کی طرف پلٹا دیا۔امام عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام مہدی علیہ السلام نے اپنے والد گرامی کی نماز جنازہ پڑھی۔

سوالات

۱۔ امام عسکری علیہ السلام نے کیوں بعض شیعوں کو اپنے فرزند ارجمند کی زیارت کروائی؟
۲۔ امام مہدی علیہ السلام نے آیت شریفہ ”انا بقیة اللہ فی ارضہ“ کسے مخاطب کرتے ہوئے اور کس سوال کے جواب میں قرا ئ‌ت کی؟
۳۔ سعد بن عبد اللہ قمی کے جواب میں امام زمانہ علیہ السلام نے لوگوں کی طرف سے امام کے منتخب نہ ہونے کی کیا دلیل بیان کی ہے؟
۴۔ احمد بن اسحاق کے ذریعے امام عسکری علیہ السلام کی خدمت میں شیعوں کے اموال اور تحائف پیش کرنے کا واقعہ تفصیل سے بیان کریں؟
۵۔ امام عسکری علیہ السلام نے ابوالادیان کو اپنے بعد امام کی پہچان کے لئے جو تین نشانیاں بتائیں ان کی وضاحت کریں؟

مہدویت نامہ

چوتھا درس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام مہدی علیہ السلامقرآن و حدیث کی روشنی میں

مقاصد:
۱۔ قرآن مجید کے اُفق سے امام مہدی علیہ السلام کا تعارف
۲۔ احادیث اہل بیت علیہم السلام میں امام مہدی علیہ السلام کے موضوع کے مقام و منزلت کو بیان کرنا۔

فوائد:
۱۔ امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر قرآنی دلائل سے آگاہی
۲۔ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق احادیث و روایات سے آشنائی
۳۔ لوگوں کا حضرت کے بارے قلبی عقیدہ کا عمیق ہون

تعلیمی مطالب:
۱۔ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق آیات پر تحقیق کرنا
۲۔ معصومین علیہم السلام کے کلام میں امام مہدی علیہ السلام

الف: قرآن کریم کی روشنی میں
قرآن کریم، انسان کے لئے الٰہی معارف کا نایاب اور ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والی حکمتوں اور ابدی علم کا بہتا دریا ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام تر صداقت اور سچائی ہے۔ جس میں گذشتہ اور آئندہ کی خبروں کو بیان کیا گیا ہے اور کسی بھی حقیقت کو بیان کئے بغیر نہیں چھوڑا ہے۔ اگرچہ یہ بات روشن ہے کہ دنیا کے بہت سے ظریف حقائق الٰہی آیات میں پوشیدہ ہیں اور صرف وہی حضرات ان واقعات کی حقیقت تک پہنچتے ہیں جو قرآن کے معانی کی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں، اور وہ اہل قرآن کریم اور قرآن کے حقیقی مفسرین یعنی پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور آپ کی آل پاک ہے۔
امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا قیام اور انقلاب اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جس کے بارے میں قرآن کریم کی متعدد آیات اور ان آیات کی تفسیر میں بیان ہونے والی بہت سی روایات میں اشارہ ہوا ہے، ہم یہاں چند نمونے پیش کرتے ہیں:
سورہ انبیاءآیت ۵۰۱ میں ارشاد ہوتا ہے:
)وَ لَقَد کَتَب نَا فِی الزَّبُو رِ مِن بَع دِ الذِّک رِ اَنَّ ال اَر ضَ یَرِثُہَا عِبَادِ ِ الصَّالِحُو نَ۔(
"اور ہم نے ذکرکے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ہے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے"۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
"زمین کو ارث میں لینے والوں سے نیک اور صالح بندے، جو امام مہدی علیہ السلام اور ان کے ناصر و مددگار مرادہیں"۔(تفسیر قمی، ج۲، ص ۲۵)
اسی طرح سورہ قصص آیت ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:
)وَ ن رِید اَن نَمُنَّ عَلَی الَّذِی نَ استُضعِفُو ا فِی ال اَر ضِ وَ نَج عَلَہُم ا ئِمَّةً وَ نَج عَلَہُمُ الوَارِثِی نَ۔(
"اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کے وارث قرر دے دیں"۔
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:
"(مستضعفین) سے مراد پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی آل ہے۔ خداوند عالم ان کی کوشش اور پریشانیوں کے بعد اس خاندان کے "مہدی" کے ذریعہ انقلاب برپا کرائے گا اور ان کو اقتدار اور شکوہ و عظمت کی اوج پر پہنچا دے گا نیز ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے گا"۔ (غیبت طوسی علیہ الرحمہ، ح ۳۴۱، ص ۴۸۱)
اسی طرح سورہ ہود آیت ۶۸ میں ارشاد ہوا ہے:
)بَقِیَّةُ اللّٰہِ خَیرلَّکُم اِن کُن تُم مُو مِنِی نَ....(
"اللہ کا ذخیرہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو...."۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:"جس وقت امام مہدی (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ظہور فرمائیں گے، خانہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کعبہ کی دیوار کا سہارا لیں گے اور سب سے پہلے اسی آیت کی تلاوت فرمائیں گے اور اس کے بعد فرمائیں گے:)اَنَا بَقِیَّةُ اللّٰہِ فِی اَر ضِہِ وَ خَلِیْفَتُہُ وَ حُجَّتُہُ عَلَی کُم۔(”میں زمین پر ”بقیة اللہ، اس کا جانشین اور تم پر اس کی حجت ہوں، پس جو شخص بھی آپ کو سلام کرے گا تو اس طرح کہے گا:)اَلسَّلَامُ عَلَی کَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰہِ فِی اَر ضِہِ((کمال الدین ، ج ۱، باب ۲۳، ح ۶۱، ص ۳۰۲) اور سورہ حدید آیت ۷۱ میں ارشاد ہوتا ہے:)اعلَمُو ا اَنَّ اللّٰہَ یُحِی ال اَر ضَ بَع دَ مَو تِہَا قَد بَیَّنَّا لَکُم الاَیَاتِ لَعَلَّکُم تَع قِلُو نَ۔(

”یاد رکھو کہ خدا مردہ زمینوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ہم نے تمام نشانیوں کو واضح کرکے بیان کر دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لے سکو“۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مراد یہ ہے کہ خداوند عالم زمین کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کی عدالت کے ذریعہ زندہ فرمائے گا جو گمراہ حکام کے ظلم و ستم کی وجہ سے مردہ ہو چکی ہو گی“۔

(غیبت نعمانی، ص ۲۳)

ب: احادیث کی روشنی میں

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے سلسلہ میں بہت سی احادیث و روایات ہمارے پاس موجود ہیں، کہ جن میں امام مہدی علیہ السلام کی زندگی کے مختلف حصوں پر الگ الگ روایات ائمہ علیہم السلام کے ذریعہ بیان ہوئی ہیں، جیسے آپ کی ولادت، بچپن کا زمانہ، غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ، ظہور کی نشانیاں، ظہور کا زمانہ، عالمی حکومت، نیز امام مہدی علیہ السلام کی ظاہری اور اخلاقی خصوصیات، غیبت کا زمانہ اور ان کے ظہور کے منتظرین کی جزا اور ثواب کے بارے میں بہت اہم احادیث و روایات موجود ہیں۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ یہ سب روایات شیعہ کتابوں میں بھی بیان ہوئی ہیں اور ان میں سے بہت سی اہل سنت کی کتابوں میں بھی ذکر ہوئی ہیں اور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت زیادہ روایات ”متواتر“ (متواتر ان احادیث کو کہا جاتا ہے جس کے راوی تمام سلسلہ روایت میں اس قدر زیادہ ہوں کہ ان کا کذب پر اتفاق کرنا ناممکن ہو)ہیں۔ان احادیث کی تعداد جو امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں موجود ہیں دس ہزار بنتی ہے جس کا بعض محققین نے شمار کیا ہے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ تمام ہی معصومین علیہم السلام نے آپ کے بارے میں گرانقدر کلمات ارشاد فرمائے ہیں جو واقعاً علم و معرفت کا خزانہ ہیں اور عدالت کے اس علمبردار کے قیام اور انقلاب کی حکایت کرتے ہیں، ہم یہاں پر ہر معصوم سے ایک ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

”خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مہدی (علیہ السلام) کی زیارت کریں گے، اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے محبت کرتا ہو گا، اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان کی امامت کو مانتا ہو“۔ (بحار الانوار ج ۲۵، ص ۹۰۳)

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

”(آل محمد) کے ظہور کے منتظر رہو، اور خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، کہ بے شک خداوند عالم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کام ”ظہور کا انتظار“ ہے۔ (بحار الانوار ، ج ۲۵، ص ۳۲۱)

لوح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا (مذکورہ روایت میں بیان ہوا ہے کہ جابر ابن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں: حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے زمانہ میں ولادت امام حسن عسکری علیہ السلام کے موقع پر مبارکباد پیش کرنے کے لئے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا، چنانچہ وہ بی بی دو عالم ہاتھوں میں ایک سبز رنگ کا ایک لوح (صفحہ) دیکھی، جس میں سورج کی طرح چمکتی ہوئی تحریر دیکھی۔ میں نے عرض کی: یہ لوح کیسی ہے؟ فرمایا: اس لوح کو خداوند عالم نے اپنے رسول کو تحفہ دیا ہے، اس میں میرے پدر بزرگوار، میرے شوہر، دونوں بیٹوں اور ان کے بعد ہونے والے جانشین کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ رسول خدا نے یہ لوح مجھے عطا کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ میرا دل خوش و خرم رہے) میں بیان ہوا ہے:”........ اس کے بعد اپنی رحمت کی وجہ سے اوصیاءکا سلسلہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ارجمند پر مکمل کر دُوں گا، جو موسیٰ کا کمال، عیسیٰ کا شکوہ اور جناب ایوب کا صبر رکھتا ہو گا........“۔ (کمال الدین، ج ۱، باب ۰۳، ص ۹۶۵)

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ایک روایت کے ضمن میں رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بعد پیش آنے والے بعض حوادث کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خداوند عالم آخر الزمان میں ایک قائم کو بھیجے گا .... اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد کرے گا، اور ان کے

ناصران کی حفاظت کرے گا .... اور اس کو تمام زمین پر رہنے والوں پر غالب کرے گا .... وہ زمین کو عدالت، نور اور آشکار دلیلوں سے بھر دے گا .... خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ کو درک کرے اور ان کی اطاعت کرے"۔
(احتجاج، ج ۲، ص ۰۷)
حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:"........ خداوند عالم اس (امام مہدی علیہ السلام) کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ اور آباد کر دے گا اور اس کے ذریعہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا، اگرچہ یہ بات مشرکین کو اچھی نہ لگے۔ وہ غیبت اختیار کرے گا جس میں ایک گروہ دین سے گمراہ ہو جائے گا اور ایک گروہ دین (حق) پر قائم رہے گا .... بے شک جو شخص ان کی غیبت کے زمانہ میں پریشانیوں اور جھٹلائے جانے کی بنا پر صبر کرے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی رکاب میں تلوار سے جہاد کیا ہو"۔ (کمال الدین، ج ۱ ،باب ۰۳، ح ۳، ص ۴۸۵)
حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا:"جو شخص قائم آل محمد کی غیبت کے زمانہ میں ہماری مودّت اور دوستی پر ثابت قدم رہے خداوند عالم اس کو شہدائے بدر و اُحد کے ہزار شہیدوں کے برابر ثواب عنایت فرمائے گا"۔ (کمال الدین، ج ۱، باب ۱۳، ص ۲۹۵)
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:"ایک زمانہ وہ آئے گا کہ جب لوگوں کا امام غائب ہو گا، پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ میں ہماری ولایت پر ثابت قدم رہے........"۔ (کمال الدین، ج ۱ ، باب ۲۳، ح ۵۱، ص ۲۰۶)
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:"قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ ہو گی"۔ (غیبت نعمانی، باب ۴۳، ح ۶،ص ۷۵)
حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:
"امام (مہدی علیہ السلام) لوگوں کی نظروں میں پوشیدہ رہیں گے لیکن مومنین کے دلونمیں ان کی یاد تازہ رہے گی"۔ (غیبت نعمانی، باب ۵۳، ح ۵۶، ص ۰۶)
حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:
"جس وقت (امام مہدی علیہ السلام) قیام کریں گے تو ان کے (وجود کے) نور سے زمین روشن ہو جائے گی اور وہ لوگوں کے درمیان حق و عدالت کی ترازو قرار دیں گے اور اس موقع پر کوئی کسی پرظلم و ستم نہیں کرے گا"۔ (غیبت نعمانی، باب ۵۳، ح ۵۶، ص ۰۶)
امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:"قائم آل محمد کی غیبت کے زمانہ میں (مومنین کو) ان کے ظہور کا انتظار کرنا چاہیے اور جب وہ ظہور اور قیام کریں تو ان کی انہیناطاعت کرنا چاہئے"
(غیبت نعمانی، باب ۶۳، ح ۱، ص ۰۷)
حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:"میرے بعد میرا فرزند حسن (عسکری) امام ہو گا اور ان کے بعد ان کا فرزند "قائم" امام ہو گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہو گی"۔ (غیبت نعمانی، باب ۷۳، ح ۰۱، ص ۹۷)
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:
"اس خدائے وحدہ لا شریک کا شکر ہے جس نے میری زندگی میں مجھے جانشین عطا کر دیاہے وہ خلقت اور اخلاق کے لحاظ سے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سب سے زیادہ مشابہ ہے"۔ (غیبت نعمانی، باب ۷۳، ح ۷، ص ۸۱۱)

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

درس کا خلاصہ

حضرت مہدی (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی عالمی حکومت کا موضوع بہت سی آیات میں بیان ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس امر کا آخری زمانہ میں وعدہ دیا ہے جیسا کہ قرآنی آیات سے سمجھا جا سکتاہے۔
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول احادیث میں امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، ان کی زندگی کے ادوار، ظہور کی نشانیاں، قیام کی کیفیت، حضرت مہدی کی حکومت کی خصوصیات اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بے نظیر ثمرات کے بارے میں تفصیلی طور پر بتایا گیا ہے۔

درس کے سوالات
۱۔ سورہ ھود آیہ مبارکہ ۶۸ بقیۃاللہ خیر لکم اس کے ذیل میں روایات پر غور کرتے ہوئے معنی کریں؟
۲۔ سورہ قصص کی آیت ۵ میں مستضعفین سے مراد کی وضاحت کریں؟
۳۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں مینسے کن گروہوں کو اہل بشارت قراردیا؟
۴۔ امام سجاد علیہ السلام نے غیبت کے زمانہ میں ولایت اہل بیت علیہم السلام پر ثابت قدم رہنے والوں کے اجر کو کن چیزوں کے برابر قراردیا؟
۵۔ امام عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند اور اپنے بعد جانشین کی شیعوں کے لئے کیسے توصیف فرمائی؟

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

مہدویت نامہ

پانچواں درس
حضرت امام مہدی علیہ السلام غیروں کی نظر میں

مقاصد:

۱۔ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں اہل سنت کے نظریات سے آگاہی۔
۲۔ اہل سنت کے ماخذات میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے موضوع کی اہمیت کو بیان کرن

فوائد:
۱۔ احادیث سے امام مہدی علیہ السلام کے موضوع کے متواتر ہونے کاثبوت۔
۲۔ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے بہت سے علماءاہل سنت کے شیعوں کے ساتھ متفقہ نکتہ نظر سے آگاہی۔

تعلیمی مطالب:
۱۔ امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کے حدیثی منابع میں
۲۔ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں علماءاہل سنت کی آرائ
۳۔ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں علماءاہل سنت کی قلمی کاوشیں

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) غیروں کی نظر میں
خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران
”صداقت وہ ہے جس کا اقرار دشمن کرے“۔
امام مہدی علیہ السلام کے عظیم الشان قیام اور عالمی انقلاب کا موضوع نہ صرف شیعہ کتب میں بیان ہوا ہے بلکہ دوسرے اسلامی فرقوں کی اعتقادی کتابوں میں بھی بیان ہوا ہے اور آپ (علیہ السلام) کے سلسلہ میں تفصیلی طور پر گفتگو ہوئی ہے وہ لوگ بھی آل پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا (المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص۷۵) کی نسل سے مہدی کے ظہور کے قائل ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے اہل سنت کے عقیدہ کی شناخت کے لئے بزرگ علمائے اہل سنت کی کتابون کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ متعدد سنی مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ قرآن مجید کی متعدد آیات آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی طرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اشارہ کرتی ہیں، جیسے فخر الدین رازی (التفسیر الکبیر، ج ۶۱، ص ۰۴) اور علامہ قرطبی۔
(التفسیر القرطبی، ج ۸، ص ۱۲۱)
اسی طرح اکثر اہل سنت کے محدثین نے امام مہدی (عج) کے سلسلہ مینبیان ہونے والی احادیث کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے جن میں اہل سنت کی معتبر کتابیں بھی شامل ہینجیسے ''صحاح ستہ'' (اہل سنت کی چھ صحیح کتابوں کو ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے جو تمام احادیث کی کتابیں ہیں اور اہل سنت کے نزدیک معتبر اور موثق ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہیں، جن کے نام اس طرح ہیں ''صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن نسائی اور جامع ترمذی'' اور ان کتابوں میں نقل ہونے والی احادیث کو ''صحیح'' اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا کلام مانا جاتاہے اور اہل سنت کے نزدیک قرآن کریم کے بعد سب سے معتبر انہیں کتابوں کو مانا جاتا ہے۔) اور مسند احمد بن حنبل (حنبلی فرقہ کے بانی)(گذشتہ اور عصر حاضر کے) بعض دیگر علمائے اہل سنت نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں مستقل کتابیں بھی لکھیں ہیں جیسے ابو نعیم اصفہانی نے ''مجموعہ الاربعین (چالیس حدیث)، اور سیوطی نے کتاب ''العرف الوردی فی اخبار المہدی علیہ السلام''۔
قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض علمائے اہل سنت نے عقیدہ مہدویت کے دفاع اور اس عقیدہ کے منکرین کی رَد میں بھی کتابیں اور مقالات تحریر کئیے ہیں اور علمی بیانات اور احادیث کی روشنی میں امام مہدی علیہ السلام کے واقعہ کو یقینی اور غیر قابل انکار مسائل میں شمار کیا ہے جیسے ''محمد صدیق مغربی'' کہ جنہوں نے ''ابن خلدون'' کی رد میں ایک کتاب لکھی اور اس کی باتوں کا دندان شکن جواب دیا ہے (''ابن خلدون'' جنہیں اہل سنت میں معاشرتی علوم کا عظیم دانشور کہا جاتا ہے اُنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بعض روایات پر اعتراض کیاہے اور ان کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق بعض روایات کو صحیح بھی مانا ہے لیکن پھر بھی اُنہوں نے مہدویت کے مسئلہ میں شک و تردید کا اظہار کیا ہے ''محمد صدیق مغربی'' نے اپنی کتاب ''اِبرازُ الوہم المَکْنُو ±ن میں کلام ابن خلدون'' میں ان کی باتوں کو رَد کیا ہے۔) یہ اہل سنت کی امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے عقیدہ کی مثالیں تھیں۔
قارئین کرام! ہم یہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں اہل سنت سے نقل ہونے والی سینکڑوں احادیث میں سے دو نقل کرتے ہیں کہ جو ان کی مشہور اور قابل اعتماد کتابوں میں سے لی گئی ہیں:۔
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:''اگر دُنیا (کی عمر) کا صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا ہو تو بے شک خداوند عالم اس دن کو اتنا طویل فرما دے گا کہ میری نسل سے میرا ہم نام ایک شخص قیام کرے گا''۔ (سنن ابوداؤد، ج ۲، ح ۲۸۲۴، ص ۶۰۱)
نیز آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:''میری نسل سے ایک شخص قیام کرے گا جس کا نام اور سیرت مجھ سے مشابہ ہو گی، وہ (دُنیا کو) عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہو گی''۔ (معجم الکبیر، ج ۰۱، ح ۹۲۲، ص ۳۸)
قابل ذکر ہے کہ آخر الزمان میں منجی بشریت اور دُنیا میں عدل و انصاف قائم کرنے والے کے ظہور کا عقیدہ ایک عالمی اور سب کے نزدیک مقبول عقیدہ ہے اور سچے آسمانی ادیان کے سب ماننے والے اپنی اپنی کتابوں کی تعلیمات کی بنیاد پر اس قائم کے منتظر ہیں، کتاب مقدس زبور، توریت اور انجیل نیز ہندو ۂں، آتش پرستوں اور براہمن کی کتابوں میں بھی منجی بشریت کے ظہور کی طرف اشارہ ہے البتہ ہر قوم و ملت نے اس کو الگ الگ لقب سے یاد کیاہے، آتش پرستوں نے اس کو ''سوشیانس'' (یعنی دُنیا کو نجات دینے والے)، عیسائیوں نے اس ''مسیح موعود'' اور یہودیوں نے اس کو ''سرور میکائلی'' کے نام سے یاد کیا ہے۔
آتش پرستوں کی مقدس کتاب ''جاما سب نامہ'' کی تحریر کچھ اس طرح ہے:
''عرب کا پیغمبر آخری پیغمبر ہوگا جو مکہ کے پہاڑوں کے درمیان پیدا ہو گا .... اپنے غلاموں کے ساتھ متواضع اور غلاموں کی طرح نشست و برخاست کرے گا....... اس کا دین سب ادیان سے بہتر ہو گا ، اس کی کتاب تمام کتابوں کو باطل کرنے والی ہو گی .... اس پیغمبر کی بیٹی (جس کا نام خورشید جہاں اور شاہ زمان نام ہوگا) کی نسل سے خدا کے حکم سے اس دُنیا میں ایک ایسا بادشاہ ہو گا جو اس پیغمبر کا آخری جانشین ہو گا، جس کی حکومت قیامت سے متصل ہو گی''۔ (ادیان و مہدویت، ص ۱۲)

ة....ة....ة....ة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

درس کا خلاصہ

تمام اسلامی فرقے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصل عقیدہ میں کہ آپ پیغمبر اکرم کی نسل مبارک سے آخری نجات دہندہ ہیں پر اتفاق نظر رکھتے ہیں۔
امام مہدی علیہ السلام کے متعلق احادیث اہل سنت کے معتبر منابع مثلاً صحاح ستہ، مسند احمد، وغیرہ میں بھی نقل ہوئی ہیں۔
بہت سے علماءاہل سنت نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی روایات اور حیات مبارکہ پر مستقل کتابیں تالیف کیں اور ان میں سے بعض دانشوروں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق روایات کے دفاع اور ان کے منکرین کی رد میں بھی کتابیں اور علمی و تحقیقی مقالات تحریر کئے ہیں۔

درس کے سوالات
۱۔ اہل سنت کے مفسرین میں سے دو ایسے مفسروں کے بارے میں بتائیے کہ جنہوں نے قرآنی آیات کی امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں تفسیر ہو۔
۲۔ علماءاہل سنت کی امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر تحریر کی گئی اہم ترین تالیفات میں سے کسی دو کے بارے میں بتائیے؟
۳۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے محمد صدیق مغربی(اہل سنت کے معروف مصنف)کی تالیف کا کیا نام ہے اور کس ہدف کے تحت تحریر کی گئی ہے؟
۴۔ سوشیانس کون سی کتاب ہے آخری دین اور آنے والے نجات دہندہ کی کیسے توصیف کرتی ہے؟
ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

چھٹا درس
امام مہدی علیہ السلام کا انتظار

مقاصد:

۱۔ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت سے آشنائی
۲۔ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے اسباب اور فلسفہ سے آگاہی
۳۔ غیبت کے مختلف ادوار سے آشنائی

فوائد:
۱۔ امام زمانہ علیہ السلام کے ظاہری حضور سے محروم ہونے کے بعض دلائل سے آشنائی
۲۔ ظہور امام علیہ السلام کے اسباب فراہم کرنے کےلئے کوشش وجدوجہدکا انگیزہ پیدا ہونا
۳۔ حضرتعلیہ السلام کی غیبت کے ادوار سے آگاہی

تعلیمی مطالب:
۱۔ غیبت کے مفہوم سے آگاہی
۲۔ غیبت کا تاریخچہ
۳۔ امام زمانہ (عج) کی غیبت کے اسباب

* لوگوں کو تنبیہ
* امتحان اور آزمائش
* امام کی جان کی حفاظت
* الٰہی اسرار میں سے ایک راز
۴۔ غیبت صغریٰ اور کبریٰ کے ادوار

غیبت

قارئین کرام! اب جبکہ منجی بشریت اور حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے الٰہی مقاصد کو پایہ ٔ تکمیل تک پہنچانے والے آخری الٰہی ذخیرہ حضرت حجة بن الحسن علیہ السلام کی شخصیت سے آشنا ہوگئے، اس وقت وحید الزمان کی غیبت کے بارے میں کچھ گفتگو کریں گے جو آپ کی زندگی کا اہم حصہ ہے۔

غیبت کے معنی

سب سے پہلا نکتہ قابل ذکر یہ ہے کہ غیبت کے معنی ”آنکھوں سے مخفی ہونا“اورعدم پہچان ہے نہ کہ حاضر نہ ہونا، لہٰذا اس حصہ میں گفتگو اس زمانہ کی ہے جب امام مہدی علیہ السلام لوگوں کی نظروں سے مخفی ہیں، یعنی لوگ آپ کو نہیں پہچان پاتے جبکہ آپ لوگوں کے درمیان رہتے ہیں اور ان کے درمیان زندگی بسر کیا کرتے ہیں ۔ چنانچہ ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول روایات میں مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:”قسم ہے خداوند عالم کی، حجت خدا لوگوں کے درمیان ہوتی ہے، راستوں میں (کوچہ و بازار میں) موجود رہتی ہے، ان کے گھروں میں آتی جاتی رہتی ہے، زمین پر مشرق سے مغرب تک آمدورفت کرتی ہے، لوگوں کی باتوں کو سنتی ہے اور ان پر سلام بھیجتی ہے، وہ دیکھتی ہے لیکن آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں جب تک خدا کی مرضی اور اس کا وعدہ پورا نہ ہو“۔ (غیبت نعمانی، باب ۰۱، ح ۳، ص ۶۴۱)
اگرچہ امام مہدی 0علیہ السلام کے لئے غیبت کی ایک دوسری قسم بھی بیان ہوئی ہے:امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے دوسرے نائب خاص بیان فرماتے ہیں:”امام مہدی علیہ السلام حج کے دنوں میں ہر سال حاضر ہوتے ہیں، لوگوں کو دیکھتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں، لوگ ان کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں“۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، باب ۳۲، ص ۲۵۱)
اس بنا پر امام مہدی علیہ السلام کی غیبت دو طرح کی ہے: آپ علیہ السلام بعض مقامات پر لوگوں کی نظروں سے مخفی ہیں اور بعض مقامات پر آپعلیہ السلام لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں لیکن آپعلیہ السلام کی پہچان نہیں ہوتی، بہرحال امام مہدی علیہ السلام لوگوں کے درمیان حاضراور موجود رہتے ہیں۔

غیبت کی تاریخی حیثیت

غیبت اور مخفی طریقہ سے زندگی کرنا کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جو پہلی بار اور صرف امام مہدی علیہ السلام کے لئے ہو بلکہ متعدد روایات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بہت سے انبیاءعلیہم السلام کی زندگی کا ایک حصہ غیبت میں بسر ہوا ہے اور اُنہوں نے ایک مدت تک مخفی طریقہ سے زندگی کی ہے اور یہ چیز خداوند عالم کی مصلحت اور حکمت کی بنا پر تھی ، نہ کہ کسی ذاتی اور خاندانی مصلحت کی بنیاد پر۔غیبت ایک ”الٰہی سنت“ (قرآن کریم کی متعدد آیات میں (جیسے سورہ ٔ فتح، آیت ۳۲، اور سورہ ٔ اسراءآیت ۷۷) ”الٰہی سنت“ کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے جن کے پیش نظریہ نتیجہ نکلتا ہے کہ الٰہی سنت سے مراد خداوند عالم کے ثابت اور بنیادی قوانین ہیں جن میں ذرا بھی تبدیلی نہیں آسکتی یہ قوانین گذشتہ قوموں میں نافذ تھے اور آج نیزموجودہیں اور آئندہ بھی نافذ رہیں گے۔ (تفسیر نمونہ، ج ۷۱، ص ۵۳۴ کا خلاصہ) ہے جو متعدد انبیاءعلیہم السلام کی زندگی میں دیکھی گئی ہے جیسے حضرت ادریس (ع)، حضرت نوح(ع)، حصرت صالح (ع)، حضرت ابراہیم (ع)، حضرت یوسف (ع)، حضرت موسیٰ (ع)، حضرت شعیب (ع)، حضرت الیاس (ع)، حضرت سلیمان (ع)، حضرت دانیال (ع) اور حضرت عیسٰی(ع) (علیہم السلام)، اور حالات کے پیش نظر ان تمام انبیاءعلیہم السلام کی زندگی کئی سالوں تک غیبت (اور مخفی طریقہ) سے بسر ہوئی ہے۔
(کمال الدین، ج ۱، باب ۱ تا ۷، ص ۴۵۲ تا ۳۰۰)
اسی وجہ سے امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی غیبت کی روایتوں میں ”غیبت“ کو انبیاءعلیہم السلام کی سنت کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے اور امام مہدی علیہ السلام کی زندگی میں انبیاءعلیہم السلام کی سنت کے جاری ہونے کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غیبت کی دلیلوں میں شمار کیا گیا ہے۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
”بے شک ہمارے قائم (امام مہدی علیہ السلام) کے لئے غیبت ہو گی جس کی مدت طویل ہو گی۔ راوی کہتا ہے: اے فرزند رسول! اس غیبت کی وجہ کیا ہے؟
امام علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کا ارادہ یہ ہے کہ غیبت کے سلسلہ میں انبیاء(علیہم السلام) کی سنت آپ کے بارے میں (بھی) جاری رکھے“۔
(بحارالانوار، ج ۲۵، ح ۳، ص ۰۹)
قارئین کرام! مذکورہ گفتگو سے یہ نکتہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے سالہا سال پہلے آپ کی غیبت کا مسئلہ بیان ہوتا رہا ہے اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تا امام حسن عسکری علیہ السلام نے آپعلیہ السلام کی غیبت اور آپعلیہ السلام کے زمانہ میں پیش آنے والے بعض واقعات کی خصوصیات بھی بیان کی ہیں، نیز غیبت کے زمانہ میں مومنین کے فرائض بھی بیان کئے ہیں۔
(دیکھئے: منتخب الاثر، فصل۲، باب ۶۲ تا ۹۲، ص ۲۱۳ تا ۰۴۳)
پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:”مہدی (علیہ السلام) میری (ہی) نسل سے ہو گا .... اور وہ غیبت میں رہے گا، لوگوں کی حیرانی (و پریشانی) اس حد تک بڑھ جائے گی کہ لوگ دین سے گمراہ ہو جائیں گے اور پھر (جب حکم خدا ہو گا) چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ظہور کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح ظلم و جور سے زمین بھری ہو گی“۔ (کمال الدین، ج ۱، باب ۵۲، ح ۴، ص ۶۳۵)

غیبت کا فلسفہ
سوال یہ ہے کہ کیوں ہمارے بارہویں امام اور حجت خدا غیبت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی برکتوں سے محروم ہیں؟
قارئین کرام! اس سلسلہ میں گفتگو تفصیل سے احادیث میں ہوئی ہے اور اسی حوالے سے بہت سی روایات بھی موجود ہیں، لیکن ہم یہاں مذکورہ سوال کا جواب پیش کرنے سے پہلے ایک نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں:
ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند عالم کا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں ہوتا، چاہے ہم ان مصلحتوں کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، نیز کائنات کر ہر چھوٹااور بڑا واقعہ خداوند عالم کی تدبیر اور اسی کے ارادہ سے انجام پاتا ہے جن میں سے مہم ترین واقعہ امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کا مسئلہ ہے، لہٰذا آپ کی غیبت کا مسئلہ بھی حکمت و مصلحت کے مطابق ہے اگرچہ ہم اس کے فلسفہ کو نہ جانتے ہوں۔

سرّ الٰہی
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:”بے شک صاحب العصر (علیہ السلام) کے لئے ایسی غیبت ہو گی جس میں ہر اہل باطل شک و تردید کا شکار ہو جائے گا“۔
راوی نے آپ کی غیبت کی وجہ معلوم کی تو امام علیہ السلام نے فرمایا:
”غیبت کی وجہ ایک ایسی چیز ہے جس کو ہم تمہارے سامنے بیان نہیں کر سکتے........ غیبت اسرار الٰہی میں سے ایک راز ہے، لیکن چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خداوند عالم صاحب حکمت ہے کہ جس کے تمام کام حکمت کی بنیاد پر ہوتے ہیں، اگرچہ ہمیں ان کی وجوہات کا علم نہ ہو“۔
(کمال الدین، ج ۱، باب ۴۴، ص ۴۰۲)
اگرچہ اکثر مقامات پر انسان خداوند عالم کے کاموں کو حکمت کے تحت مانتے ہوئے ان کے سامنے سرتسلیم خم کرتا ہے، لیکن پھر بھی بعض حقائق کے اسرار و رموز کو جاننے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس حقیقت کے فلسفہ کو جان لینے سے سے مزید مطمئن ہو جائے، چنانچہ اسی اطمینان کی خاطر ہم امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی غیبت کی حکمت اور اس کے آثار پر تحقیق و تجزیہ شروع کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں بیان ہونے والی روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

عوام کی تادیب
جب اُمت اپنے نبی یا امام کی قدر نہ کرے اور اپنے فرائض کو انجام نہ دے بلکہ اس کی نافرمانی کرے تو پھر خداوند عالم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے لئے یہ بات روا ہے کہ ان کے رہبر اور ہادی کو ان سے الگ کر دے تاکہ وہ اس کی جدائی کی صورت میں اپنے گریبان میں جھانکیں، اور اس کے وجود کی قدر و قیمت اور برکت کو پہچان لیں، لہٰذا اس صورت میں امام کی غیبت اُمت کی مصلحت میں ہے اگرچہ ان کو معلوم نہ ہو اور وہ اس بات کو نہ سمجھ سکیں۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے:"جب خداوند عالم کسی قوم میں ہمارے وجود اور ہماری ہم نشینی سے خوش نہ ہو تو پھر ہمیں ان سے جدا کر لیتا ہے"۔ (علل الشرائع، باب ۹۷۱، ص ۴۴۲)

دوسروں کے عہد و پیمان کے تحت نہ ہونا بلکہ مستقل ہونا
جو لوگ کسی جگہ کوئی انقلاب لانا چاہتے ہیں وہ اپنے انقلاب کی ابتداءمیں اپنے بعض مخالفوں سے عہد و پیمان باندھتے ہیں تاکہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں، لیکن امام مہدی علیہ السلام وہ عظیم الشان اصلاح کرنے والے ہیں جو اپنے انقلاب اور عالمی عادلانہ حکومت کے لئے کسی بھی ظالم و ستمگر سے کسی طرح کی کوئی موافقت نہیں کریں گے کیونکہ بہت سی روایات کے مطابق آپ کو سب ظالموں سے یقینی طور پر ظاہر بظاہر مقابلہ کرنے کا حکم ہے۔ اسی وجہ سے جب تک اس انقلاب کا راستہ ہموار نہیں ہو جاتا اس وقت تک آپ غیبت میں رہیں گے تاکہ آپ کو دشمنان خدا سے عہد و پیمان نہ کرنا پڑے۔
غیبت کی وجہ بارے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس طرح منقول ہے:
"اس وقت جبکہ (امام مہدی علیہ السلام) تلوارکے ذریعہ قیام فرمائیں گے تو آپ کا کسی کے ساتھ عہد و پیمان نہ ہو گا"۔(کمال الدین، ج ۲، باب ۴۴، ص ۲۳۲)

لوگوں کا امتحان
لوگوں کا امتحان کرنا خداوند عالم کی ایک سنت ہے، وہ اپنے بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے تاکہ راہ حق میں ان کے ثابت قدم کی وضاحت ہو جائے، اگرچہ اس امتحان کا نتیجہ خداوند عالم کو معلوم ہوتا ہے لیکن اس امتحان کی بھٹی میں بندوں کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اوروہ اپنے وجود کے جوہر کو پہچان لیتے ہیں۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:"جب میرا پانچواں فرزند غائب ہو گا، تو تم لوگ اپنے دین کی حفاظت کرنا تاکہ کوئی تمہیں دین سے خارج نہ کر پائے، کیونکہ صاحب امر (امام مہدی علیہ السلام) کے لئے غیبت ہو گی جس میں اس کے (بعض) ماننے والے اپنے عقیدہ سے پھر جائیں گے اور اس غیبت کے ذریعہ خداوند عالم اپنے بندوں کا امتحان کرے گا"۔ (غیبت شیخ طوسی علیہ الرحمہ، فصل۵، ح ۴۸۲، ص ۷۳۲)

امام کی حفاظت
انبیاءعلیہم السلام کے اپنی قوم سے جدا ہونے کی ایک وجہ اپنی جان کی حفاظت تھی، یہ حضرات اس وجہ سے خطرناک موقع پر مخفی ہو جاتے تھے تاکہ ایک مناسب موقع پر اپنی رسالت اور ذمہ داری کو پہنچا سکیں، جیسا کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مکہ معظمہ سے نکل کر ایک غار میں مخفی ہو گئے،یا کچھ دنوں کے لئے طائف چلے گئے، البتہ یہ سب خداوند عالم کے حکم اور اس کے ارادہ سے ہوتا تھا۔حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) اور آپعلیہ السلام کی غیبت کے بارے میں بھی متعدد روایات یہی وجہ بیان کرتی ہیں۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:"امام منتظر اپنے قیام سے پہلے ایک مدت تک لوگوں کی نظروں سے غائب رہیں گے"۔جب امام علیہ السلام سے غیبت کی وجہ معلوم کی گئی تو آپعلیہ السلام نے فرمایا:"انہیں اپنی جان کا خطرہ ہو گا"۔ (کمال الدین، ج ۲، ح ۷، ص ۳۳۲)

شہادت کی تمنا
اگرچہ شہادت کی تمنا خدا کے سب نیک بندوں کے دلوں میں ہوتی ہے لیکن ایسی شہادت جو دین اور معاشرہ کی اصلاح اور اپنے فرائض کو نبھاتے ہوئے ہو لیکن اگر اسکا قتل ہونا ضیاع اور بڑے مقاصد کے خاتمہ کا سبب بنے تو ایسے موقع پر قتل سے بچنا ایک دانشمندانہ اور حکیمانہ کام ہے۔ آخری ذخیرہ الٰہی یعنی بارہویں امام کے قتل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ خانہ کعبہ منہدم ہو جائے تمام انبیاءاور اولیاء(علیہم السلام) کی تمناؤں پر پانی پھر جائے اور عالمی عادل حکومت کے بارے میں خداکا وعدہ پورا نہ ہو۔قابل ذکر ہے کہ متعدد روایات میں غیبت کی وجوہات کے سلسلہ میں دوسرے نکات بھی بیان ہوئے ہیں جن کو ہم اختصار کی وجہ سے بیان نہیں کر سکتے۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ غیبت اسرار الٰہی میں سے ایک

راز ہے جس کی اصلی اور بنیادی وجہ امام علیہ السلام کے ظہور کے بعد ہی واضح ہو گی۔ ہم نے جو کچھ اس سلسلہ میں اسباب بیان کئے ہیں وہ بھی امام علیہ السلام کی غیبت میں اہم اثرات کے حامل ہیں۔

غیبت کی اقسام

قارئین کرام! مذکورہ مطالب کے پیش نظر امام مہدی علیہ السلام کی غیبت لازم اور ضروری ہے، لیکن چونکہ ہمارے ہادیوں کے تمام اقدامات لوگوں کے ایمان و اعتقاد کو مضبوط کرنے کے لئے ہوتے تھے، لہٰذا اس چیز کا خوف تھا کہ اس آخری حجت الٰہی کی غیبت کی وجہ سے مسلمانوں کی دینداری پر ناقابل تلافی نقصانات پہنچیں گے، لہٰذا غیبت کے زمانہ کا بہت ہی حساب و کتاب اور دقیق منصوبہ بندی کے تحت آغاز ہوا جو آج تک جاری ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے سالہا سال پہلے آپ کی غیبت اور اس کی ضرورت کے بارے میں گفتگو جاری و ساری تھی اور آئمہ معصومین علیہم السلام اور ان کے اصحاب کی محفلوں میں نقل ہوتی تھی، اسی طرح امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام لوگوں سے ایک نئے انداز اور خاص حالات میں رابطہ ہوتا تھا، اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کے ماننے والوں نے آہستہ آہستہ یہ سیکھ لیا تھا کہ بہت سی مادّی اور معنوی ضرورتوں میں امام معصوم علیہ السلام کی ملاقات پر مجبور نہیں ہیں، بلکہ ائمہ علیہم السلام کی طرف سے معین وکلاءاور قابل اعتماد حضرات کے ذریعہ اپنے فرائض پر عمل کیا جا سکتا ہے، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت اور حصرت حجت بن الحسن علیہ السلام کی غیبت (صغریٰ) کے آغاز سے امام اور اُمت کے درمیان رابطہ بالکل ختم نہیں ہوا تھا، بلکہ مومنین اپنے مولا و آقا اور امامعلیہ السلام کے خاص نائب کے ذریعہ رابطہ برقرار کئے ہوئے تھے اور یہی زمانہ تھا کہ جس میں شیعوں کو دینی علماءسے وسیع پیمانہ پر رابطہ کی عادت ہوئی کہ امام علیہ السلام کی غیبت میں بھی اپنے دینی فرائض کی پہچان کا راستہ بند نہیں ہوا ہے۔ اس موقع پر مناسب تھا کہ حضرت بقیة اللہ امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کبریٰ کا آغاز ہو اور امام علیہ السلام اور شیعوں کے درمیان گذشتہ زمانہ میں رائج عام رابطہ کا سلسلہ بند ہو جائے۔اس سے پہلے ایک چھوٹی غیبت ہو۔

قارئین کرام! ہم یہاں غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کی خصوصیات کے سلسلہ میں کچھ چیزیں بیان کرتے ہیں:

غیبت صغریٰ

۲۶۰ھ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے فوراً بعد ہمارے بارہویں امام کی امامت کا آغاز ہوا اور اسی وقت سے آپ کی "غیبت صغریٰ" کا بھی آغاز ہو گیا اور یہ سلسلہ ۳۲۹ھ (تقریباً ۷۰ سال) تک جاری رہا۔

غیبت صغریٰ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ مومنین امام مہدی علیہ ا لسلام کے خاص نائبین کے ذریعہ رابطہ برقرار کئے ہوئے تھے اور ان کے ذریعہ امام مہدی علیہ السلام کے پیغامات حاصل کرتے تھے اور اپنے سوالات آپ کی خدمت میں بھیجتے تھے (خطوں کی تحریر (جو توقیعات کے نام سے مشہور ہیں) شیعہ علماءکی کتابوں میں موجود ہے (جیسے بحار الانوار، ج ۳۵، باب ۳۱، ص ۱۵۰ تا ۵۹۷) اور کبھی امام مہدی علیہ السلام کے نائبین کے ذریعہ آپ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو جاتا تھا۔امام مہدی علیہ السلام کے نواب اربعہ جو عظیم الشان شیعہ عالم دین تھے اور خود امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے ذریعہ منتخب ہوتے تھے ان کے اسمائے گرامی ان کی نیابت کی ترتیب سے اس طرح ہیں:

۱۔ عثمان بن سعید عَمری: آپ امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے آغاز سے امام کی نیابت کرتے تھے۔ موصوف نے ۲۶۵ھ میں وفات پائی یہ بات بھی قابل ذکرہے کہ موصوف امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بھی وکیل تھے۔

۲۔ محمد بن عثمان عمری: موصوف امام مہدی علیہ السلام کے نائب اوّل کے فرزند تھے اور اپنے والد گرامی کے انتقال پر امام کی نیابت پر فائزہوئے، موصوف نے ۳۰۵ھ میں وفات پائی۔

۳۔ حسین بن رُوح نوبختی: موصوف امام مہدی علیہ السلام کے ۲۱ سال نائب رہے جس کے بعد ۳۲۶ھ میں ان کی وفات ہو گئی۔

۴۔ علی بن محمد سم ری: موصوف کا انتقال ۳۲۹ھ میں ہوا اور انکی وفات کے بعد غیبت صغریٰ کا زمانہ ختم ہو گیا۔امام مہدی علیہ السلام کے خاص نائبین امام حسن عسکری علیہ السلام اور خود امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ انتخاب ہوئے تھے اور لوگوں میں ان کا تعارف کروایا جاتا تھا۔

شیخ طوسی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "الغیبة" میں روایت کرتے ہیں کہ ایک روز عثمان بن سعید (نائب اوّل) کے ساتھ چالیس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مومنین امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے، امام علیہ السلام نے ان کو اپنے فرزند کی زیارت کرائی اور فرمایا: ”میرے بعد یہی میرا جانشین اور تمہارا امام ہو گا، تم لوگ اس کی اطاعت کرنا، اور جان لو کہ آج کے بعد اس کو نہیں دیکھ پاؤ گے، یہاں تک کہ اس کی عمر کامل ہو جائے، لہٰذا (اس کی غیبت کے زمانہ میں) جو کچھ عثمان (بن سعد) کہیں اسکو قبول کرنا، اور ان کی اطاعت کرنا کہ وہ تمہارے امام کے نائب ہیں اور تمام امور کی ذمہ داری انہیں پر ہے“۔
(غیبت طوسی علیہ الرحمہ، فصل ۶، ح ۹۱۳، ص ۷۵۳)
امام حسن عسکری علیہ السلام کی دوسری روایت میں محمد بن عثمان کو امام مہدی علیہ السلام کے (دوسرے) نائب کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے۔
شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:”عثمان بن سعید“ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کے حکم سے یمن کے شیعوں کا لایا ہوا مال وصول کیا، اس وقت بعض مومنین نے جو اس واقعہ کے شاہد تھے، امام علیہ السلام سے عرض کی: خدا کی قسم! عثمان آپ کے بہترین شیعوں میں سے ہیں لیکن اس کام کا آپ کے نزدیک انکا مقام ہم پر واضح ہو گیا۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں! تم لوگ گواہ رہنا کہ عثمان بن سعید عمری میرے وکیل ہیں اور اس کا فرزند ”محمد“ میرے بیٹے ”مہدی“ کا وکیل ہو گا“۔ (غیبت طوسی علیہ الرحمہ، فصل ۶، ح ۷۱۳، ص ۵۵۳)
یہ تمام واقعات امام مہدی علیہ السلام کی غیبت سے پہلے کے ہیں، غیبت صغریٰ میں بھی آپ کا ہر نائب اپنی وفات سے پہلے امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے منتخب ہونے والے نائب کا تعارف کرا دیتا تھایہ حضرات چونکہ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے جس کی بنا پر ان میں امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی نیابت کی لیاقت پیدا ہوئی، ان حضرات کی مخصوص صفات کچھ اس طرح تھیں: امانت داری، عفت، رفتار و گفتار میں عدالت، رازداری اور امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں مخصوص حالات میں اسرار اہل بیت علیہم السلام کو مخفی رکھنا، یہ حضرات امام مہدی علیہ السلام کے قابل اعتماد افراد تھے اور خاندان عصمت و طہاعت کے مکتب کے پروردہ تھے، اُنہوں نے مستحکم ایمان کے زیرِ سایہ علم کی دولت حاصل کی تھی، ان کی نیک نامی مومنین کی ورد زبان تھی، سختیوں اور پریشانیوں میں صبر و بردباری کا یہ عالم تھا کہ سخت سے سخت حالات میں اپنے امام علیہ لسلام کی مکمل اطاعت کیا کرتے تھے۔ اور ان تمام نیک صفات کے ساتھ ان کے یہاں شیعوں کی رہبری کی لیاقت بھی پائی جاتی تھی، نیز مکمل فہم و شعور اور حالات کی شناخت کے ساتھ اپنے پاس موجود وسائل کے ذریعہ شیعہ معاشرہ کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرماتے تھے اور مومنین کو پل غیبت صغریٰ سے صحیح و سالم گزار دیا۔غیبت صغریٰ اور امام اور اُمت کے درمیان رابطہ ایجاد کرنے میں نواب اربعہ کے کردار کا ایک عمیق مطالعہ امام مہدی علیہ السلام کی زندگی کے اس حصہ کی اہمیت کو واضح کر دیتا ہے، اس رابطہ کا وجود اور غیبت صغریٰ میں بعض شیعوں کا امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہونا بارہویں امام اور آخری حجت خدا کی ولادت کے اثبات میں بھی بہت موثر رہا ہے اور یہ اہم نتائج اس زمانہ میں حاصل ہوئے کہ جب دشمنوں کی یہ کوشش تھی کہ شیعوں کو امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند کی پیدائش کے حوالہ سے شک و تردید میں ڈال دیں، اس کے علاوہ غیبت صغریٰ کا یہ زمانہ غیبت کبریٰ کی شروعات کےلئے ایک ہموار راستہ تھا جس میں مومنین اپنے امام سے رابطہ نہیں کر سکتے تھے لیکن اطمینان اور یقین کے ساتھ امام علیہ السلام کے وجود اور ان کے برکات سے فیضیاب ہوتے ہوئے غیبت کبریٰ کے زمانہ میں داخل ہو گئے

-ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

غیبت کبریٰ

امام مہدی علیہ السلام کے چوتھے نائب کی زندگی کے آخری دنوں میں آپعلیہ السلام نے ان کے نام خط میں یوں تحریر فرمایا:

بِس مِ اللّٰہِ الرَّح مٰنِ الرَّحِی م
اے علی بن محمد سمری! خداوند عالم آپ کی وفات پر آپ کے دینی بھائیوں کو اجر جمیل عنایت فرمائے کیونکہ آپ چھ دن کے بعد عالم بقاءکی طرف کوچ کر جائیں گے، اسی وجہ سے اپنے کاموں کو خوب دیکھ بھال لو، اور اپنے بعد کسی کو اپنا وصی نہ بناؤ! کیونکہ مکمل (اور طولانی) غیبت کا زمانہ پہنچ گیا ہے، اس کے بعد سے مجھے نہیں دیکھ پاؤ گے، جب تک خدا کا حکم ہو گا، اور اس کے بعد ایک طویل مدت ہو گی جس میں دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ (غیبت طوسی علیہ الرحمہ، فصل ۶، ح ۵۶۳، ص ۵۹۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس بنا پر بارہویں امام علیہ السلام کے آخری نائب کی وفات کے بعد ۳۲۹ھ سے ''غیبت کبریٰ'' کا آغاز ہو گیا اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے جب تک کہ خدا کی مرضی سے غیبت کے بادل چھٹ جائیں اور یہ دُنیا ولایت و امامت کے چمکتے ہوئے سورج سے براہ راست فیضیاب ہو۔

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ غیبت صغریٰ میں شیعہ اورمومنین امام علیہ السلام کے مخصوص نائب کے ذریعہ اپنے امام سے رابطہ رکھتے تھے اور اپنے الٰہی فرائض سے آگاہ ہوتے تھے لیکن غیبت کبریٰ میں اس کا رابطہ کا سلسلہ ختم ہو گیا اور مومنین اپنے فرائض کی شناخت کے لئے امام علیہ السلام کے عام نائبین جو کہ دینی علماءو مراجع تقلید ہیں ان کی طرف رجوع کرنے لگیں اور یہ واضح راستہ ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنے ایک قابل اعتماد عظیم الشان عالم کے سامنے پیش کیا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کے دوسرے نائب خاص کے ذریعہ پہنچے ہوئے خط میں اس طرح تحریر ہے:

)وَ اَمَّا ال حَوَادِثُ ال وَاقِعَةُ فَار جَعُو ا اِلٰی رُواةِ حَدِی ثِنَا فَاِنَّہُم حُجَّتِی عَلَی کُم وَ اَنَا حُجَّةُ اللّٰہِ عَلَی ہِم ۔((کمال الدین، ج ۲، باب ۴۵، ص ۴۸۳)

''اور آئندہ پیش آنے والے حوادث اور واقعات (نیز مختلف مسائل میں اپنی شرعی ذمہ داریوں کی پہچان کےلئے) ہماری احادیث کے راویوں (فقہائ) کی طرف رجوع کریں، کیونکہ وہ تم پر میری حجت ہیں اورمیں ان پر خدا کی حجت ہیں........''۔

دینی سوالات کے جواب کے لئے اور ان سے اہم یہ کہ شیعوں کے شخصی اور معاشرتی فرائض کی پہچان کے لئے یہ نیا طریقہ کار اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ امامت و رہبری کا عظیم الشان نظام، شیعہ ثقافت میں ایک بہترین اور زندہ نظام ہے جس میں مختلف حالات میں مومنین کی ہدایت اور رہبری بہت ہی مستحکم طریقہ پر انجام پاتی ہے اور اس مکتب کے ماننے والوں کو کسی بھی زمانہ میں ہدایت کے سرچشمہ کے بغیر نہیں چھوڑا گیا ہے بلکہ ان کی شخصی اورمعاشرتی زندگی کے مختلف حصوں میں ان کے مسائل کو دینی علماءاور پرہیزگاراور عادل و آگاہ مجتہدین کے سپرد کر دیا گیا ہے جو مومنین کے دین اور دنیا کے امانت دار ہیں تاکہ اسلامی معاشرہ کی کشتی دنیائے طوفان اورکفر و نفاق کے متلاطم دریا سے بحفاظت کنارہ ہدایت پر لگائیننیز استعمار کی غلط سیاست کے دلدل میں پھنسنے سے محفوظ رکھیناور شیعہ عقائد کی سرحدوں کی حفاظت ہوتی رہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام غیبت کے زمانہ میں دینی علماءکے کردار کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر ایسے علماءکرام نہ ہوتے جو امام مہدی علیہ السلام کی غیبت میں لوگوں کو آپ کی طرف دعوت دیتے اور ان کو اپنے امام کی طرف ہدایت کرتے، نیز حجتوں اور خداوند عالم کے دینی مستحکم دلائل (جو کہ خود دین خدا ہے) کی حمایت نہ کرتے اور اگر نہ ہوتے ایسے بابصیرت علماءجو خدا کے بندوں کو شیطان اور شیطان صفت لوگوں نیز دشمنان اہل بیت علیہم السلام (کی دشمنی) کے جال سے نجات نہ دیتے تو پھر دین خدا پر کوئی باقی نہ رہتا! (اور سب دین سے خارج ہو جاتے) لیکن اُنہوں نے شیعوں کے (عقائد اور) افکار کو مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں لے لیا جیسا کہ کشتی کا ناخدا کشتی میں سوار مسافروں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔ یہ علماءخداوند عالم کے نزدیک سب سے بہترین (بندے) ہیں''۔ (احتجاج، ج ۱، ح ۱۱، ص ۱۵)

قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ معاشرہ کی رہبری کے لئے مخصوص صفات و کمالات درکار ہیں، کیونکہ مومنین کے دین و دُنیا کے امور کو ایسے شخص کے ہاتھوں میں دےا جائے جو اس عظیم ذمہ داری کے اہل ہوں تو ان افراد کا مکمل طور پر صاحب بصیرت اور صحیح تشخیص کی صلاحیت کا حامل ہونا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے ائمہ معصومین علیہم السلام نے دینی مراجع اور ان سے بڑھ کر ولی امر مسلمین ''ولی فقیہ'' کی مخصوص شرائط بیان کی ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''فقہاء(کرام) اور دینی علماءمیں سے جو شخص (گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ کے مقابلہ میں) اپنے کو محفوظ رکھے اور دین (اور مومنین کے عقائد کا) محافظ ہو، اور اپنے نفس اور خواہشات کی مخالفت کرتا ہو اور اپنے (زمانہ کے) مولا و آقا (اور امام) کی اطاعت کرتا ہو تو مومنین پر واجب ہے کہ اس کی پیروی کریناور اس کی تقلید کریں اور صرف بعض شیعہ فقہاءایسے ہوں گے نہ کہ سب ''۔ (احتجاج، ج۲، ص ۵۵۱)

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت سے مراد ان کا حاضر نہ ہونا نہیں ہے بلکہ اس کا معنی ان کا دوسروں کی نگاہ اور توجہ سے پوشیدہ ہونا ہے۔
غیبت اور مخفی زندگی صرف امام عجل اﷲ فرجہ الشریف کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ گذشتہ پیغمبروں کی ایک تعداد بھی غیبت کے عمل سے گزری ہے۔
روایات میں امام زمانہ عج اﷲ فرجہ الشریف کی غیبت کے دلائل کے حوالے سے مندرجہ ذیل اسباب: حضرت کی جان کی حفاظت، لوگوں کی آزمائش، لوگوں کو تنبیہ، ان پرکسی اور کی بیعت کا نہ ہونا وغیرہ نقل ہوئے ہیں۔
امام عصر کی دو غیبتیں ہیں، الف: غیبت صغریٰ کہ جو ۲۶۰ھ ہجری سے ۳۲۹ہجری تک جاری رہی۔ ب: غیبت کبریٰ کہ ج ۳۲۹ ہجری سے شروع ہوئی اور ابھی تک جاری ہے۔
امام عصر علیہ السلام کے فرمان کے مطابق غیبت کبریٰ کے زمانہ میں جامع الشرائط فقہاءاسلامی معاشرہ کے دینی امور کے ذمہ دار ہیں۔

درس کے سوالات
۱۔غیبت کا مفہوم اور اس کی تشریح کریں؟
۲۔ روایات کی رو سے امام عصر علیہ السلام کی غیبت کے اسباب میں سے کوئی تین اسباب کی وضاحت کریں؟
۳۔ محمد بن عثمان کتنے ائمہ علیہم السلام کے نائب اور خاص وکیل تھے اور کتنا عرصہ اس مقام پر فائز رہے؟
۴۔ امام زمانہ علیہ السلام نے غیبت کبریٰ کے زمانہ میں دینی فقہاءکی مرجعیت کوکیسے بیان کیا ہے؟
۵۔ امام ھادی علیہ السلام نے غیبت کے زمانہ میں لوگوں کے ایمان کو محفوظ رکھنے کے لئے شیعہ علماءکے کردار اور عظمت کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟
ة....ة....ة........ة

ساتواں درس
امام غائب کے فائدے

مقاصد:

۱۔ امام غائب کی نسبت لوگوں کی معرفت و شناخت میں اضافہ
۲۔ کائنات میں امام علیہ السلام کے مقام اور ان کے وظائف پر توجہ

فوائد:
۱۔ لوگوں کے حضرت علیہ السلام کی نسبت عقیدہ کا استحکام
۲۔ امام علیہ السلام کی عظمتوں سے آگاہی
۳۔ حضرت کی عنایات سے بہرہ مند ہونے اور ان کی قربت کے لئے کوشش کرن

تعلیمی مطالب:
۱۔ کائنات میں امام کی مرکزی حیثیت
۲۔اطمینان اور سکون کا حصول
۳۔ شیعہ مکتب کی پائیداری
۴۔ الٰہی اسرار اور علوم کی حفاظت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۵۔ باطنی ہدایت اور نفوس کی تہذیب

امام غائب کے فوائد

سینکڑوں سال سے انسانی معاشرہ حجت خدا کے فیض کے ظہور سے محروم ہے اور اُمت اسلامی اس آسمانی رہبر اور امام معصوم کے حضور میں مشرف ہونے سے قاصر ہے۔ تو یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انکے غیبت میں ہونے اور ان کی مخفیانہ زندگی نیز عمومی رسائی سے دور ہونے کی صورت میں اس کائنات اور اس میں موجود انسانوں کے لئے کیا فوائد رکھتی ہے؟ کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ ظہور کے نزدیک ان کی پیدائش ہوتی اور ان کی غیبت کے سخت زمانہ کو ان کے شیعہ نہ دیکھتے؟

یہ سوال اور اس طرح کے دوسرے سولات امام اور حجت الٰہی کی (صحیح) پہچان نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ درحقیقت اس کائنات میں امام کا مرتبہ کیا ہے؟ کیا ان کے وجود کے تمام آثار ان کے ظہور پر ہی موقوف ہیں؟ اور کیا وہ صرف لوگوں کی ہدایت کے لئے ہیں یا ان کا وجود تمام ہی موجودات کے لئے مفید اثرات اور برکات کا حامل ہے؟

امام کا کائنات کے لئے محور و مرکز ہونا

شیعہ نقطہ نگاہ اور دینی تعلیمات کے پیش نظر امام کل کائنات کے تمام موجودات کے لئے خدا کے فیض کا واسطہ ہے۔ وہ نظام کائنات میں محور اور مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے وجود کے بغیر کائنات، جنات، ملائکہ، حیوانات اور جمادات کا نام و نشان تک نہ رہتا۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ کیا زمین بغیر امام کے باقی رہ سکتی ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ”اگر زمین پر امام کا وجود نہ ہو تو اسی وقت زمین فنا ہو جائے“۔ (اصول کافی، ج۱، ص ۱۰۲)

چونکہ وہ لوگوں تک خدا کے پیغام کا پہنچانے اور انسانی کمال تک ان کی ہدایت کرنے میں واسطہ ہیں اور تمام موجودات تک ہر طرح کا فیض و کرم الٰہی ان کے سبب سے پہنچتا ہے، نیز یہ بات واضح اور روشن ہے کہ خداوند عالم نے شروع ہی سے انبیاءعلیہم السلام کے ذریعہ اور پھر ان کے جانشینوں کے ذریعہ انسانی قافلہ کی ہدایت کی ہے لیکن معصومین علیہم السلام کے کلام سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کائنات میں آئمہ (علیہم السلام) کا وجود ہر چھوٹے بڑے وجود کے لئے خداوند عالم کی طرف سے ہر نعمت اور فیض میں واسطہ ہے۔ واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ تمام موجودات خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ بھی فیض اور عطا حاصل کرتے ہیں وہ امام کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، ساری اشیاءکاخود وجود بھی امام کے واسطہ کی بنا پر ہے اور اپنی زندگی میں جو کچھ بھی وہ حاصل کرتے ہیں ان میں بھی امام کی ذات واسطہ ہے۔

زیارت جامعہ (جو واقعاً امام کی پہچان کی ایک جامع کتاب ہے) کے ایک فقرہ میں اس طرح بیان ہوا ہے:

)بِکُم فَتَحَ اللّٰہُ وَ بِکُم یَخ تِم وَ بِکُم یُنَزِّلُ ال غَی ثَ وَ بِکُم یُمسِک السَّمَائَ اَن تَقَعَ عَلَی ال اَر ضِ الاَّ بِاِذ نِہ۔((مفاتیح الجنان، زیارت جامعہ کبیرہ، نوٹ: یہ زیارت حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے اور سند اور تحریر کے لحاظ سے ایک عظیم الشان زیارت ہے اور ہمیشہ شیعہ علماءکی خصوصی توجہ کی حامل رہی ہے۔)

”(اے ائمہ معصومین علیہم السلام) خداوند عالم نے (کائنات کا) آغاز آپ سے کیا، آپ ہی پراس کااختتام ہوگا،اور آپ کے توسط سے باران رحمت نازل کرتا ہے اور آپ کے (وجود کی برکت سے) آسمان کو زمین پر گرنے سے محفوظ رکھے ہوئے ہے زمین پر آسمان اللہ کے ارادہ ہی سے گر سکتا ہے“۔

بہرکیف امام علیہ السلام کے وجودی آثار صرف ان کے ظہور کے کی حالت میں منحصر نہیں بلکہ ان کا وجود کائنات میں (یہاں تک ان کی غیبت کے زمانہ میں بھی) مخلوقات الٰہی میں تمام موجودات کے لئے سرچشمہ حیات ہے، اور خود خداوند عالم کی مرضی یہی ہے کہ سب سے بلند و بالا اور سب سے کامل موجود فیض الٰہی حاصل کرکے دوسری مخلوقات تک پہنچانے میں واسطہ ہو لہٰذا اس صورت میں غیبت اور ظہور کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ جی ہاں! سب امام علیہ السلام کے وجود کے آثار سے فیضیاب ہوتے ہیں اور امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اس سلسلہ میں کوئی مانع نہیں ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام سے آپ کی غیبت کے زمانہ میں فیضیاب ہونے کے طریقہ کار کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو آپعلیہ السلام فرماتے ہیں:

)وَ امَّا وَجہ الاِن تِفَاعِ بِی فِی غَی بَتِی فَکا الاِن تفَاعِ بِالشَّم سِ اِذَا غَیَّبَتہَا عَنِ ال اَب صَارِ السَّحَابُ((احتجاج، ج ۲، ش ۴۴۳، ص ۲۴۵)

”میری غیبت کے زمانہ میں مجھ سے فائدہ اُٹھانا اسی طرح ہے جس طرح سورج سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے جبکہ وہ بادلوں میں چھپ جاتا ہے“۔ امام مہدی علیہ السلام نے اپنی مثال سورج جیسی اور غیبت کی مثال بادلوں کے پیچھے چھپے ہوئے

سورج کی دی ہے جس میں بہت سے نکات پائے جاتے ہیں لہذا ہم ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں:
سورج، نظام شمسی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور دوسرے سیارے اس کے گرد گردش کرتے ہیں، اسی طرح امام عصر علیہ السلام کا وجود گرامی بھی کائنات کے نظام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور ساری کائنات آپ کے وجود کے گرد گھومتی ہے۔
)بِبَقَائِہَ بَقِيَتِ الدُّن يَا وَ بِی مِنِہ رُزِقَ الوَریٰ وَ بِوُجُو دِہِ ثَبَتَتَ ال اَر ضِ وَالسَّمَائُ((مفاتیح الجنان، دعای عدیا)
''اس (امام) کی وجہ سے دنیا باقی ہے اور اس کے وجود کی برکت سے کائنات کے ہر موجود کو روزی ملتی ہے اور اس کے وجود کی خاطر زمین اور آسمان باقی ہیں''۔
سورج ایک لمحہ کے لئے بھی نور افشانی میں کنجوسی نہیں کرتا اور ہر چیز اپنے رابطہ کے لحاظ سے سورج کے نور سے فیضیاب ہوتی ہے۔ چنانچہ حصرت ولی عصر علیہ السلام کا وجود بھی تمام مادی اور معنوی نعمتوں کو حاصل کرنے میں واسطہ ہے، ہر شخص اورہرشئی اس مرکز کے کمالات سے اپنے رابطہ کے مطابق فیض حاصل کرتی ہے۔
اگر یہ سورج بادلوں کے پیچھے موجود نہ رہے تو پھر اس قدر ٹھنڈک اور اندھیرا ہو جائے گا کہ کوئی بھی جاندار زمین پر زندہ نہیں رہ سکے گا اسی طرح اگر یہ کائنات امام علیہ السلام کے وجود سے محروم ہو جائے (اگر چہ پردہ غیبت میں بھی نہ ہو) تو پھر مشکلات، پریشانیاں اور مختلف بلائیں انسانی زندگی کو آگے بڑھنے میں مانع ہو جائیں گی اور تمام موجودات کا خاتمہ ہو جائے گا۔
امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) شیخ مفید علیہ الرحمہ کو ایک خط لکھتے ہیں جس میں اپنے شیعوں سے خطاب فرماتے ہیں:
)اِنَّا غَی ر مُہ مِلِی نَ لِمُرَاعَاتِکُم وَلَا نَاسِینَ لِذِک رِکُم وَ لَو لَا ذَلِکَ لَنَزَلَ بِکُم الأَوَائُ وَ اص طَلَمَکُم الاعدَائُ((احتجاج، ج ۲، شہ ۹۵۳، ص ۸۹۵)
''ہم تم کو ہرگز اپنے حال پر نہیں چھوڑتے اور ہرگز تمہیں نہیں بھولتے، اگر (ہمیشہ ہماری توجہ) نہ ہوتی تو تم پر بہت سی سختیاں اور بلائیں نازل ہوتیں اور دشمن تمہیں نیست و نابود کر دیتے''۔لہٰذا امام علیہ السلام کے وجود کا سورج پوری کائنات پر چمکتا ہے اور تمام موجودات تک فیض پہنچاتا ہے اور ان تمام مخلوقات کے درمیان بشریت خصوصاً اسلامی معاشرہ، شیعہ اور ان کے پیروکاروں تک مزید خیر و برکت پہنچاتا ہے جن کے چند نمونے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

اُمید کی کرن
انسانی زندگی کا اہم سرمایہ اُمید ہوتی ہے۔ اُمید ہی انسان کی زندگی میں مایہ حیات، نشاط و شادابی، امید، تحریک اور عمل کا باعث ہے۔ اس کائنات میں امام علیہ السلام کا وجود روشن مستقبل کی امید اور شوق و رغبت کا باعث ہے۔ شیعہ ہمیشہ سے اس چودہ سو سالہ تاریخ میں مختلف مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا رہے ہیں اور ظلم و ستم کے مدمقابل قیام کرنے اور ظالم و ستمگر کے سامنے تسلیم نہ ہونے میں جو چیز سب سے بڑی پشت پناہ تھی وہ بہترین مستقبل کی امید تھی۔ ایسا مستقبل جو کوئی خالی اور من گھڑت کہانی نہیں ہے بلکہ ایسا مستقبل جو نزدیک ہے اور مزید نزدیک بھی ہو سکتا ہے ، کیونکہ جو شخص قیام اور انقلاب کی رہبری کا عہدہ دار ہے وہ زندہ ہے اور ہر وقت آمادہ اور تیار ہے، یہ تو ہم ہیں کہ ہمیں تیار ہونا چاہیے۔

مکتب کی پائیداری اور پاسداری
ہر معاشرہ کو اپنے نظام کی حفاظت اور ایک معین مقصد تک پہنچنے کے لئے ایک مدبر رہبر کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کی ہدایت کے مطابق معاشرہ صحیح راستہ پر قدم بڑھائے۔ معاشرہ کے لئے رہبر اور ہادی کا وجود بہت ہی اہم ہے تاکہ معاشرہ ایک بہترین نظام کے تحت اپنی حیثیت کو باقی رکھ سکے اور آئندہ کے پروگرام میں استحکام پیدا ہو سکے اور کمر ہمت باندھ لے۔ زندہ اور بہترین رہبر اگرچہ لوگوں کے درمیان نہ رہے لیکن پھر بھی اعلیٰ مقاصد تک پہنچنے کے لئے پروگرام اور اصول پیش کرنے میں کوتاہی نہینکرتا اور مختلف طریقوں سے منحرف راہوں سے خبردار کرتا رہتا ہے۔
امام عصر علیہ السلام اگرچہ پردہ غیبت میں ہیں لیکن آپ کا وجود مذہب شیعہ کے تحفظ کے لئے بہترین سبب ہے۔ آپ علیہ السلام مکمل آگاہی کے ساتھ دشمنوں کی سازشوں سے شیعہ عقائد کی مختلف طریقوں سے حفاظت کرتے ہیں اور جب مکار دشمن مختلف چالوں کے ذریعہ مکتب شیعہ کے اصول اور عقائد کو نشانہ بناتا ہے اس وقت امام علیہ السلام منتخب اشخاص اور علماءکی ہدایت و ارشاد کے ذریعہ دشمن کے مقصد کو ناکام بنا دیتے ہیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نمونہ کے طور پر بحرین کے شیعوں کی نسبت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عنایت اور لطف کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی زبانی سنتے ہیں:

"گذشتہ زمانوں کی بات ہے کہ میں بحرین میں ایک ناصبی حاکم حکومت کرتا تھا جس کا وزیر وہاں کے شیعوں سے بہت زیادہ شمنی رکھتا تھا۔ ایک روز وزیر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا، جس کے ہاتھ میں ایک انار تھا جس پر طبیعی طور یہ جملہ نقش تھا:)لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ، و ابوبکر و عمر و عثمان و علی خلفاءرسول اللہؐ۔(بادشاہ اس انار کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گیا اور اس نے اپنے وزیر سے کہا: یہ تو شیعہ مذہب کے باطل ہونے کی واضح اور آشکار دلیل ہے۔ بحرین کے شیعوں کے بارے میں تمہارا کیا نظریہ ہے؟ وزیر نے جواب دیا: میرے رائے کے مطابق ان کو حاضر کیا جائے اور یہ نشانی ان کو دکھائی جائے، اگر ان لوگوں نے مان لیا تو انہیں اپنا مذہب چھوڑنا ہو گا ورنہ تو تین چیزوں میں سے ایک ضرور ماننا ہو گا، یا تو اطمینان بخش جواب لے کر آئیں یا جز یہ (جزیہ، اسلامی حکومت میں غیر مسلم پر اس سالانہ ٹیکس کو کہا جاتا ہے جس کے مقابلے میں وہ اسلامی حکومت کی سہولیات سے بہرہ مند ہوتے ہیں) دیا کریں، یا ان کے مردوں کو قتل کر دیں، ان کے اہل و عیال کو اسیر کر لیں اور ان کے مال و دولت کو غنیمت میں لے لیں۔

بادشاہ نے اس کے نظریہ کو قبول کیا اور شیعہ علماءکو اپنے پاس بلا بھیجا اور ان کے سامنے وہ انار پیش کرتے ہوئے کہا: اگر اس سلسلہ میں واضح اور روشن دلیل پیش نہ کر سکے تو تمہیں قتل کر دُوں گا اور تمہارے اہل و عیال کو اسیر کر لوں گا یا تم لوگوں کو جزیہ دینا ہو گا۔ شیعہ علماءنے ا س سے تین دن کی مہلت مانگی، چنانچہ ان حضرات نے بحث و گفتگو کے بعد یہ طے کیا کہ اپنے درمیان سے بحرین کے دس صالح اور پرہیز گار علماءکا انتخاب کیا جائے اور وہ دس افراد اپنے درمیان تین لوگوں کا انتخاب کریں، چنانچہ ان تینوں میں سے ایک عالم سے کہا: آپ آج جنگل و بیابان میں نکل جائیں اور امام زمانہ علیہ السلام سے استغاثہ کریں اور ان سے اس مصیبت سے نجات کا راستہ معلوم کریں کیونکہ وہی ہمارے امام اور ہمارے مالک ہیں۔

چنانچہ اس عالم نے ایسا ہی کیا لیکن امام زمانہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ دوسری رات دوسرے عالم کو بھیجا لیکن ان کو بھی کوئی جواب نہ مل سکا۔ آخری رات تیسرے عالم بزرگوار محمد بن عیسیٰ کو بھیجا چنانچہ وہ بھی جنگل و بیابان کی طرف نکل گئے اور روتے پکارتے ہوئے امام علیہ السلام سے مدد طلب کی، جب رات اپنی آخری منزل پر پہنچی تو اُنہوں نے سنا کہ کوئی شخص ان سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے: اے محمد بن عیسیٰ! میں تم کو اس حالت میں کیوں دیکھ رہا ہوں، اور تم جنگل و بیابان میں پریشان کیوں پھر رہے ہو؟ محمد بن عیسیٰ نے ان سے کہا کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! میں تمہارا صاحب الزمان ہوں، تم اپنی حاجت بیان کرو! محمد بن عیسیٰ نے کہا: اگر آپ ہی صاحب الزماں ہیں تو پھر میری حاجت بھی آپ جانتے ہیں مجھے بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا: تم صحیح کہتے ہو تم اپنی مصیبت کی وجہ سے یہاں آئے ہو، اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں، آپ جانتے ہیں کہ ہم پر کیا مصیبت پڑی ہے، آپ ہی ہمارے امام اور ہماری پناہ گاہ ہیں۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! اس وزیر (لعنۃ اللہ علیہ) کے یہاں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس درخت پر انار لگنا شروع ہوئے تو اس نے انار کے مطابق مٹی کا ایک سانچا بنوایاہوا ہے اور اس پر یہ جملے لکھے ہیناور پھر ایک چھوٹے انار پر اس سانچے کو باندھ دیاجاناہے اور جب وہ انادر بڑا ہو گیا تو وہ جملے اس پر کندہ ہو گئے۔ تم اس بادشاہ کے پاس جانا اور اس سے کہنا کہ میں تمہارا جواب وزیر کے گھر جا کر دُوں گا اور جب تم وزیر کے گھر پہنچ جاؤ تو وزیر سے پہلے فلاں کمرے میں جانا اور وہاں ایک سفید تھیلا ملے گا جس میں وہ مٹی کا سانچا ہے، اس کو نکال کر بادشاہ کو دکھانا۔ اور دوسری نشانی یہ ہے کہ بادشاہ سے کہنا ہمارا دوسرا معجزہ یہ ہے کہ جب انار کے دو حصے کریں گے تو اس میں مٹی اور دھوئیں کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہو گی۔

محمد بن عیسیٰ امام علیہ السلام علیہ کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور شیعہ علماءکے پاس لوٹ آئے۔ دوسرے روز وہ سب بادشاہ کے پاس پہنچ گئے اور جو کچھ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا اس کا بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔

بحرین کے بادشاہ نے اس معجزہ کو دیکھا تو مذہب شیعہ اختیار کر لیا اور حکم دیا کہ اس مکار وزیر کو قتل کر دیا جائے"۔

(بحارالانوار ، ج ۲۵، ص ۸۷۱)

اس واقعہ میں مسلمانوں کے درمیان کشت و خون بپا ہونے کا اندیشہ تھا تو اس جگہ امام علیہ السلام نے مظلوموں کی دادرسی کی ہے

خود سازی

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

)وَ قُل ا ع مَلُو ا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُم وَ رَسُو لَہُ وَال مُو مِنُو نَ۔((سورہ توبہ، آیت ۵۰۱)
''اور اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے عمل کو اللہ، رسول اور صاحبان ایمان دیکھ رہے ہیں........''۔

روایات میں منقول ہے کہ آیہ شریفہ میں ''مومنین'' سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔ (اصول کافی، باب عروض الاعمال، ص ۱۷۱) اس بنا پر مومنین کے اعمال امام زمانہ علیہ السلام کی نظروں کے سامنے ہوتے ہیں اور آپعلیہ السلام پردہ غیبت میں بھی ہمارے اعمال پر ناظر ہیں اور یہ چیز تربیت کے لحاظ سے بہت زیادہ اثرات کی حامل ہے اور شیعوں کو اپنی اصلاح کی ترغیب دلاتی ہے، یعنی حجت خدا اور نیکیوں کے امام کے سامنے برائیوں اور گناہوں سے آلودہ نہ ہونے سے روکتی ہے۔ البتہ یہ بات مسلم ہے کہ انسان اس پاکیزگی اور روحانیت کے مرکز پر جتنی توجہ کرے گا تو اس کے دل کا آئینہ بھی اتنی ہی پاکیزگی اور معنویت اس کی رُوح میں بھر دے گا اور یہ نور اس کی رفتار و گفتار میں نمایاں ہوتا جائے گا۔

علمی اور فکری پناہ گاہ

آئمہ معصومین علیہ السلام معاشرہ کے حقیقی معلم اور اصلی تربیت کرنے والے ہیں اور مومنین ہمیشہ انہی ہستیوں کے پاکیزہ و شفاف سرچشمہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ غیبت کے زمانہ میں بھی اگرچہ براہ راست امام علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہونے کی سعادت اور فیض حاصل نہیں کر سکتے لیکن الٰہی علوم کے یہ معدن ومرکز مختلف راستوں سے شیعوں کی علمی اور فکری مشکلات کو دور فرماتے ہیں۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں مومنین اور علماءکے بہت سے سوالات کے جوابات امام علیہ السلام کے ذریعہ حل کئے گئے ہیں۔
(کمال الدین ، ج ۲، باب ۵۴، ص ۵۳۲ تا ۶۸۲)

امام زمانہ علیہ السلام اسحاق بن یعقوب کے سوال کرنے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:
''خداوند عالم تمہاری ہدایت کرے اور تمہیں ثابت قدم رکھے آپ نے جو سوال ہمارے خاندان اور چچازاد بھائیوں میں سے منکرین کے بارے ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کے ساتھ کسی کی کوئی رشہ داری نہیں ہے لہٰذا جو شخص بھی میرا انکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کا انجام حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی طرح ہے .... اور جب تک تم اس مال کو پاکیزہ نہ کر لو ہم اس کو قبول نہیں کر سکتے............
لیکن جو رقم آپ نے ہمارے لئے بھیجی ہے اس کو اس وجہ سے قبول کرتے ہیں کہ پاک و پاکیزہ ہے۔ اور جو شخص ہمارے مالک کو (اپنے لئے) حلال سمجھتا ہے اور اس کو ہضم کر لیتا ہے گویا وہ آتشِ جہنم کھا رہا ہے .... اب رہا مجھ سے فیض حاصل کرنے کا مسئلہ تو جس طرح بادلوں میں چھپے سورج سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے (اسی طرح مجھ سے بھی فائدہ حاصل کیا جاتا ہے) اور میں اہل زمین کے لئے امان ہوں، جس طرح ستارے اہل آسمان کے لے امان ہیں اور جن چیزوں کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہے ان کے بارے میں سوال نہ کرو، اور اس چیزکے بارے پوچھنے سے پرہیز کرو جس چیز کو تم سے طلب نہیں کیا گیا اور ہمارے ظہور کے لئے بہت دعائیں کیا کرو کہ جس میں تمہارے لے بھی فرج (اور آسانیاں) ہوں گی۔ اے اسحاق بن یعقوب تم پر ہمارا سلام ہو اور ان مومنین پر جو راہ ہدایت کو طے کرتے ہیں''۔
(کمال الدین، ج ۲، باب ۵۴، ص ۷۳۲)

اس کے علاوہ غیبت صغری کے بعد بھی شیعہ علماءنے متعدد بار اپنی علمی اور فکری مشکلات کو امام علیہ السلام سے بیان کرکے اس کا راہ حل حاصل کیا ہے۔
میر علّام، مقدس اردبیلی کے شاگرد رقمطراز ہیں:
''آدھی رات ہو رہی تھی اور میں نجف اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کے روضہ اقدس میں تھا اچانک میں نے کسی شخص کو دیکھا جو روضہ کی طرف آرہا ہے، میں اس کی طرف گیا جیسے نزدیک پہنچا تو دیکھا کہ ہمارے استاد علامہ احمد مقدس اردبیلی علیہ الرحمہ ہیں، میں نے جلدسے خود کو چھپا لیا۔
وہ روضہ مطہر کے نزدیک ہوئے جبکہ دروازہ بند ہو چکا تھا اچانک میں نے دیکھا کہ دروازہ کھل گیا اور موصوف روضہ مقدس کے اندر داخل ہو گئے اور کچھ ہی مدت بعد روضہ سے باہر نکلے اور کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔
میں چھپ کر اس طرح ان کے پیچھے چلنے لگا تاکہ وہ مجھے نہ دیکھ لیں، یہاں تک کہ و ہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس گئے جہاں پر حضرت علی علیہ السلام کو ضربت لگی تھی، کچھ دیر وہاں رہے اور پھر مسجد سے باہر نکلے اور پھر نجف کی طرف روانہ ہوئے، میں پھر ان کے پیچھے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ وہ مسجد حنانہ میں پہنچے، اچانک مجھے بے اختیار کھانسی آگئی، جیسے ہی اُنہوں نے میری آواز سنی میری طرف ایک نگاہ کی اور مجھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہچان لیا اور فرمایا: آپ میر علّام ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: جب سے آپ حضرت علی علیہ السلام کے روضہ میں داخل ہوئے تھے میں اسی وقت سے آپ کے ساتھ ہوں، آپ کو اس صاحب قبر کے حق کا واسطہ جو واقعہ میں نے دیکھا ہے اس کا راز بتائیں!
موصوف نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جب تک میں زندہ ہوں کسی کے سامنے بیان نہ کرنا اور جب میں نے ان کو اطمینان دلایا تو اُنہوں نے فرمایا: جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اس کے حل کے لئے حضرت علی علیہ السلام سے توسل کرتا ہوں، آج کی رات بھی ایک مسئلہ میرے لئے مشکل ہو گیا اور اس کے بارے میں غور و فکر کر رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں یہ بات آئی کہ حضرت علی علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤں اور آپ ہی سے اس مسئلہ کا حل دریافت کروں۔
جب میں روضہ مقدس کے پاس پہنچا تو جیسا کہ آپ نے بھی دیکھا کہ بند دروازہ کھل گیا، میں روضہ میں داخل ہوا، خدا کی بارگاہ میں گریہ و زاری کی تاکہ امام علی علیہ السلام کی بارگاہ سے اس مسئلہ کا حل مل جائے اچانک قبر منور سے آواز آئی کہ مسجد کوفہ میں جاؤ اور حضرت قائم علیہ السلام سے اس مسئلہ کا حل معلوم کرو کیونکہ وہی تمہارے امام زمانہ ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد (مسجد کوفہ میں) محراب کے پاس گیا اور امام مہدی علیہ السلام سے اس سوال کا جواب حاصل کیا اور اب اس وقت اپنے گھر کی طرف جا رہا ہوں"۔ (بحارالانوار ، ج ۲۵، ص ۴۷۱)

باطنی ہدایت اور رُوحانی نفوذ

امام لوگوں کی ہدایت اور رہبری کا عہدہ دار ہوتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے نور ہدایت کو حاصل کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں کی ہدایت کرے لہٰذا خداوند عالم کی طرف سے اس ذمہ داری پر عمل کرنے کےلئے کبھی ظاہر بظاہر انسانوں سے براہ راست رابطہ برقرار کرتا ہے، اور اپنی حیات بخش رفتار و گفتگو سے ان کو سعادت اور کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے اور کبھی کبھی خداوند عالم کی عطاکردہ قدرت ولایت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیتا ہے اور خاص توجہ اور مخصوص عنایت کے ذریعہ دلوں کو نیکیوں اور اچھائیوں کی طرف مائل کر دیتا ہے اور ان کے لئے رشدہ و کمال کا راستہ ہموار کر دیتا ہے۔ اس صورت میں امام علیہ السلام کا ظاہری طور پر حاضر ہونا اور ان سے براہ راست رابطہ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اندرونی اور قلبی رابطہ کے ذریعہ ہدایت کر دی جاتی ہے۔
حضرت امام علی علیہ السلام اس سلسلہ میں امام کی کارکردگی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"خداوندا! تیری زمین پر تیری طرف سے حجت ہوتی ہے جو مخلوق کو تیرے دین کی طرف ہدایت کرتی ہے........ اور اگر اس کا ظاہری وجود لوگوں کے درمیان نہ ہو لیکن بے شک اس کی تعلیم اور اسکے (بتائے ہوئے) آداب مومنین کے دلوں میں موجود ہیں اور وہ اسی کے لحاظ سے عمل کرتے ہیں"۔ (اثبات الھداۃ، ج ۳، ح ۲۱۱، ص ۳۶۴)
امام پردہ غیبت میں رہ کر اسی طرح سے انقلاب اور قیام کےلئے کارآمد لوگوں کی ہدایت کی کوشش فرماتے ہیں اور جو لوگ لازمی حد تک صلاحیت رکھتے ہیں وہ امام علیہ السلام کی خصوصی تربیت کے تحت آپ کے ظہور کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور یہ پردہ غیب میں رہنے والے امام کے منصوبوں میں سے ایک منصوبہ ہے جو آپ کے وجود کی برکت سے انجام پاتا ہے۔

بلاؤں سے امان

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ امن و امان انسانی زندگی کا اصلی سرمایہ ہے، بسا اوقات کائنات میں مختلف حوادث کی وجہ سے تمام موجودات کی عمومی زندگی خطرناک مرحلہ تک پہنچ جاتی ہے، اگرچہ بلاؤں اور مصیبتوں کا سدّباب مادّی چیزوں کے ذریعہ ممکن ہے لیکن معنوی اسباب و عوامل بھی ان مواقع موثرہوتے ہیں۔ ہمارے آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایات میں نظام خلقت کے تمام مجموعہ کے لئے امام اور حجت خدا کا وجود زمین اور اس پر رہنے والوں کے لئے امن و امان کا سبب شمار کیا گیا ہے۔
حضرت امام زمانہ علیہ السلام خود فرماتے ہیں:
)وَ اِنِّی لَاَمَان µ لِاَہ لِ ال اَر ضِ((کمال الدین، ج۲، باب ۵۴، ح ۴، ص ۹۳۲)
"اور میں اہل زمین کے لئے (بلاؤں سے) امان ہوں"۔
امام علیہ السلام کا وجود اس چیز میں مانع ہوتا ہے کہ لوگ اپنے گناہوں اور برائیوں کی وجہ سے سخت عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جائیں اور زمین اور اہل زمین کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔
اس سلسلہ میں قرآن کریم میں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

)وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِی عَذِّبَہُم وَ اَن تَ فِی ہِم.......((سورہ انفال، آیت ۳۳)
”حالانکہ اللہ ان پر اس وقت تک عذاب نہ کرے گا جب تک پیغمبر آپ کے ان کے درمیان ہیں........“۔
حضرت ولی عصر علیہ السلام جو رحمت اور محبت پروردگار کے مظہر ہیں وہ بھی اپنی خاص توجہ کے ذریعہ بڑی بلاؤں کو خصوصاً ہر شیعہ سے دُور کرتے ہیں، اگرچہ بہت سے مقامات پر آپعلیہ السلام کے لطف و کرم کی طرف لوگ توجہ نہیں کر پاتے اور اپنی مدد کرنے والے کو نہیں پہچانتے! آپعلیہ السلام خود اپنی شناخت کے بارے میں فرماتے ہیں:
)اَنَا خَاتِمِ ال اَو صِیَایِٔ، وَ بِی یَد فَع اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ال بَلَایٔ مِن اَہ لِی وَ شِیِ عَتِی .((کمال الدین ، ج۲، باب ۳۴، ح ۲۱، ص ۱۷۱)
”میں پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا آخری جانشین ہوں اور خداوند عالم میرے (وجود کے سبب) میرے خاندان اور میرے شیعوں سے بلاؤنکو دُور کرتا ہے)“۔
انقلاب اسلامی ایران کے ابتدائی زمانہ میں اور دفاع مقدس (یعنی عراق سے جنگ کے دوران) امام زمانہ علیہ السلام کے لطف و کرم اور آپعلیہ السلام کی محبت کو بارہا اس قوم اور حکومت پر سایہ کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور آپ علیہ السلامنے اسلامی حکومت اور امامعلیہ السلام کے چاہنے والے شیعوں کو دشمن کی خطرناک سازشوں سے صحیح و سالم رکھا ہے۔ ایرانی شمسی سال ۷۵۳۱، ۱۲ بہمن (۹۷۹۱ عیسوی) میں سرنگوں ہونا اور ۳۸۹۱ عیسوی میں ”نوژہ“ نامی بغاوت کی ناکامی اور (عراق سے) آٹھ سال کی جنگ میں دشمن کی ناکامی اور بہت سی دوسری مثالیں اس بات پر زندہ گواہ ہیں۔

باران رحمت
کائنات کا عظیم مہدی موعود مسلمانوں کی آرزوؤں کا قبلہ اور شیعوں کا قلبی محبوب (حضرت امام زمانہ علیہ السلام) ہمیشہ لوگوں کے حالات زندگی پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اس مہربان خورشید کی غیبت اس چیز میں مانع نہیں ہے کہ وہ مشتاق دلوں پر اپنے زندگی بخش اور نشاط آفرین تجلی سے دریغ کرے اور ان کو اپنے لطف و کرم کے نور سے محروم کرے عشق و محبت کا وہ ماہ منیر ہمیشہ اپنے شیعوں کا غم خوار اور اپنے مقدس دربار میںمدد طلب کرنےوالوں کا دستگیر رہا ہے، وہ کبھی تو بیمار لوگوں کے سرہانے حاضر ہوتے ہیں اور اپنے شفا بخش ہاتھوں کو ان کے زخموں کا مرہم قرار دیتے ہیں اور کبھی جنگلوں میں بھٹکے ہوئے مسافر پر عنایت کرتے ہیں اور تنہائی کی وادی میں ناچار بے کس لوگوں کی مدد اور راہنمائی کرتے ہیں اور نااُمیدی کی سرد ہواؤں میں منتظر دلوں کو اُمید کی گرمی عطا کرتے ہیں اور وہ بارانِ رحمت الٰہی ہیں جو ہر حال میں دلوں کے خشک بیابانوں پر برس کر شیعوں کے لئے اپنی دُعاؤں کے ذریعہ ہریالی اور شادابی ہدیہ کرتے ہیں، وہ خداوند محبوب کی بارگاہ کے سجادہ نشین اپنے ہاتھوں کو پھیلائے ہمارے لئے یہ دُعا کرتے ہیں:
)یَا نُو رَ النُّو رِ، یَا مُدَبِّرَ ال اَمُو رِ یَا بَاعِثَ مَن فِی ال قُبُو رِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاج عَل لِی وَ لِشِی عَتِی مِنَ الضِّی قِ فَرَجاً، وَ مِنَ الہَم µ مَخ رَجًاً، وَاوسِع لَنَا ال من ہجَ وَاطل ق لَنَا مِن عِن دِکَ مَا یُفَرَّجُ وَاف عَل بِنَا مَا اَن تَ اہلَہُ یَا کَرِی مِ.((منتخب الاثر، فصل ۰۱، باب ۷، ش ۶، ص ۸۵۶)
”اے نوروں کے نور! اے تمام امور کے تدبیر کرنے والے! اے مردوں کے زندہ کرنے والے! محمد و آل محمد پر صلوات بھیج! اور مجھے اور میرے شیعوں کو مشکلات سے نجات عطا فرما اور غم و اندوہ کو دُور فرما اور ہم پر (ہدایت کے) راستہ کو وسیع فرما اور جس راہ میں ہمارے لئے آسانیاں ہوں اس کو ہمارے اُوپر کھول دے اور تو ہمارے ساتھ ایسا سلوک کر جس کا تو اہل ہے اے کریم!“۔
قارئین کرام! ہماری بیان کی ہوئی گذشتہ باتیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ امام علیہ السلام (اگرچہ پردہ غیبت میں ہیں) سے رابطہ کرنا اور متصل ہونا ممکن ہے، جو حضرات اس بات کی لیاقت اور صلاحیت رکھتے ہیں وہ اپنے محبوب امام کی ملاقات اور قرب کی لذت سے ہمیشہ محفوظ ہوئے ہیں۔

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

درس کا خلاصہ:

امام عصر علیہ السلام کائنات کے محور اور الٰہی فیوضات کے انسانوں اوردوسری مخلوقات تک پہنچنے کا واسطہ ہیں۔
حضرت کے ظہور اور آنے پر عقیدہ معاشرے میں اُمید و نشاط اور فرحت کی رُوح پھونکتا ہے۔
امام عصر علیہ السلام مسلمانوں کے تمام امور پر نگاہ رکھتے ہیں اور لوگوں کے اعمال حضرت کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں یہ عقیدہ لوگوں کی اصلاح اور تربیت میں اہم اثرات رکھتا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام عصر علیہ السلام شیعوں کی علمی اور فکری پناہ گاہ ہیں بہت سے امور میں شیعہ بزرگان نے حضرت کے ذریعے اپنے علمی جوابات حاصل کئے نیز باطنی ہدایت، مصیبتوں سے نجات اور بارانِ رحمت کا نزول حضرت کے وجود کی برکات میں سے ہے۔

درس کے سوالات:
۱۔ کائنات میں امام علیہ السلام کی مرکزیت کی وضاحت کریں؟
۲۔ زمانہ غیبت میں امام عصر علیہ السلام کی سورج کے ساتھ تشبیہ کی وجوہات میں سے کوئی دو وجہوں کی وضاحت کریں؟
۳۔ زمانہ غیبت میں شیعہ مکتب کی حفاظت اور پائیداری میں حضرت کے کردار کو بیان کریں؟
۴۔ لوگوں کے نفوس میں حضرت کی باطنی ہدایت اور روحانی تسلط کی وضاحت کریں؟
۵۔ آیا امام عصر علیہ السلام نے خود کو بالخصوص شیعوں کے بلاؤں سے امان دینے والا بتایا ہے یا ساری دُنیا کے لوگوں کے لئے؟
ة....ة....ة....ة

آٹھواں درس

دیدارِ امام علیہ السلام

مقاصد:

۱۔ زمانہ غیبت میں شیعوں سے رابطہ کی کیفیت سے آگاہی
۲۔ حضرت کے ساتھ ملاقات کی اقسام (اضطراری حالت، عام حالت)
۳۔ امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر مبارک کے دلائل

فوائد:
۱۔ ملاقات کے مسئلہ میں صحیح شناخت پیدا ہونا
۲۔ امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر مبارک پر ظاہری شبہ کا دور ہون

تعلیمی مطالب:
۱۔ غیبت صغریٰ میں لوگوں کے حضرت کے ساتھ رابطہ کا غیبت کبریٰ کے ساتھ فرق رکھنا
۲۔ ملاقات کا استثنائی صورت میں انجام پانا اور حضرت کی غیبت پر تاکید
۳۔ ملاقات کرنے والوں کی مختلف شرائط
۴۔ امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات انجام پانے کی مثالیں
۵۔ امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر مبارک کے اسرار
۶۔ طول عمر کے تاریخی شواہد

دیدارِ امامعلیہ السلام
زمانہ غیبت کی مشکلات اور تلخیوں میں سے ایک یہ ہے کہ شیعہ اپنے مولا و امام سے دور اور اس بے مثال فخر یوسف کے جمال کے دیدار سے محروم ہیں، زمانہ غیبت کے شروع سے ہی آپ کے ظہور کے منتظر دلوں میں ہمیشہ یہ حسرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دلوں کو بے تاب کرتی رہی ہے کہ کسی صورت میں اس بلند فضیلت کے حامل وجود کا دیدار ہو جائے وہ اس فراق میں آہ و فغاں کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ غیبت صغریٰ میں آپ کے خاص نائبین کے ذریعہ شیعہ اپنے محبوب امام سے رابطہ برقرار کئے ہوئے تھے اور ان میں بعض لوگ امام علیہ السلام کے حضور میں شرفیاب بھی ہوئے ہیں جیسا کہ اس سلسلہ میں متعدد روایات موجود ہیں، لیکن غیبت کبریٰ (جس میں امام علیہ السلام مکمل طور پر غیبت اختیار کئے ہوئے ہیں) میں وہ رابطہ ختم ہو گیا اور امام علیہ السلام سے عام طریقہ سے یا خاص حضرات کے ذریعہ ملاقات کرنے کا امکان ہی نہیں ہے۔

لیکن پھر بھی بہت سے علماءکا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں بھی اس ماہِ منیر سے ملاقات کا امکان ہے اور متعدد بار ایسے واقعات پیش آئے ہیں، بہت سے عظیم الشان علماءجیسے علامہ بحر العلوم، مقدس اردبیلی اور سید ابن طاؤوس وغیرہ کی ملاقات کے واقعات مشہور و معروف ہیں، جن کو متعدد علماءنے نقل کیا ہے۔ (دیکھئے جنة الماویٰ اور نجم الثاقب، محدث نوری)

لیکن یہاں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی ملاقات کے سلسلہ میں درج ذیل نکات پر توجہ کرنا چاہیے:۔

پہلا نکتہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات بہت ہی زیادہ پریشانی اور بے کسی کے عالم میں ہوتی ہے اور کبھی عام حالات میں اور بغیر کسی پریشانی کی صورت میں، واضح الفاظ میں یوں کہیں کہ کبھی امام علیہ السلام کی ملاقات مومنین کی نصرت اور مدد کی وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور تنہائی اور بے کسی کا احساس کرتے ہیں مثلاً مختلف مقامات پر ملاقات کے واقعات جیسے کوئی حج کے سفر میں راستہ بھٹک گیا اور امام علیہ السلام یا ان کے کوئی صحابی تشریف لائے اور اس کو سرگردانی سے نجات دی اور امام علیہ السلام سے اکثر ملاقاتیں اسی طرح کی ہیں۔

لیکن بعض ملاقاتیں عام حالات میں بھی ہوئی ہیں۔ اور ملاقات کرنے والے اپنے مخصوص روحانی مقام کی وجہ سے امام علیہ السلام کی ملاقات سے شرفیاب ہوئے ہیں۔

لہٰذا مذکورہ نکتہ مدنظر رہے کہ ہر کسی سے امام علیہ السلام کی ملاقات کا دعویٰ قابل قبول نہیں ہے۔اور امام علیہ السلام ہر کسی سے ملتے بھی نہیں۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں خصوصاً آج کل بعض لوگ امام زمانہ علیہ السلام کی ملاقات کا دعویٰ کرکے اپنی دوکان چمکانے اورشہرت حاصل کرتے کے پیچھے ہیں اور اس طرح بہت سے لوگوں کو گمراہی اور عقیدہ و عمل میں انحراف کی طرف لے جاتے ہیں ۔ بعض دعاؤں کے پڑھنے اور بعض اعمال انجام دینے کی دعوت دیتے ہیں جبکہ ان میں سے بہت سے اذکار اور اعمال کی کوئی اصل اور بنیاد بھی نہیں ہے۔ امام زمانہعلیہ السلام کے دیدار کا وعدہ دیتے ہوئے ایسی محفلوں میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں کہ ان کی محفلوں کے طور طریقوں کا دین یا امام زمان عج سے کوئی ربط نہیں ہوتا اور یوں وہ لوگ امام غائب کی ملاقات کو سب کے لئے ایک آسان کام قرار دینے کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ امام علیہ السلام خداوند عالم کے ارادہ کے مطابق مکمل طور پر غیبت میں ہیں اور صرف انگشت شمار افراد ہی کے لئے امام علیہ السلام کی ملاقات ہوتی ہے کہ ان کی راہ نجات فقط اسی لطف الٰہی کے مظہر کی براہ راست عنایت پر موقوف ہوتی ہے۔

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ملاقات صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام اس ملاقات میں مصلحت دیکھیں، لہٰذا اگر کوئی مومن امام علیہ السلام کے حضور میں شرفیاب ہونے کے لئے اشتیاق اور رغبت کا اظہار کرے اور بھرپور کوشش کرے لیکن امامعلیہ السلام سے ملاقات نہ ہو سکے تو پھر مایوسی اور نااُمیدی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور اسے امام علیہ السلام کے لطف و کرم کے نہ ہونے کی نشانی قرار نہیں دینا چاہیے، جیسا کہ جو افراد امام علیہ السلام کی ملاقات سے فیضیاب ہوئے ہیں اس ملاقات کو ان کے تقویٰ اور فضیلت کی نشانی قرار نہیں دینا چاہیے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ امام زمانہ علیہ السلام کے جمال پرنور کی زیارت اور دلوں کے محبوب سے گفتگو اور کلام کرنا واقعاً ایک بڑی سعادت ہے لیکن ائمہ علیہم السلام خصوصاً امام عصر علیہ السلام اپنے شیعوں سے یہ نہیں چاہتے کہ ان سے ملاقات کی کوشش میں رہیں اور اپنے اس مقصد تک پہنچنے کے لئے چلہ کھینچیں، یا جنگلوں میں نکل جائیں بلکہ ائمہ معصومین علیہم السلام نے بہت زیادہ تاکید کی ہے کہ ہمارے شیعوں کو ہمیشہ اپنے امام کو یاد رکھنا چاہیے اور ان کے ظہور کے لئے دعا کرنا چاہیے اور آپ کی رضایت حاصل کرنے کےلئے اپنی رفتار و کردار کی اصلاح کرنا چاہیے اور ان کے عظیم مقاصد کے لئے قدم بڑھانا چاہیے تاکہ جلد از جلد آخری اُمید جہاں کے ظہور کاراستہ ہموار ہو جائے اور کائنات ان کے وجود سے براہ راست فیضیاب ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خود امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:)اَکث ±رُو ±ا الدُّعَائَ بِتَع ±جِیْلِ ال ±فَر ±جِ، فَاِنَّ ذٰلِکَ فَرَجُکُم ±.((کمال الدین، ج ۲، باب ۵۴، ح ۴، ص ۹۳۲)

”میرے ظہور کے لئے بہت زیادہ دعائیں کیا کرو کہ اس میں تمہاری ہی آسانی (اور بھلائی) ہے“.یہاں پر مناسب ہے کہ مرحوم حاج علی بغداری (جو اپنے زمانہ کے نیک اور صالح شخص تھے) کی دلچسپ ملاقات کو بیان کریں لیکن اختصار کی وجہ سے اہم نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

”وہ متقی اور صالح شخص ہمیشہ بغداد سے کاظمین جایا کرتے تھے اور وہاں دو اماموں (امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام) کی زیارت کیا کرتے تھے. وہ کہتے ہیں: خمس اور دیگر رقوم شرعی میرے ذمہ تھی، اسی وجہ سے میں نجف اشرف گیا اور ان میں سے ۰۲ تومان عالم فقیہ شیخ انصاری (علیہ الرحمہ) کو اور ۰۲ تومان فقیہ محمد حسین کاظمی (علیہ الرحمہ) کو اور ۰۲ تومان آیت اللہ شیخ محمد حسن شروقی (علیہ الرحمہ) کو دیئے اور ارادہ یہ کیا کہ اپنے ذمہ دوسرے ۰۲ تومان بغدا کی واپسی پر آیت اللہ آل یاسین (علیہ الرحمہ) کو دُونگا. جمعرات کے روز بغداد واپس آیا سب سے پہلے کاظمین گیا اور دونوں اماموں کی زیارت کی، اس کے بعد آیت اللہ آل یاسین کے بیت الشرف پر گیا اور اپنے ذمہ خمس کی رقم کا ایک حصہ ان کی خدمت میں پیش کیا اور ان سے اجازت طلب کی کہ اس میں سے باقی رقم (انشاءاللہ) بعد میں خود آپ کو یا جس کو مستحق سمجھوں ادا کردُوں گا، اُنہوں نے اس بات کا اصرار کیا کہ انہیں کے پاس رہیں لیکن میں نے اپنے ضروری کام کی وجہ سے معذرت چاہی اور خداحافظی کی اور بغداد کی طرف روانہ ہو گیا. جب میں نے اپنا ایک تہائی سفر طے کر لیا تو راستہ میں ایک باوقار سید بزرگوار کو دیکھا، موصوف سبز عمامہ پہنے ہوئے تھے اور ان کے رخسار پر ایک کالے تِل کا نشان تھا اور موصوف زیارت کے لئے کاظمین جا رہے تھے، میرے پاس آئے اور مجھے سلام کیا اور گرم جوشی کے ساتھ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے گلے لگایا اور مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا: خیر تو ہے کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: زیارت کرکے بغداد جا رہا ہوں. اُنہوں نے فرمایا آج شب جمعہ ہے کاظمین واپس جاؤ (اور آج کی رات وہیں رہو) میں نے عرض کی : میں نہیں جا سکتا، اُنہوں نے کہا: تم یہ کام کر سکتے ہو،جاؤ تاکہ میں گواہی دوں کہ میرے جد امیر المومنین علیہ السلام کے اور ہمارے دوستوں میں سے ہو، اور شیخ بھی گواہی دیتے ہیں. خداوند عالم فرماتا ہے:)فَاستَش ±ہِدُاوا شَہِدی ±نِ مِن ± رِجَالُکُم ±.((اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنا دو).(سورہ بقرہ، آیت ۲۸۲)

حاجی علی بغدادی کہتے ہیں: میں نے اس سے پہلے آیت اللہ آل یاسین سے درخواست کی تھی کہ میرے لئے ایک نوشتہ لکھ دیں جس میں اس بات کی گواہی ہو کہ میں اہل بیت علیہم السلام کے شیعوں اور محبین میں سے ہوں تاکہ اس نوشتہ کو اپنے کفن میں رکھوں، میں نے سید سے سوال کیا: آپ مجھے کیسے پہچانتے ہیں اور کس طرح گواہی دیتے ہیں؟ فرمایا: انسان کس طرح اس شخص کو نہ پہچانے جو اس کا کامل حق ادا کرتا ہو؟ میں نے عرض کی: کونسا حق؟ فرمایا: وہی حق جو تم نے میرے وکیل کو دیا ہے، میں نے عرض کیا: آپ کا وکیل کون ہے؟ فرمایا: شیخ محمد حسن! میں نے عرض کی: کیا وہ آپ کے وکیل ہیں؟ فرمایا: ہاں.

مجھے ان کی باتوں پر بہت زیادہ تعجب ہوا. میں نے سوچا کہ میرے اور ان کے درمیان بہت پرانی دوستی ہے جس کو میں بھول چکا ہوں کیونکہ اُنہوں نے ملاقات کے شروع میں ہی مجھے نام سے پکارا ہے اور میں نے یہ سوچا کہ موصوف چونکہ سید ہیں لہٰذا مجھ سے خمس کی رقم لینا چاہتے ہیں لہٰذا میں نے کہا: کچھ سہم سادات میرے ذمہ ہے اور میں نے اس کو خرچ کرنے کی اجازت بھی لے رکھی ہے. موصوف مسکرائے اور کہا: جی ہاں! آپ نے ہمارے سہم کا کچھ حصہ نجف میں ہمارے وکیلوں کو ادا کر دیا ہے، میں نے سوال کیا: کیا یہ کام خداوند عالم کی بارگاہ میں قابل قبول ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں متوجہ ہوا کہ کس طرح یہ سید بزرگوار عصرِ حاضر کے بڑے اور جید علماءکو اپنا وکیل قرار دے رہے ہیں؟ لیکن ایک بار پھر مجھے غفلت سی ہوئی اور اور میں موضوع کو بھول گیا!

میں نے کہا:اے بزرگوار! کیا یہ کہنا صحیح ہے؟ جو شخص شب جمعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے (وہ عذاب خدا سے) امان میں ہے. فرمایا: جی ہاں صحیح ہے! اور میں نے دیکھا کہ فوراً ہی موصوف کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ہم نے اپنے آپ کو رک اور راستہ سے گزرے ہوں. داخل ہونے والے دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے. موصوف نے کہا: زیارت پڑھیں. میں نے کہا: بزرگوار میں اچھی طرح نہیں پڑھ سکوں گا. فرمایا: کیا میں پڑھوں تاکہ تم بھی میرے ساتھ پڑھتے رہو؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے. چنانچہ ان بزرگوار نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ایک ایک امام پر سلام بھیجا، اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے نام کے بعد میری طرف رُخ کرکے فرمایا: کیا تم اپنے امام زمانہ کو پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں پہچانوں گا؟ فرمایا: تو پھر اس پر سلام کرو! میں نے کہا:)اَلسَّلَامُ عَلَی ±کَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَاب ±نَ ال ±حَسَنِ!(وہ بزرگوار مسکرائے اور فرمایا:)عَلَی

±کَ السَّلَامُ وَ رَح ±مَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ ¾۔(اس کے بعد حرم میں وارد ہوئے اور ضریح کا بوسہ لیا، فرمایا: زیارت پڑھیں، میں نے عرض کی: اے بزرگوار میں اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا۔ فرمایاکیا میں آپ کے لئے پڑھوں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اُنہوں نے مشہور زیارت ''امین اللہ'' پڑھی اور فرمایا: کیا میرے جد امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں آج شب جمعہ اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی شب ہے۔ اُنہوں نے امام حسین علیہ السلام کی مشہور زیارت پڑھی۔ اس کے بعد نماز مغرب کا وقت ہو گیا، موصوف نے مجھ سے فرمایا: نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ اور نماز کے بعد وہ بزرگوار اچانک میری نظروں سے غائب ہو گئے، میں نے بہت تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکے!!

ایک مرتبہ میں سوچنے لگا اور اپنے سے سوال کرنے لگاتو متوجہ ہوا کہ سید نے مجھے نام لے کر پکارا تھا اور مجھ سے کہا تھا کہ کاظمین واپس لوٹ جاؤں جبکہ میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ اُنہوں نے عظیم الشان فقہاءکو اپنا وکیل قرار دیا اور آخرکار میری نظروں سے اچانک غائب ہو گئے۔ ان تمام باتوں پر غوروفکر کرنے کے بعد مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ سید زادے میرے امام زمانہ علیہ السلام تھے لیکن افسوس کہ بہت دیر بعد سمجھ سکا۔

(بحارالانوار، ج ۳۵، ص ۵۱۳، النجم الثاقب، داستان ۱۳)

طولانی عمر

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زندگی سے متعلق بحثوں میں سے ایک بحث آپعلیہ السلام کی طولانی عمر کے بارے میں ہے۔ بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح ایک انسان کی اتنی طولانی عمر ہو سکتی ہے؟ (اس وقت ۵۲۴۱ ہجری قمری ہے اور چونکہ امام زمانہ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۵۵۲ ہجری قمری ہے لہٰذا اس وقت آپ کی عمر شریف ۰۷۱۱ سال ہےنظر ثانی ۱۲ذیقعدہ ۹۲۴۱ھ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۴۷۱۱سال تین ماہ چھ دن ہے خدا انہیں کروڑوں سال زندہ رکھے(آمین))

اس سوال کا سرچشمہ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کل کے زمانہ میں عام طور پر ۰۸ سے ۰۰۱ سال کی عمر ہوتی ہے (اگرچہ بعض لوگ سو سال سے زیادہ بھی عمر پاتے ہیں لیکن بہت ہی کم ایسے افراد ملتے ہیں) لہٰذا بعض لوگ ایسی عمر کو دیکھنے اور سننے کی بنا پر اتنی طولانی عمر پر یقین نہیں کرتے، ورنہ تو طولانی عمر کا مسئلہ عقل اور سائنس کے لحاظ سے بھی کوئی ناممکن بات نہیںنوضہ کاظمین میں پایا، بغیر اس کے کسی سڑ ہے۔ دانشوروں نے انسانی بدن کے اعضاءکی تحقیقات سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ انسان بہت زیادہ طولانی عمر پا سکتا ہے، یہاں تک کہ اس کو بڑھاپے اور ضعیفی کا احساس تک نہ ہو۔

برنارڈ شو کہتا ہے:

''بیالوجسٹ ماہرین اور ان کے دانشوروں کے مورد قبول اصولوں میں سے ہے کہ انسان کی عمر کے لئے کوئی حد معین نہیں کی جا سکتی یہاں تک کہ طول عمر کے لئے بھی کوئی حد معین نہیں کی جا سکتی''۔ (راز طول عمر امام زمان علیہ السلام، علی اکبر مہدی پور ص۳۱)

پروفیسر ''اٹینگر'' لکھتے ہیں:''ہماری نظر میں عصر حاضر کی ترقی اور ہمارے شروع کئے کام کے پیش نظر اکیسویں صدی کے لوگ ہزاروں سال عمر کر سکتے ہیں''۔ (سورہ ٔ صافات، آیات ۴۴۱، ۳۴۱) لہٰذا بڑھاپے پر غلبہ پانے اور طولانی عمر پانے کے سلسلہ میں دانشوروں کی کوششیں اور چند کامیاب نتائج سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اس طرح (طولانی عمر پانے) کا امکان پایا جاتا ہے اور اس وقت بھی دنیا میں بہت سے افراد ایسے موجود ہیں جو مناسب کھانے پینے اور آب و ہوا اور دوسری بدنی، فکری کارکردگی کی بنا پر ۰۵۱سال یا اس سے بھی زیادہ عمر پاتے ہیں، اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ تاریخ میں بہت سے ایسے افراد پائے گئے ہیں جنہوں نے ایک طولانی عمر پائی ہے اور آسمانی اور تاریخی کتابوں میں بہت سے ایسے افراد کا نام اور ان کی زندگی کے حالات بیان کئے گئے ہیں جن کی عمر آج کل کے انسان سے کہیں زیادہ تھی۔اس سلسلہ میں بہت سی کتابیں اور مضامین لکھے گئے ہیں ہم ذیل میں چند نمونے بیان کرتے ہیں:

۱۔ قرآن کریم میں ایک ایسی آیت ہے جو نہ صرف یہ کہ انسان کی طولانی عمر کی خبر دیتی ہے بلکہ عمر جاویداں کے بارے میں خبر دے رہی ہے۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:)فَلَو ± لَا اَنَّہُ کَانَ مِن ± المُسَبِّحِی ±نَ لَلَبِثَ فِی ± بَطنِہِ اِلٰی یَو ±مِ یُب ±عَثُو ±ن۔((مجلہ دانشمند سال ۶، ش ۶، ص ۷۴۱)

''اگر وہ (جناب یونس علیہ السلام) شکم ماہی میں تسبیح نہ پڑھتے تو قیامت تک شکم ماہی میں رہتے''۔

لہٰذا مذکورہ آیہ شریفہ بہت زیادہ طولانی عمر (جناب یونس علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک) کے بارے میں خبر دے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رہی ہے۔ جسے دانشوروں اور ماہرین کی اصطلاح میں ’’عمر جاویداں‘‘ کہا جاتا ہے، پس انسان اور مچھلی کے بارے میں طولانی عمر کا مسئلہ ایک ممکن چیز ہے۔ (خوش قسمتی سے مڈگاسکر کے ساحلی علاقہ میں ۴۰۰ ملین سال (پرانی عمر والی) ایک مچھلی ملی ہے جو مچھلیوں کے لئے اتنی طولانی عمر پر زندہ گوار ہے۔ (روزنامہ کہیان، ش ۳۱۴۶، ۲۲، ۸، ۳۴۳۱ ھ ق)

۲۔ قرآن کریم میں جناب نوح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

’’بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم میں بھیجا، جنہوں نے ان کے درمیان ۹۵۰ سال زندگی بسر کی‘‘۔ (سورہ ٔ عنکبوت، آیت ۴۱)

مذکورہ آیہ شریفہ میں جو مدت بیان ہوئی ہے وہ انکی نبوت اور تبلیغ کی مدت ہے، کیونکہ بعض روایات کی بنا پر جناب نوح علیہ السلام کی عمر ۲۴۵۰ سال تھی۔

(کمال الدین، ج ۲، باب ۴۶، ح ۳، ص ۳۰۹)

قابل توجہ بات یہ ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ایک روایت میں بیان ہوا ہے:’’امام مہدی علیہ السلام کی زندگی میں جناب نوح علیہ السلام کی سنت پائی جاتی ہے اور وہ ان کی طولانی عمر ہے‘‘۔ (کمال الدین، ج ۱، باب ۱۲، ح ۴، ص ۱۹۵)

۳۔ اور اسی طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

’’بے شک ان کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کو سولی دی گئی ہے بلکہ ان کو غلط فہمی ہوئی ....، بے شک ان کو قتل نہیں کیا گیا ہے بلکہ خداوند عالم نے ان کو اپنی طرف بلا لیا ہے کہ خداوند عالم صاحب قدرت اور حکیم ہے‘‘۔ (سورہ ٔ نسائ، آیت ۱۵۷)

تمام مسلمان قرآن و احادیث کے مطابق اس بات پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ آسمانوں میں رہتے ہیں، اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت آسمان سے نازل ہوں گے اور آپ کی نصرت و مدد کریں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:’’ان صاحب امر (امام مہدی علیہ السلام) کی زندگی میں چار انبیاء(علیہم السلام) کی چار سنتیں پائی جاتی ہیں........ ان میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی سنت یہ ہے کہ ان (امام مہدی علیہ السلام) کے بارے میں (بھی) لوگ کہیں گے کہ وہ وفات پا چکے ہیں، حالانکہ وہ زندہ ہیں‘‘۔ (بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۲۱۷)

قرآن کریم کے علاوہ خود توریت اور انجیل میں بھی طولانی عمر کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی ہے جیسا کہ توریت میں بیان ہوا ہے:’’........ جناب آدم کی پوری عمر نو سو تیس سال تھی جس کے بعد وہ مر گئے .... ’’انوش‘‘ کی عمر نو سو پانچ سال تھی، ’’قینان‘‘ کی عمر نو سو دس سال کی تھی، ’’متوشالح‘‘ کی عمر نو سو انتہر سال تھی‘‘ (زندہ، روزگاران، ص ۱۳۲، (نقل از توریت، ترجمہ فاضلل خانی، سفر پیدائش باب پنجم، آیات ۵ تا ۲۲)

اس بنا پر خود توریت میں متعدد حضرات کی طولانی عمر (نو سو سال سے بھی زیادہ) کا اعتراف کیا گیاہے۔ انجیل میں بھی کچھ ایسی تحریریں ملتی ہیں جن سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھائے جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور آسمانوں میں اوپر چلے گئے (زندہ، روزگاران، ص ۱۳۴، (نقل از عہد جدید، کتاب اعمال رسولان، باب اول، آیات ۱ تا ۲۱) اور ایک زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور اس وقت جناب عیسیٰ علیہ السلام کی عمر دو ہزار سال سے بھی زیادہ ہے۔

قارئین کرام! اس بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ’’یہود و نصاریٰ‘‘ مذہب کے ماننے والے چونکہ اپنی مقدس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں لہٰذا ان کے لحاظ سے بھی طولانی عمر کا عقیدہ صحیح ہے۔

ان سب کے علاوہ طولانی عمر کا مسئلہ عقل اور سائنس کے لحاظ سے قابل قبول ہے اور تاریخ میں اس کے بہت سے نمونے ملتے ہیں اور خداوند عالم کی نامحدود قدرت کے لحاظ سے بھی قابل اثبات ہے۔ تمام آسمانی ادیان کے ماننے والوں کے عقیدہ کے مطابق کائنات کا ذرہ ذرہ خداوند عالم کے اختیار میں ہے اور تمام اسباب و علل کی تاثیر بھی اسی کی ذات سے وابستہ ہے، اگر وہ نہ چاہے تو کوئی بھی سبب اور علت اثرانداز نہ ہو، نیز وہ بغیر سبب اور علت کے پیدا کر سکتا ہے۔وہ ایسا خدا ہے جو پہاڑوں کے اندر سے اونٹ نکال سکتا ہے اور بھڑکتی ہوئی آگ سے جناب ابراہیم علیہ السلام کو صحیح و سالم نکال سکتا ہے، نیز جناب موسٰی علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے لئے دریا کو خشک کرکے راستہ بنا سکتا ہے اور وہ پانی کی دو دیواروں کے درمیان سے آرام سے دوسرے کفارے نکل سکتے ہیں۔ (یہ وہ حقائق ہیں کہ جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں۔ سورہ ٔ انبیاءآیت ۶۹، سورہ شعراءآیت ۶۳) تو کیا تمام انبیاءاور اولیاءکے خلاصہ، آخری ذخیرہ الٰہی اور تمام صالح حضرات کی تمناؤں کے مرکز نیز قرآن کریم کے عظیم وعدہ کو پورا کرنے والے کو اگر طولانی عمر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عطا کرے تو اس میں تعجب کیا ہے؟!
حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:"خداوند عالم ان (امام مہدی علیہ السلام) کی عمر کو ان کی غیبت کے زمانہ میں طولانی کر دے گا اور پھر اپنی قدرت کے ذریعہ ان کو جوانی کے عالم میں (چالیس سال سے کم) ظاہر کرے گا تاکہ لوگوں کو یہ یقین حاصل ہو جائے کہ خداوند عالم ہر چیز پر قادر ہے"۔ (بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۹۰۱) لہٰذا ہمارے بارہویں امام حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی طولانی عمر مختلف طریقوں، عقل، سائنس اور تاریخی لحاظ سے ممکن اور قابل قبول ہے اور ان سب کے علاوہ خداوند عالم اور اس کی قدرت کے جلوؤں میں سے ایک جلوہ ہے۔اسی طرح سب کا اتفاق ہے کہ ابلیس خلقت آدم سے پہلے تھا اور وہ ایک موجود زندہ ہے، قیامت اسے مہلت ملی ہوئی ہے۔ جب دشمن خدا کے لئے ایک طولانی عمر ہے تو اللہ کی آخری حجت، جن کے ذریعہ ابلیس ملعون کا خاتمہ ہوتا ہے ان کے واسطے طولانی عمر پر تعجب اور حیرانگی کس لئے ہے؟حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ کے عبد صالح حضرت خضر علیہ السلام موجود تھے اور وہ آج تک موجود ہیں ، روایات میں ہے کہ وہ اللہ کے آخری نمائندہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تنہائیوں میں ان کے مونس و غم خوار ہیں، بہر حال طولانی عمر کا مسئلہ حل شدہ ہے۔ اس پر اعتراض کرنے والے نادان ہیں۔

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

درس کا خلاصہ:

غیبت کبریٰ میں امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات کبھی پریشانی کی حالت میں اور کبھی عام حالات میں ممکن ہے۔
حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی شرط خود حضرتعلیہ السلام کی اجازت اور اس ملاقات میں کسی مصلحت کا ہونا ہے نہ کہ محض محبت و اشتیاق۔
اگرچہ حضرت کے جمال کی زیارت نہایت ہی محبت بھرے لمحات اور دلی تمناہے لیکن غیبت کے دور میں شیعوں کا جو وظیفہ ہے وہ یہ ہے کہ شرعی احکام پر عمل کریںاور امام کے ظہور کے لئے مقدمات فراہم کریں۔
طول عمر کا موضوع علمی حوالے سے قابل توجیہ ہے اس کی تاریخی مثالیں بھی ہیں اور اس پر قرآنی اور احادیثی شواہد بھی ہیں۔

درس کے سولات:
۱۔غیبت کبریٰ کے زمانہ میں امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات کی کتنی صورتیں ہیں، وضاحت کریں؟
۲۔ زمانہ غیبت میں امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات کی اہم شرط کیا ہے؟
۳۔کیا روایات میں حضرت کی ملاقات کے لئے کوشش کرنے کو کہا گیا ہے؟ زمانہ غیبت میں شیعوں سے آئمہ علیہم السلام کی کیا خواہش تھی؟
۴۔ علم بیالوجی کی رو سے طویل عمر کی حد بندی نہ ہونے کی کیا وضاحت ہے؟
۵۔ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر کا اصلی سبب کس چیز کو بتایا ہے؟
ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

مہدویت نامہ

نواں درس
انتظار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مقاصد:

۱۔ انتظار کے صحیح معنی کی معرفت
۲۔ انتظار کے ضروری امور پر توجہ

فوائد:
۱۔ شیعہ نقطہ نظرسے انتظار کے مفہوم سے آگاہی
۲۔ انتظار کے معیارسے آگہی
۳۔ ظہور کی راہ ہموار کرنے کے لئے اپنی اصلاح اورتربیتی امور پر توجہ

تعلیمی مطالب:
۱۔ انتظار کی حقیقت
۲۔ امام مہدی (عج) کے انتظار کی خصوصیات
۳۔ ظہور کے منتظر لوگوں کے وظائف

انتظارکا معنی و مفہوم
جس وقت ظلم کے تاریک سیاہ بادلوں نے آفتاب امامت کے رُخِ انور کو چھپا دیا ہو، دشت و جنگل سورج کی قدم بوسی سے محروم ہو گئے اور درخت و گل اس آفتاب کی محبت کی دوری سے بے جان ہو گئے ہوں تو اس وقت کیا کیا جائے؟ جس وقت خلقت اور خوبیوں کا خلاصہ اور خوبصورتیوں کا آئینہ اپنے چہرہ پر غیبت کی نقاب ڈال لے اور اس کائنات میں رہنے والے اس کے فیض سے محروم ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟
چمن کے پھولوں کو انتظار ہے کہ مہربان باغباں ان کو دیکھتا رہے اور اس کے محبت بھرے ہاتھوں سے آب حیات نوش کریں، دل مشتاق اور آنکھیں بے تاب ہیں تاکہ اس کے جمال پُرنور کا دیدار کریں، اور یہیں سے "انتظار" کے معنی سمجھ آتے ہیں، جی ہاں! سبھی منتظر ہیں تاکہ وہ آئے اور اپنے ساتھ نشاط اور شادابی کا تحفہ لے کر آئے۔
واقعاً "انتظار" کس قدر خوبصورت اور شیریں ہے اگر اس کی خوبصورتی کو نظر میں رکھا جائے اور اس کی شیرینی کو دل سے چکھا جائے۔تو یہ انتہائی لطف اندوزاور مزیدار ہے۔

انتظار کی حقیقت اور اس کی عظمت
"انتظار" کے مختلف معانی کئے گئے ہیں، لیکن اس لفظ پر غور و فکر کے ذریعہ اس کے معنی کی حقیقت تک پہنچا جا سکتا ہے، انتظار کے معنی کسی محبوب کے لئے اپنی آنکھیں بچھانا ہے اور یہ انتظارکی شرائط اوراس کے اسباب کے لحاظ سے اہمیت حاصل کرتا ہے جس سے بہت سے نتائج ظاہر ہوتے ہیں، انتظار صرف ایک رُوحانی اور اندرونی حالت نہیں ہے بلکہ اندر سے باہر کی طرف اس کااثر ہے جس سے انسان اپنے باطنی احساس کے مطابق عمل کرتا ہے، اسی وجہ سے روایات میں "انتظار" کو ایک عمل بلکہ تمام اعمال میں بہترین عمل کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے، انتظار "منتظر" کو حیثیت عطا کرتا ہے اور اس کے کاموں اور اس کی کوششوں کو ایک خاص طرف ہدایت دیتا ہے اور انتظار وہ راستہ ہے جو اسی چیز پر جا کر ختم ہوتا ہے جس کا انسان انتظار کررہا ہوتاہے۔
لہٰذا "انتظار" کے معنی یہ نہیں ہے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا، انتظار اسے نہیں کہتے کہ انسان دروازہ پر آنکھیں جمائے رکھے اور حسرت لئے بیٹھا رہے بلکہ درحقیقت "انتظار'' میں نشاط اور شوق و جذبہ پوشیدہ ہوتا ہے۔
جو لوگ کسی محبوب مہمان کا انتظار کررہے ہوتے ہیںتو وہ خود کواپنے اردگرد کے ماحول کو مہمان کے لئے تیار کرتے ہیں اور اس کے راستہ میں موجود رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں۔
گفتگو اس بے نظیر واقعہ کے انتظار کے بارے میں ہے جس کی خوبصورتی اور کمال کی کوئی حد نہیں ہے، انتظار اس زمانہ کا ہے کہ جس مینخوشی اور شادابی کی مثال گذشتہ زمانوں میں نہیں ملتی اور اس دُنیا میں اب تک ایسا زمانہ نہیں آیا اور یہ وہی حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی عالمی حکومت کا انتظار ہے جس کو روایات " انتظار فَرَج " کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور اس حالت کو تمام اعمال و عبادت میں بہترین قرار دیا گیا ہے بلکہ تمام ہی اعمال قبول ہونے کا وسیلہ اسے قرار دیا گیا ہے۔
حضرت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"میری اُمت کا سب سے بہترین عمل "انتظار فَرَج " ہے۔ (بحارالانوار، جلد ۲۵، ص ۲۲۱)
حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا:
"کیا تم لوگوں کو اس چیز کے بارے میں آگاہ نہ کروں جس کے بغیر خداوند عالم اپنے بندوں سے کوئی بھی عمل قبول نہیں کرتا؟ سب نے کہا: جی ہاں! امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی وحدانیت کا اقرار پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی نبوت کی گواہی، خداوند عالم کی طرف سے نازل ہونے والی چیزوں کا اقرار، اور ہماری ولایت اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری (یعنی مخصوصاً ہم اماموں کے دشمنوں سے بیزاری) اور آئمہ (علیہم السلام) کی اطاعت کرنا، تقویٰ و پرہیزگاری اور کوشش و بردباری اور قائم (آل محمد) علیہم السلام کا انتظار"۔ (غیبت نعمانی، باب ۱۱، ح ۶۱، ص ۷۰۲)
پس "انتظار فَرَج " ایسا انتظار ہے جس کی کچھ خاص خصوصیات اور منفرد امتیازات ہیں جن کو کماحقہ پہچاننا ضروری ہے تاکہ اس کے بارے میں بیان کئے جانے والے تمام فضائل اور آثار کا راز معلوم ہو سکے۔

امام زمانہ (علیہ السلام) کے انتظار کی خصوصیات

جیسا کہ ہم نے عرض کیا "انتظار" انسانی فطرت میں شامل ہے اور ہر قوم و ملت اور ہر دین و مذہب میں انتظار کا تصور پایا جاتا ہے، لیکن انسان کی ذاتی اور اجتماعی زندگی میں پایا جانے والا عام انتظار اگرچہ عظیم اور بااہمیت ہو لیکن امام مہدی علیہ السلام کے انتظار کے مقابلہ میں چھوٹا اور ناچیز ہے کیونکہ آپ کے ظہور کا انتظار خاص امتیازات رکھتا ہے۔
امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا انتظار ایک ایسا انتظار ہے جو کائنات کی ابتداءسے موجود تھا یعنی بہت قدیم زمانہ میں انبیاءعلیہم السلام اور اولیائے کرام آپ کے ظہور کی بشارت دیتے تھے اور قریبی زمانہ میں ہمارے تمام ائمہ (علیہم السلام) آپ کی حکومت کے زمانہ کی آرزو رکھتے تھے۔
حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"اگر میں ان (امام مہدی علیہ السلام) کے زمانہ میں ہوتا تو تمام عمر ان کی خدمت کرتا"۔
امام مہدی علیہ السلام کا انتظار ایک عالمی اصلاح کرنے والے کا انتظار ہے، عالمی عادلانہ حکومت کا انتظار ہے اور تمام ہی اچھائیوں کے متحقق ہونے کا انتظار ہے۔ چنانچہ اسی انتظار میں عالم بشریت آنکھیں بچھائے ہوئے ہے اور خداداد پاک و پاکیزہ فطرت کی بنیاد پر اس کی تمنا کرتا ہے اور کسی بھی زمانہ میں مکمل طور پر اس تک نہیں پہنچ سکا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام اسی شخصیت کا نام ہے جو عدالت اور معنویت، برادری اور برابری، زمین کی آبادانی، صلح و صفا، عقل کی شکوفائی اور انسانی علوم کی ترقی کو تحفہ میں لائیں گے اور استعمار و غلامی، ظلم و ستم اور تمام اخلاقی برائیوں کا خاتمہ کرنا آپ کی حکومت کا ثمر ہو گا۔
امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا انتظار ایک ایسا انتظار ہے جس کی شکوفائی کے اسباب فراہم ہونے سے خود انتظار بھی شگوفہ ہو جائے گی اور وہ ایسا زمانہ ہے کہ جب تمام انسان آخر الزمان میں اصلاح کرنے والے اور نجات بخشنے والے کی تلاش میں ہوں گے وہ آئیں گے تاکہ اپنے ناصر و مددگاروں کے ساتھ برائیوں کے خلاف قیام کریں نہ یہ کہ صرف اپنے معجزہ سے پوری کائنات کے نظام کو بدل دیں گےبلکہ پیار و محبت بھرے انداز سے سارے انسانوں کے دل موہ لیں گے افتراق ختم محبت عام ہو جائے گی۔
امام مہدی علیہ السلام کا انتظار ان کے منتظرین میں ان کی نصرت و مدد کا شوق پیدا کرتا ہے اور انسان کو انسانیت اور حیات عطا کرتا ہے، نیز اس کو بے مقصد زندگی اور گمراہی سے نجات عطا کرتا ہے۔
قارئین کرام! یہ تھیں اس انتظار کی بعض خصوصیات جو تمام تاریخ کی وسعت کے برابر ہیں اور ہر انسان کی روح میں اس کی جڑیں ملتی ہیں اور کوئی دوسرا انتظار اس عظیم انتظار کی خاک و پا بھی نہیں ہو سکتا، لہٰذا مناسب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے انتظار کے مختلف پہلوؤں اور اس کے آثار و فوائد کو پہچانیں اور آپعلیہ السلام کے ظہور کے منتظرین کے فرائض اور اس کے بے نظیر ثواب کے بارے میں گفتگو کریں۔

امام علیہ السلام کی انتظار کے مختلف پہلو

خود انسان میں مختلف پہلو پائے جاتے ہیں: ایک طرف تو نظری (تھیوری) اور عملی (پریکٹیکل) پہلو اس میں موجود ہے اور دوسری طرف اس میں ذاتی اور اجتماعی پہلو بھی پایا جاتا ہے اور ایک دوسرے رخ سے جسمانی پہلو کے ساتھ روحی اور نفسیاتی پہلو بھی اس میں ہوتا ہے جبکہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ مذکورہ پہلوؤں کے لئے معین قوانین کی ضرورت ہے تاکہ ان کے تحت انسان کے لئے زندگی کا صحیح راستہ کھل جائے اور منحرف اور گمراہ کن راستہ بند ہو جائے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام مہدی (عجل اﷲ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے ظہور کا انتظار، منتظر کے تمام پہلوؤں پر مو ثر ہے مثلاً انسان کے فکری اور نظری پہلو پر اثرات ڈالتا ہے کہ جو انسان کے اعمال و کردار کا بنیادی پہلو ہے اور انسانی زندگی کے بنیادی عقائد پر اپنے حصار کے ذریعہ حفاظت کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں عرض کیا جائے کہ صحیح انتظار اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ منتظر اپنی اعتقادی اور فکری بنیادوں کو مضبوط کرے تاکہ گمراہ کرنے والے مذاہب کے جال میں نہ پھنس جائے یا امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے طولانی ہو جانے کی وجہ سے یاس و نااُمیدی کے دلدل میں نہ پھنس جائے اور گمراہ نہ ہوجائے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگوں پر ایک زمانہ وہ آئے گا کہ جب ان کا امام غائب ہو گا، خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ میں ہمارے امر (یعنی ولایت) پر ثابت قدمی سے باقی رہے"۔ (کمال الدین، ج ۱، ح ۵۱، ص ۲۰۶) یعنی غیبت کے زمانہ میں دشمن نے مختلف شبہات کے ذریعہ یہ کوشش کی ہے کہ شیعوں کے صحیح عقائد کو ختم کر دیا جائے، لیکن ہمیں انتظار کے زمانہ میں اپنے عقائد کی سرحدوں کی حفاظت کرنا چاہیے۔

انتظار، عملی پہلو میں انسان کے اعمال اور کردار کو راستہ اور ہدف دیتا ہے، ایک حقیقی منتظر کو عمل کے میدان میں کوشش کرنا چاہیے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت حق کا راستہ فراہم ہو جائے، لہٰذا منتظر کو اس سلسلہ میں اپنی اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے کمرِ ہمت باندھنا چاہیے نیز اپنی زندگی میں اپنی رُوحانی اور نفسیاتی حیات اور اخلاقی فضائل کو کسب کرنے کی طرف مائل ہو رہے اور اپنے جسم و بدن کو مضبوط کرے تاکہ ایک کارآمد طاقت کے لحاظ سے ہدایت کے نورانی مورچہ کے لئے تیار رہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص امام قائم علیہ السلام کے ناصر وں اور مددگاروں میں شامل ہونا چاہتا ہے تواسے انتظار کرنا چاہیے اور انتظار کی حالت میں وہ تقویٰ و پرہیزگاری کا راستہ اپنائے اور نیک اخلاق سے خودکومزین کرے"۔ (غیبت نعمانی، باب ۱، ح ۶۱، ص ۰۲۲)

اس "انتظار" کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسان کو اپنی ذات سے بلند کرتا ہے اور اس کو معاشرہ کے ہر شخص سے جوڑ دیتا ہے یعنی انتظار نہ صرف انسان کی ذاتی زندگی پر مو ثر ہوتا ہے بلکہ معاشرہ میں انسان کے لئے خاص منصوبہ بھی پیش کرتا ہے اور معاشرہ میں مثبت قدم اُٹھانے کی رغبت بھی دلاتا ہے اور چونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت اجتماعی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا ہر انسان اپنے لحاظ سے معاشرہ کی اصلاح کے لئے کوشش کرے اور معاشرہ میں پھیلی برائیوں کے سامنے خاموش اور بے توجہ نہ رہے کیونکہ عالمی اصلاح کرنے والے کے منتظر کو فکر و عمل کے لحاظ سے اصلاح اور خیر کے راستہ کو اپنانا چاہیے۔

مختصر یہ ہے کہ "انتظار" ای ایسا مبارک چشمہ ہے جس کا آب حیات انسان اور معاشرہ کی رگوں میں جاری ہے اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسان کو الٰہی رنگ اور حیات عطا کرتا ہے، پس خدائی رنگ سے بہتر اور ابدی رنگ اور کونسا ہو سکتا ہے؟

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

)صِب غَۃَ اللّٰہِ وَ مَن اَح سَنُ مِن اللّٰہِ صِب غَۃً وَ نَح نُ لَہُ عَابِدُو نَ((سورہ ٔ بقرہ، آیت ۸۳۱)

"رنگ تو صرف اللہ کا رنگ ہے اور اس سے بہتر کس کا رنگ ہو سکتا ہے اور ہم سب اسی کے عبادت گزار ہیں"۔

مذکورہ مطالب کے پیش نظر مصلح کل حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے منتظرین کا فریضہ "الٰہی رنگ اپنانے" کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو انتظار کی برکت سے انسان کی ذاتی اور اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں جلوہ گر ہوتا ہے، جس کے پیش نظر ہمارے وہ فرائض ہمارے لئے مشکل نہیں ہوں گے بلکہ ایک خوشگوار واقعہ کے عنوان سے ہماری زندگی کے ہر پہلو میں ایک بہترین معنی و مفہوم عطا کرے گا۔ واقعاً اگر ملک کا مہربان حاکم اور امیر قافلہ ہمیں ایک شائستہ سپاہی کے لحاظ سے ایمان کے خیمہ میں بلائے اور حق و حقیقت کے مورچہ پر ہمارے آنے کا انتظار کرے تو پھر ہمیں کیسا لگے گا؟ کیا پھر ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں کوئی پریشانی ہو گی کہ یہ کام کرو اور ایسا بنو، یا ہم خود چونکہ انتظار کے راستہ کو پہچان کر اپنے منتخب مقصد کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے نظر آئیں گے؟!

منتظرین کے فرائض

دینی رہبروں کے ذریعہ احادیث اور روایات میں ظہور کا انتظار کرنے والوں کے بہت سے فرائض بیان کئے گئے ہیں، ہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہاں پر ان میں سے چند اہم فرائض کو بیان کرتے ہیں:

امام کی معرفت

راہ انتظار کو طے کرنا امام علیہ السلام کی شناخت اور معرفت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ انتظار کی وادی میں صبر و استقامات کرنا امام علیہ السلام کی صحیح شناخت سے وابستہ ہے۔ لہٰذا امام مہدی علیہ السلام کے اسم گرامی اور نسب کی شناخت کے علاوہ ان کی عظمت اور ان کے رتبہ و مقام کی کافی حد تک شناخت بھی ضروری ہے۔

''ابونصر'' جو امام حسن عسکری علیہ السلام کے خادم تھے، امام مہدی علیہ السلام کی غیبت سے پہلے امام عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) نے ان سے سوال کیا: کیا مجھے پہچانتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے میرے مولا و آقا اور میرے مولا و آقا کے فرزند ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرا مقصد ایسی پہچان نہیں ہے!؟ ابو نصر نے عرض کی: آپ ہی فرمائیں کہ آپ کا مقصد کیا تھا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

''میں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا آخری جانشین ہوں، اور خداوند عالم میری (برکت کی) وجہ سے ہمارے خاندان اور ہمارے شیعوں سے بلاو ۂں کو دُور فرماتا ہے''۔(کمال الدین ج۲، باب ۳۴،ح۲۱،ص۱۷۱)

اگر منتظر کو امام علیہ السلام کی معرفت حاصل ہو جائے تو پھر وہ اسی وقت سے خود کو امام علیہ السلام کے مورچہ پر دیکھے گا اور احساس کرے گا کہ اپنے امام سے تعلق ہے اور یہی تعلق اس کی نجات کا وسیلہ بن جائے گا معرفت کے بارے مزیدمعلومات کے لئے معرفت امام زمانہ علیہ السلام اور ہماری ذمہ داریاں کامطالعہ کریں۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو معرفت مطلوب ہے وہ سادہ پہچان اور نسبی آگاہی سے بڑھ کر ہے، اس میں تسلیم اور اپنے امام سے ولایت و محبت اور ان کی اطاعت کو اپنے لئے واجب قرار دینا ہے اوریہ جاننا ہے کہ ان کی جانب سے کیا مجھ پر واجب ہے اور میرے مولا مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟

مثال

حضرت امام حسین علیہ السلام کو کربلا میں موجود سارے لوگ خاندانی پس منظر سے پہچانتے اور جانتے تھے لیکن آپ کو امام علیہ السلام تسلیم نہیں کرتے تھے اور آپ علیہ السلام کی اطاعت کو واجب اور فرض نہیں جانتے تھے گویا وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو رسول اللہ کا قائمقام، جانشین اور خلیفہ سمجھتے تھے،آپ کے فضائل جانتے تھے آپ کے نسب سے آگاہ تھے ، لیکن آپ کو اپنا امام ورہبر،قائد اور واجب اطاعت خلیفہ رسول نہیں جانتے تھےپس ایسے لوگ ہی کفر و جہالت کی موت مر گئے ۔

بالکل اسی طرح امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت کامسئلہ ہے کہ آج رسول اللہ کے خلیفہ، وصی، قائمقام امام مہدی علیہ السلام ہیں ان کی اطات اسی طرح فرض ہے جس طرح رسول اللہ کی اطاعت فرض ہے، ایسا ایمان ہی انسان کو کفر و جاہلیت کی موت سے بچاتاہے۔

امام علیہ السلام کے ساتھ عہد و پیمان

ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ روزانہ اپنے امام علیہ السلام سے عہدوپیمان باندھے اور آپ سے بیعت کی تجدید کرے، اس کے لئے دعاؤں اور زیارات کے پڑھنے کا حکم وارد ہوا ہے جو کہ مفاتیح الجنان اور دعاؤں کی کتابوں میں موجود ہیں، اس میں دعائے عہدمشہور ہے جسے روزانہ صبح کی نماز کے بعد پڑھنے کا حکم ہے روایت میں وارد ہواہے۔

''جو شخص چالیس دن تک ہر صبح کو اپنے خدا سے یہ عہد کرے تو خدا ان کو ہمارے قائم (علیہ السلام) کے ناصر و مددگار قرار دے گا، اور اگر امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے اس کی موت بھی آجائے تو خداوند عالم اس کو قبر سے اُٹھائے گا (تاکہ حضرت قائم علیہ السلام کی نصرت و مدد کرے)....

وحدت اور ہم دلی

قبیلہ انتظار کے ہر فرد کا شخصی فرائض اور ذمہ داری کے علاوہ انتظار کرنے والے اپنے امام(علیہ السلام) کے اہداف اور مقاصد کے سلسلہ میں خاص منصوبہ بندی کریں، دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ انتظار کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ اس راہ میں سعی و کوشش کریں جس سے ان کا امام راضی اور خوشنود ہو۔

لہٰذا انتظار کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے امام سے کئے ہوئے عہد و پیمان پر باقی رہیں تاکہ امام مہدی علیہ

السلام کے ظہور کے لئے راستہ ہموار ہو جائے۔
امام عصر علیہ السلام اپنے بیان میں اس طرح کے افراد کے لئے یہ بشارت دیتے ہیں:
"اگر ہمارے شیعہ (کہ خداوند عالم ان کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا کرے) اپنے کئے ہوئے عہد و پیمان پر ایک دل اور مصمم ہوں تو ہرگز (ہمارے) دیدار کی نعمت میں دیر نہیں ہو گی اور مکمل و حقیقی معرفت کے ساتھ ہماری ملاقات جلد ہی ہو جائے گا"۔ (احتجاج، ج ۲، ش ۰۶۳، ص ۶۰۰)
وہ عہد و پیمان وہی ہے جو نکتہ خدا اور الٰہی نمائندوں کے کلام میں بیان ہوا ہے، جن میں سے چند اہم چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:
۱۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کی پیروی کرنے کی ہر ممکن کوشش، اور آئمہ علیہم السلام کے چاہنے والوں سے دوستی اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرنا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا:
"خوش نصیب ہے وہ شخص جو میری نسل کے قائم کو اس حال میں دیکھے کہ ان کے قیام سے پہلے خود ان کی اور ان سے پہلے ائمہ کی پیروی کرے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرے، تو ایسے افراد میرے دوست اور میرے ساتھی ہیں اور روز قیامت میرے نزدیک میری اُمت کے سب سے عظیم افراد ہیں"۔ (کمال الدین، ج۱، باب ۵۲، ح ۲، ص ۵۳۵)۲۔ دین میں تحریفات، بدعتوں اور معاشرہ میں پھیلتی ہوئی برائیوں اور فحشاءکے مقابلہ میں انتظار کرنے والوں کو بے توجہ نہیں رہنا چاہیے، بلکہ نیک سنتوں اور اخلاقی اقدار کو بھلائے جانے پر ان کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔
حضرت رسول اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:
"البتہ اس امت کے آخری زمانہ (آخر الزمان) میں ایک گروہ آئے گا جس کا ثواب اسلام میں سبقت کرنے والوں کی طرح ہو گا، وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوں گے اور اہل فتنہ (و فساد) سے جنگ (مقابلہ) کرتے ہوں گے"۔ (دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۱۵)
۳۔ ظہور کا انتظار کرنے والوں کا یہ فریضہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ تعاون اور نصرت و مدد کو اپنے منصوبوں میں پیش نظر رکھیں اور اس معاشرہ کے افراد تنگ نظری اور خود پرستی سے پرہیز کرتے ہوئے معاشرہ میں غریب اور نیازمند لوگوں پر دھیان دیں، اور ان کے سلسلہ میں لاپرواہی نہ کریں۔
شیعوں کی ایک جماعت نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے نصیحت فرمانے کی درخواست کی تو امام علیہ السلام نے فرمایا:
"تم میں سے صاحب حیثیت لوگ غریبوں کی مدد کریں اور مالدار افراد نیازمندوں کے ساتھ محبت و مہربانی سے پیش آئیں اور تم میں سے ہر شخص دوسرے کی نسبت نیک نیتی سے کام لے"۔(بحارالانوار، ج ۲۵، باب ۲۲، ص ۳۲۱) قابل ذکر ہے کہ اس تعاون اور مدد کا دائرہ فقط ان کے اپنے علاقہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ انتظار کرنے والوں کا خیر اور احسان دور دراز علاقوں میں بھی پہنچتا ہے کیونکہ انتظار کے پرچم تلے کسی طرح کی جدائی اور غیریت کا احساس نہیں ہوتا۔
۴۔ انتظار کرنے والے معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ معاشرہ میں مہدی رنگ و بو پیدا کریں، ان کے نام اور ان کی یاد کا پرچم ہر جگہ لہرائیں اور امام علیہ السام کے کلام اور کردار کو اپنی گفتگو اور عمل کے ذریعہ عام کریں اور اسی راہ میں اپنے پورے وجود کے ذریعہ کوشش کریں کہ بے شک ائمہ معصومین علیہم السلام کا لطف خاص ان کے شامل حال ہو گا۔
عبد الحمید واسطی، امام محمد باقر علیہ السلام کے صحابی آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:
"ہم نے اَم رِفَرَج (ظہور) کے انتظار میں اپنی پوری زندگی وقف کر دی، جو ہم میں سے بعض کے لئے پریشانی کا باعث ہوا!
امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:
اے عبد الحمید! کیا تم یہ گمان کرتے ہوئے کہ خداوند عالم نے اس بندہ کے لئے جس نے اپنے خداوند عالم کے لئے وقف کر دیا ہے اس کے لئے مشکلات سے نجات کے لئے کوئی راستہ نہیں قرار دیا ہے؟ خدا کی قسم! اس نے ایسے لوگوں کے لئے راہِ حل قرار دی ہے، خداوند عالم رحمت کرے اس شخص پر جو ہمارے امرِ (ولایت) کو زندہ رکھے"۔
(بحارالانوار، ج ۲۵، باب ۲۲، ح ۶۱، ص ۶۲۱)
آخری نکتہ یہ ہے کہ انتظار کرنے والے معاشرہ کو کوشش کرنی چاہیے کہ تمام اجتماعی پہلوؤں میں دوسرے معاشروں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے لئے نمونہ قرار پائے اور منجی عالم بشریت کے ظہور کے لئے تمام لازمی راستوں کو ہموار کرے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انتظار کے فوائد

بعض لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ عالمی پیمانے پر اصلاح کرنے والے (امام علیہ السلام) کا انتظار انسان کو حالت جمود اور غیر ذمہ داری میں قرر دے دیتا ہے۔ جو لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ایک عالمی سطح پر اصلاح کرنے والا آئے گا اور ظلم و جور اور برائیوں کا خاتمہ کر دے گا تو وہ برائیوں اور پستیوں کے سامنے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں اور خود کوئی قدم نہ اُٹھائیں بلکہ خاموش رہیں اور ظلم و ستم کو دیکھتے رہیں!

لیکن یہ نظریہ ایک سطحی اور معمولی ہے، نیز اس مینوقت نظر سے کام نہیں لیا گیا ہے کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کے انتظار کے سلسلہ میں بیان ہونے والے مطالب کے پیش نطر روشن ہے کہ انتظار کا مسئلہ اپنی بے مثال خصوصیات اور امام مہدی علیہ السلام کی بے مثال عظمت کے پیش نظر نہ صرف انسان میں جمود اور بے توجہی پیدا نہیں کرتا بلکہ تحریک اور شکوفائی کا بہترین وسیلہ ہے۔

انتظار، منتظر میں ایک مبارک اور بامقصد جذبہ پیدا کرتا ہے اور منتظر جتنا بھی انتظار کی حقیقت کے نزدیک ہوتا جاتا ہے مقصد کی طرف اس کی رفتار بھی اتنی ہی تیزہوتی جاتی ہے۔ انتظار کے زیر سایہ انسان خود پرستی سے آزاد ہو کر خود کو اسلامی معاشرہ کا ایک حصہ تصور کرتا ہے۔ لہٰذا معاشرہ کی اصلاح کے لئے حتی الامکان کوشش کرتا ہے اور جب معاشرہ ایسے افراد سے تشکیل پاتا ہو تو پھر اس معاشرہ میں فضیلت اور اقدار رائج ہونے لگتی ہیں اور معاشرہ کے سب لوگ نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے لگتے ہیں اور ایسے ماحول میں جو کہ اصلاح، کمال، اُمید اور نشاط بخش فضا اور تعاون و ہمدردی کا ماحول ہے، دینی عقائد اور مہدوی نظریہ معاشرہ کے افراد میں پیدا ہوتا ہے اور اس انتظار کی برکت سے منتظرین فساد اور برائیوں کے دلدل میں نہیں پھنستے بلکہ اپنی دینی حدود اور عقائدی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

انتطار کے زمانہ میں پیش آنے والی مشکلات میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور خداوند عالم کے وعدہ کے پورا ہونے کی اُمید میں ہر مصیبت اور پریشانی کو برداشت کر لیتے ہیں اور کسی بھی وقت سستی اور مایوسی کے شکار نہیں ہوتے۔

واقعاً کونسا ایسا مکتب ہو گا جس میں اس کے ماننے والوں کے لئے ایک روشن مستقبل پیش کیا گیا ہو؟ ایسا راستہ جو الٰہی نظریہ کے تحت طے کیا جاتا ہو جس کے نتیجہ میں اجر عظیم حاصل ہوتا ہو، یہ مکتب، اہل البیت علیہ السلام کا ہی ہے جس کے پیروشیعہ ہیں۔

انتظار کرنے والوں کے لئے ثواب

خوش نصیب ہے وہ شخص جو نیکیوں کے انتظار میں نظریں بچھائے ہوئے ہے۔ واقعاً کتنا عظیم ثواب ہے ان لوگوں کے لئے جو امام مہدی علیہ السلام کی عالمی حکومت کا انتظار کرتے ہیں اور کس قدر عظیم رتبہ ہے ان لوگوں کا جو قائم آل محمد علیہم السلام کے حقیقی منتظر ہیں۔ مناسب ہے کہ انتظار کی گفتگو کے آخر میں جام انتظار نوش کرنے والوں کی بے مثال فضائل اور سنان کو بیان کریں اوراس بارے معصومین علیہم السلام کے بیانات کو آپ حضرات کے سامنے پیش کریں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:"ائم آل محمد کے وہ شیعہ خوش نصیب ہینجو غیبت کے زمانہ میں ان کے ظہور کا انتظار کریں گے اور ان کے ظہور کے زمانہ میں ان کی اطاعت اور پیروی کرینگے، یہی لوگ خداوند عالم کے محبوب ہیں جن کے لئے کوئی غم و اندوہ نہ ہو گا"۔ (کمال الدین، ج ۲، باب ۳۳، ح ۴۵، ص ۹۳)

واقعاً اس سے بڑھ کر ان کے لئے اور کیا فضیلت ہو گی کہ جن کے سینہ پر خداوند عالم کی دوستی کا تمغہ ہو، اور وہ کیوں کسی غم و اندوہ میں مبتلا ہوں حالانکہ ان کی زندگی اور موت دونوں کی قیمت بہت بلند و بالا ہے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:"جو شخص ہمارے قائم علیہ السلام کی غیبت کے زمانہ میں ہماری ولایت پر قائم رہے تو خداوند عالم اس کو شہدائے بدر و اُحد کے ہزار شہیدوں کا ثواب عطا کرے گا" ۔ (کمال الدین، ج ۲، باب ۱۳، ح ۶، ص ۲۹۵)

جی ہاں! غیبت کے زمانہ میں جو لوگ اپنے امام زمانہ علیہ السلام کی ولایت اور اپنے امام سے کئے ہوئے عہد و پیمان پر باقی رہیں تو وہ ایسے فوجی ہیں جنھوں نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ مل کر دشمنان خدا سے جنگ کی ہو اور اس کارزار میں اپنے خون میننہائے ہوں! وہ منتظرین جو فرزندہ رسول امام زمانہ علیہ السلام کے انتظار میں جان برکف کھڑے ہوئے ہیں وہ ابھی سے جنگ کے میدان میں اپننے امام کے ساتھ موجود ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:"اگر تم (شیعوں میں) سے کوئی شخص (امام مہدی علیہ السلام) کے ظہور کے

انتظار میں مر جائے تو وہ شخص گویا اپنے امام علیہ السلام کے خیمہ میں ہے۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے تھوڑا صبر کرنے کے بعد فرمایا: بلکہ اس شخص کی طرح ہے جس نے امام علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنگ میں تلوار چلائی ہو اور اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رکاب میں شہادت کے درجہ پر فائز ہوا ہو"۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۶۲۱)

یہ وہ لوگ ہیں جن کو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے صدیوں پہلے اپنا بھائی اور دوست قرار دیا ہے اور ان سے اپنی قلبی محبت اور دوستی کا اعلان کیا ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"ایک روز پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اپنے اصحاب سے فرمایا: پالنے والے! مجھے میرے بھائیوں کو دکھلا دے اور اس جملہ کو دو بار تکرار کیا، آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے اصحاب نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: تم لوگ میرے اصحاب ہو لیکن میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو آخر الزمان میں مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ اُنہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا! خداوند عالم نے ان کا نام مع ولدیت مجھے بتایا ہے........ ان میں سے ہر ایک کا اپنے دین پر ثابت قدم رہنا اندھیری رات میں "گون" نامی درخت سے کانٹا توڑنے اور دہکتی ہوئی آگ کو ہاتھ میں لینے سے کہیں زیادہ سخت ہے، وہ ہدایت کے مشعل ہیں جن کو خداوند عالم خطرناک فتنہ و فساد سے نجات عطا کرے گا"۔(بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۲۱)

نیز پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: خوس نصیب ہے وہ شخص جو ہم اہل بیت کے قائم کو پائے، حالانکہ وہ ان کے قیام سے پہلے ان کی اقتداءکرتے ہیں، وہ لوگ ان کے دوستوں کو دوست رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہیں، نیز ان سے پہلے ہم سے محبت رکھتے ہیں، وہ میری حب اور مودّت کے مالک ہیں وہ میرے نزدیک میری اُمت کے سب سے گرامی افراد ہیں"۔ (کمال الدین، ج ۱، باب ۵۲، ح ۲، ص ۵۳۵)

لہٰذا جو افراد پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے نزدیک اتنا عظیم مرتبہ رکھتے ہیں اور وہی خداوند عالم کے خطاب سے مشرف ہوں گے اور وہ بھی ایسی آواز جو عشق و محبت ے بھری ہو گی اور جو خداوند عالم سے نہایت قربت کی عکاسی کرتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"ایک زمانہ وہ آئے گا کہ مومنین کا امام غائب ہو گا، پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ میں ہماری ولایت پر ثابت قدم رکھے، بے شک انکی کم سے کم جزا یہ ہو گی کہ خداوند عالم ان سے خطاب فرمائے گا: اے میرے بندو! تم میرے راز (اور امام غائب) پر ایمان لائے ہو، اور تم نے اس کی تصدیق کی ہے، پس میری طرف سے بہترین جزا کی بشارت ہو، تم حقیقت میں میرے بندے ہو، تمہارے اعمال کو قبول کرتا ہوں اور تمہاری خطاو ٔں سے درگزر کرتا ہوں اور تمہاری (برکت کی) وجہ سے اپنے بندوں پر نازل کرتا ہوں اور بلاو ٔں کو دور کرتا ہوں اگر تم (لوگوں کے درمیان) نہ ہوتے تو پھر (گنہگار لوگوں پر) ضرور عذاب نازل کر دیتا " (کمال الدین، ج ۱، باب ۳۲، ح ۵۱، ص ۲۰۶) لیکن ان انتظار کرنے والوں کو کسی چیز کے ذریعہ آرام اور سکون ملتا ہے اور ان کی انتظار کی گھڑیاں کب ختم ہو گی؟ کس چیز سے ان آنکھوں میں ٹھنڈک ملے گی ، اور ان کے بے قرار دلوں کو کب چین و سکون ملے گا؟ کیا جن لوگوں نے عمر بھر انتظار کے راستہ پر قدم بڑھایا ہے اور تمام تر مشکلات کے باوجود اسی راستہ پر گامزن رہے ہونتاکہ مہدی منتظر (علیہ السلام) کے سرسبز چمن میں قدم رکھیں اور اپنے محبوب و معشوق کی ہم نشینی سے کم پر راضی نہ ہوں؟ اور واقعاً اس سے بہترین اور کیا انجام ہو سکتا ہے اور اس سے بہتر اور کونسا موقع ہو سکتا ہے؟

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"خوش نصیب ہیں ہمارے وہ شیعہ جو ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ہماری دوسری کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور ہم سے دوستی رکھیں اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کریں، وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے، وہ ہماری امامت و رہبری پر راضی ہیں (اور ہماری امامت کو قبول کرتے ہیں) اور ہم بھی ان کے شیعہ ہونے سے راضی اور خوشنود ہیں۔ خوش نصیب ہیں! خدا کی قسم! یہ افراد روز قیامت ہمارے ساتھ ہمارے مرتبہ میں ہمارے ساتھ ہوں گے"۔ (کمال الدین، ج ۲، باب ۴۳، ح ۵، ص ۳۴)

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاص:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انتظار کا معنی چشم براہ ہونا ہے اس کا لازمہ یہ ہے کہ انسان بے پرواہ نہ ہو بلکہ انتظار کے مقصد کے لئے کوشش کرے۔
روایات میں ظہور مہدی علیہ السلام کے انتظار کی ایک بہترین عمل کے عنوان سے توصیف کی گئی ہے۔
ظہور مہدی علیہ السلام کے انتظار کی خصوصیات ظہور کے اہداف کو پورا کرنے کے لئے عزم و اشتیاق پیدا کرتی ہے
بالفاظ دیگر منتظرین کی روح میں عدالت و نشاط پیدا کرتی ہیں۔
ظہور مہدی علیہ السلام کا انتظار انسان کی فردی و اجتماعی جہت میں بہت سے اثار و ثمرات رکھتا ہے۔
منتظرین کے اہم ترین وظائف امام علیہ السلام کی شناخت، ان سے اسوہ لینا، حضرت کی یاد، اور ان کے ہمقدم ہونا ہے۔
روایات کی رو سے منتظرین کا اجر شہدائے صدر اسلام کے اجر کے مساوی شمار کیا گیا ہے۔

درس کے سولات:
۱۔ انتظار کا معنی اور امام علیہ السلام کے انتظار کی خصوصیات بیان کریں؟
۲۔ انتظار کی جہات بیان کریں؟
۳۔ منتظرین ظہور کے اہم ترین وظائف میں سے تین موارد کی تشریح کریں؟
۴۔ انتظار کے فرد و معاشرتی آثار کیا ہیں؟
۵۔ امام سجاد علیہ السلام نے ولایت اہل بیت علیہم السلام پر ثابت قدم منتظرین کے اجر کو کس چیز کے مساوی بیان کیا ہے؟
ة....ة....ة....ة

دسواں درس

ظہور کا زمانہ

مقاصد:

۱ظہور کے اسباب کی معرفت
۲۔ حضرت (عج) کے ظہور کی نشانیوں سے آگاہی

فوائد:
۱۔ ظہور کی راہ ہموار کرنے کے لئے انسان کے رویہ اورکردار پر توجہ
۲۔ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی علامات کے بارے آگاہی
۳۔ مہدی ہونے کے جھوٹے دعویداروں کی تکذیب کرن

تعلیمی مطالب:
۱۔ مقدمہ
ظہور سے پہلے کی دُنیا کے حالات پر ایک نگاہ
۲۔ شرائط اور علامات سے مراد اور ان دونوں میں فرق
۳۔ ظہور کی شرائط اور اسباب (وہ چیزیں جو ظہور کے متحقق ہونے میں دخالت رکھتی ہیں)
۴۔ ظہور کی علامات اور نشانیاں (یقینی اور غیر یقینی نشانیاں)

دُنیا کے حالات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے
قارئین کرام! ہم نے گذشتہ ابحاث میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت اور اس کے فلسفہ کے بارے بیان

کیا ہے، کہ خدا کی آخری حجت غائب ہے یہاں تک کہ جب ان کے ظہور کا راستہ ہموار ہو جائے گا تو وہ ظہور فرمائیں گے اور دُنیا کو براہ راست ہدایت سے فیضیاب فرمائیں گے اگرچہ غیبت کے زمانہ میں بشریت اس طرح عمل کر سکتی ہے جس سے امام علیہ السلام کے ظہور کا راستہ جلد از جلد ہموار ہو جائے لیکن شیطان اور ہوائے نفس کی پیروی اور قرآن کی صحیح تربیت سے دور رہنے نیز معصومین علیہم السلام کی ولایت اور رہبری کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے غلط راستہ پر چل پڑی ہے اور ہر روز دُنیا میں ظلم و ستم کی نئی بنیاد رکھی جاتی ہے اور دُنیا بھر میں ظلم و ستم بڑھتا جا رہا ہے، بشریت اس راستہ کے انتخاب سے ایک بہت بُرے انجام کی طرف بڑھتی جا رہی ہے، ظلم و جور سے بھری دُنیا، جس میں فساد اور تباہی، اخلاقی و نفسیاتی امن و امان سے خالی زمانہ، معنویت اور پاکیزگی سے خالی زندگی، ظلم و ستم سے لبریز معاشرہ کہ جس میں ماتحت لوگوں کے حقوق کی پامالی وغیرہ نہ ہو۔ یہ چیزیں غیبت کے زمانہ میں انسان کا نامہ اعمال ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں صدیوں پہلے معصومین علیہم السلام نے پشین گوئی فرمائی تھی اور اس زمانہ کی سیاہ تصویر پیش کی تھی۔

حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے ایک صحابی سے فرماتے ہیں:"جب تم دیکھو کہ ظلم و ستم عام ہو رہا ہے، قرآن کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے، ہوا و ہوس کی بنا پر تفسیر کی جا رہی ہے، اہل باطل، حق پرستوں پر سبقت لے رہے ہیں، ایماندار افراد خاموش بیٹھے ہوئے ہیں، رشتہ داری کے تعلقات ختم ہو رہے ہیں، چاپلوسی (خوشامدی) بڑھ رہی ہے، نیکیوں کا راستہ خالی ہو رہا ہے اور برائیوں کے راستہ پر بھیڑ دکھائی دے رہی ہے، حلال، حرام ہو رہا ہے اور حرام، حلال شمار کیا جا رہا ہے، بہت سا مال و دولت خدا کے غیظ و غضب (گناہوں اور برائیوں) میں خرچ کیا جا رہا ہے، حکومتی کارندوں میں رشوت کا بازار گرم ہے، نا درست کھیل اس قدر رائج ہو چکے ہوں کہ کوئی بھی انکی روک تھام کی جرا ت نہیں کرتا، لوگ قرآنی حقائق سننے کے لئے تیار نہیں، لیکن باطل اور فضول چیزیں سننا ان کے لئے آسان ہے، ریاکاری کےلئے خانہ خدا کا حج کیا جا رہا ہے، لوگ سنگدل ہو رہے ہیں، (محبت کا جنازہ نکل رہا ہے) اگر کوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے تو اس کو نصیحت کی جاتی ہے کہ یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے، ہر سال ایک نیا فتنہ اور نئی بدعت پیدا ہو رہی ہے، (جب تم یہ دیکھ لو کہ حالات اس طرح کے ہو رہے ہیں تو) اپنے کو محفوظ رکھنا اور اس خطرناک ماحول سے نجات کے لئے خدا کی پناہ طلب کرنا کہ ظہور کا زمانہ نزدیک ہے۔ (کافی، ج ۷، ص ۸۲)

البتہ ظہور سے پہلے کی یہ سیاہ تصویر اکثر لوگوں کی ہو گی، کیونکہ اس زمانہ میں بھی بعض مومنین ایسے ہوں گے جو خدا سے کئے ہوئے اپنے عہد و پیمان پر باقی ہوں گے اور اپنے دینی عقائد کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوں گے وہ زمانہ کے رنگ میں نہیں رنگے جائیں گے اور اپنی زندگی کا انجام برا نہیں کریں گے، یہ افراد خداوند عالم کے بہترین بندے اور آئمہ علیہم السلام کے سچے شیعہ ہوں گے جن کے بارے میں روایات میں مدح و تعریف ہوئی ہے، یہ لوگ خود بھی نیک ہوں گے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ہوں گے، کیونکہ وہ اس بات میں بہتری سمجھتے ہیں کہ نیکیوں اور خوبیوں کو رائج کرنے اور ایمان کے عطر سے ماحول کو خوشگوار بنانے سے نیکیوں کے امام کا ظہور جلد ہو سکتا ہے اور ان کے قیام اور حکومت کا راستہ ہموار کیا جا سکتا ہے، کیونکہ برائیوں کا مقابلہ اسی وقت کیا جا سکتا ہے کہ جب مصلح اور موعود کے ناصر و مددگار ہوں۔

اور ہمارا پیش کردہ یہ نظریہ اس نظریہ کے بالکل برعکس ہے جس میں برائیوں کے پھیلانا ظہور میں جلدی کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ کیا واقعاً یہ بات قابل قبول ہے کہ مومنین برائیوں کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کریں تاکہ معاشرہ میں برائیاں پھیلتی رہیں اور اس طرح امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا راستہ فراہم ہو؟ کیا نیکیوں اور فضائل کا رائج کرنا امام علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کا سبب نہیں قرار پائے گا؟امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک ایسا فرض ہے جو ہر مسلمان پر یقینی طور پر واجب ہے جس کو کسی بھی زمانہ میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کے لئے برائیوں اور ظلم و ستم کو پھیلانا کس طرح سبب بن سکتا ہے؟جیسا کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:"اس (مسلمان) اُمت کے آخر میں ایک ایسی قوم آئے گی جن کا اجر و ثواب صدر اسلام کے مسلمانوں کے برابر ہو گا، وہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انجام دیتے ہوں گے اور فتنہ و فساد اور برائیوں کا مقابلہ کرتے ہوں گے"۔ (معجم احادیث الامام المہدی علیہ السلام، ج۱، ص ۹۴)

جیسا کہ متعدد روایات میں بیان ہوا ہے کہ دُنیا ظلم و ستم سے بھر جائےگی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام انسان ظالم بن جائیں گے بلکہ خدائی راستہ پر چلنے والے موجود ہوں گے اور مختلف معاشروں میں اخلاقی فضائل کی خوشبو دلوں کو معطر کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ لہٰذا ظہور سے قبل کا زمانہ اگرچہ ایک تلخ زمانہ ہوگا لیکن ظہور کے شیرین زمانہ پر ختم ہو گا، اگرچہ وہ ظلم و ستم اور برائیوں کا زمانہ ہو گا لیکن اس زمانہ میں پاک رہنا اور دوسروں کو نیکیوں کی دعوت دینا منتظرین کا لازمی فریضہ ہو گا، اور قائم آل محمد علیہم السلام کے ظہور میں براہ راست مو ثر ہو گا۔ اس حصہ کو حضرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام مہدی (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے کلام پر ختم کرتے ہیں، چنانچہ آپ نے فرمایا:''ہمیں اپنے شیعوں سے کوئی چیز دور نہیں رکھتی مگر ان کے (برے) اعمال جو ہم تک پہنچتے ہیں اور ہم ان اعمال کو پسند نہیں کرتے اور ان کے لئے ایسا مناسب بھی نہیں سمجھتے ہیں''۔ (احتجاج، ج ۲، ش ۳۶۰، ص ۲۰۶)

ظہور کا راستہ ہموار کرنے کے اسباب اور ظہور کی نشانیاں
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی کچھ نشانیاں اور شرائط ہین جن کو ظہور کے اسباب اور ظہور کی نشانیوں کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسباب کا مہیا ہونا ظہور میں واقعی طور پر اثر رکھتا ہے اس طرح کہ ان اسباب کے ہموار کرنے سے امام علیہ السلام کا ظہور ہو جائے گا اور ان کے بغیر ظہور نہیں ہو سکتا لیکن علامات اور نشانیاں ظہور میں کوئی اثر نہیں رکھتی بلکہ صرف ظہور کی نشانی ہیں جن کے ذریعہ ظہور کے زمانہ یا ظہور کے قریب ہونے کو پہچانا جا سکتا ہے۔
مذکورہ فرق کے پیش نظر بخوبی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ظہور کی شرائط اور اسباب کا مہیا ہونا نشانیوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے، لہٰذا نشانیوں کو تلاش کرنے سے پہلے ان شرائط پر توجہ کریں اور اپنی طاقت کے لحاظ سے ان شرائط کے پیدا کرنے کے لئے کو شش کریں، اسی وجہ سے ہم پہلے ظہور کے اسباب مہیا ہونے اور ظہور کی شرائط کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں اور آخر میں ظہور کی نشانیوں کو مختصر طور پر بیان کریں گے۔

ظہور کی شرائط اور اسباب
کائنات کی ہر چیز اپنی شرائط اور اپنے اسباب مہیا ہونے سے وجود میں آ جاتی ہے۔ اور ان کے بغیر کوئی بھی چیز وجود میں نہیں آتی، ہر زمین دانہ کی پروش کی لیاقت نہیں رکھتی اور ہر طرح کی آب و ہوا ہر گل و سبزہ کی رشد و نمو کے لئے مناسب نہیں ہے، ایک کاشتکار زمین سے اسی وقت اچھی فصل کاٹنے کا منتظر ہو سکتا ہے جب اس نے فصل کاٹنے کی لازمی شرائط کو پورا کیا ہو۔
اسی بنیاد پر ہر انقلاب اور اجتماعی واقعہ بھی شرائط اور اسباب کے مہیا ہونے پر موقوف ہوتا ہے، جس طرح سے ایران کا اسلامی انقلاب بھی شرائط اور اسباب کے ہموار ہونے کے بعد کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عالمی انقلاب کہ جو دُنیا کا سب سے بڑا انقلاب ہو گا، بھی اسی قانون کے تحت ہے اور جب تک اس کے اسباب اور شرائط پورے نہ ہو جائیں اس وقت تک واقع نہیں ہو سکتا۔
اس گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں یہ تصور نہ آئے کہ قیام اور امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا مسئلہ نظام خلقت سے الگ ہے اور آپ کی اصلاحی تحریک ہی معجزہ کی بنا پر اور اسباب و علل کے بغیر واقع ہو گی، بلکہ قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور سنت الٰہی یہ ہے کہ کائنات کے تمام امور عموماً اسباب و عمل کی بنیاد پر انجام پاتے ہیں۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:''خداوند عالم تمام چیزوں کو فقط اسباب و علل کے تحت انجام دیتا ہے''۔ (میزان الحکمة، ج۵، ح ۸۶۱۶)
ایک روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا:
''کہتے ہیں کہ جب امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا ظہور ہو گا تو تمام امور ان کی مرضی کے مطابق ہوں گے''۔
امام علیہ السلام نے فرمایا: ہرگز ایسا نہیں ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر طے یہ ہو کہ ہر کسی کا کام خود بخود ہو جایا کرتا تو پھر ایسا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے لئے ہونا چاہیے تھا''۔ (غیبت نعمانی، باب ۵۱، ح ۲)
البتہ مذکورہ گفگتو کے یہ معنی نہیں ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت غیبی اور آسمانی امداد نہیں ہو گی بلکہ مقصد یہ ہے کہ غیبی امداد کے ساتھ ساتھ عام شرائط اور حالات کا ہموار ہونا بھی ضروری ہے۔
اس تمہید کے پیش نظر ضروری ہے کہ پہلے ظہور کی شرائط کو پہچانا جائے اور پھر ان کو ہموار کرنے کے لئے کوشش کریں۔
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے قیام اور عالمی انقلاب کی اہم ترین شرائط اور اسباب میں سے درج ذیل چار چیزیں ہیں جن کے بارے میں الگ الگ بحث کی جاتی ہے۔

الف: منصوبہ بندی
یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ہر اصلاحی تحریک میں دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:
۱۔ معاشرہ میں موجود برائیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک مکمل منصوبہ بندی۔
۲۔ معاشرہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے مکمل اور مناسب قوانین جو حکومت کے عادلانہ نظام میں تمام انفرادی اور اجتماعی حقوق کا ضامن ہو اور اس کی بنا پر معاشرہ ترقی کرکے اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ قرآن کریم کی تعلیمات اور سنت معصومین علیہم السلام کہ جو حقیقی اسلامی ہے، بہترین قانون کے عنوان سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہو گی اور آپ اس الٰہی جاویدانہ دستور العمل کی بنیاد پر عمل کریں گے (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:)یعمل بکتاب اللّٰہ، لا یری نکرا الا انکرہ(''وہ کتاب خدا (یعنی قرآن) کے مطابق عمل کریں گے اور کسی برائی کو نہیں دیکھیں گے مگر اس کا انکار کریں (یعنی ہر برائی کا مقابلہ کریں گے)''۔ بحارالانوار، ج ۱۵، ۱۴۱) قرآن ایسی کتاب ہے جس کی آیات کا مجموعہ اس خداوند عالم کی طرف سے نازل ہوا جو انسان کے تمام پہلوؤں اور اس کی مادی و معنوی ضرورتوں سے واقف ہے، لہٰذا امام زمانہ علیہ السلام کا عالمی انقلاب منصوبہ بندی اور حکومتی قوانین کے لحاظ سے بے نظیر بنیاد پر استوار ہو گا، اور کسی بھی دوسری اصلاحی تحریک سے قابل موازنہ نہیں ہے۔ اس دعویٰ پر گواہ یہ ہے کہ آج کی دنیا نے تجربہ کرتے ہوئے ان بشری قوانین کے ضعیف اور کمزور ہونے کا اعتراف کیا ہے اور آہستہ آہستہ آسمانی قوانین کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتی جا رہی ہے۔ ''آلوین ٹافلر'' امریکی سیاسی مشاور، عالمی معاشرہ کو بحرانی حالت سے نکالنے اور اس کی اصلاح کے لئے ''تیسری موج'' (اس کا کہنا ہے کہ اب تک زمانہ میں دو بڑے انقلاب رونما ہوئے ہیں ایک زراعتی انقلاب، اور دوسرا صنعتی انقلاب، جس نے دُنیا میں ایک عظیم انقلاب ایجاد کیا ہے۔ تیسرا انقلاب آنے ولا ہے جو الیکٹرونک اور صنعتی انقلاب سے بلند تر ہے۔) کا نظریہ پیش کرتا ہے لیکن اس سلسلہ میں حیرت انگیز باتوں کا اقرار کرتا ہےہمارے (مغربی) معاشرہ میں مشکلات اور پریشانیوں کی فہرست اتنی طولانی ہے جس کی کوئی انتہاءنہیں ہے۔ مسلسل صنعتی کلچر (اور کاروباری نظام) کے متزلزل ہونے اور فساد بے کفایتی کی کشمکش کی وجہ سے اخلاقی تنزل اور برائیوں کی بومشام انسانیت کو آزار دے رہی ہے جس کے نتیجہ میں غم و غصہ کا اظہار اور تبدیلی کے لئے دباؤ بڑھتا جا رہا ہے، چنانچہ ان دباؤ کے جواب میں ہزاروں ایسے منصوبہ پیش کئے جا چکے ہیں کہ جن کے بارے میں یہ دعویٰ کیاجاتا ہے کہ یہ بنیادی یا انقلابی ہیں، لیکن متعدد بار نئے قوانین اور مقرارات، منصوبے اور دستور العمل جن کو مشکلات کے حل کے لئے پیش کیا گیا ہے، ہماری مشکلات میں روز بروز اضافہ کرتے جا رہے ہیں اور مایوسی اور نااُمیدی کا احساس پیدا ہوتا جا رہا ہے کہ کوئی فائدہ نہیں ہے، کسی کا کوئی اثر نہیں ہے اور یہ احساس ڈیموکریسی نظام کے لئے خطرناک ہے۔ جس کے پیش نظر مثالوں میں بیان ہونے والے ''سفید گھوڑے پر سوار مرد'' کی ضرورت کا انتظار شدت سے کیا جا رہا ہے ۔
(فصلنامہ انتظار، سال دو، ش ۳، ص ۸۹ (نقل از بہ سوی تمدن جدید، ٹالفر، محمد رضا جعفری)

ب: رہبری
ہر انقلاب اور قیام میں رہبر اور قائد کی ضرورت سب سے پہلی ضرورت شمار کی جاتی ہے اور انقلاب جس قدر وسیع اور بلند مقصد کا حامل ہوتا ہے اس انقلاب کا رہبر بھی ان اغراض و مقاصد کے لحاظ سے عظیم و بلند ہونا چاہیے۔
عالمی پیمانہ پر ظلم و ستم سے مقابلہ، عدل و انصاف پر مبنی حکومت اور کرہ زمین پر مساوات برقرار کرنے کے لئے توانا، صاحب علم اور دلسوز رہبر اس انقلاب کا اصلی رکن ہے کہ جو واقعی طور پر اس انقلاب کی صحیح رہبری کر سکے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام جو انبیاءاور اولیاء(علیہم السلام) کے ماحصل ہیں وہ اس عظیم الشان انقلاب کے رہبر کے عنوان سے زندہ اورموجود ہیں۔ صرف وہی ایک ایسے رہبر ہیں جو عالم غیب سے رابطہ کی وجہ سے کائنات کی ہر شئے اور اس کے تمام روابط سے مکمل طور پر آگاہی رکھتے ہیں اور اپنے زمانہ کے سب سے عظیم عالم ہیں۔
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:''آگاہ ہو جاؤ کہ مہدی علیہ السلام تمام علوم کا وارث ہو گا، اور تمام علوم پر احاطہ کئے ہو گا''۔ (نجم الثاقب، ص ۳۹۱)
وہ ایسے واحد رہبر ہیں جو ہر طرح کی قید و بند سے آزاد ہوں گے اور صرف ان کا دل پروردگار عالم کی مرضی کے تحت ہو گا۔ لہٰذا آپعلیہ السلام عالمی انقلاب اور حکومت کے رہبر اور قائد کے لحاظ سے بھی بہترین شرائط کے حامل ہوں گے۔

ج: ناصرین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے لئے ضروری شرائط میں سے آپ کے شائستہ، کارآمد اور لائق انصار یا مددگاروں کا وجود ہے جو اس انقلاب کی پشت پناہی اور حکومتی عہدوں پر رہ کر امام علیہ السلام کی نصرت کریں گے۔ ظاہر سی بات ہے کہ جب ایسا عالمی انقلاب کہ جو آسمانی رہبر کے ذریعہ برپا ہو گا تو پھر اسی لحاظ سے ان کے ناصر و مددگار بھی ہونے چاہئیں، ایسا نہیں ہے کہ جس نے بھی نصرت کا دعویٰ کر لیا وہ ان کی نصرت کے لئے حاضر ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں درج ذیل واقعہ پر توجہ فرمائیں:

حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں ''سہل بن حسن خراسانی'' نامی شیعہ عرض کرتا ہے:

''کیا چیز مانع ہے کہ آپ اپنے مسلم حق (حکومت) کے لئے قیام نہیں کرتے، جبکہ آپ کے ایک لاکھ شیعہ، تلوار چلانے والے اور آپ کی خدمت کے لئے تیار وموجود ہیں؟ امام علیہ السلام نے حکم دیاکہ تنور روشن کیا جائے اور جب اس سے آگ کے شعلے باہر نکلنے لگے تو آپ نے سہل سے فرمایا: اے خراسانی! اُٹھو اور تنور میں کود جاؤ۔ سہل کا گمان تھا کہ امام علیہ السلام اس کی باتوں سے ناراض ہو گئے ہیں چنانچہ اُنہوں نے معافی طلب کرتے ہوئے عرض کیا: آقا مجھے معاف فرما دیں مجھے آگ میںڈال کر سزا نہ دیں! امام علیہ السلام نے فرمایا: تم سے درگزر کرتا ہوں۔ اسی موقع پر ہارون مکی آ پہنچے جو امام علیہ السلام کے حقیقی شیعہ تھے، امام علیہ السلام کو سلام کیا، امام نے سلام کا جواب دیا اور بغیر کسی مقدمہ کے فرمایا: اس تنور میں کود جاؤ! ہارون مکی فوراً چوں و چرا کے اس تنور میں کود پڑے اور امام علیہ السلام اس خراسانی سے گفتگو کرنے میں مشغول ہو گئے اور خراسان کے واقعات بیان کرنے لگے جیسا کہ خود امام علیہ السلام وہاں موجود ہوں کچھ دیر بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: اے خراسانی اُٹھو اور تنور کے اندر جھانک کر دیکھو! سہل اُٹھے اور تنور کے اندر ہارون کو دیکھا کہ جو آگ کے شعلوں کے درمیان چار زانو بیٹھے ہوئے ہیں۔

اس موقع پر امام علیہ السلام نے ان سے سوال کیا: خراسان میں ہارون کی طرح کتنے لوگوں کو پہچانتے ہو؟ خراسانی نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں تو ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: یاد رکھو! جب تک ہمیں پانچ ناصر و مددگار نہ مل جائیں اس وقت تک قیام نہیں کرتے ہم بہتر جانتے ہیں کہ کب قیام (اور انقلاب) کا وقت ہے!''۔

(سفینۃ البحار، ج ۸، ص ۱۸۶)

لہٰذا مناسب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے انصار کی صفات اور خصوصیات کو روایات کی روشنی میں پہچانیں تاکہ اس ذریعے سے ہم صحیح طور پر اپنے آپ کو پہچان لیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔

۱۔ معرفت اور اطاعت

امام مہدی علیہ السلام کے ناصر و مددگار خداوند عالم اور اپنے امام کی عمیق شناخت رکھتے ہیں اور مکمل آگاہی کے ساتھ میدان حق میں حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ''وہ ایسے اشخاص ہیں جو خدا کو اس طرح پہچانتے ہیں جو پہچاننے کا حق ہے''۔ (منتخب الاثر، فصل ۸، باب۱، ح ۲، ص ۱۱۶)

امام کی شناخت اور امام کے بارے عقیدہ بھی ان کے وجود کی گہرائیوں میں جڑیں مضبوط کر چکا ہے اور ان کے پورے وجود پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ شناخت امام علیہ السلام کے نام و نشان اور نسب جاننے سے بالاتر ہے۔ معرفت یہ ہے کہ امام کے حق ولائت اور کائنات میں ان کے بلند مرتبہ کو پہچانیں اور یہ وہی معرفت ہے جس سے انکے دل میں محبت کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے اور ان کی اطاعت کےلئے ہمہ تن تیار رہتے ہیں کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا حکم، خدا کا حکم ہے اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ان کی توصیف میں فرمایا: ''وہ لوگ اپنے امام کی اطاعت میں کوشش کرتے ہیں''۔

۲۔ عبادت اور استحکام

امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے یار و مددگار عبادت میں اپنے امام کو نمونہ عمل قرار دیتے ہیں اور شب و روز اپنے خدا کے کی رضایت میں گزارتے ہیں۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے ان کے بارے میں فرمایا:

''رات بھر عبادت کرتے ہیں اور دن میں روزہ رکھتے ہیں ''۔ (یوم الخلاص ص ۴۲۲)

اور ایک دوسرے کلام میں فرماتے ہیں: ''گھوڑوں (یا سوار ہونے والی چیز) پر سواری کی حالت میں بھی خدا کی تسبیح کرتے ہیں''۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۸۰۳) یہی ذکر خدا ہے جس سے فولادی مرد بنتے ہیں، جس کے استحکام اور مضبوطی کو کوئی بھی چیز ختم نہیں کر سکتی۔ حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وہ ایسے مرد ہوں گے کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گویا ان کے دل لوہے کے ٹکڑے ہیں"۔(بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۰۸)

۳۔ جانثاری اور شہادت کی تمنا

امام مہدی علیہ السلام کے انصار کی معرفت ان دلوں کو اپنے امام کے عشق سے لبریز کرتی ہے لہٰذا جنگ کے میدان میں نگینہ کی طرح آپ کو درمئیان میں لے کر اپنی جان ڈھال قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "امام مہدی کے ناصر و مددگار جنگ کے میدان میں آپ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہوں گے اور اپنی جان کو سپر بنا کر اپنے امام کی حفاظت کریں گے"۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۰۸)

اور آپعلیہ السلام نے ہی فرمایا: "وہ راہِ خدا میں شہادت پانے کی تمنا کریں گے"۔

(بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۰۸)

۴۔ شجاعت اور دلیری

امام مہدی علیہ السلام کے ناصر و مددگار اپنے مولا کی طرح شجاع، بہادر اور فولادی مرد ہوں گے۔ حضرت علی السلام ان کی توصیف میں فرماتے ہیں: وہ ایسے شیر ہیں جو اپنے بن سے باہر نکل آئے ہیں اور اگر چاہیں تو پہاڑوں کو بھی ہلا سکتے ہیں"۔(یوم الخلاص، ص ۲۲۴)

۵۔ صبر و بردباری

واضح ہے کہ عالمی ظلم و ستم سے مقابلہ کرنے اور عالمی پیمانہ پر عدل و انصاف کی حکومت قائم کرنے میں بہت سی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہو گا۔ اور امام علیہ السلام کے ناصر و مددگار اپنے امام کے عالمی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مشکلات اور پریشانیوں کو برداشت کریں گے لیکن اخلاص اور تواضع کی بنا پر اپنے کام کو معمولی اور ناچیز شمار کریں گے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "وہ ایسا گروہ ہے جو راہ خدا میں صبر اور بردباری کی وجہ سے خدا پر احسان نہیں جتائیں گے اور چونکہ اپنی جان کو حضرت حق کے حضور میں پیش کر دیں گے اپنے اوپر فخر نہیں کریں گے اور اس چیز کو اہمیت نہیں دیں گے"۔ (یوم الخلاص، ص ۲۲۴)

۶۔ اتحاد اور ہمدلی

حضرت علی علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کے ناصر و مددگاروں کے اتحاد اور ہمدلی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وہ لوگ ایک دل اور ہم آہنگ (یعنی متحد) ہوں گے"۔

(یوم الخلاص، ص ۲۲۳)

اس ہمدلی اور اتحاد کا سبب یہ ہے کہ خود خواہی اور ذاتی مفاد ان کے وجود میں نہیں سمائے گا۔ وہ صحیح عقیدہ کے ساتھ ایک پرچم کے نیچے اور ایک مقصد کے تحت قیام کریں گے اور یہ خود دشمن کے مقابلہ میں ان کی کامیابی کا ایک راز ہے۔

۷۔ زہد و تقویٰ

حضرت علی علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کے یاد و مددگاروں کے بارے میں فرماتے ہیں: "وہ اپنے یار و مددگاروں سے بیعت لیں گے کہ سونا اور چاندی جمع نہ کرینگے اور گیہوں اور جو کا ذخیرہ نہ کرینگے"۔ (منتخب الاثر، فصل ۶، باب ۱۱، ح ۴، ص ۵۸۱)

وہ بلند مقاصد رکھتے ہیں اور ایک عظیم مقصد کے لئے قیام کریں گے لہٰذا دُنیا کی مادیات ان کو اس عظیم مقصد سے دُور نہیں کر سکتی، لہٰذا جن لوگوں کی آنکھیں دُنیا کی زرق و برق دیکھ کر خیرہ ہو جاتی ہیں اور ان کا دل پانی پانی ہو جاتا ہے، تو ایسے لوگوں کے لئے امام مہدی علیہ السلام کے خاص ناصر و مددگاروں میں کوئی جگہ نہ ہو گی۔

قارئین کرام! یہاں تک امام مہدی علیہ السلام کے ناصر و مددگاروں کی کچھ خصوصیات بیان ہوتی ہیں اور انہیں صفات اور خصوصیات کی وجہ سے روایات میں ان کو احترام سے یاد کیا گیا ہے اور معصومین علیہم السلام نے اپنی لسان مبارک پر مدح و ستائش کے جملہ جاری کئے ہیں۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ان کی توصیف میں فرمایا:

)اُو لَئِکَ ہُم خِیَارُ ال اُمَّۃِ((یوم الخلاص، ص ۲۲۴)

"وہ لوگ (میری) اُمت کے بہترین افراد ہیں"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
)فَبِاَبِی وَ اُمّی مِن عِدَّةٍ قَلِی لَةٍ اَس مَائُہُم فِی ال اَر ضِ مَج ہُو لَة.((معجم الاحادیث، الامام المہدی علیہ السلام، ج ۳، ص ۱۰۱)
”میرے ماں باپ اس چھوٹے گروہ کے قربان جو زمین پر ناشناختہ ہیں“۔
البتہ امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے ناصر و مددگار اپنی لیاقت اور صلاحیت کے لحاظ سے مختلف درجات میں تقسیم ہوں گے۔ اور روایات میں بیان ہوا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ان خاص ۳۱۳ ناصرین (کہ جو اس انقلاب کی ریڑھ کی ہڈی کہلائیں گے، ان کے علاوہ دس ہزار کا لشکر بھی ہو گا اور ان کے علاوہ انتظار کرنے والے مومنین کی ایک عظیم تعداد آپ کی مدد کے لئے دوڑ پڑے گی۔

و۔ عام طور پر تیاری،عام لام بندی
آئمہ معصومین علیہم السلام کی تاریخ میں مختلف مواقع پر اس حقیقت کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ لوگ امام کے حضور سے بہتر فائدہ اُٹھانے کے لئے لازمی تیاری نہیں رکھتے تھے، کسی بھی زمانہ میں امام معصوم علیہ السلام کے پرنور حضور کے فیض کی قدر نہیں کی گئی اور ان کے چشمہ ہدایت سے مناسب فیض حاصل نہیں کیا لہٰذا خداوند عالم نے اپنی آخری حجت کو پردہ غیب میں بھیج دیا تاکہ جب ان کو قبول کرنے کے لئے سب تیار ہو جائیں گے تو امام علیہ السلام کا ظہور ہو گا اوراس وقت الٰہی تعلیمات کے سرچشمہ سے سب سیراب ہوں گے۔ اس بنا پر امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے لئے آمادہ اور تیار رہنا اہم شرائط میںسے ہے کیونکہ اسی تیاری کی وجہ سے امام علیہ السلام کی اصلاحی تحریک مطلوبہ مقصد تک پہنچ سکتی ہے۔
قرآن کریم میں بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے بارے میں جو اپنے زمانہ کے ظالم و جابر حاکم ”جالوت“ کے ظلم و ستم سے بہت زیادہ پریشان ہو چکا تھا، اس نے اپنے زمانہ کے بنی سے درخواست کی کہ ان کے لئے ایک طاقتور سردار لشکر کا انتخاب کریں تاکہ اس کے فرمان کے تحت جالوت سے جنگ کر سکیں۔
جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:
)اَلَم تَرَ اِلَی ال مَلَاٴِ مِن بَنِی اِس رَئِیلَ مِن بَع دِ مُو سٰی اِذ قَالُو الِنَبِی لَہُم ابعَث لَنَا مَلِکاً نُقَاتِل فِی سَبِی لِ اللّٰہِ قَالَ ہَل عَسَیت ُم اِن کُتِبَ عَلَی کُم الَقِتَالُ اَلاَّ تُقَاتِلُو ا وَ مَا لَنَا اَلاَّ تُقَاتِلَ فِی سَبِی لِ اللّٰہِ وَ قَد اُخ رِج نَا مِن دِیَارِنَا وَ اَب نَائِنَا فَلَمَّا کُتِبَ عَلَی ہِم ال قِتَالُ تَوَلَّو اِلاَّ قَلِیلاً مِن ہُم وَ اللّٰہُ عَلِی م بِالظَّالِمِی نَ۔((سورہ بقرہ، آیت ۶۴۲)
”کیا تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی اس جماعت کو نہیں دیکھا جس نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے واسطہ ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہِ خدا میں جہاد کریں نبی نے فرمایا کہ اندیشہ یہ ہے کہ تم پر جہاد واجب ہو جائے اور تم جہاد نہ کرو ان لوگوں نے کہا کہ ہم کیونکر جہاد نہ کریں گے جبکہ ہمیں ہمارے گھروں اور بال بچوں سے ہمینالگ نکال باہر کر دیا گیا اس کے بعد جب جہاد واجب کر دیا گیا تو تھوڑے سے افراد کے علاوہ سب منحرف ہو گئے اور اللہ ظالمین کو خوب جانتا ہے“۔
جنگ کے لئے سردار منتخب کرنے کی درخواست ایک طرح سے اس بات کی عکاسی کرتی تھی کہ وہ آمادہ اور تیار ہیں اگرچہ راستہ میں ایک کثیر تعداد سست پڑ گئی اور بہت کم لوگ میدان جنگ میں حاضر ہوئے۔ لہٰذا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور بھی اسی وقت ہو گا جب سب لوگوں میں اجتماعی عدالت،۱خلاقی اور نفسیاتی امنیت اور معنویت کے رشد و نمو کے طلبگار پیدا ہو جائیں گے، جب لوگ ناانصافی اور قبیلہ پرستی سے تھک جائیں گے، جب ضعیف اور کمزور لوگوں کے حقوق صاحب قدرت اور صاحب مال و دولت کے ذریعہ پامال ہوتا دیکھیں گے اور مال و دولت صرف کچھ خاص لوگوں کے قبضہ میں دیکھیں گے، جبکہ اسی موقع پر کچھ لوگوں کے پاس رات میں کھانے کے لئے روٹی بھی نہ ہو گی، ایک دوسرا گروہ اپنے لئے محل بناتا ہوا نظر آتا ہو گا اور اپنی محافل میں بہت زیادہ خرچ اور ایسے ایسے کھانے اور آرام و سکون کے ایسے ایسے سامان مہیا کئے جائیں گے کہ جن کو دیکھ کر آنکھیں چکاچوند ہوتی ہونگی، تو ایسے موقع پر عدالت طلبی کی پیاس اپنے عروج پر ہو گی۔
جب مختلف برائیاں معاشرہ میں رائج ہوتی جا رہی ہوں اور برائی انجام دینے میں ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہا ہو بلکہ اپنے بُرے کاموں پر فخر کیا جا رہا ہو، یا انسانی اور الٰہی اصول سے اس طرح دُوری اختیار کی جار رہی ہو کہ غفلت اور پاکدامنی کے بعض مخالف کاموں کو قانونی شکل دی جا رہی ہو جس کے نتیجہ میں گھریلو نظام درہم برہم ہو جاتا ہو، اور بے سرپرست بچے معاشرہ کے حوالہ کئے جاتے ہو تو اس موقع پر ایسے رہبر کے ظہور کا اشتیاق بہت زیادہ ہو جائے گا جس کی حکومت اخلاقی اور نفسیاتی امنیت اور سلامتی کا پیغام لے کر آئے اور جس وقت انسان تمام مادی لذتوں سے ہمکنار ہو لیکن اپنی زندگی سے راضی نہ ہو اور ایسی دُنیا کی تلاش میں ہو جو معنویت سے لبریز ہو، تو ایسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موقع پر انسان لطف امام کے آبشار کا پیاسا ہو گا۔
ظاہر سی بات ہے کہ امام علیہ السلام کے حصور کو سمجھنے کا شوق اس وقت عروج پر ہو گا کہ جب بشریت اپنے ذاتی تجربہ سے مختلف انسانی حکومتوں کے کارناموں کو دیکھ کر ہی سمجھ جائے گی کہ دُنیا کو ظلم و ستم، تباہی اور برائیوں سے نجات دینے والا زمین پر الٰہی خلیفہ اور جانشین حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی ہیں اور انسانیت کے لئے پاک و پاکیزہ اور بہترین زندگی عطا کرنے والا منصوبہ صرف اور صرف الٰہی قوانین میں ہے لہٰذا اس موقع پر انسانیت اپنے پورے وجود سے امام علیہ السلام کی ضرورت احساس کرے گی اور اس احساس کی وجہ سے اس کے ظہور کے لئے راستہ فراہم کرنے کی کوشش کرے گی نیز اس راہ میں موجود رکاوٹوں کو دُور کرے گی اور یہ اسی وقت ہو گا جب فرج اور ظہور کا موقع پہنچ جائے گا۔
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آخر الزمان اور ظہور سے قبل کے زمانہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"ایک زمانہ وہ آئے گا کہ مومن کو جائے پناہ نہیں ملے گی تاکہ ظلم و ستم اور تباہی سے نجات مل جائے، پس اس وقت خداوند عالم میری نسل سے ایک شخص کو بھیجے گا"۔
(عقد الدرر، ص ۳۷)

علاماتِ ظہور
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عالمی انقلاب اور قیام کے لئے کچھ نشانیاں بتائی گئی ہیں اور ان نشانیوں کی پہچان بہت سے مثبت آثار رکھتی ہیں، چونکہ یہ "مہدی آل محمد" علیہ السلام کے ظہور کی نشانی ہے جن میں سے ہر ایک کے ظاہر ہونے سے منتظرین کے دلوں میں اُمید کے نور میں اضافہ ہو گا اور دشمنوں اور گمراہیوں کے لئے یاد دہانی اور خطرہ کی گھنٹی ہو گی تاکہ اخدا کی نافرمانیوناور برائیوں سے باز آجائیں۔ جس طرح انتظار کرنے والوں میں امام علیہ السلام کی ہمراہی اور نصرت کی لیاقت حاصل کرنے کے لئے ترغیب اور شوق کا سبب ہو گا ویسے بھی مستقبل میں پیش آنے ولے واقعات سے باخبر ہونا انسان کے لئے مناسب منصوبہ بندی میں مددگار ہوتا ہے اور یہ نشانیاں مہدویت کے سچے اور جھوٹے دعویداروں کے لئے بہترین معیارِ فرق مینہے، لہٰذا اگر کوئی مہدویت کا دعویٰ کرے، لیکن اس کے قیام میں یہ مخصوص نشانیاں نہ پائی جاتی ہوں تو اسکے جھوٹا ہونے کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایت میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بہت سی نشانیان ذکر ہوئی ہیں جن میں بعض طبیعی اور عام واقعات ہیں جبکہ بعض غیر طبیعی اور معجز نما ہیں۔ ہم ان نشانیوں میں سے پہلے ان برجستہ اور ممتاز نشانیوں کو بیان کرتے ہیں جو معتبر کتابوں اور معتبر روایات میں بیان ہوئی ہیں اور آخر میں کچھ دیگر نشانیاں اختصار کے طور پر بیان کریں گے۔حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک روایت کے ضمن میں فرمایا: "قائم علیہ السلام کے ظہور کی پانچ نشانیاں ہیں: سفیانی کا خروج، یمنی کا قیام، آسمانی آواز، نفس زکیہ کا قتل اور خسف بیداء(غیبت نعمانی، باب ۴۵۱، ح ۹، ص ۱۶۲)" (خسف بیداءکی وضاحت چند سطروں بعد ملاحظہ فرمائیں)قارئین کرام! اب ہم مذکورہ پانچوں نشانیوں کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں جو دوسری متعدد روایات میں بھی تکرار ہوئی ہی، اگرچہ ان واقعات سے متعلق تمام تفصیل ہمارے لئے یقینی طور پر ثابت نہیں ہے۔

الف: سفیانی کا خروج
سفیانی کا خروج متعد روایات میں بیان ہونے والی نشانیوں میں سے ہے، سفیانی، ابوسفیان کی نسل سے ہو گا جو ظہور سے کچھ مدت پہلے سرزمین شام سے خروج کرے گا، وہ ظالم و جابر ہو گا اور قتل و غارت میں کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا، اور اپنے مخالفین سے بہت ہی بُرا سلوک کرے گا۔حضرت امام صادق علیہ السلام اس کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:
"اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو تم نے (گویا) سب سے پلید اور بُرے انسان کو دیکھ لیا "۔
(کمال الدین، ج ۳، باب ۷۵، ح ۰۱، ص ۷۵۵)
اس کا خروج ماہ رجب سے شروع ہو گا، وہ شام اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد عراق پر حملہ کرے گا اور وہاں وسیع پیمانہ پر قتل و غارت کرے گا۔
بعض روایات کی بنا پر اس کے خروج اور اس کے قتل ہونے تک کی مدت پندرہ مہینہ ہو گی۔
(غیبت نعمانی، باب ۸۱، ح ۱، ص ۰۱۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ب: خسف بیدائ
خسف کے معنی پھٹنے اور گرنے کے ہیں اور ”بیدائ“ مکہ و مدینہ کے درمیان ایک علاقہ کا نام ہے۔
خسف بیداءسے مراد یہ ہے کہ جب سفیانی، امام مہدی علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر مکہ کی طرف بھیجے گا اور جب یہ بیداءنامی علاقے میں پہنچے گا تو معجزہ نما صورت میں زمین پھٹ جائے گی اور وہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا:”لشکر سفیانی کے سردار کو خبر ملے گی کہ (امام) مہدی (علیہ السلام) مکہ کی طرف روانہ ہیں، چنانچہ وہ ان کے پیچھے ایک لشکر روانہ کرے گا لیکن ان کو نہیں پائے گا، .... اور جب سفیانی کا لشکر سرزمین بیداءپر پہنچے گا تو ایک آسمانی آواز آئے گی ”اے سرزمین بیداءان کو نابود کر دے“ جس کے بعد وہ سرزمین سفیانی کے لشکر کو اپنے اندر کھینچ لے گی“۔ (غیبت نعمانی، باب ۴۱، ح ۷۲، ص ۹۸۲)

ج: یمنی کا قیام
سرزمین یمن میں ایک سردار کا قیام امام علیہ السلام کے ظہور کی ایک نشانی ہے جو آپ کے ظہور سے کچھ ہی دنوں پہلے ظاہر ہو گی، وہ ایک ایسا صالح اور مومن شخص ہو گا، جو انحرافات اور برائیوں کے خلاف قیام کرے گا اور اپنی تمام تر طاقت سے برائیوں اور فساد کا مقابلہ کرے گا البتہ اس کے قیام اور تحریک کی تفصیل ہمارے لئے واضح نہیں ہے۔امام محمد باقر علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:”امام مہدی علیہ السلام کے قیام سے پہلے بلند ہونے والے پرچموں کے درمیان یمنی کا پرچم تمام ہدایت کرنے والے پرچموں میں سب سے بہتر ہو گا کیونکہ وہ تمہارے آقا (امام مہدی علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گا“۔ (غیبت نعمانی، باب ۴۱، ح ۳۱، ص ۴۶۲)

د: آسمانی آواز
امام علیہ السلام کے ظہور سے پہلے کی ایک نشانی یہ ہو گی کہ آسمان سے آواز آئے گی، یہ آسمانی آواز بعض روایات کی بنا پر جناب جبرئیل کی آواز ہو گی جو ماہ رمضان میں سنائی دے گی“۔ (غیبت نعمانی، باب ۴۱، ص ۲۶۲)
اور چونکہ مصلح کل کا انقلاب ایک عالمی انقلاب ہو گا، اور سب کو اس کا انتظار ہو گا، لہٰذا دُنیا بھر کے لوگوں کو اسی آسمانی آواز کے ذریعہ ظہور کی خبر دی جائے گی۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:”قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک آسمان سے آواز نہ دی جائے جس کو تمام اہل مشرق ومغرب سن لیں گے“۔
(غیبت نعمانی، باب ۴۱، ح ۴۱، ص ۵۶۲)
اور یہ آواز جس طرح سے مومنین کےلئے باعث خوشی ہو گی اسی طرح بدکاروں کےلئے خطرہ کی گھنٹی ہو گی تاکہ ابھی بھی اپنے بُرے کاموں سے باز آجائیں اور امام علیہ السلام کے انصار میں شامل ہو جائیں۔اس آواز کی تفصیل کے بارے میں مختلف روایات بیان ہوئی ہیں مثلاً
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:”آسمان سے آواز دینے والا حضرت امام مہدی علیہ السلام کو آپ کے نام اور آپ کی ولدیت کے ساتھ پکارے گا“۔ (غیبت نعمانی، باب ۰۱، ح ۹۲، ص ۷۸۱)

ج: نفس زکیہ کا قتل
نفس زکیہ کے معنی ایسے شخص کے ہیں جو رُشد و کمال کے بلند درجہ پر پہنچا ہوا ہو یا ایسا پاک و پاکیزہ اور بے گناہ انسان ہو جس نے کسی کو قتل نہ کیا ہو اور نفس زکیہ کے قتل سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے کچھ پہلے ایک برجستہ اور ممتاز شخصیت یا ایک بے گناہ شخصیت امام علیہ السلام کے مخالفوں کے ذریعہ قتل کی جائے گی۔بعض روایات کی بنا پر یہ واقعہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے 15 دن پہلے رونما ہو گا۔اس سلسلہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:”قائم آل محمد(ص) کے ظہور اور نفس زکیہ کے قتل میں صرف ۵۱ دن کا فاصلہ ہو گا“۔ (کمال الدین، ج ۲، باب ۷۵، ح ۲، ص ۴۵۵)
قارئین کرام! مذکورہ نشانیوں کے علاوہ دوسری نشانیاں بھی ذکر ہوئی ہیں جن میں بعض کچھ اس طرح ہی: دجّال کا خروج، (دجال ایک ایسا مکّار اور حیلہ باز آدمی ہو گا جس نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہو گا)، ماہ مبارک رمضان میں سورج گرہن لگنا، چاند گرہن لگنا، فتنوں کا ظاہر ہونا اور خراسانی کا قیام۔قابل ذکر ہے کہ ان نشانیوں کی توضیح اور تفصیل مفصل کتابوں میں بیان ہوئی ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۱۸۱ تا ۸۷۲)

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ:

ظہور سے پہلے اگرچہ دُنیا میں بیشتر ظلم و ستم اور تباہی ہو گی لیکن اس سے مراد سب لوگوں کا ظالم ہونا نہیں ہے۔
زمانہ غیبت اور ظہور کے نزدیکی دور میں لوگوں کا فریضہ امربالمعروف اور نہی عن المنکر ہے تاکہ ظہور کی شرائط پوری ہوں۔
حضرت کے قیام کے اہم اسباب و شرائط مندرجہ ذیل ہیں: منصوبہ بندی، رہبری، یار و مددگار کا ہونا اور عام طور پر تیاری۔
حضرت کے یار و انصار کی اہم ترین خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں: معرفت و اطاعت، عبادت و استحکام، شہادت کی طلب، شجاعت، صبر و بردباری، اتحاد و زہد۔ روایات کی رو سے حضرت کے ظہور کی حتمی علامات مندرجہ ذی ہیں: سفیانی کا خروج، یمنی کا قیام، خسف بیدائ، آسمانی آواز اور نفس زکیہ کا قتل۔

درس کے سوالات:
۱۔ یہ کہ منتظرین کا ہم وظیفہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر شمار کیا گیا ہے اس کی دلیل کی وضاحت کریں؟
۲۔ روایت کی رو سے ظہور کی شرائط اور علامات میں فرق بیان کریں؟
۳۔ عالمی عادلانہ حکومت کی تشکیل کے لیے اہم شرائط میں سے رہبری کی اہمیت کو بیان کریں؟
۴۔ ظہور کے تحقق کے لئے عمومی تیاری اور آمادگی کی اہمیت پر روشنی ڈالیں؟
۵۔ روایات میں بیان کی گئی یقینی اور حتمی علامات میں سے کوئی چار علامات کو روایات کے ساتھ بیان کریں؟
ة....ة....ة....ة

مہدویت نامہ

گیارہواں درس
ظہور

مقاصد:

۱۔ زمانہ ظہور میں حضرت کی حکومت کے مقاصد سے آگاہی
۲۔ حضرت کے اصلاحی پروگراموں سے زمانہ غیبت میں الہام لین

فوائد:
۱۔ ظہور کے وقت کو معین کرنے سے پرہیز اور وقت معین کرنے والوں کو جھٹلانا
۲۔ حضرت کے اصلاحی پروگراموں کی معرفت
۳۔ ظہور کے لئے میلان اور اشتیاق پیدا ہون

تعلیمی مطالب:
۱۔ ظہور کا زمانہ اور وقت متعین کرنے سے منع کیا جانا
۲۔ زمانہ ظہور کے مخفی ہونے کا فلسفہ
۳۔ حضرت کے ظہور کے وقت کیا ہو گا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴۔ زمانہ ظہور میں حضرت کے سیاسی، اقتصادی، ثقافتی مقاصد

ظہور

جس وقت ظہور کی باتیں ہوتی ہیں تو انسان کے دل میں ایک بہترین احساس پیدا ہوتا ہے گویا کسی نہر کے کنارے سرسبز و شاداب باغ میں بیٹھا ہوا ہے اور شیرین سخن بلبلوں کی آواز سن رہا ہے، جی ہاں خوبیوں کا ظہور، خوبیوں کی نشر و اشاعت، تھکی ماندی رُوح کو نشاط بخشتا ہے اور اُمیدواروں کی آنکھوں میں بجلی سی چمک اُٹھتی ہے۔ ہم یہاں حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے ظہور اور آپعلیہ السلام کے عینی حضور کے موقع پر ہونے والے واقعات کو بیان کریں گے اور اس بے مثال جمال کو غیبت کا پردہ اُٹھاتے ہوئے نظارہ کریں گے۔

ظہور کا زمانہ

ہمیشہ سے بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں ایک سوال یہ پیدا ہوتارہا اور اب بھی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کب ظہور فرمائیں گے اور کیا ظہور کے لئے کوئی وقت معین ہے؟ اس سوال کا جواب معصومین علیہم السلام سے منقول روایات کے پیش نظر یہ ہے کہ ظہور کا وقت معلوم نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ہم نے نہ تو پہلے ظہور کے لئے کوئی وقت معین کیا ہے اور نہ ہی آئندہ وقت معین کریں گے“۔

(غیبت طوسی، فصل ۷، ح ۲۱۴، صفحہ ۶۲۴)

اس بنا پر جو لوگ ظہور کے لئے کوئی زمانہ معین کریں تو ایسے افراد فریب کار اور جھوٹے ہیں، جیسا کہ مختلف روایات میں اس بات کی تاکید ہوئی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک صحابی نے آپعلیہ السلام سے ظہور کے بارے میں سوال کیا تو آپعلیہ السلام نے فرمایا: ”جو لوگ ظہور کے لئے وقت معین کریں وہ جھوٹے ہیں، جولوگ ظلم کے خاتمہ کا وقت معین کریں وہ جھوٹے ہیں، جو لوگ ظہور کے لئے وقت معین کریں وہ جھوٹے ہیں“۔

(غیبت طوسی، فصل ۷، ح ۱۱۴، صفحہ ۵۲۴)

لہٰذا اس طرح کی روایات سے اچھی طرح یہ نکتہ واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ کچھ لوگ شیطانی وسوسوں کے تحت امام علیہ السلام کے ظہور کے لئے وقت معین کرتے رہتے تھے اور ایسے افراد آئندہ بھی پائے جائیں گے۔ اسی وجہ سے آئمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے شیعوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ ظہور کے وقت معین کرنے والوں کے سامنے خاموش نہ رہیں بلکہ ان کی تکذیب کی جائے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام اس سلسلہ میں اپنے ایک صحابی سے فرماتے ہیں : ”ظہور کے لئے وقت معین کرنے والوں کو جھٹلانے میں کسی بھی طرح کی کوئی پرواہ نہیں کرو، کیونکہ ہم نے کسی کے سامنے ظہور کا وقت معین نہیں کیا “۔ (غیبت طوسی، فصل۷، ح ۴۱۴، صفحہ ۶۲۴)

وقت ظہور کے مخفی رہنے کا راز

جیسا کہ عرض ہو چکا ہے کہ خداوند حکیم کی مشیت کے پیش نظر ظہور کا وقت ہمارے لئے مخفی ہے، بے شک یہ بات کچھ حکمتوں کی بنا پر ہے جن میں سے ہم بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

اُمید کی کرن

جب ظہور کا زمانہ معلوم نہ ہو تو انتظار کرنے والوں کے دلوں میں ہر وقت اُمید رہتی ہے اور اس اُمید کے ساتھ وہ ہمیشہ غیبت کے زمانہ کی پریشانیوں کے مقابلہ میں صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں۔ واقعاً اگر گزشتہ صدیوں کے شیعوں سے کہا جاتا کہ تمہارے زمانہ میں امام علیہ السلام کا ظہور نہیں ہو گا بلکہ چند صدیوں کے بعد ظہور ہو گا تو پھر وہ کس اُمید کے ساتھ اپنے زمانہ کی مشکلات کا مقابلہ کرتے اور کس طرح زمانہ غیبت کے تنگ و تاریک راستہ کو صحیح و سالم طے کرتے؟

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور واسطے حالات کا ہموار کرنا

بے شک ”انتظار“ اسی صورت میں بہترین فعالیت اور کارکردگی کا باعث ہو سکتا ہے کہ جب ظہور کا زمانہ معلوم نہ ہو، کیونکہ اگر ظہور کا وقت معین ہو جائے تو پھر جن لوگوں کو معلوم ہے کہ ہم ظہور کے زمانہ تک نہیں رہیں گے تو پھر ان کے اندر راستہ ہموار کرنے کا شوق نہیں رہے اور وہ (برائیوں کے سامنے) ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں گے،جبکہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ظہور کا زمانہ معلوم نہ ہو تو انسان ہر وقت اس اُمید میں رہتا ہے کہ وہ ظہور کے زمانہ کو درک کرلے گا اور پھر اسی حوالے سے کوشش کرتا ہے تاکہ ظہور کے لئے راستہ ہموار ہو جائے اور پھر اپنے معاشرے کو صالح اور نیک معاشرہ میں تبدیل کرنے کی کوشش میں لگا رہتاہے۔ اس کے علاوہ وقت ظہور کے معین ہونے کی صورت میں اگر بعض مصلحتوں کی وجہ سے معین وقت پر ظہور نہ ہو، تو پھر بعض لوگ امام مہدی علیہ السلام کے اصل عقیدہ میں شک و تردید میں مبتلا ہو جائیں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال ہوا کہ کیا ظہور کے لئے کوئی وقت معین ہے؟ تو آپعلیہ السلام نے فرمایا: ”جو لوگ ظہور کے لئے وقت معین کریں وہ جھوٹے ہیں (اور اس جملہ کی تکرار فرمائی) جس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام خدا کے بلانے پر تیس دن کے لئے اپنی قوم کے درمیان سے غیبت مینچلے گئے اوروقت بتا کر گئے بعد میں خداوند عالم نے ان تیس دن میں دس دن کا اضافہ کر دیاتو اس موقع پر جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا: موسیٰ نے اپنے وعدہ کو وفا نہیں کیا، لہٰذا ان کاموں کو انجام دینے لگے جن کو انجام نہیں دینا چاہیے تھا، (اور دین سے پھر گئے اور گوسالہ پرستی شروع کر دی) ۔

(غیبت نعمانی، باب۶۱، ح ۳۱، صفحہ ۵۰۳)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انقلاب کا آغاز

سب لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عالمی انقلاب میں کیا کیا واقعات رونما ہوں گے، امامعلیہ السلام کی تحریک کہاں سے اور کیسے شروع ہو گی؟ امام مہدی علیہ السلام اپنے مخالفوں سے کیسا سلوک کریں گے اور آخرکار آپ کسطرح پوری دُنیا پر غلبہ کریں گے اور تمام اہم امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں مینکیسے لیں گے۔ یہ سوالات اور اسی طرح کے دوسرے سوالات ظہور کے مشتاق انسان کے ذہن میں آتے رہتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آخری اُمیدِ بشریت کے ظہور کے واقعات کے بارے میں گفتگو کرنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ آئندہ پیش آنے والے واقعات جو ابھی پیش نہیں آئے ہیں عام طور پر ان کے بارے میں مکمل اور دقیق اطلاع حاصل نہیں کی جا سکتی۔

لہٰذا ہم اس حصہ میں جو کچھ بیان کریں گے وہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ کے وہ واقعات ہیں جو متعدد کتابوں میں نقل ہوئے ہیں اور جن میں امام علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ کے واقعات کی ایک جھلک بیان ہوئی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کےقیام کی کیفیت

جب ظلم و ستم اور تباہی دنیا کی صورت کو تاریک اور سیاہ کر دے گی اور جب ظالم و ستمگر لوگ اس وسیع زمین کو بُرائی کا میدان بنا دیں گے اور دُنیا بھر کے مظلوم ظلم و ستم سے پریشان ہو کر مدد کے لئے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کریں گے، اچانک آسمانی آواز رات کی تاریکیون کو کافور کر دے گی اور ماہِ خدا رمضان میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دے دی جائے گی۔ (غیبت نعمانی، باب ۴۱، ح ۷۱)

دل دھڑکنے لگیں گے اور آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی، رات بھر عیاشی کرنے والے صبح ایمان کے طلوع ے مضطرب اور پریشان راہ نجات تلاش کرتے ہونگے اور امام مہدی علیہ السلام کے منتظرین اپنے محبوب امام کی تلاش اور آپ کے ناصر و مددگاروں کے زمرے میں شامل ہونے کے لئے بے چین ہوں گے۔

اس موقع پر سفیانی جو کئی ملکوں پر قبضہ کرچکا ہو گا جیسے شام (سوریہ)، اردن، فلسطین، وہ امام سے مقابلہ کے لئے ایک لشکر تیار کرلے گا۔ سفیانی کا لشکر جو امام علیہ السلام سے مقابلہ کے لئے مدینہ سے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو گا لیکن جیسے ہی ”بیدائ“ نامی جگہ پر پہنچے گا تووہ لشکر زمین میں دھنس کر نابود ہو جائے گا۔ (بحارالانوار، جلد ۳۵، ح ۰۱) اور نفس زکیہ کے قتل ہو جانے کے کچھ ہی مدت بعد امام مہدی علیہ السلام ایک جوان مرد کی صورت میں مسجد الحرام میں ظہور فرمائیں گے۔ اس حال میں کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا پیراہن زیب تن ہو گا اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کا پرچم لئے ہوں گے اور خانہ کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے رکن و مقام کے درمیان ظہور کا ترانہ زمزمہ کرتے ہوں گے اور خداوند عالم کی حمد و ثنا اور محمد و آل محمد پر دَرُود و سلام کے بعد خطاب فرمائیں: ”اے لوگو! ہم خداوند قدیر سے مدد طلب کرتے ہیں اور جو شخص دُنیا کے کسی بھی گوشے میں ہماری آواز پر لبیک کہے تو اسے نصرت و مدد کے لئے پکارتے ہیں، اور پھر اپنی اور اپنے خاندان کی پہچان کراتے ہوئے فرمائیں گےہے:)فَاللّٰہ اللّٰہ فِی نَا لاٰ تَخ ذُلونَا وَ انصرُونا یَن صُرکُم اللّٰہ تعالیٰ(”ہمارے حقوق کی رعایت کے سلسلہ میں خدا کو نظر میں رکھو، اور ہمیں (عدالت قائم کرنے اور ظلم کرنے مینمقابلہ کا) تنہا نہ چھوڑو، ہماری مدد کرو اور خداوند عالم تمہاری مدد فرمائے گا“۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام علیہ السلام کی گفتگو تمام ہونے کے بعد اہل آسمان اہل زمین پر سبقت کریں گے اور گروہ در گروہ آ کر امام علیہ السلام کی بیعت کریں گے حالانکہ ان سے پہلے فرشتہ وحی جناب جبرئیل امام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے اور اس کے بعد ۳۱۳ زمین کے ستارے مختلف مقامات سے سرزمین وحی (یعنی مکہ معظمہ) میں جمع ہو کر امامت کے پُرنور سورج کے چاروں طرف حلقہ بنا لیں گے اور وفاداری کا عہد و پیمان باندھیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ دس ہزار جاں بکف سپاہیوں کا لشکر امام علیہ السلام کے لشکر گاہ میں جمع ہو جائے گا اور فرزند رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔

(غیبت نعمانی، باب ۴۱، صفحہ ۷۶)

امام علیہ السلام اپنے انصار اور مومنین کے عظیم لشکر کے ساتھ پرچم قیام لہراتے ہوئے بہت تیزی سے مکہ اور قرب و جوار کے علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے تاکہ انکے درمیان مہر و محبت اور عدالت قائم کریں اوران شہروں کے سرکش لوگوں کو مغلوب کریں گے، اس کے بعدمدینہ پہنچیں گے اور پھر وہاںسے عراق کا رُخ فرمائیں گے اور شہر کوفہ کو اپنی عالمی حکومت کا مرکز قرار دیں گے اور وہاں سے اس عظیم انقلاب کو ہدایت فرمائینگے اور دُنیا والوں کو اسلام اور قوانین قرآن کے مطابق عمل کرنے کی دعوت دیں گے اور ظلم و ستم کے خاتمہ کی دعوت دیں گے اور اپنے نورانی ایمان کے پیکر سپاہیوں کو دُنیا کے مختلف علاقوں کی طرف روانہ فرمائیں گے۔ امام علیہ السلام ایک ایک کرکے ظالموں کے عظیم مورچوں کو فتح کر لیں گے کیونکہ مومن اور وفادار انصار کے علاوہ ملائکہ بھی آپ کی مدد کریں گے اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی طرح اپنے لشکر کے رعب و دبدبہ سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ خداوند قدیر امام علیہ السلام اور آپعلیہ السلام کے لشکر کا خوف اس قدر دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا کہ کوئی بھی سرکش آپ کا مقابلہ کرنے کی جرا ت نہیں کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا:

”قائم آل محمد (علیہ السلام) کی دشمنوں کے دل مینخوف و وحشت او ررعب ودبدبہ کے ذریعہ مدد ہو گی“۔ (کمال الدین، ج۱، باب ۲۳، ح ۶۱، صفحہ ۳۰۶)

قابل ذکر بات یہ ہے کہ امام علیہ السلام کے لشکر کے ذریعہ فتح ہونے والے علاقوں میں سے ”بیت المقدس“‘ بھی ہے (روزگار رھائی، ج ۱، صفحہ ۴۵۵) جس کے بعد ایک بہت ہی مبارک واقعہ رونما ہو گا جس سے امام مہدی علیہ السلام کا انقلاب ایک اہم موڑ پر پہنچ جائے گا جس سے آپ کے محاذ انقلاب کو استحکام ملے گا، اور وہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے تشریف لانا. کیونکہ قرآن کریم کے فرمان کے مطابق حصرت مسیح زندہ ہیں اور آسمان میں رہتے ہیں لیکن اس موقع پر زمین پر تشریف لائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس طرح وہ سب کے سامنے اپنے اوپر شیعوں کے بارہویں امام علیہ السلام کی فضیلت اور برتری نیز امام مہدی علیہ السلام کی پیروی کا اعلان کریں گے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: ”قسم اس خدا کی جس نے مجھے مبعوث کیا اور مجھے رحمة للعالمین بنایا، اگر دُنیا کی عمر کا ایک دن بھی بناقی رہ جائے گا تو خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا کہ جس میں میرا فرزند مہدی علیہ السلام قیام کرے گا، اس کے بعد عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) آئیں گے اور (امام) مہدی (علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے“۔(بحارالانوار، ج ۱۵، صفحہ ۱۷) اس کام کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت سے عیسائیوں کو کہ جن کی تعداد دُنیا میں بہت ہو گی آخری ذخیرہ الٰہی اور شیعوں کے امام پر ایمان لانے کی ترغیب دیں گے، گویا خداوند عالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے ہی دن کے لئے زندہ رکھا ہے تاکہ حق طلب لوگوں کے لئے چراغ ہدایت قرار پا سکیں، البتہ ہادی برحق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ معجزات ظاہر ہونے اور بشریت کی رہنمائی کے لئے فکری اور عمیق علمی گفتگو کے مواقع فراہم کرنا امام علیہ السلام کے عظیم الشان انقلاب کے منصوبوں میں سے ہے تاکہ لوگوں کی ہدایت کا راستہ ہموار ہو جائے۔

اس کے بعد امام علیہ السلام تحریف سے محفوظ (یہودیوں کی کتاب) توریت کی تختیوں کو زمین سے نکالیں گے (روزگار رھائی، ج ۱، صفحہ ۲۲۵) اور جب یہودی ان تختیوں میں آپعلیہ السلام کی امامت کی نشانیاں دیکھیں گے اور عظیم الشان انقلاب کو دیکھنے، نیز امام علیہ السلام کے پیام حق کو سننے اور آپ کے معجزات کو دیکھ کروہ بھی گروہ در گروہ آپ کے ساتھ ملحق ہو جائین گے اور اس طرح خداوند عالم کا یقینی وعدہ پورا ہو جائے گا اور اسلام پوری دُنیا کو اپنے پرچم کے نیچے جمع کر لے گا۔)ہُوَ الَّذِی اَر سَلَ رَسُو لَہُ بِال ہُدَی وَ دِی نِ ال حَقِّ لِیُظہِرَہ عَلَی الدِّی نِ کُلِّہِ وَ لَو کَرِہَ ال مُش رِکُو نَ۔((سورہ توبہ، آیت ۳۳)

”وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو“۔
قارئین کرام! امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی مذکورہ تصویر کشی کے پیش نظر صرف ظالم اور ہٹ دھرم لوگ ہی باقی بچیں گے جو حق و حقیقت کے سامنے سرتسلیم خم نہیں کریں گے اور یہ گروہ بھی مومنین کی اکثریت اور اس انقلاب کے مقابلہ کرنے کی جرا ت نہیں کرے گا اور عدالت مہدیعلیہ السلام کی تلوار سے اپنے شرمناک اعمال کی سزا پائیں گے اور زمین اور اس پر رہنے والے ہمیشہ کے لئے شر و فساد سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جب تاریکی اور ظلمت کے بادل چھٹ جائیں گے تو کائنات کو منور کرنے والا سورج طلوع ہو گا اور دشت و بیابان کی منتظر آنکھوں کو روشنی ملے گی۔جی ہاں! ظلم و ستم، برائیوں، تباہیوں اور بزدلی سے مکمل مقابلہ کے بعد عدل و انصاف کی حکومت تشکیل پائے گی اور عدالت مسند حکومت پر جلوہ افروز ہو گی تاکہ ہر چیز اور ہر شخص کو اس کی معین جگہ پر قرار دیا جائے اور ہر چیز کو اس کے حق کے لحاظ سے قرار دیا جائے گا چنانچہ یہ کائنات اور اس میں رہنے والے افراد ایک ایسی حکومت کا مشاہدہ کریں گے جو مکمل طور پر حق و عدالت پر مبنی ہو گی اور کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم و ستم نہیں ہو گا۔ ایسی حکومت جو خداوند عالم کے صفات جمال و جلال کی مظہر ہو گی اور اس کے زیر سایہ انسان اپنی تمام بھولی ہوئی آرزؤں کو حاصل کر لے گا۔
قارئین کرام! ہم اس فصل میں چار موضوعات پر بحث کریں گے۔(۱)امام مہدی علیہ السلام کی عالمی حکومت کے اغراض و مقاصد(۲) امام مہدی علیہ السلام کا حکومتی دستور العمل(۳) اس عدل و انصاف کی حکومت کے ثمرات(۴) اس حکومت کی خصوصیات۔

اغراض و مقاصد

چونکہ اس کائنات کی غرض خلقت، کمال کے درجات پر فائز ہونا اور تمام کمالات کے مرکز یعنی خداوند عالم سے قریب سے قریب تر ہونا ہے۔ اس عظیم تمنا تک پہنچنے کے لئے اس کے ضروری اسباب و وسائل فراہم ہونا چاہیے۔ حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعلیٰ فرجہ الشریف) کی اس عالمی حکومت کا مقصد قرب الٰہی تک پہنچنے کے وسائل فراہم کرنا اور اس راستہ میں موجود رکاوٹوں کو دُور کرنا ہے۔اگرچہ انسان جسم و رُوح سے مرکب ہے اور اسکی ضرورتیں بھی مادی اور معنوی دوحصوں میں تقسیم ہوتی ہیں لہٰذا کمال تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں طرف حساب و کتاب سے قدم بڑھایا جائے اور ”عدالت“ چونکہ الٰہی حکومت کی سب سے بڑی خصوصیت ہے لہٰذا اس کے زیرِ سایہ انسان مادی اور معنوی لحاظ سے ترقی کی منزلیں طے کر سکتا ہے لہٰذا ہمارے بارہویں امام حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت بھی معنوی اورمادی ترقی یافتہ ہوگی اورپورے معاشرہ میں عدالت قائم ہونے کے لحاظ سے قابل ذکر ہے۔

معنوی ترقی

مذکورہ اہم اہداف و مقاصد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم طاغوت اور ظالم بادشاہوں کی حکومت میں انسانی زندگی کی تاریخ کا ایک مختصر سا جائزہ لیں۔
تاریخ بشریت میں (حجت الٰہی کی حکومت سے قطع نظر) معنویت اور معنوی اقدار کی کیا اہمیت ہے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ بشریت بھٹکی ہوئی ہے اور ہمیشہ برائیوں کے راستے پر گامزن ہے اور اپنے نفس اور شیطانی وسوسوں کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ہر خوبصورتی اور خوبیوں کو بھلا بیٹھی ہے اور ان کو خود اپنے ہی ہاتھوں شہوتوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے؟ پاکیزگی اور عفت، صداقت، تعاون اور نصرت، ایثار و بخشش اور نیکی و احسان کی جگہ ہوا پرستی، شہوت پرستی، جھوٹ، دھوکہ بازی، خود پرستی، عیب جوئی، خیانت، ظلم و ستم، زیادہ کی ہوس اور زیادہ طلبی ہے۔ ایک جملہ میں یوں کہا جائے کہ انسانی زندگی میں معنویت دم توڑتی جا رہی ہے بلکہ بہت سے مقامات پر اور بہت سے نام نہاد لوگوں کے اندر معنویت کے اثرات بھی ختم ہو چکے ہیں۔حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت انسان کے وجود میں اسی چیز کو زندہ کرنے کے لئے قدم اُٹھائینگے اور مردہ انسان کو ایک نئی حیات عطا کریں گے تاکہ مسجود ملائکہ کو حقیقی زندگی اور واقعی حیات کی شرینی مل جائے اور سب کو یہ یاد دہانی کرائیں کہ شروع ہی سے تقدیر یہی تھی کہ تم ایسے زمانہ میں زندگی بسر کرو گے اور پاکیزگی اور نیکیوں کے عطر کی خوشبو اپنی رُوح میں پاؤ گے۔)یَا اَیُّہَا الَّذِی نَ آمَنُو ا استَجِی بُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُو لِ اِذَا دَعَاکُم لِمَا یُحِیِیکُم....((سورہ انفال، آیت ۴۲)
”اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمہیں اس امر کی طرف دعوت دیں جس میں تمہاری زندگی ہے........“۔لہٰذا یہ معنوی حیات جس کی وجہ سے انسان حیوان سے الگ ہوتا ہے دراصل انسان کا اصلی وجود اور اہم حصہ ہے کیونکہ انسان اسی زندگی کی وجہ سے ”آدمی“ کہا جاتا ہے اور یہی زندگی انسان کو خداوند خالق سے نزدیک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرتی ہے اور اس کو ''مقام قرب'' پہنچا دیتی ہے۔ اس وجہ سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت میں انسان کا یہ پہلو اُجاگر ہو گا اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسانی اقدار کی رونق اور شادابی ہو گی۔ صفا اور محبت، ایثار و وفا صدق و صداقت اور ہر اس چیز کا بول بالا ہو گا جس پر ''خوبی اور نیکی'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگرچہ اس عظیم الشان اور مقدس مقصد تک پہنچنے کے لئے ایک گہرے منصوبہ کی ضرورت ہے کہ جس کو ہم آئندہ بیان کریں گے۔

عدالت میں وسعت دینا

ہر انسانی معاشرہ میں ظلم و ستم سب سے بڑا زخم رہا ہے۔ بشریت ہمیشہ مختلف مسائل میں اپنے حقوق تک پہچنے سے محروم رہی ہے اور کبھی بھی عالم بشریت میں مادی اور معنوی نعمتیں عدل و انصاف کے مطابق تقسیم نہیں ہوئی ہیں ہمیشہ شکم سیر لوگوں کے ساتھ ایک گروہ بھوکا رہا ہے، ہمیشہ بڑے بڑے محلوں کے آس پاس بہت سے لوگ راستوں اور فٹ پاتھوں پر زندگی بسر کرتے رہے ہیں، مال و دولت کی طاقت نے غریب اور محتاج لوگوں کو غلامی کی زنجیر میں کھینچا ہے اور گورو نے کالوں پر (صرف کالے ہونے کے جرم میں) ظلم و ستم کئے ہیں۔ ایک جملہ میں یوں کہیں کہ ہمیشہ اور ہر جگہ غریب اور کمزوروں کے حقوق، طاقتوروں اور مکاروں کے ذریعہ پامال ہوتے رہے ہیں، جبکہ انسان کی ہمیشہ سے یہ دلی تمنا رہی ہے کہ ایک روز آئے کہ جب عدالت اور مساوات کا بولا بالا ہو، لہٰذا انسان ہمیشہ سے عدالت کی حکومت کے انتظار میں ہے۔ اس انتظار کی آخری حد امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا سبز زمانہ ہے، وہ سب سے عظیم عادل رہبر اور انصاف کرنے والے ہادی کے عنوان سے پوری دُنیا میں عدالت کو نافذ فرمائیں گے، چنانچہ اسی شیریں حقیقت کی بشارت متعدد روایات میں بیان ہوئی ہے۔حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:''اگر دُنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا کہ میری نسل سے ایک شخص قیام کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم وستم سے بھری ہو گی اور یہ بات میں نے پیغمبر اکرم (صلی االله علیہ و آلہ وسلم) سے سنی ہے''۔ (کمال الدین، ج ۱، باب ۰۳، ح ۴، صفحہ ۴۸۵)

اس کے علاوہ دوسری دسیوں روایات میں امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں عالمی عدالت برقرار ہونے اور ظلم و ستم کے خاتمہ کی خبر دی گئی ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ عدالت اور انصاف امام مہدی علیہ السلام کی وہ ممتاز خصوصیت ہے جس کی وجہ سے بعض دُعاؤں میں آپ کو اسی لقب سے یاد کیا گیا ہے:)اَللّٰہُمَّ وَ صل عَلٰی ولی امرک القائم المومل والعدلِ المنتظر((مفاتیح الجنان، دُعائے افتتاح)

''خداوندا! تیرا درود و سلام ہو تیرے ولی پر جو سب انتظار کرنے والوں کے لئے آرزو اور عدالت قائم کرنے والا ہے''۔جی ہاں! وہ عدالت و انصاف کو اپنے انقلاب کا عنوان قرار دے گا کیونکہ عدالت، ذاتی اور اجتماعی زندگی میں حیات حقیقی کے راستہ کو ہموار کرتی ہے، کیونکہ زمین اور اس پر زندگی بسر کرنے والے عدالت کے بغیر ایسے مردہ اور بے رُوح ہیں جن کو زندہ شمار کیا جاتا ہے۔وہ زندہ چلتی پھرتی لاشیں ہیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درج ذیل آیت کی تفسیر مینبیان کیا ہے:)اعلَمُو ا اَنَّ اللّٰہَ یُحِی الاَر ضَ بَع دَ مَو تِہَا((سورہ حدید، آیت ۷۱)

''یاد رکھو کہ خدا مردہ زمینوں کا زندہ کرنے والا ہے........''۔

''مقصد یہ نہیں کہ زمین کو بارش کے ذریعہ زندہ کیا جائے بلکہ خداوند عالم کچھ مردوں (انسانوں) (دیگر روایات کے پیش نظر یہ آیت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ ظہور کے بارے میں تفسیر ہوئی ہے یہاں انسانوں سے مراد امام کے انصار و اصحاب ہیں) کو تحریک کرے گا جو عدالت کو زندہ (اور قائم) کریں گے پس (معاشرہ میں) عدل و انصاف کی رُوح کے ذریعہ زمین زندہ ہو جائے گی''۔''زمین کا زندہ ہونا'' اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امام مہدی (ع) کی عدالت عام عدالت ہو گی جو سب جگہ قائم ہو گی، نہ کہ بعض علاقوں میں اور بعض لوگوں کے لئے۔ دوسری روایات کے پیش نظر جن میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ناصرین مراد لئے گئے ہیں ان میں ''مَردوں'' سے مراد آپ کے ناصر و مددگار مراد ہینکہ انہیں اٹھایا جائے گا۔

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ:

حضرت کازمانہ ظہور الٰہی ارادہ ظہور کی شرائط کے فراہم ہونے کے ساتھ مشروط ہے اسی لئے روایات میں اس کا وقت معین کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

زمانہ ظہور کا مخفی رہنا بہت سی حکمتوں کا باعث ہے مثلاً اُمید افزاءاحساسات کا باقی رہنا اور ان کے ظہور کے شرائط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فراہم کرنے کا عزم و ارادہ کا موجود رہنا بلکہ مسلسل بڑھتے رہنا۔
زمین پر ظلم و تباہی کا غلبہ ہوجانے کے بعد امام مہدی علیہ السلام الٰہی حکم سے ظہورفرمائیں گے اور سرزمین مکہ سے اپنی عالمی دعوت کا آغاز کریں گے۔
حضرت کی حکومت کے اہم ترین مقاصد میں سے دُنیا میں باطنی نورانیت کا بڑھنا اور ہر جہت سے عدالت کو وسعت دینا ہے۔

درس کا سوالات:
۱۔زمانہ ظہور کا مخفی رہنا کیسے ان کے ظہور کی شرائط کو مہیا کرنے کے احساسات کو باقی رکھ سکتا ہے؟
۲۔ روایات میں ان کے ظہور کے وقت کو معین کرنے سے منع کرنے کا کیا فلسفہ بیان ہوا ہے؟
۳۔ روایات کی روشنی میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی کیفیت بیان کریں؟
۴۔ کیوں دینی و معنوی حالت کو احیاءکرنا اور وسعت دینا امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کے اہم مقاصد میں شمار ہوتا ہے؟
ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

مہدویت نامہ

بارہواں درس

حکومتی منصوبے

مقاصد:

۱۔ حضرت علیہ السلام کے پروگراموں سے آشنائی
۲۔ حضرت کے اصلاحی پروگراموں سے الہام لین

فوائد:
۱۔ دُنیا کے مستقبل کے بارے معرفت بڑھانا
۲۔ شخصی زندگی کو زمانہ ظہور سے ہم آہنگ کرن

تعلیمی مطالب:
۱۔ حضرت کے ثقافتی پروگرامز (الٰہی سنت کا احیائ، اخلاق، علم کی وسعت....)
۲۔ حضرت کے اقتصادی پروگرامز (قدرتی منابع، تقسیم، آبادانی........)
۳۔ حضرت کے معاشرتی پروگرامز (امر بالمعروف کا احیاءکرنا، الٰہی حدود کا اجراء....)

حکومتی منصوبے
حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی عدل و انصاف کی حکومت کے اہداف و مقاصد سے آگاہی کے بعد اس حکومت کے منصوبوں اور پروگراموں کے بارے بیان کیا جاتا ہے تاکہ ظہور کے زمانہ میں فعالیت اور کارکردگی کے طریقہ کار کی شناخت کے ساتھ ساتھ ظہور سے پہلے کے لئے دستور العمل طے کیا جائے کہ اس سے عظیم منجی عالم بشریت کے انتظار میں رہنے والے افراد امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت کے طریقہ کار اور منصبوبوں سے آگاہ ہو جائیں جن کے پیش نظر وہ خود اور معاشرہ کو اس راہ پر چلنے کے لئے ہدایت کریں۔ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے سلسلہ میں بیان ہونے والی متعدد روایات میں آپؑ کے حکومت کے لئے تین اصلی محور ذکر ہوئے ہیں: ثقافتی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منصوبے، اجتماعی منصوبے اور اقتصادی منصوبے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ انسانی معاشرہ قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے دُورہونے کی وجہ سے ثقافتی میدان میں بحران کا شکار ہو گیا ہے، لہٰذا اس کو ایک عظیم الشان ثقافتی انقلاب کی صورت میں قرآن و عترت کی طرف پلٹانا ضروری ہے۔جس طرح اس وقت ثقافتی یلغار ہے اور غیر الٰہی ثقافت ہر جگہ سایہ فگن ہے اسے تبدیل کر کے صحیح انسانی اور الٰہی ثقافت کو رائج کیا جائے گا۔
اس کے ایک ''اجتماعی جامع منصوبہ'' کا بھی ہونا ضروری ہے کیونکہ انسانی معاشرہ میں مختلف قسم کے زخم موجود ہیں لہٰذا ایک ایسے صحیح منصوبہ کی ضرورت ہے جو معاشرہ کی واقعی حیات کا ضامن ہو، جس میں تمام انسانوں کے انسانی اور الٰہی حقوق کا خیال رکھا جائے اور ظالمانہ طریقہ کار کو ختم کیا جائے کہ جس نے معاشرہ میں افراتفری اور ظلم و فساد پیدا کر دیا ہے، نیز کمزور اور غریبوں کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں لہٰذا ایسے ماحول میں ایک صحیح اور انصاف کی بنیاد پر بنائے جانے والے منصوبہ کی ضرورت ہے۔
ثقافتی ترقی اور اجتماعی رشد و نمو کا راستہ ہموار ہونے کے لئے اقتصادی دستور العمل بھی ضروری ہے تاکہ زمین پر موجود تمام مادی امکانات سے سب لوگ عادلانہ طور پر فیضیاب ہو سکیں اور ہر جگہ اور ہر طبقہ کے لئے معاش زندگی حاصل کرنا ممکن ہو۔
امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے منصوبوں سے مختصر آگاہی کے بعد ائمہ معصومین علیہم السلام کی روایات میں بیان ہونے والی تفصیل کو بیان کرتے ہیں اور ہرایک پہلو بارے اہم منصوبوں کو بیان کرتے ہیں:

(الف) ثقافتی پروگرام
امام مہدی علیہ السلام کی عالمی حکومت میں تمام ثقافتی پروگرامز لوگوں کی علمی اور عملی رشد و نمو اور ترقی کے لئے ہوں گے اور ہر لحاظ سے جہل و نادانی کا مقابلہ کیا جائے گا۔
حکومتِ حق میں ثقافتی جہاد کے اہم محور کچھ اس طرح ہوں گے:۔

۱۔کتاب و سنت کو زندہ کرنا
قرآن کریم ہر زمانہ میں غریب اور بالائے طاق رہا ہے اور انسانی زندگی میں اس کو بھلا دیا گیا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں قرآن کریم کی حیات بخش تعلیمات پر انسانی زندگی میں عمل درآمد ہو گا اور معصومین علیہم السلام کی سنت زندگی کے ہر موڑ پر انسانی حیات کے لئے نمونہ عمل قرار پائے گی اور سب کے اعمال قرآن و عترت کے پاک و پاکیزہ معیار کے ترازو میں تولے جائیں گے۔
حضرت علی علیہ السلام اپنے عظیم الشان کلام میں امام مہدی علیہ السلام کی قرآنی حکومت کی توصیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس زمانہ میں کہ جب انسان کی ہوائے نفس (انسان پر) حکومت کرے گی، امام مہدی (علیہ السلام) ظہور فرمائیں گے اور ہوائے نفس کی جگہ ہدایت اور فلاح کی حکومت قرار پائے گی اور جس زمانہ میں اپنی ذاتی رائے قرآن پر مقدم ہو چکی ہو گی اس موقع پر افکار قرآن کی طرف متوجہ ہوں گے اور معاشرہ میں قرآن ہی کی حکومت ہو گی''۔
(نہج البلاغہ، خطبہ ۸۳۱)
نیز ایک دوسری جگہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانہ میں انسانی معاشرہ میں قرآن پر عمل درآمد ہونے کے سلسلہ میں یہ بشارت دیتے ہیں:
''گویا میں اسی وقت اپنے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ میں خیمہ لگائے بیٹھے ہیں اور قرآن جس طرح سے نازل ہوا بالکل اسی طرح لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں........''۔(غیبت نعمانی، باب ۱۲، ح ۳، صفحہ ۳۳۳)
اور قرآن کی تعلیم حاصل کرنا اور اس کی تعلیم دینا، قرآنی ثقافت کے رائج ہونے دراصل انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن و اسلامی احکام کی حکمرانی کا نقطہ ٔ آغاز ہے۔

۲۔ معرفت اور اخلاقیات میں وسعت
قرآن کریم اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں انسان کے اخلاقی رشد اور معنویت کی طرف بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے کیونکہ انسانی خلقت کے بلند و بالا مقصد کے رشد و کمال کی سب سے بڑی وجہ اخلاق حسنہ ہے۔ خود پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اپنی بعثت کا مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل قرار دیا ہے ۔ (پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا:انما بعثتم لاتمم مکارم الاخلاق۔ بے شک میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔
(میزان الحکمة، مترجم، ج ۴، ص ۰۳۵۱)

اور قرآن کریم نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو مومنین کے لئے بہترین نمونہ عمل قرار دیا ہے۔ (قرآن کریم کے سورہ ٔ احزاب کی آیت نمبر ۱۲ کی طرف اشارہ ہے: لقد کان فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ، بے شک رسول خد (ص) تمہارے لے اسوہ ٔ حسنہ ہیں)

لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ انسان کے قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کی ہدایت اور ارشادات سے دُوری کی وجہ سے معاشرہ خصوصاً مسلمانی معاشرہ برائیوں اور پستیوں کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور اخلاقی اقدار سے یہی انحراف انسان کی انفرادی اور اجتماعی حیات کی تباہی کا باعث بنا ہے۔

حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حکومت جو کہ الٰہی حکومت اور الٰہی اقدار کی حکومت ہو گی اس میں اخلاقی اقدار کے رواج منصوبہ سب سے اہم قرار دیا جائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

)إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلٰی رُو ۂوسِ ال عِبَادِ فَجَمَعَ بِہِ عَقُو لُہُم وَاَک مَلَ بِہٖ اَخ لَاقُہُم ۔((بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۶۳۳)

"جب ہمارا قائم (علیہ السلام) قیام کرے گا تو مومنین کے سروں پر اپنا ہاتھ رکھیں گے جس سے ان کی عقل جمع ہو جائے گی اور ان کا اخلاق کامل ہو جائے گا"۔

یہ اشارہ اور کنایہ پر مشتمل بہترین جملے اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کہ جو اخلاق اور معنویت کی حکومت ہوگی، عقلی کمال اور انسانی اخلاق کی تکمیل کا راستہ فراہم کرے گی کیونکہ انسان میں برائیاں اس کی کم عقلی کی وجہ سے ہوتی ہیں اور جب انسان کی عقل کامل ہو جائے گی تو پھر انسان میں اخلاق حسنہ پیدا ہو جائے گا۔

دوسری طرف قرآن اور سنت الٰہی کی ہدایت سے لبریز ماحول انسان کو نیکی اور اچھائی کی طرف ے جائے گا، لہٰذا ظاہر و باطن دونوں طرف سے انسان میں اخلاقی فضائل کی طرف قدم بڑھانے کی کشش پائی جائے گی، چنانچہ اس طرح دُنیا بھر میں انسان اور الٰہی اقدار نافذ ہو جائیں گی۔

۳۔ علم کی ترقی

امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا ایک ثقافی پروگرام "علم کی ترقی اور انسانی دانش کی عظیم پیشرفت ہے" اور یہ حکومت بذات خود علوم کا مرکز اور اس زمانہ کے علماءکی سرمشق ہو گی۔

جس وقت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی بشارت دی تو اسی موقع پر آپ نے اس موضوع کی طرف اشارہ فرمایا: (امام حسین علیہ السلام کی نسل سے) نویں امام (حضرت) قائم ہیں، جن کے دست مبارک سے دُنیا میں نور اور روشنی پھیل جائے گی، جبکہ اس سے پہلے ظلمت و تاریکی میں گرفتار ہو گی اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہو گی اور پوری دُنیا کو علم و دانش کی دولت سے مالامال کر دے گا جیسا کہ جہل و نادانی سے بھری ہو گی..." (حضرت علی علیہ السلام نے امام مہدی علیہ السلام کی توصیف میں فرمایا: کہ ان کا علم، دانش تم سب سے زیادہ ہو گی، (غیبت نعمانی، باب ۳۱، ح۱) اور یہ علمی اور فکری تحریک معاشرہ کے ہر طبقہ کے لئے ہو گی۔ اس ترقی اور شکوفائی میں عورت و مرد میں کوئی فرق نہیں ہو گا بلکہ عورتیں بھی علم اور دینی معرفت میں بلند مقام پر پہنچ جائیں گی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں تمہیں حکمت (اور علم) عطا ہو گا، یہاں تک کہ عورتیں اپنے گھروں میں کتاب خدا اور سنت رسول(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے مطابق فیصلہ کیا کریں گی'۔ (نعمانی، ص ۹۳۲، بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۵۳)

یہ چیز لوگوں کو قرآنی آیات اور اہل بیت علیہم السلام کی احادیث سے نہایت ہی عمیق اور معرفت و شناخت کی طرف اشارہ دیتی ہیں۔

۴۔ بدعتوں سے مقابلہ

بدعت "سنت" کے مقابلہ ہوتی ہے جس کے معنی دین میں کسی نئی چیز کو داخل کرنے اور اپنی ذاتی رائے اور نظریات کو دین اور دینداری میں شامل کرنے کے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام بدعت ایجاد کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "بدعت ایجاد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم خدا اور کتاب خدا نیز پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں، اور اپنے نفس کی مرضی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مطابق عمل کرتے ہیں، اگرچہ ان لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہو"۔ (میزان الحکمة، ح ۳۲۶۱)
لہٰذا بدعت کے معنی خدا، اس کی کتاب اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے اور ہوائے نفسانی کو نافذ کرنے اور اپنی ذاتی خواہشات کے مطابق عمل کرنے کے ہیں اور یہ چیز اس کے علاوہ ہے جو الٰہی معیار کی بنیاد اور قرآن و سنت سے الہام لیتے ہوئے کوئی نئی تحقیق کے عنوان سے پیش کی جائے، چنانچہ بدعت ایک ایسی چیز ہے جو حکم خدا و سنت رسول کو ختم کر دیتی ہے حالانکہ دین کےلئے اس سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نہیں ہے۔
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:
)مَا ہَدَمَ الدِّی نَ مِث ل البِدَعِ((بحارالانوار، ج ۷۸، ص ۱۹)
"بدعت کی طرح کسی بھی چیز نے دین کو تباہ و برباد نہیں کیا ہے"۔
اور اسی دلیل کی وجہ سے بدعت گزاروں کے مقابلہ کرنے کے لئے سنت پر عمل کرنے والوں کو قیام کرنا چاہیے اور ان کی سازشوں اور دھوکہ بازیوں سے پردہ اُٹھا دینا چاہیے اور ان کے غلط راستہ کو لوگوں کے سامنے واضح کر دینا چاہیے اور اس طرح سے لوگوں کو گمراہی سے نجات دینا چاہیے۔
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:
"جب میری اُمت میں بدعتیں ظاہر ہونے لگیں تو علماءکی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علم و دانش کے ذریعہ میدان میں آئیں (اور ان بدعتوں کا مقابلہ کریں) اور اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اس پر خدا کی لعنت اور نفرین ہو!"۔ (میزان الحکمة، ح ۹۴۶۱)
لیکن افسوس کہ پیغمبر اکرم (صلی االله علیہ و آلہ وسلم) کے بعد اسلام میں کیا کیا بدعتیں ایجاد نہیں کی گئیں، اور دینداری کے راستہ میں کیا کیا انحرافات نہیں کئے گئے اور کتنے ہی لوگوں کو گمراہ نہیں کیا گیا ہے اور اس طرح دین کا مقدس چہرہ اُلٹا کر پیش کیا گیا ہے اور دین کی خوبصورت تصویر کو ہوائے نفس اور ذاتی طور و طریقہ کے بادلوں سے ڈھک دیا گیا ہے۔ اگرچہ ائمہ معصومین علیہم السلام جو دین کے جاننے والے تھے اُنہوں نے بے انتہاءکوشش کی لیکن بدعت کا راستہ اور سنت نبوی کی نابودی اسی طرح جاری رہی اور غیبت کے زمانہ میں اس میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔
اور اب دُنیا انتظار میں ہے کہ صاحب مکتب اور منجی بشریت اور قرآنی موعود (حضرت امام مہدی علیہ السلام) تشریف لائیں اور ان کی حکومت کے زیر سایہ سنت نبوی زندہ ہو اور بدعتوں کا بستر لپیٹ دیا جائے۔ بے شک امام علیہ السلام کی حکومت کا ایک اہم منصوبہ بدعت اور گمراہی سے مقابلہ تاکہ ہدایت اور انسانی رشد و ترقی کا راستہ ہموار ہو جائے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام مہدی علیہ السلام کی توصیف کرتے ہوئے ایک طویل حدیث کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں:)وَ لَار یَتر کُ بِدَعَةً اِلاَّ اَزَالَہَا وَ لَا سُنَّةً اِلاَّ اَقَامَہَا........((بحارالانوار، ج ۸۵، ح ۱۱، ص ۱۱)
"کوئی بھی بدعت ایسی نہیں ہو گی جس کو جڑ سے اکھاڑ نہ پھنکیں گے اور کوئی بھی سنت ایسی نہ ہو گی جس کو قائم نہ کریں گے"۔

ب۔ اقتصادی منصوبہ
ایک صحیح و کامل معاشرہ کی پہچان صحیح اقتصاد ہے۔ اگر معاشرہ میں مال و دولت سے صحیح فائدہ نہ اُٹھایا جائے اور اس کو لوگوں تک پہنچانے کے ذرائع کسی خاص گروہ کے اختیار میں نہ ہوں بلکہ حکومت معاشرہ کے ہر فرد پر توجہ رکھے سب کے لئے ذریعہ معاش فراہم ہو تو ایسے معاشرہ میں انسان کے لئے معنوی ترقی اور رشد کا راستہ مزید ہموار ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم اور معصومین علیہم السلام کی روایات میں بھی اقتصادی پہلو اور لوگوں کے معاشی نظام پر توجہ کی گئی ہے۔ اس بنا پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قرآنی حکومت اور عالمی اقتصاد اور عوام الناس کے لئے خاص منصوبہ ہو گا جس کی بنیاد پر زراعتی، طبیعی اور خدادادی نعمتوں سے بہتر طور پر فائدہ اُٹھایا جائے گااور اس سے حاصل ہونے والے سرمایہ کو عدل و انصاف کے مطابق معاشرہ کے ہر طبقہ میں تقسیم کیا جائے گا۔ مناسب ہے کہ ہم ان روایات کا مختصر جائزہ لیں تاکہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں اقتصادی منصوبہ بندی کے بارے میں جان سکیں۔

<

۱۔ طبیعی منابع سے مستفید ہونا

اقتصادی مشکلات میں سے ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ خداداد نعمتوں سے صحیح اور بجا فائدہ نہیں اُٹھایا جاتا ہے نہ تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زمین کی تمام خوبیوں سے صحیح فائدہ اُٹھایا جاتا ہے اور نہ ہی پانی سے زمین کی آبادکاری کے لئے صحیح فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اور حکومت حق کی برکت سے آسمان سخی ہو کر بارش برسائے گا اور زمین بغیر چون و چرا کے فصل اُگائے گی۔
جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:
)وَ لَو قَد قَامَ قَائِمُنَا لَأَن زَلَتِ السَّمَائُ قَط رَہَا، وَ لَأَخ رَجَتِ ال اَر ضَ نَبَاتَہَا....((بحارالانوار، ج ۰۱، ص ۴۰۱، خصال شیخ صدوق، ص ۶۲۶)
''اور جب قائم آل محمد علیہ السلام قیام کریں گے تو آسمان سے بارشیں ہوں گی اور زمین دانہ اُگائے گی........''۔
آخری حجت حق کی حکومت کے زمانہ میں زمین اور اس کے ذرائع امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے اختیار میں ہوں گے تاکہ مکمل اقتصاد کے لئے ایک عظیم سرمایہ جمع ہو جائے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:)........تقویٰ لہ الارض و تظہر لہ الکنوز........((کمال الدین، ج ۱، باب ۲۳، ح ۶۱، ص ۳۰۶)
''زمین ان کے لئے سمٹ جایا کرے گی، (اور وہ پل بھر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جائیں گے) اور تمام خزانے ان کے لئے ظاہر ہو جائیں گے''۔

۲۔ دولت کی عادلانہ تقسیم
نادرست اقتصاد کی سب سے اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ دولت ایک خاص گروہ کے قبضہ میں جمع ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتارہا ہے کہ بعض افراد یا بعض گروہ جو اپنے لئے (کسی بھی دلیل کے تحت) خاص امتیاز کے قائل تھے اُنہوں نے عمومی مال و دولت پر قبضہ کر لیا اور اس کو ذاتی مفاد یا کسی خاص گروہ کے لئے استعمال کرتے رہے۔ امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ایسے لوگوں سے مقابلہ کریں گے اور عمومی مال و دولت کو عام لوگوں کے اختیار میں دیں گے اور ''عدالت علوی'' سب کے سامنے پیش کریں گے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:)اِذَا قَامَ قَائِمُنَا اَہ لَ ال بَی تِ قَسَّمَ بِالسَّوِیَّۃِ وَ عَدَلَ فِی الرَّ ع یَۃِ((نعمانی، باب ۳۱، ح ۶۲، ص ۲۴۳)
''جب ہم اہل بیت کا قائم قیام کرے گا تو (مال و دولت کو) برابر تقسیم کرے گا اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے کام لے گا''۔
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں مساوات اور برابری کے قانون کو نافذ کیا جائے گا اور سب کو انسانی اور الٰہی حقوق دیئے جائیں گے۔اور مال و دولت کی عادلانہ تقسیم ہو گی۔
حضرت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:
''میں تم کو مہدی (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں قیام کرے گا .... وہ مال و دولت کو صحیح تقسیم کرے گا، کسی نے سوال کیا: اس کا کیا مقصد ہے؟ تو فرمایا: یعنی لوگوں کے درمیان مساوات قائم کرے گا''۔ (بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۱۸)
اور معاشرہ میں اس مساوات کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کوئی بھی فقیر یا محتاج نہیں ملے گا اور طبقاتی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
''تمہارے درمیان امام مہدی علیہ السلام ایسی مساوات قائم کریں گے کہ کوئی بھی زکوٰۃ کا مستحق نہیں مل پائے گا''۔ (بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۰۹۳)

۳۔ ویرانوں کی آبادکاری
آج کل کی حکومتوں میں صرف انہی لوگوں کی زمین آباد ہوتی ہے جو حکام اور ان کے گرد و نواح والوں اور ان کے ہم فکر لوگ یا بڑے صاحب قدرت لوگ ہوتے ہیں لیکن دوسروں طبقوں کو بھلا دیا جاتا ہے لیکن امام مہدی علیہ السلام کی کو حکومت میں چونکہ پیداوار اور تقسیم کا مسئلہ حل ہو جائے گا لہٰذا ہر جگہ نعمتیں اور آبادکاری ہو گی اور سب کی زندگی خوشحالی ہوگی سب کے لئے زمین آباد ہوں گی۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہی:)....فلا یبقیٰ فی الارض خراب الا عمَّ........((کمال الدین، ج ۱، باب ۲۳، ح ۶۱، ص ۳۰۶)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"پوری زمین میں کوئی ویرانہ نہیں ملے گا مگر یہ کہ اس کو آباد کر دیا جائے گا"۔

ج۔ معاشرتی منصوبہ بندی

انسانی معاشرہ کی اصلاح کا ایک پہلو صحیح معاشرتی منصوبہ بندی ہے۔ دُنیا کے سب سے بڑے منصف کی حکومت میں معاشرہ کو صحیح ڈگر پر لگانے کے لئے قرآن اور سنت اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق منصوبہ بندی کی جائے گی جس کے نافذ ہونے سے انسانی زندگی میں رشد و نمو اور بلند مقام تک پہنچنے کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔
حکومت الٰہی کے تحت اس دُنیا میں نیکیوں کو رائج کیا جائے گا اور برائیوں سے روکا جائے گا اور بدکاروں کے ساتھ قانونی مقابلہ کیا جائے گا، نیز لوگوں کے معاشرتی حقوق مساوات اور عدالت کی بنیاد سے دیئے جائیں گے اور اجتماعی عدالت حقیقی طور پر قائم کی جائے گی۔
قارئین کرام! یہاں پر مناسب ہے کہ ایک نظر ان روایات پر ڈالیں جن میں اس حسین دُنیا کے جلوو ۂں کا اچھی طرح نظارہ ہو سکے۔

۱۔ وسیع پیمانہ پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی عالمی حکومت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر بہت وسیع پیمانہ پر عمل ہو گا جس کے بارے میں قرآن کریم نے بھی بہت زیادہ تاکید کی ہے اور اسی بنا پر اُمت اسلامیہ کو منتخب اُمت کے عنوان سے یاد کیا ہے۔ (سورہ ۂ آل عمران آیت ۰۱۱) جس کے ذریعہ تمام واجبات الٰہی پر عمل ہونا ہے (اس اہم واجب کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ان الامر بالمعروف و النہی عن المنکر.... فریضة عظیمة بہا تقام الفرائض، (امر بالعمروف اور نہی عن المنکر ایسے واجبات ہیں کہ جن کے سبب تمام واجبات کا قیام ہے)۔ (میزن الحکمة مترجم، ج ۸، ص ۴۰۷۳) اور اس کا ترک کرنا ہلاکت کا بنیادی رکن، نیکیوں کی نابودی اور معاشرہ میں برائیوں کا پھیلنے کا اصلی سبب ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بہترین اور بلند ترین مرتبہ یہ ہے کہ حکومت کا رئیس اور اس کے عہدے دار نیکیوں کی ہدایت کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہوں۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
)اَل مَہ دِیَ وَ اَص حَابُہُ... یَامُرُو نَ بِال مَع رُو فِ وَیَن ہَو نَ عَنِ ال مُن کِر((بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۷۴)
"امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے ناصر و مددگار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہوں گے"۔

۲۔ برائیوں کا مقابلہ کرنا

برائیوں سے روکنا جو الٰہی حکومت کا ایک امتیاز ہے صرف زبانی طور پر نہیں ہو گا بلکہ برائیوں سے عملی طور پر مقابلہ ہو گا یہاں تک کہ برائی اور اخلاقی پستی کا معاشرہ میں کوئی وجود نہ ہو گا اور انسانی زندگی برائیوں سے پاک ہو جائے گی۔
جیسا کہ دُعائے ندبہ میں بیان ہوا ہے کہ جو محبوب غائب کے فراق کا درِ دل ہے:
)اَی نَ قَاطِع حَبَائِلِ ال کِذ بِ وَال اَف تَرَاءِ، اَی نَ طَامِس آثَارِ الزَّی غِ وَال اَہَوَاءِ۔((مفاتیح الجنان، دُعائے ندبہ)
"کہاں ہے وہ جو جھوٹ اور بہتان کی رسیوں کا کاٹنے والا ہے؟ اور کہاں ہے جو گمراہی اور ہوا و ہوس کے آثار کو نابود کرنے والا ہے؟"۔

۳۔ حدود الٰہی کا نفاذ

معاشرہ کے شرپسند اور مفسد لوگوں سے مقابلہ کے لئے مختلف راستے اپنائے جاتے ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں ایک طرف تو فاسقوں اور شرپسندوں کو ثقافتی پروگرام کے تحت اور تعلیمات الٰہی کے ذریعہ عقائد اور ایمان کی طرف پلٹا دیا جائے گا اور دوسری طرف ان کی زندگی کی جائز اور معقول ضرورتوں کو پورا کرنے اور اجتماعی عدالت نافذ کرنے سے ان کےلئے برائی اور فساد کے راستہ کوبند کر دیا جائے گا لیکن جو لوگ اس کے باوجود بھی دوسروں کے حقوق اور احکام الٰہی کو پامال کر دیں گے اور قوانین کی رعایت نہیں کریں گے تو ان سے سختی کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا تاکہ ان کے راستے بند ہو جائیں اور معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں کی روک تھام ہو سکے جیسا کہ مفسدوں کی سزا کے بارے میں اسلام کے جزائی قوانین میں بیان ہوا ہےـحضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت نقل ہوئی ہے جس میں آنحضرت (ص) نے امام مہدی علیہ السلام کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خصوصیات بیان کی ہیں، فرماتے ہیں:
"وہ الٰہی حدود کو قائم (اور ان کو نافذ) کریں گے"۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، باب ۷۲، ح ۴)

۴۔ منصفانہ فیصلے
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا ایک ایسا اہم پروگرام معاشرہ کے ہر پہلو میں عدالت کو نافذ کرنا ہو گا، اور آپ ہی کے ذریعہ پوری دُنیا عدالت اور انصاف سے بھر جائے گی جیسا کہ ظلم و ستم سے بھری ہو گی۔ قضاوت اور فیصلوں میں عدالت کا نافذ ہونا ایک حیاتی ضرورت ہے کیونکہ اسی سلسلہ میں سب سے زیادہ ظلم اور حق تلفی ہوتی ہے کسی کا مال کسی اورکو مل جاتا ہے اور ناحق خون بہانے والے ظالم کو سزا نہیں ملتی، بے گناہ لوگوں کی عزت و آبرو پامال ہوتی ہے ۔ دُنیا بھر کی عدالتوں میں سے سب سے زیادہ ظلم معاشرہ کے کمزور لوگوں پر ہوا ہے اور صاحبان قدرت اور ظالم حکمرانوں کے زیر اثر ان عدالتی فیصلوں میں بہت سے لوگوں کی جان و مال پر ظلم ہوا ہے۔ دُنیا پرست ججوں نے اپنے ذاتی مفاد اور قوم و قبیلہ پرستی کی بنا پر بہت سے غیر منصفانہ فیصلہ کئے ہیں اور ان کو نافذ کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کتنے ایسے بے گناہ لوگ ہوں گے جن کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور کتنے ایسے مجرم اور فسادی لوگ ہوں گے جن کے بارے میں قانون جاری نہیں ہوا ہے۔
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عادل حکومت، تمام ظلم و ستم اور ہر حق تلفی کا خاتمہ کر دے گی۔ آپ کی ذات گرامی جو عدالت پروردگار کی مظہر ہے انصاف کے محکمے قائم کرے گی اور اپنی عدلیہ میں اپنے نیک و صالح قاضی مقرر کرے گی کہ جو خوف خدا رکھنے والے نیز دقیق طور پر حکم نافذ کرنے والے ہوں گے تاکہ دُنیا کے کسی گوشہ میں کسی پر ذرا بھی ظلم نہ کیاجائے۔حضرت امام رضا علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے سنہرے موقع کی توصیف میں ایک طولانی روایت کے ضمن میں فرماتے ہیں:
)فَاِذَا خَرَجَ اَش رَقَتِ ال اَر ضِ بِنُو رِ رَبِّهَا، وَ وَضَعَ مِی زَانَ ال عَد لِ بَی نَ النَّاسِ فَلَا یَظ لِم اَحَد اَحَداً((بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۱۲۳)
جب وہ ظہور کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور وہ لوگوں کے درمیان حق و عدالت کی میزان قائم کریں گے، پس وہ (ایسی عدالت جاری کریں گے کہ) کوئی کسی دوسرے ر ذرّہ بھی ظلم و ستم نہیں کرے گا"۔
قارئین کرام! اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حکومت میں محکمہ عدل و انصاف مکمل طور پر نافذ ہو گا جس سے ظالم اور خودغرض انسانوں کے لئے راستے بند ہو جائیں گے اور ظلم و ستم کی تکرار اور دوسرے کے حقوق پر تجاوز کرنے سے روک تھام کی جائے گی۔

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

درس کا خلاصہ:

امام مہدی علیہ السلام کے اہم ترین ثقافتی پروگرامز مندرجہ ذیل ہیں:
کتاب و سنت کا احیائ، اسلامی اخلاق کا پھیلاؤ، علم و دانش کی شگوفائی، بدعتوں کا مقابلہ۔
اقتصادی اعتبار سے امام کا پروگرام یہ ہے کہ قدرتی ذخائر سے مکمل فائدہ اُٹھایا جائے گا اور الٰہی رزق و نعمات لوگوں میں تقسیم کی جائیں گی اور دُنیا کی آبادانی کو وسعت دی جائے گی۔ویرانوں کو آباد کیا جائے گا۔
معاشرتی امور میں حضرت کا حکومتی پروگرام یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا احیاءاور الٰہی حدود کا اجرا کیا جائے۔

درس کے سوالات
۱۔ زمانہ ظہور میں حضرت کے ذریعے قرآن و سنت کے احیاءسے کیا مراد ہے؟
۲۔ زمام باقر علیہ السلام کی حدیث مبارک میں جملہ "وضع یدہ علی رو ۂس العباد...." سے کیا مراد ہے؟
۳۔ جمہ "تطوی لہ الارض و تظہر لہ الکنوز" کا معنی بیان کریں؟
۴۔ امام زمانہ علیہ السلام کے اقتصادی پروگرامز کی ان کے موارد کے تذکرہ کے ساتھ وضاحت کریں؟
۵۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اہم ترین اصلاحی اور معاشرتی پروگرامز میں سے تین کی مثالیں بیان کریں؟

مہدویت نامہ

تیرھواں درس
حکومت کے نتائج اور ثمرات

مقاصد:

۱۔ حضرت کی حکومت کی وسعت اور اس کے ثمرات سے آگاہی۔
۲۔ حضرت کے دورانیہ حکومت بارے آگاہی۔
۳۔ حضرت کی شخصی اور حکومتی سیرت سے آشنائی۔

فوائد:
۱۔ عصر ظہور کے درخشاں دور سے آگاہی
۲۔ زمانہ ظہور کے پروگرامز کی جذابیت کو درک کرنا
۳۔ زمانہ ظہور کے آپہنچنے کے حوالے سے عشق و اشتیاق

تعلیمی مطالب:
۱۔ حضرت کی وسیع عدالت کے نتائج
۲۔ حضرت کے اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں کے نتائج
۳۔ معاشرتی اور دینی امور میں حضرت کے اقدامات
۴۔ حضرت کے علمی اور اقتصادی اقدامات
۵۔ حضرت کی حکومت کی حدود اور مدت

حکومت کے نتائج اور ثمرات
آپ حضرات نے بھی دیکھا ہو گا کہ جو لوگ حکومتی دائرہ میں جانا چاہتے ہیں یا قدرت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے سے ہی اپنی حکومت کے لئے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہیں اور کبھی کبھی تو ان مقاصد تک پہنچنے کے لئے اپنے منصوبوں کو بھی بیان کر دیتے ہیں لیکن جیسے ہی وہ حکومت اور قدرت تک پہنچتے ہیں تو پھر کچھ ہی دنوں بعد وہ اپنے مقاصد میں ناکام رہ جاتے ہیں یا بعض اوقات اپنی کی ہوئی باتوں سے پلٹ جاتے ہیں، یا اپنے بیان کردہ اہداف اور مقاصد کو بالکل ہی بھول جاتے ہیں!!
لیکن پہلے سے معین ان اہداف و مقاصد تک نہ پہنچنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ”اہداف“ واقعی اور اصولی نہیں ہوتے یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان اہداف تک پہنچنے کے لئے حکومت کے پاس جامع اور صحیح منصوبہ بندی نہیں ہوتی، اور بہت سے مقامات پر اس ناکامی کا سبب قوانین جاری کرنے والوں کی نااہلی ہوتی ہے پھر ان کی خیانت ہوتی ہے۔
امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حکومت کے اغراض و مقاصد واقعی اور اصولی ہیں جن کی جڑیں انسان کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں موجود ہیں، جن تک پہنچنے کی سب آرزو رکھتے ہیں اور وہ پروگرام بھی قرآن کریم اور سنت اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کی بنیاد پر ہوں گے اور ہر شعبہ میں اس کے نفاذ کی ضمانت موجود ہو گی۔
لہٰذا اس عظیم الشان انقلاب کے نتائج اور ثمرات بہت ہی زیادہ ہوں گے جس کو ایک جملہ میں خلاصہ کیا جاتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ انسان کی تمام مادی اور معنوی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی جن کو خداوند عالم نے انسان کے لئے کائنات میں امانت رکھا ہے۔ ہم یہاں پر روایات کی روشنی میں بعض نتائج اور ثمرات کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ زندگی کے ہر موڑ پر عدالت کا وجود
بہت سی روایات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انقلاب کے نتائج اور ثمرات میں سب سے اہم چیز دُنیا میں عدل و انصاف کا عام ہونا بیان ہوا ہے جس کے بارے میں ”آپعلیہ السلام کی حکومت کے اہداف“ کے تحت گفتگو ہو چکی ہے۔
لیکن اس حصہ میں مذکورہ مطالب کے علاوہ اس مطلب کا اضافہ کرتے ہیں کہ قائم آل محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی حکومت میں معاشرہ کے ہر سطح میں عدالت عام ہو جائے گی اور عدالت معاشرہ کی شہ رگوں میں رچ بس جائے گی اور کوئی بھی ایسا چھوٹا بڑا گروہ نہیں ہو گا جس میں عدالت قائم نہ ہو، نیز آپس میں انسانوں کا رابطہ اسی عدالت کی بنیاد پر ہو گا۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا:
”خدا کی قسم! لوگوں کے گھروں میں عدالت کو اس طرح پہنچا دیا جائے گا جیسے گھروں میں سردی اور گرمی پہنچتی ہے“۔(بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۶۳)
جب معاشرہ کا سب سے چھوٹا شعبہ یعنی انسان کا گھر عدالت کا مرکز بن جائے گا اور گھر کے افراد ایک دوسرے سے عادلانہ سلوک کریں گے جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی عالمی اور عدل و انصاف کی حکومت نہ تو طاقت اور قانون کے بل بوتے پر ہو گی بلکہ قرآنی تربیت کی بنیاد پر ہو گی کہ جو عدالت اور احسان کا حکم دیتی ہے۔ (قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان یعنی بے شک خداوند عالم نیکی اور عدالت کا حکم دیتا ہے۔ (سورہ نحل آیت۹۰) لوگوں کی تربیت کرے گی اور ایسے (بہترین) ماحول میں یقیناً سب لوگ اپنے انسانی اور الٰہی فریضہ پر عمل کریں گے اور دوسروں کے حقوق کا احترام کریں گے (اگرچہ کسی عہدہ اور مقام پر بھی فائز نہ ہوں)۔
انتظار کرنے والے مہدوی معاشرہ میں قرآنی اور حکومتی پشت پناہی کے ذریعہ ” عدالت“ ایک اصلی ثقافتی انقلاب ہو گا جس سے ان انگشت شمار لوگوں کے علاوہ کوئی سرپیچی نہیں کرے گا جو خود غرض اور مفاد پرست ہوں گے اور قرآن کریم اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے دُور ہوں گے، جن کے ساتھ حکومت عدل سخت کارروائی کرے گی اور اُن کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، خصوصاً حکومتی شعبوں میں شامل ہونے سے روک تھام کی جائے گی۔
جی ہاں! ایسی وسیع اور عام عدالت میں حضرت امام منتظر علیہ السلام کی حکومت کا ثمرہ ہو گا اور اس طرح امام مہدی علیہ السلام کے انقلاب کا بلند ترین مقصد پورا ہو جائے گا کہ دُنیا عدل و انصاف سے بھر جائے گی اور ظلم و ستم اور حقوق کی پامالی نہیں ہو گی یہاں تک کہ گھریلو زندگی میں بھی ایک دوسرے سے تعلقات میں بھی کوئی ظلم و ستم نہیں ہو گا۔

۲۔ ایمانی، اخلاقی اور فکری رشد
قارئین کرام! ہم نے گزشتہ صفحات میں یہ عرض کیا ہے کہ معاشرہ میں عدل و انصاف کے عام ہونے سے معاشرہ میں رہنے والوں کی صحیح تربیت اور قرآن و عترت کی ثقافت رائج ہو جائے گی، جیسا کہ آئمہ علیہم السلام سے منقول روایات میں امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حکومت کے زمانہ میں ایمانی، اخلاقی اور فکری رشد و نمو کی وضاحت کی گئی ہے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:”جب ہمارے قائم (آل محمد) ظہور کریں گے تو وہ اپنا دست کرم خدا کے بندوں کے سروں پر رکھیں گے جس کی برکت سے ان کی عقل و خرد اپنے کمال پر پہنچ جائے گی“۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ح ۱۷، ص ۶۳۳)
اور جب انسان کی عقل کمال پر پہنچ جاتی ہے تو تمام خوبیاں اور نیکیاں خود بخود اس میں پیدا ہونے لگتی ہیں کیونکہ عقل انسان کے لئے باطنی پیغمبر ہے کہ اگر جسم و روح کے ملک پر اس کی حکومت ہو جائے تو پھر انسان کی فکر اور عمل راہ خیر و اصلاح پر چل پڑتے ہیں اور خدا کی بندگی اور سعادت کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔
حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ عقل کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: عقل وہ (حقیقت) ہے جس کے ذریعہ خدا کی عبادت کی جائے اور اس کی (رہنمائی کی) وجہ سے جنت حاصل کی جائے“۔ (اصول کافی، ج ۱، ح ۳، ص ۸۵)
جی ہاں! آج کے معاشرہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ امام اور ان کی حکومت کے بغیر عقل پر شہوات اور خواہشات کا غلبہ ہے اور گروہوں اور پارٹیوں پر سرکش نفس حکومت کئے جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں دوسروں کے حقوق پامال اور الٰہی اقدار کو بھلایا جا رہا ہے لیکن ظہور کے زمانہ میں اور حجت خدا (جو عقل کامل ہیں) کی حکومت کے زیر سایہ عقل حکم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے والی ہو گی اور جب انسان کی عقل کمال کی منزل پر پہنچ جائے گی تو پھر نیکیوں اور خوبیوں کے علاوہ کوئی حکم نہیں کرے گی۔

۳۔ اتحاد اور محبت

متعدد روایات کے پیش نظر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عالمی حکومت میں زندگی بسر کرنے والے افراد آپس میں متحد اور محبوب ہوں گے اور آپعلیہ السلام کی حکومت کے مومنین کے دلوں میں کینہ اور دشمنی کے لئے کوئی جگہ نہ ہو گی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:)وَلَو قَد قَامَ قَائِم نَا.... لَذَہَبَتِ الشَّح نَائُ مِن قُلُوبِ ال عِبَاد....(

"جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو بندگان خدا کے دلوں میں کینہ (اور دشمنی) نہیں رہے گی"۔

اس زمانہ میں کینہ اور دشمنی کے لئے کوئی بہانہ باقی نہیں رہے گا کیونکہ وہ زمانہ عدل و انصاف کا ہو گا جس میں کسی کا کوئی حق پامال نہیں ہو گا، اور وہ زمانہ خردمندی اور غور و فکر کا ہو گا نہ کہ مخالفت عقل اور شہوت پرستی کا۔ (اس سے پہلے دو حصوں میں امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں عدالت اور عقلی کمال کے بارے مینگفتگو ہو چکی ہے) لہٰذا بغض و حسد اور دشمنی کے لئے کوئی بہانہ نہیں رہ جائے گا، اور اس طرح لوگوں کے دلوں میں انس اور اُلفت پیدا ہو جائے گی جیسا کہ اس سے پہلے اختلاف اور انتشار پایا جائے گا اور سب قرآنی اخوت اور برادری کی طرف پلٹ جائیں گے۔ (سورہ حجرات کی آیت نمبر ۰۱ کی طرف اشارہ ہے جہاں ارشاد ہوتا ہے انما المومنون اخوۃ مومنین آپس مینبھائی ہیں) اور آپس میں دو بھائیوں کی طرح ہمدل اور مہربان ہوں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کے سنہرے زمانہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"(اس زمانہ میں) خداوند عالم، پریشان اور منتشر لوگوں میں وحدت اور اُلفت ایجاد کر دے گا"۔ (کمال دین، ج ۲، باب ۵۵، ح ۷، ص ۸۴۵)

اور اگر خدا کی مدد اس وقت رہے گی تو پھر کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس مادّی کشمکش کے بحران میں اس ہمدلی، اُلفت اور دلی محبت کا اندزہ لگانا مشکل ہو۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو واقعی دوستی اور حقیقی ہمدلی (اس حد تک) ہو گی کہ ضرورت مند اپنے برادر ایمانی کی جیب سے اپنی ضرورت کے مطابق پیسہ نکال لے گا اور اس کا (دینی) بھائی اسے نہیں روکے گا"۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ح ۴۶۱، ص ۲۷۳)

۴۔ جسمانی اور نفسیاتی سلامتی

آج کل انسان کی ایک بڑی مشکل "لاعلاج اور خطرناک بیماریاں" ہیں جو مختلف چیزوں کی بنا پر پیدا ہو رہی ہیں جیسے ہمارے رہنے کی فضا آلودہ ہونا اور کیمائی اور ایٹمی اسلحوں کا استعمال، اسی طرح انسانوں کے درمیان آپس میں ناجائز رابطہ، نیز درختوں کا کاٹ ڈالنا اور دریاؤں کا پانی نابود کرنا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں مختلف خطرناک بیماریوں کی وجوہات ہیں جیسے جذام، طاعون، فلج، سکتہ اور دیگر بہت سی بیماریاں جن کا آج کے زمانہ میں کوئی علاج نہیں ہے اور جسمانی بیماریوں کے علاوہ رُوحی اور نفسیاتی بیماریاں بھی جس کی وجہ سے دُنیا بھر میں انسان کی زندگی بدمزہ اور ناقابل برداشت ہو گئی ہے البتہ یہ سب دُنیا اور انسان پر غلط چیزوں کے استعمال کی وجہ سے ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانہ میں کہ جو عدل و انصاف اور نیکیوں کا زمانہ ہو گا اور تعلقات برادری اور برابری کی بنیاد پر ہوں گے، انسان کی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور انسان کی بدنی اور روحانی طاقت تعجب آور شکل میں بڑھ جائے گی۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:"جب حضرت قائم امام مہدی علیہ السلام قائم کریں گے تو خداوند عالم مومنین سے بیماریوں کو دُور فرما دے گا اور صحت و تندرستی عنایت کرے گا"۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ح ۸۳۱، ص ۴۶۳)

آپ کی حکومت میں جب علم و دانش کی بہت زیادہ ترقی ہو گی تو کوئی لاعلاج بیماری باقی نہیں رہے گی، علم طب اور ڈاکٹری میں بہت زیادہ ترقی ہو گی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی برکت سے بہت سے بیماروں کو شفا مل جائے گی۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص ہم اہل بیت کے قائم کا زمانہ دیکھے گااگر اس کو کوئی بیماری ہو جائے گی تواسے شفا مل جائے گی اور اگر کمزوری کا شکار ہو جائے گا تو صحت مند اور طاقتور ہو جائے گا"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(بحارالانوار، ج ۲۵، ح ۸۶، ص ۵۳۳)

۵۔ بہت زیادہ خیر و برکت
قائم آل محمد حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا ایک عظیم ثمرہ یہ ہو گا کہ اس زمانہ میں خیر و برکت اس قدر ہو گی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملے گی۔ آپ کی حکومت کی بہار میں ہر جگہ سبز و شاداب اور حیات بخش ماحول ہو گا، آسمان سے بارشیں ہوں گی اور زمین میں اچھی فصلیں ہوں گی اور ہر طرف خدا کی برکت دکھائی دیتی ہوئی نظر آئے گی۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
''........ خداوند عالم ان (امام مہدی علیہ السلام) کی وجہ سے زمین و آسمان سے برکتوں کی بارش کرے گا (اور ان کے زمانہ میں) آسمان سے بارشیں ہوں گی اور زمین میں اچھی فصلیں ہوں گی''۔ (غیبت طوسی، ح ۹۴۱، ص ۸۸۱)
امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں کوئی زمین بنجر نہیں ملے گی اور ہر جگہ ہریالی اور شادابی ہو گی۔ یہ عظیم الشان اور بے نظیر تبدیلی اس وجہ سے پیدا ہو گی کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں تقویٰ اور پاکیزگی اور ایمان کے پھول کھلنے لگیں گے، معاشرہ کے تمام لوگ الٰہی تربیت کے تحت اپنے تعلقات کو اسلامی اور الٰہی اقدار کے سانچے میں ڈھال لیں گے اور جیسا کہ خداوند عال نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے پاک و پاکیزہ ماحول کوخیر و برکات سے سیراب کر دُوں گا۔
قرآن مجید نے اس سلسلہ میں فرمایا:
)وَ لَو اَنَّ اَہ لَ القُرَی آمَنُو ا وَاتَّقَوا لَفَتَح نَا عَلَی ہِم بَرَکَاتٍ مِن السَّمَائِ وَال اَر ضِ....((سورہ اعراف، آیت ۶۹)
''اور اگر اہل قریہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم ان کے لئے زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے''۔
۶۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دور میںفقر و ناداری کی نابودی
جس وقت امام مہدی علیہ السلام کے لئے زمین کے تمام خزانے ظاہر ہو جائیں گے اور زمین و آسمان سے مسلسل برکتیں ظاہر ہوں گی اور مسلمانوں کا بیت المال عدالت کی بنیاد پر تقسیم ہو گا تو پھر فقر اور تنگدستی کا کوئی وجود نہیں رہے گا، اور آپعلیہ السلام کی حکومت میں ہر انسان فقر و ناداری کے دلدل سے آزاد ہو جائے گا۔ (منتخب الاثر، فصل ۷، باب ۴، ۳، ص ۹۸۵ تا ۳۹۵)
آپعلیہ السلام کی حکومت کے زمانہ میں اقتصادی اور کاروباری مسائل، برادری اور برابری کی بنیاد پر ہوں گے اور خود غرضی اور ذاتی مفاد کی جگہ اپنے دینی بھائیوں سے دلسوزی، ہمدردی اور غمخواری کا احساس پیدا ہو گا، اس موقع پر سب آپس میں ایک دوسرے کو گھر کے ایک ممبرکے عنوان سے دیکھیں گے اور سب کو اپنا تصور کریں گے اور محبت و ہمدردی کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہو گی۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''........ (امام مہدی علیہ السلام) سال میں دو بار لوگوں کو بخشش وعطیہ دیا کریں گے، اور مہینہ میں دو دفعہ کی روزی (اور معاش زندگی) عطا فرمایا کریں گے، (اور اس کام میں) لوگوں کے درمیان مساوات قائم کریں گے، یہاں تک کہ (لوگ ایسے بے نیاز ہو جائیں گے کہ) زکوٰۃ لینے والا کوئی نیازمند نہیں مل پائے گا........''۔(بحارالانوار، ج ۲۵، ح ۲۱۲، ص ۰۹۳)
مختلف روایات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لوگوں کے درمیان غربت کے احساس کے نہ ہونے کی وجہ یہ ہو گی کہ ان کے یہاں روحانی طور پر بے نیازی اور قناعت کا احساس پایا جاتا ہو گا، دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ قبل اس کے کہ کوئی ان کو مال و دولت عطا کرے خود ان کے باطن میں بے نیازی کا احساس پیدا ہو جائے گا اور جو کچھ خداوند عالم نے اپنے فضل و کرم سے عنایت کیا ہو گا اس پر وہ راضی اور خشنود رہیں گے لہٰذا دوسروں کے مال کی طرف آنکھ بھی نہیں اُٹھائیں گے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا: ''........ خداوند عالم بے نیازی (کا احساس) اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے گا''۔ (بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۲۹)
جبکہ ظہور سے پہلے انسان میں خودغرضی اور مال و دولت جمع کرنے اور غریبوں پر خرچ نہ کرنے کی عادت ہوگی۔
خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت میں انسان اندرونی اور بیرونی لحاظ سے بے نیاز ہو جائے گا، اس کے علاوہ ایک طرف بہت سی دولت عادلانہ طور پر تقسیم ہو گی اور دوسری طرف انسانوں کے درمیان قناعت پیدا ہو جائے گی۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے مومنین پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بخشش کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے اضافہ فرمایا: ''اور خداوند عالم میری اُمت کو بے نیاز کر دے گا اور عدالت مہدوی سب پر اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرح نافذ ہو گی کہ (حضرت امام مہدی علیہ السلام) حکم فرمائیں گے کہ منادی یہ اعلان کر دے: کون ہے جس کو مال کی ضرورت ہے؟ لیکن اس اعلان کو سُن کر کوئی قدم نہیں بڑھائے گا سوائے ایک شخص کے! اس موقع پر امام علیہ السلام (اس سے) فرمائیں گے: خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہنا کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے تمہارے لئے حکم یہ ہے کہ مجھے مال و دولت دے دو۔ یہ سُن کر خزانہ دار کہے گا کہ اپنی چادر پھیلاؤ اور اس کی چادر کو بھر دیا جائے گا اور جب وہ کمر پر لاد کر چلے گا تو پشیمان ہو جائے گا اور کہے گا: اُمت محمدی (ص) میں صرف تو ہی اتنا لالچی ہے........ جس کے بعد وہ مال واپس کرنے کے لئے جائے گا لیکن اس سے قبول نہیں کیا جائے اور اس سے کہا جائے گا: ہم جو کچھ عطا کر دیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے"۔
(سورہ توبہ، آیت ۳۳، سورہ فتح، آیت ۸۲، سورہ صف، آیت ۹)

۷۔ اسلام کی حکومت اور کفر کی نابودی
قرآن کریم نے تین مقامات پر وعدہ دیا ہے کہ خداوند عالم دین مقدس اسلام کو پوری دُنیا پر غالب کرے گا:
)ہُوَ الَّذِی اَر سَلَ رَسُو لَہُ بِال ہُدیٰ وَ دِی نِ ال حَقِّ لِیُظ ہِرَہُ عَلَی الدِّی نِ کُلِّہِ وَ لَو کَرِہَ ال مُش رِکُو نَ۔((سورہ توبہ، آیت ۳۳، سورہ فتح آیت ۸۲، سورہ صف آیت ۹)
"وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو"۔
جبکہ اس حقیقت میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوند عالم کا وعدہ پورا ہونے والا ہے وہ کبھی بھی خلاف وعدہ عمل نہیں کرتا جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے:)اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخ لِفُ ال مِی عَادِ((سورہ آل عمران، آیت ۹)
"........ بے شک اللہ خلاف وعدہ عمل نہیں کرتا"۔ لیکن یہ بات روشن ہے کہ مسلسل سعی و کوشش کے باوجود بھی پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اولیائے خدا علیہم السلام اب تک ایسی مبارک تاریخ نہیں دیکھ پائے ہیں۔ (یہ گفتگو صرف دعویٰ کی حد تک نہیں ہے بلکہ ایک تاریخی حقیقت ہے اور شیعہ و سنی مفسرین نے اس سلسلہ میں گفتگو کی ہے جیسے فخر رازی نے تفسیر کبیر ج ۶۱، ص ۰۴ اور قرطبی نے تفسیر قرطبی ج ۸، ص ۱۲۱ میں اور علامہ طبرسی نے مجمع البیان ج ۵، ص ۵۳ میں)
اور تمام مسلمان ایسے دن کا انتظار کر رہے ہیں، البتہ یہ ایک ایسی حقیقی آرزو ہے جو ائمہ معصومین علیہم السلام کے کلام میں موجود ہے، لہٰذا اس ولی پروردگار کی حکومت کے زیر سایہ "اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ" کا نعرہ بلند ہو گا جو توحید کا پرچم ہے اور "اشہد ان محمد رسول اللّٰہ" کی آواز جو اسلام کا علم ہے ہر جگہ لہراتا ہوا نظر آئے گا اور کسی بھی جگہ کفر و شرک کا وجود باقی نہ بچے گا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے درج ذیل آیت کی وضاحت میں فرمایا:)وَ قَاتِلُو ہُم حَتّٰی لَا تَکُو نَ فِت نَۃً وَ یَکُو نَ الدِّی ن کُلُّہُ لِلّٰہِ ....((سورہ انفال، آیت ۹۳)
"اور تم لوگ ان کفار سے جہاد کرو یہاں تک کہ فتنہ کا وجود نہ رہ جائے"۔
"اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں ہوئی ہے اور جب ہمارا قائم قیام کرے گا اور جو شخص آپ کے زمانہ کو درک کرے گا وہی اس کی تاویل کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، بے شک (اس زمانہ میں) دین محمدی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جہاں تک رات کا اندھیرا پہنچتا ہے پہنچ جائے گا اور پوری دُنیا میں پھیل جائے گا اور اس طرح سے زمین سے شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا ، جیسا کہ خداوند عالم نے وعدہ فرمایا"! (بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۵۵)
البتہ پوری دُنیا میں اسلام کا پھیل جانا "اسلام" کی حقانیت اور واقعیت کی وجہ سے ہو گا کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی حقانیت واضح ہو جائے گی اور سب کو اپنی طرف راغب کرلے گا صرف وہی لوگ باقی بچیں گے جو بغض و عناد واور سرکشی کے شکار ہونگے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شمشیر عدالیت ان کے سامنے آئے گی اور یہی خداوند عالم کا انتقام ہو گا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میناعتقادی وحدت
اس سلسلہ کا آخری نکتہ یہ ہے کہ یہ اعتقادی وحدت (یعنی سب کا اسلام کے دائرہ میں آجانا) حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانہ میں پیش آئے گی اور یہ موقع عالمی معاشرہ کی تشکیل کے لئے بہت مناسب ہو گا جبکہ پوری دُنیا اسی اتحاد و ہمدلی اور توحیدی نظام اور قانون کو قبول کرے گی اور اس کے زیرِ سایہ اپنے انفرادی اور اجتماعی تعلقات اسی ایک عقیدہ سے حاصل شدہ معیار کی بنا پر مرتب کریں گے اور اس بیان کے مطابق وحدت عقیدتی اور دین واحد کے

پرچم کے نیچے جمع ہونا ایک حقیقی ضرورت ہو گی جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں حاصل ہو گی۔

۸۔ عمومی امن و آسائش
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں کہ جب زندگی کے ہر پہلو میں خوبیاں اور نیکیاں عام ہو جائیں گی تو امنیت حاصل ہو جائے کہ جو الٰہی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اور انسان کی سب سے بڑی تمنا ہے۔
جس وقت انسان ایک عقیدہ اور اسلامی کی پیروی کریں گے اور معاشرہ کے درمیان بلند اخلاقی اصول نافذ ہوں اور عدالت ہر انسان پر حاکم ہو تو پھر زندگی کے کسی بھی حصہ میں بدامنی اور خوف و وحشت کی کوئی جگہ باقی نہیں رہے گی۔
جس معاشرہ میں ہر شخص کو اس کا حق مل رہا ہو گا تو پھر وہ کسی دوسرے پر ظلم و ستم اور انسانی و الٰہی حقوق پامال نہیں کرے گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کے ساتھ سخت کارروائی کی جائے گی لہٰذا ایسے موقع پر ہر طرف امن و اماں اور چین و سکون سے رہے گا۔
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:"ہمارے ذریعہ ایک سخت زمانہ گزار ہے.... اور جب ہمارا قائم قیام کرے گا اور دلوں سے دشمنی اور کینہ نکل جائے گا، حیوانوں میں بھی آپس میں اتفاق ہو گا، (اس کے زمانہ میں ایسا امن و امان قائم ہو گا کہ) عورتیں اپنے زیورات پہن کر عراق سے شام تک کا سفر کریں گی........ لیکن ان کے دل میں کسی طرح کا خوف نہیں ہوگا"۔ (خصال شیخ صدوق، ج ۲، ص ۸۱۴)
قارئین کرام! ہم چونکہ بے عدالتی، لالچ اور بغض و کینہ کے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں لہٰذا ہمارے لئے اس سبز و شاداب دُنیا کا تصور بہت مشکل ہے لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا اگر ہم اپنی برائیوں اور گناہوں کے اسباب کے بارے میں غور و فکر کریں اور یہ تصور کریں کہ یہ تمام برائیاں امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں ختم ہو جائیں گی تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ معاشرہ میں امن و امان قائم ہونے کا الٰہی وعدہ یقینی ہے۔
خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:
)وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِی نَ آمَنُو ا مِن کُم وَعَمِلُو الصَّالِحَاتِ لَیَس تَخ لِفَنَّہُم فِی ال اَر ضِ کَمَا اس تَخ لَفَ الَّذِی نَ مِن قَب لِہِم وَلَی مَکِّنَنَّ لَہُم دِی نَہُم الَّذِی ارتَضَی لَہُم وَ لَی بَدِّلَنَّہُم مِن بَع دِ خَو فِہِم اَمناً۔۔((سورہ نور، آیت ۵۵)
"اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان و عمل صالح سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین پراسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنائے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا........"۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "یہ آیہ شریفہ (امام) قائم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے"۔
(غیبت نعمانی، ح ۵۳، ص ۰۴۲)

۹۔ علم کی ترقی
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانہ میں اسلامی اور انسانی علوم کے بہت سے اسرار واضح ہو جائیں گے اور انسان کا علم ناقابل تصور طریقہ سے ترقی کرے گا۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:"علم و دانش ۷۲ حروف ہیں، اور جو کچھ بھی تمام انبیاءعلیہم السلام لے کر آئے ہیں وہ صرف ۲ حرف ہیں جبکہ عوام الناس صرف دو حرفوں کو بھی نہیں جانتے، جس وقت ہمارے قائم کا ظہور ہو گا تو ان ۵۲ حروف کے علم کو بھی لوگوں کو تعلیم دیں گے اور ان دو حرفوں کو بھی ان میں اکٹھا کر دیں گے جس کے بعد تمام ۷۲ حروف کا علم نشر فرمائیں گے"۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۶۳۳)
ظاہر سی بات ہے کہ انسان علم کے ہر پہلو میں ترقی کرےگا، متعدد روایات میں ہونے والے اشاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں صنعتی علم آج کے زمانہ سے کہیں زیادہ ہو گا"۔ (البتہ ممکن ہے کہ مذکورہ روایات میں معجزہ کی طرف اشارہ ہو؟)
جیسا کہ اس وقت کی صنعت صدیوں پہلی صنعت سے بہت زیادہ مختلف ہے۔ قارئین کرام! ہم یہاں پر اس سلسلہ میں بیان ہونے والی چند روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حکومت میں رابطہ کی کیفیت کے بارے میں فرمایا: "قائم آل محمد (ص) کی حکومت کے زمانہ میں مشرق میں رہنے والا مومن اپنے مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھتا ہو گا........"۔ (بحارالانوار، ج۲۵، ص ۱۹۳)
اسی طرح امام علیہ السلام نے فرمایا: "جس وقت ہم اہل بیت (علیہم السلام) کا قائم ظہور کرے گا تو خداوند عالم ہمارے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیعوں کی آنکھوں اور کانوں کی طاقت میں اضافہ فرمائے گا اس طرح سے امام مہدی علیہ السلام چار فرسخ کے فاصلہ سے اپنے شیعوں سے گفتگو کریں گے اور وہ آپ کی باتوں کو سنیں گے ، نیز وہ آپ کو دیکھتے ہوں گے حالانکہ اپنے مقام پر کھڑے ہوں گے“۔(بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۶۳۳) حضرت امام مہدی علیہ السلام کا حکومت کے رئیس اور حکم صادر کرنے والے کے عنوان سے لوگوں کے حالات سے باخبر ہونے کے بارے میں روایت کہتی ہے: ”اگر کوئی شخص اپنے گھر میں گفتگو کرے گا تو اسے اس چیز کا خوف ہو گا کہ کہیں اس کے گھر کی دیواریں اس کو باتوں کو (امام علیہ السلام تک) نہ پہنچا دیں“۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۰۹۳)
آج کل کے مواصلاتی نظام کی ترقی مدنظر ان روایات کو سمجھنا آسان ہے لیکن یہ بات واضح نہیں ہے کہ کیا یہی وسائل مزید ترقی کے ساتھ استعمال کئے جائیں گے یا کوئی اس سے زیادہ پیچیدہ دوسرا نظام استعمال کیا جائے گا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کیحکومت کے امتیازات
اس سے قبل صفحات میں امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حکومت کے اہداف، پروگرام اور نتائج کے بارے میں گفتگو ہو چکی ہے، اس آخری حصہ میں آپ کی حکومت کے امتیازات کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں مثلاً حکومت کی حدود اور اس کا مرکز حکومت کی مدت اور کارکنوں کاطریقہ کار کی پہچان اور حکومت کے عظیم الشان رہبر (امام مہدی علیہ السلام) کی سیرت۔

آپ کیحکومت کی حدود اور اس کا مرکز
اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت ایک عالمی حکومت ہو گی، کیونکہ آپ عالم بشریت کے موعود اور ہر انسان کی آرزوؤں کو پورا کرنے والے ہیں، لہٰذا آپ کی حکومت کے زیر سایہ معاشرہ میں جس قدر خوبیاں اور نیکیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ پوری دُنیا میں پھیل جائیں گی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں متعدد روایات گواہ ہیں جن میں سے چند روایات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔
الف: وہ متعدد روایات جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ”ارض“ (زمین) کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح ظلم و جور سے بھری ہو گی (کمال الدین، باب ۵۲، ح ۴، باب ۴۲، ح ۱۰۷)
اور ”زمین“ تمام کرہ خاکی کو شامل ہے لہٰذا اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ ”ارض“ کے معنی کو زمین کے کسی ایک حصہ سے محدود کیا جائے۔
ب: وہ روایات جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مختلف علاقوں پر تسلط کی خبر دی گئی ہے ان علاقوں کی وسعت اور اہمیت کے پیش نظر اس بات کی حکایت ہوتی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام پوری دُنیا پر مسلط ہو جائیں گے لہٰذا بعض شہروں اور ملکوں کا نام مثال اور نمونہ کے طور پر لیا گیا ہے اور ان روایات کو سمجھنے والوں کے ادراک کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔
مختلف روایات میں روم، چین، دیلم یا دیلم کے پہاڑ، ترکی، سندھ، ہند، قسطنطنیہ، کابل شاہ اور خزر کا نام آیا ہے کہ جن پر امام مہدی علیہ السلام کا قبضہ ہو گا اور امام علیہ السلام ان تمام مذکورہ مقامات کو فتح کریں گے۔ (غیبت نعمانی اور احتجاج طبرسی)
قابل ذکر بات یہ ہے کہ مذکورہ علاقے ائمہ علیہم السلام کے زمانہ میں آج کل کے علاقوں سے کہیں زیادہ وسیع تھے، مثال کے طور پر ”روم“ یورپ اور امریکہ کو شامل ہوتا تھا اور چین سے مشرقی ایشیاءمراد ہوتا تھا جن میں جاپان بھی شامل تھا جیسا کہ اُس وقت ”ہندوستان“ پاکستان کو بھی شامل تھا۔
شہر قسطنطنیہ وہی استنبول ہے جس کو اس زمانہ میں طاقتور شہر کے عنوان سے یاد کیا جاتاتھا کہ اگر اس شہر کو فتح کر لیا جاتا تھا تو ایک بہت بڑی کامیابی شمار کیا جاتا تھا کیونکہ یورپ میں جانے والے راستوں میں سے ایک یہی راستہ تھا۔
خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا دُنیا کے اہم اور حساس علاقوں پر مسلط ہونا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آپعلیہ السلام کی حکومت پوری دُنیا پر ہو گی۔
ج: پہلے اور دوسرے حصہ کی گزشتہ روایات کے علاوہ بہت سی ایسی روایات موجود ہیں جن میں پوری دُنیا پر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت کی وضاحت کی گئی ہے۔
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا: ”میں اپنے دین کو ان (بارہ آئمہ) کے ذریعہ تمام ادیان پر غالب کر دُوں گا اور انہیں کے ذریعہ اپنے حکم کو (سب پر) نافذ کروں گا، اور ان میں سے آخری (امام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مہدی علیہ السلام) کے (قیام کے) ذریعہ پوری دُنیا کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اس کو مشرق و مغرب پر حاکم قرار دُوں گا“۔(کمال الدین، ج ۱، باب ۳۲، ح ۴، ص ۷۷۴)
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:)اَل قَائِم مِنَّا یَب لُغُ سُل طَانَہُ ال مش رِق وَال مَغ رِبَ وَیَظ ہَر اللّٰہُ عَزَّوَجَل بِہِ دِی نہُ عَلَی الدِّی نِ کلہ وَ لو کرہَ ال مش رِکُو ن۔((کمال الدین، ج ۱، باب ۲۲، ح ۶۱، ص ۳۰۶)
”قائم آل محمد (صلی االله علیہ و آلہ وسلم) (وہ ہیں جو دُنیا کے) مشرق و مغرب پر حکومت کریں گے اور خداوند عام اپنے دین کو ان کے ذریعہ دنیا کے تمام ادیان پر مغلوب کرے گا، اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناگوار لگے“۔
اور امام مہدی علیہ السلام کی عالمی حکومت کا مرکز تاریخی شہر ”کوفہ“ رہے گا جو اس زمانہ میں بہت وسیع ہو جائے گا، جس میں نجف اشرف بھی شامل ہو گا کہ جو چند کلوم میٹر کے فاصلہ پر ہو گا، اسی وجہ سے بعض روایات میں کوفہ اور بعض روایات میں نجف اشرف کو امام مہدی علیہ السلام کا مرکز حکومت قرار دیا گیا ہے۔
حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک طولانی روایت کے ضمن میں فرمایا:
”(مہدی علیہ السلام) کی حکومت کا مرکز شہر کوفہ ہو گا اور مسند قضاوت کوفہ کی (عظیم الشان) مسجد میں ہو گی“۔
(بحارالانوار، ج ۳۵، ص ۱۱)
قابل ذکر ہے کہ قدیم زمانہ سے شہر کوفہ پر اہل بیت علیہم السلام کی توجہ رہی ہے اور یہی شہر اور حضرت علی علیہ السلام کا مرکز حکومت رہا ہے اور شہر کوفہ کی مسجد عالم اسلام کی مشہور و معروف مسجدوں میں سے ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام نے نماز پڑھی ہے اور خطبے ارشاد فرمائے ہیں، نیز اسی مسجد میں مسند قضاوت پر بیٹھ کر لوگوں کے فیصلے کئے ہیں اور آخر میں اسی مسجد کی محراب میں شہید ہوئے ہیں۔

حکومت کی مدت
جب عالم بشریت ایک طولانی زمانہ تک ظلم و ستم کی حکومت کو برداشت کرلے گا تو خداوند عالم کی آخری حجت کے ظہور سے پوری دُنیا نیکیوں (اور عدل و انصاف) کی حکومت کے استقبال کے لئے آگے بڑھے گی اور حکومت نیک اور صالح افراد کے ہاتھوں مینہو گی، اور یہ خدا کا یقینی وعدہ ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کی حاکمیت کے تحت نیک اور اور صالح افراد کی اس حکومت کی شروعات ہوں گی اور دُنیا کے خاتمہ تک یہ حکومت باقی رہے گی اور پھر ظلم اور ظالموں کا زمانہ نہیں آئے گا۔
پیغمبر اکرم (صلی الله علیہ و آلہ وسلم) سے منقول مذکورہ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خداوند عالم نے اس آخری معصوم کی حکومت کی بشارت ا پنے رسول کو دی ہے جس کے آخر میں ارشاد فرمایا:
”جب امام مہدی علیہ السلام حکومت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے تو ان کی حکومت کا سلسلہ جاری رہے گا اور قیامت کے لئے زمین کی حکومت کو اپنے اولیاءاور محبوں کے ہاتھوں میں دیتا رہوں گا“۔ (کمال الدین، ج۱،باب۳۲،ح۴،ص۷۷۴)
اس بنا پر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ذریعہ قائم کردہ عادلانہ نظام کے بعد کوئی دوسرا حکومت نہینکر سکے گا، درحقیقت حیات انسانی کے لئے ایک نئی تاریخ شروع ہو گی جو تمام تر حکومت الٰہی کے زیر سایہ ہو گی۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
”ہماری حکومت آخری حکومت ہو گی اور کوئی بھی صاحب حکومت یاخاندان ایسا باقی نہیں بچے گا جو ہماری حکومت سے پہلے حکومت نہ کر لے تاکہ جب ہماری حکومت قائم ہو اور اسکے نظام اور طور و طریقہ کو دیکھ کر یہ نہ کہے کہ اگر ہم بھی حکومت کرتے تو اسی طرح عمل کرتے“۔
(غیبت طوسی، فصل ۸، ح ۴۹۳، ص ۲۷۴)
لہٰذا ظہور کے بعد الٰہی حکومت کی مدت حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت سے الگ ہے کہ روایات کے مطابق آپ اپنی باقی عمر میں حاکم رہیں گے اور آخرکار اس دُنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا زمانہ اتنا ہو گا کہ جس میں اتنا عظیم عالمی انقلاب اور دنیا کے ہر گوشہ میں عدالت قائم ہونے کا امکان پایا جاتا ہو لیکن یہ کہنا کہ یہ مقصد چند سال میں پورا ہو سکتا ہے تو ایسا صرف گمان اور اندازہ کی بنا پر ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں (بھی) آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایات کی طرف رجوع کیا جائے البتہ اس الٰہی رہبر کی لیاقت اور آپ اور آپ کے اصحاب کے لئے غیبی امداد اور ظہور کے زمانہ میں عالمی پیمانہ پر دینی اقدار اور نیکیوں کو قبول کرنے کی تیاری کے پیش نظر ممکن ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی یہ ذمہ داری نسبتاً کم مدت میں پوری ہو جائے اور جس انقلاب کو برپا کرنے کے لئے تاریخ بشریت صدیوں سے عاجز ہو وہ ۰۱ سال سے کم میں ہی تشکیل پا جائے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جن روایات میں امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانہ کو بیان کیا گیا ہے وہ باہم اختلاف رکھتی ہیں۔ ان میں سے بعض روایات میں امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مدت ۵ سال ہے اور بعض میں ۷ سال اور بعض میں ۸ سال اور بعض میں ۰۱ سال بیان ہوئی ہے۔ چند روایتوں میں اس حکومت کی مدت ۹۱ سال اور چند مہینے اور کچھ روایات میں ۰۴۱ اور ۹۰۳ سال بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (روایات سے مزید آگاہی کے لئے کتاب چشم اندازی بہ حکومت مہدی علیہ السلام تالیف نجم الدین طبسی، ص ۳۷۱ تا ۵۷۱ کی طرف رجوع فرمائیں)
روایات میں اس اختلاف کی علت معلوم نہ ہونے کے علاوہ ان روایات کے درمیان سے آپ کی حکومت کی حقیقی مدت کا پتہ لگانا ایک مشکل کام ہے لیکن بعض شیعہ علماءنے بعض روایات کی شہرت اور کثرت کی بنا پر ۷ سال والے نظریہ کو منتخب کیا ہے(المہدی، سید صدر الدین صدر، ص ۹۳۲، تاریخ ما بعد الظہور سید محمد صدر) جبکہ بعض افراد نے یہ بھی کہا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت ۷ سال ہو گی لیکن اس کا ایک سال ہمارے دس سال کے برابر ہو گا جیسا کہ بعض روایات میں یہ بھی بیان ہوا ہے:
حضرت امام صادق علیہ السلام سے روای نے امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مدت کے سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا: "(حضرت امام مہدی علیہ السلام) سات سال حکومت کریں گے جو تمہارے ۰۷ سال کے برابر ہوں گے"۔ (غیبت طوسی، فصل ۸، ح ۷۹۴، ص ۴۷۴)
مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں:حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے بارے میں بیان ہونے والی روایات میں چند درج ذیل احتمالات دینا چاہیے، بعض روایات میں حکومت کی پوری مدت کی طرف اشارہ ہوا ہے جبکہ بعض دوسری روایات میں حکومت کے استحکام اور ثبات کی طرف اشارہ ہوا ہے بعض روایات میں ہمارے زمانہ کے سال اور دنوں کے مطابق ہے اور بعض امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ کی گفتگو ہوئی ہے جبکہ خداوند عالم حقیقت سے زیادہ آگاہ ہے"۔
(بحارالانوار، ج ۳۵، ص ۰۸۲)
رہبر اسلام آقای سید علی خامنہ ای دام ظلہ العالی نے اس بارے فرمایا ہے کہ جس عادلانہ حکومت کے قیام واسطے ہزاروں سال انسانوں نے انتظار کیا وہ خراسان میں ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ آپ کی آمد سے انسان کے لئے انسانیت کی شب براہ اعظم کا افتتاح ہوگا اور اس کا اختتام قیامت ہے جیسا کہ بعض روایات سے بھی یہ بات ثابت ہے۔

امام علیہ السلام کی نجی زندگی
ہر حاکم اپنی حکومت اور اس کے مختلف شعبوں میں ایک مخصوص طریقہ کار اپناتا ہے جو اس کی حکومت کا امتیاز ہوتا ہے۔ امام منتظر امام مہدی علیہ السلام بھی جب پوری دُنیا کی حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے تو اس عالمی نظام کی تدبیر ایک خاص روش کے تحت ہو گی لیکن موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مناسب ہے کہ آپ کی کارکردگی کے طریقہ کی طرف اشارہ کیا جائے اور امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے طور و طریقہ کے بارے میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول احادیث کو پیش کیا جائے۔
اس بات پر تاکید کرتے ہوئے روایات میں امام مہدی علیہ السلام کی حکومتی سیرت کے سلسلہ میں ایک کلی تصویر پیش کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا طریقہ کار وہی پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا طریقہ کار ہوگا اور جس طرح پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اپنے زمانہ میں تمام پہلوؤں کے اعتبار سے جاہلیت کا مقابلہ کیا اور اس ماحول میں اسلام حقیقی کو نافذ کیا کہ جو انسان کی دنیاوی اور اُخروی سعادت کا ضامن ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے موقع پر بھی اس زمانہ کی نئی جاہلیت سے مقابلہ کیا جائے گاجبکہ اس زمانہ کی جاہلیت آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے زمانہ کی جاہلیت سے کہیں زیادہ دردناک ہو گی اور ماڈرن جاہلیت کے ویرانوں پر اسلامی و الٰہی اقدار کی عمارت تعمیر ہو گی۔
حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام کا حکومتی انداز کیا ہو گا؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا:)یَص نَع کَمَا صَنَعَ رَسُو ل اللّٰہِ (ص) یَھ دِم مَا کانَ قَب لَہُ کَمَا ہَدَمَ رَسُو لُ اللّٰہِ (ص) امرَ ال جَاہِلِیَةِ وَ یَس تِانِف الاِس لاُمَ جَدِی داً((غیبت نعمانی، باب ۳۱، ح ۳۱، ص ۶۳۲)
"(امام مہدی علیہ السلام) پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی طرح عمل کریں گے، (اور) جس طرح آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے (لوگوں کے درمیان رائج) جاہلیت کی رسومات کو ختم کیا اسی طرح آپعلیہ السلام بھی اپنے ظہور سے پہلے موجود جاہلیت کی رسومات کو نابود کردیں گے اور اسلام کی نئے طریقہ سے بنیاد رکھیں گے"۔
امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی حکومت کے زمانہ میں ایک عام سیاست رہے گی، اگرچہ مختلف حالات کے پیش نظر حکومتی انداز میں تبدیلی کرنا پڑے گی جیسا کہ روایات میں بھی بیان ہوا ہے اور ہم اس سلسلہ میں بعد میں بحث

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کریں گے۔

جہاد اورمخالفین سے مقابلہ میں آپ کارویہ

حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنے عالمی انقلاب کے ذریعہ زمین سے کفر و شرک کا خاتمہ کر دیں گے اور سب کو مقدس دین اسلام کی دعوت کریں گے۔

اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا ہے:

"(امام مہدی علیہ السلام) کا طریقہ میرا طریقہ ہو گا اور لوگوں کو میری شریعت اور میرے اسلام کی طرف لے آئیں گے"۔ (کمال الدین، ج ۲، باب ۹۳، ح ۶، ص ۲۲۱) البتہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے موقع پر حق واضح ہو جائے گا اور ہر لحاظ سے دُنیا والوں پر حجت تمام ہو جائے گی۔ اس موقع پر بعض روایات کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام حقیقی اور تحریف سے محفوظ توریت و انجیل کو "غارانطاکیہ" سے باہر نکالیں گے اور انہیں کے ذریعہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے دلائل پیش کریں گے کہ ایک کثیر تعداد مسلمان ہو جائے گی (الفتن، ص ۹۴۲، تا ۱۵۲) اور جو چیز اس موقع پر مختلف قوم و ملت کے لوگ اسلام کی طرف مزید مائل ہونےکی باعث ہو گی وہ انبیاءعلیہم السلام کی نشانیاں جیسے جناب موسیٰ علیہ السلام کا عصا، جناب سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا پرچم، ان کی تلوار اور زرہ آپعلیہ السلام کے پاس ہو گی۔ (اثبات الهداة، ج ۳، ص ۹۳۴ تا ۴۹۴)

اور انبیاءعلیہم السلام کے مقاصد کو پورا کرنے اور عالمی عدالت کو برقرار کرنے کے لئے آپ قیام کریں گے۔ روشن ہے کہ ایسے موقع پر کہ جب حق و حقیقت واضح ہو جائے گی صرف ایسے ہی لوگ باطل کے مورچہ پر باقی رہیں گے جو اپنے انسانی اور الٰہی اقدار کو بالکل بھلا بیٹھے ہوں گے اور یہ ایسے لوگ ہوں گے جن کا کام صرف فساد و تباہی اور ظلم و ستم ہو گا۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا ایسے لوگوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ایسے ہی موقع پر عدالت مہدوی کی چمکدار تلوار نیام سے باہر نکلے گی اور اپنی پوری طاقت سے ہٹ دھرم ستمگروں پر گرے گی جس سے کوئی نہ بچ سکے گا اور یہی طور و طریقہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور امیر المومنین علیہ السلام کا بھی تھا۔

(اثباة الهداة، ج ۳، ص ۰۵۴)

امام علیہ السلام کے فیصلے

چونکہ مہدی منتظر پوری دُنیا میں عدل و انصاف برقرار کرنے کےلئے پردہ غیب میں ہیں اور اپنی ذمہ ادری کو پورا کرنے کے لئے ان کو ایک مستحکم عدلیہ محکمہ کی ضرورت ہے لہٰذا امام مہدی علیہ السلام اس سلسلہ میں اپنے جد بزرگوار حضرت علی علیہ السلام کے طریقہ پر عمل کریں گے اور اپنی پوری طاقت سے لوگوں کے پامال شدہ حقوق کو حاصل کرکے صاحبان حق کو واپس کر دیں گے۔ اور عدل و انصاف کا ایسا مظاہرہ کریں گے کہ زندہ لوگ یہ تمنا کریں گے کہ اے کاش مردہ لوگ بھی زندہ ہو جاتے اور امام علیہ السلام کے عدل و انصاف سے بہرہ مند ہوتے۔ (الفتن، ص ۹۹) قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض روایات سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام مقام قضاوت میں حضرت سلیمان علیہ السلام اورحضرت داؤد علیہ السلام کی طرح عمل کریں گے اور انہیں کی طرح علم الٰہی کے ذریعہ فیصلہ کریں گے نہ کہ دلیل اور گواہوں کی گواہی کی بنا پر۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو وہ جناب داؤد اور سلیمان کی طرح فیصلے کریں گے، (یعنی) شاہد اور گواہ طلب نہیں کریں گے۔ (اثبات الهداة، ج ۳، ص ۷۴۴) اور شاید اس طرح کے فیصلوں کا راز یہ ہو کہ علم الٰہی پر اعتماد کرتے ہوئے حقیقی عدالت قائم ہو گی جبکہ اگر گواہوں کی باتوں پر بھروسہ کیا جائے تو ظاہری عدالت قائم ہوتی ہے کیونکہ بہرحال انسان گواہ ہوں تو ان میں غلطی کا امکان پایا جاتا ہے۔

البتہ امام مہدی علیہ السلام کا مذکورہ طریقہ سے فیصلے کرنے کی کیفیت کو سمجھنا ایک مشکل کام ہے لیکن اتنا تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ طریقہ کار اس زمانہ کے لے مناسب ہوگا۔

امام علیہ السلام کا حکومتی انداز

حکومتی عہدہ دار حکومت کے اہم رکن ہوتے ہیں جب کسی حکومت میں قابل اور شائستہ لوگ عہدہ دار ہوں تو پھر حکومت اور قوم کا نظام صحیح ہو جاتا ہے اور حکومت اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام مہدی علیہ السلام عالمی حکومت کے سربراہ کے عنوان سے دنیا کے مختلف مقامات کے لئے عہدہ داروں کو اپنے بہترین ناصروں میں سے انتخاب فرمائیں گے جن کے اندر اسلامی حاکم کے تمام اوصاف پائے جاتے ہوں جیسے حکومتی اصول و قوانین میں مہارت، عہد و پیمان میں ثبات قدم، نیت و عمل میں پاکیزگی، ارادوں میں استحکام اور شجاعت۔ ان حالات میں حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) بزرگ حاکم اور دنیا کے مرکزی منتظم کے عنوان سے اپنے ماتحت عہدہ دارون پر نظر رکھیں گے اور چشم پوشی کے بغیر پوری سختی اور وقت کے ساتھ ان کا حساب و کتاب کریں گے جبکہ حاکم کی کئی ایک خصوصیات حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت سے پہلے بھلا دی گئی ہیں جس کو روایات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

)عَلَامَۃ ال مَہ دِی اَن یَکُو نَ شَدِی داً عَلَی ال ع مَّالِ جَوَاداً بِال مَالِ رَحِی ماً بِالمَسَاکِی نِ۔((معجم الاحادیث الامام المہدی علیہ السلام، ج۱، ح ۲۵۱، ص ۶۴۲)

”(امام) مہدی علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ اپنے عہدہ داروں کے ساتھ سخت ہوں گے اور مسکینوں (اور غریبوں) کے ساتھ بہت زیادہ بخشش و کرم سے پیش آئیں گے“۔

امام علیہ السلام کی حکومت میناقتصادی نظام

حکومت کے مالی مسائل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا طریقہ کار مساوات اور برابری اور عدالت پر مبنی قانون ہو گا اور یہ وہی طریقہ کار ہو گا جو خود پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے زمانہ میں تھا لیکن آپ کے بعد یہ طریقہ کار بدل گیا اور جھوٹے معیار اس کی جگہ لائے گئے جن کی وجہ سے بعض لوگوں کو بے حساب مال و دولت دی گئی۔ اسی وجہ سے اسلامی معاشرہ طبقاتی ہو گیا۔ اگرچہ حضرت علی علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام اپنی خلافت کے زمانہ یں بیت المال کو برابر تقسیم کرنے پر پابند رہے لیکن ان حضرات سے پہلے بنی اُمیہ نے مسلمانوں کے بیت المال کو اپنی ذاتی مال کی طرح اپنی مرضی سے رشتہ داروں اور دوستوں میں بانٹا، اور اپنی غیر شرعی حکومت کو استحکام بخشا، اُنہوں نے کاشتکاری کے لئے زمینی یا دوسرے وسائل دولت اور بیت المال کو اپنے رشتہ داروں کو بخش دی اور یہ کام بنی اُمیہ سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں نے ایسے انداز سے کیا کہ مالی انحر۵افات اسلامی معاشرہ میں عام ہو گئے اور بے عدالتی کی بنیاد رکھ دی گئی جس کے اثراب آج تک اسلامی دنیا میں موجود ہیں۔حضرت امام مہدی علیہ السلام جو عدل و انصاف کا مظہر ہیں آپعلیہ السلام مسلمانوں کے بیت المال میں سب کو شریک قرار دیں گے، جس میں کسی کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا اور مال و دولت اور زمین کی ناجائز بخشش بالکل بند کر دی جائے گی۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

)اِذَا قَامَ قَائِمُنَا اض مَحَلَّت ال قَطَائِع فَلَا قَطَائِعَ((یعنی وہ زمینیں جو ظالم حکام دوسروں کی زمینوں پر ناجائز طریقہ سے قبضہ کر لیتے ہیں اور پھر دوسروں کو بخش دیتے ہیں)

”جس وقت ہمارا قائم قیام کرے گا، قطائع (۳) کا سلسلہ نہیں ہو گا،یعنی زمینوں کی بندربانٹ کاطریقہ ختم ہوجائے گا اور اس کے بعد سے یہ سلسلہ بالکل بند ہو جائے گا“۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مالی طریقہ کار یہ ہوگا کہ آپعلیہ السلام تمام لوگوں کی ضرورتوں کے لحاظ سے ان کی آسائش کے لئے مال و دولت بخشا کریں گے اور آپعلیہ السلام کی حکومت میں جو ضرورتمند شخص آپعلیہ السلام سے کچھ طلب کرے گا اس کو بہت زیادہ عطا کیا کریں گے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

)فَہُوَ یَح شُوا ال مَالَ حَثواً((بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۹۰۳)

”وہ (امام مہدی علیہ السلام) بہت زیادہ مال بخشا کریں گے“۔

اور یہ طریقہ کار انفرادی اور اجتماعی اصلاح کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ہو گا جو آئمہ معصومین کا عظیم ہدف ہے، حضرت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا لوگوں کو مادی لحاظ سے بے نیاز کرنے کا مقصد یہ ہو گا کہ ان کے لئے خداوند عالم کی عبادت اور اطاعت کا راستہ ہموار ہو جائے جس کو ”حکومت کے اغراض و مقاصد“ کی بحث میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

امام علیہ السلام کاانداز ِحکومت

امام مہدی علیہ السلام کی ذاتی رفتار میں آپعلیہ السلام کی سیرت اور لوگوں سے آپعلیہ السلام کا رابطہ، اسلامی حکام کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے نمونہ ہے کیونکہ آپعلیہ السلام کی نگاہ میں حکومت لوگوں کی خدمت اور انسانیت کو کمال کی بلندیوں پر پہنچانے کا ذریعہ ہے، نہ کہ مال و دولت جمع کرنے اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے اور خدا کے بندوں سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کا وسیلہ!!

واقعاً وہ صالحین کا امام جب مسند حکومت پر ہو گا تو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور امیر المومنین علیہ السلام کی حکومت کی یاد تازہ ہو جائے گی، حالانکہ آپ کے پاس بہت سا مال و دولت ہو گا لیکن ان کی اپنی ذاتی زندگی معمولی ہو گی اور کم ہی چیزوں پر قناعت کریں گے۔

امام علی علیہ السلام آپ کی توصیف میں فرماتے ہیں:

''امام (مہدی علیہ السلام) یہ عہد و پیمان کریں گے کہ (اگرچہ پورے انسانی معاشرہ کے رہبر اور حاکم ہوں گے لیکن) اپنی رعایا کی طرح راستہ چلیں اور ان کی طرح لباس پہنیں اوران کی سواری کی طرح سواری کریں.... اور کم پر ہی قناعت کریں''۔(معجم الاحادیث، الامام المہدی علیہ السلام، ج ۱، ص ۲۳۲، ح ۳۴۱)

حضرت علی علیہ السلام خود بھی اسی طرح تھے، ان کی زندگی، خوراک اور لباس میں انبیاءکی طرح زہد تھا اور حضررت امام مہدی علیہ السلام اس سلسلہ میں (بھی) آپعلیہ السلام کی اقتدا کریں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:)اِنَّ قَائِمَنَا اِذَا قَامَ لَبِسَ لِبَاسَ عَلِیّ وَ سَارَ بِسِی رَتِہِ۔((منتخب الاثر، فصل ۶، باب ۱۱، ح ۴، ص ۱۸۵)

''جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو حضرت علی علیہ السلام کی طرح لباس پہنیں گے اور آپ ہی کے طریقہ کار کو اپنائیں گے''۔

وہ خود اپنے بارے میں سخت رویہ کا انتخاب کریئں گے، لیکن اُمت کے ساتھ ایک مہربان باپ کی طرح پیش آئیں گے اور ان کے سکون اور آرام کے بارے میں سوچیں گے یہاں تک کہ حضرت امام رضا علیہ السلام آپ کی توصیف میں فرماتے ہیں:

)اَل اِمَامُ الاَنِی س الرَّفِی قِ وَالوَالِدُ الشَّفِیق وَالاخ الشَقِی ق وَالام البِرَّةِ بِالوَلَدِ الصَّغِی ر مَفزِعُ ال عِبَادِ فِی الدَّاہِیةِ النَّادِ((وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۸۴۳)

''وہ امام مونس و ہمدم، دوست، مہربان باپ اور حقیقی بھائی کی طرح ہوں گے نیز اس ماں کی طرح جو اپنے چھوٹے بچے پر مہربان ہوتی ہے اور خطرناک واقعات میں بندوں کے لئے پناہ گاہ ہوں گے''۔

جی ہاں! وہ (اپنے نانا کی) اُمت کے ساتھ اس قدر قریب اور مخلص ہوں گے کہ سب آپعلیہ السلام کو اپنی پناہ گاہ مانتے ہوں گے۔ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے منقول ہے کہ آپعلیہ السلام نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

''اُمت ان کی پناہ حاصل کرے گی جس طرح شہد کی مکھی اپنی ملکہ کی پناہ حاصل کرتی ہیں''۔ (اصول کافی، ج ۱، ح۱، ص ۵۲۲)

وہ رہبری کا مکمل مصداق ہوں گے جن کو لوگوں کے درمیان سے منتخب کیا گیا ہے اور ان کے درمیان انہیں کی طرح زندگی کریں گے اسی وجہ سے ان کی مشکلات کو اچھی طرح جانتے ہوں گے اور ان کی پریشانیوں کے علاج کو بھی جانتے ہوں گے اور ان کی فلاح و بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور اس سلسلہ میں صرف رضائے الٰہی کو مدنظر رکھیں گے تو پھر امت کے افراد بھی ان کے نزدیک کیوں نہ آرام اور امنیت میں ہوں گے اور کس وجہ سے کسی غیر سے وابستہ ہوں گے؟!

عام مقبولیت

حکومت کے لئے ایک پریشانی عام لوگوں کی ناراضگی ہے لیکن مختلف اداروں میں چونکہ بہت کمزوریاں پائی جاتی ہیں جس کی بنا پر عوام ناراضی رہتی ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کی بنیادی خصوصیت یہی ہے کہ ہر شخص اور ہر معاشرہ آپعلیہ السلام کی حکومت کو قبول کرے گا اور راضی رہے گا اور نہ صرف اہل زمین بلکہ اہل آسمان بھی اس الٰہی حکومت کی نسبت اور اس کے عادل اور منصف حاکم سے مکمل طور پر راضی ہوں گے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

''میں تم کو مہدی (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہوں .... اہل زمین اور اہل آسمان ان (کی حکومت) سے راضی رہیں گے، یہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی امام مہدی علیہ السلام کی حاکمیت سے ناراضی ہو حالانکہ پوری دُنیا والوں پر یہ روشن ہو جائے گا کہ امام مہدی کی الٰہی حکومت کے زیر سایہ انسانی امور کی اصلاح اور تمام مادی اور معنوی پہلوؤں میں سعادت حاصل ہو گی''۔(منتخب الاثر، فصل ۷، باب ۷، ح ۲، ص ۸۹۵)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مناسب ہے کہ اس حصہ کے آخر میں حضرت علی علیہ السلام کے جاویدانہ کلام کو حُسن ختام کے طور پر بیان کیا جائے:
''خداوند عالم ان (امام مہدی علیہ السلام) کی تائید اپنے فرشتوں کے ذریعہ فرمائیں گے اور ان کے ناصروں کی حفاظت کرے گا اور اپنی نشانیوں کے ذریعہ مدد کرے گا اور ان کو تمام اہل زمین پر غالب کر دے گا، اس طرح کہ (تمام لوگ) اپنی مرضی اور رغبت سے یا مجبوراً آپعلیہ السلام کے پاس جمع ہو جائیں گے، وہ زمین کو عدل و انصاف اور دلائل کے نور سے بھر دیں گے، شہروں (کے لوگ) ان پر ایمان لائیں گے یہاں تک کہ کوئی کافر باقی نہیں بچے گا، مگریہ کہ ایمان لائے اور برے کام انجام نہ دے اور صرف نیک کام کرے اور ان کی حکومت میں درندوں میں صلح ہو گی (یعنی وہ آپس میں محبت کے ساتھ رہیں گے) اور زمین اپنی برکتوں کو نکالے گی، آسمان اپنے خیر کو نازل کرے گا اور آپ کےلئے زمین میں چھپے ہوئے خزانے ظاہر ہو جائیں گے........پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ کو درک کرے اور ان کی اطاعت کرے''۔ (بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۱۸)

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ

امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے ثمرات ان کے حقیقی مقاصد اور انسان کی واقعی و فطری ضرورتوں کے مطابق ہوں گے۔
حضرت کی حکومت کے اہم ترین ثمرات یہ ہیں: وسیع سطح پرعدالت، اخلاقیات اور ایمانیات کا غلبہ، اتحاد ویکجہتی، معاشرہ کی جسمانی و روحانی سلامتی، برکات کا عام ہونا، غربت و فقر کا دور ہونا، عمومی سطح پر امن و آسائش، علم کی ترقی، کفر کی تباہی اور اسلام کی عالمی حاکمیت، امام زمانہ کی حکومت مملکت کی حدود کے اعتبار سے ایک عالمی حکومت ہو گی۔
امام مہدی علیہ السلام کی عالمی حکومت کا مرکز کوفہ شہر ہو گا کہ جو امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کا دارالحکومت تھا۔
روایات میں امام کی حکومت کی مدت مختلف نقل ہوئی ہے لیکن وہ جو مسلم سی بات ہے وہ یہ ہے کہ حضرت کی حکومت اس قدر طولانی ہو گی کہ پوری دُنیا پر عالمی عادلانہ حکومت کا غلبہ ہو جائے گا اور دنیا عدالت سے پر ہو جائے گی۔
حضرت کی حکومتی سیرت، انتظامی و اقتصادی جہات اور دین و عدالت کے اجراءاور انسانیت کے پھلنے پھولنے کے حوالے سے قابل توجہ ہے۔

درس کے سوالات:
۱۔ انسان کے اپنے حقیقی مقصد کو پانے اور اپنی آرزوؤں تک پہنچنے میں ناکامی کے اسباب کیا ہیں؟
۲۔ زمانہ ظہور میں اتحاد و وحدت سے مراد آیا عالی طور پر جغرافیائی سرحدوں کا ختم ہونا ہے؟
۳۔ احادیث و روایات کی رو سے امام مہدی علیہ السلام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی طرف سے لوگوں میں ماہانہ اور سالانہ عطایت کتنی دفعہ ملیں گے؟
۴۔ روایات کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت کتنے سالوں پر محیط ہے؟
۵۔ انتظامی اور قضاوت کے امور میں امام زمانہ کی حکومتی سیرت کو وضاحت سے بیان کریں؟
ة....ة....ة....ة

مہدویت نامہ

چودہواں درس

رجعت

مقاصد:

(۱)شیعہ عقیدہ میں رجعت کے مقام کا تجزیہ وتحلیل۔
(۲)رجعت کرنے والوں سے آگاہی

فوائد:
(۱)حقیقت رجعت سے آگاہی
(۲)رجعت کے فلسفہ اور دلائل سے آگاہی
(۳)زمانہ رجعت اور رجعت کرنے والوں سے آگاہی

تعلیمی مطالب:
(۱)رجعت کا معنی اور تاریخچہ
(۲)رجعت کو ثابت کرنے کے دلائل(عقلی،قرآنی اور حدیثی دلائل)
(۳)فلسفہ رجعت
(۴)رجعت کے واقع ہونے کا زمانہ
(۵)رجعت کرنے والے

رجعت
زمانہ ظہور کا ایک اہم ترین مرحلہ"رجعت کا واقعہ"یعنی صالح اور برے لوگوں کا دنیا کی طرف پلٹنا ہے، عقیدہ رجعت شیعہ مسلم عقائد میں سے ہے اور اسلامی آثار میں ماضی سے حال تک اس موضوع پر بہت سی بحثیں ہوئیں، یہاں ہم اختصار سے اس موضوع پر گفتگو کریں گے البتہ اس موضوع پر تفصیلی بحث اسی عنوان کے تحت تحریر کی جانے والی دیگر کتب موجودہے۔

رجعت کا مفہوم
لغت میں رجعت کا معنی لوٹناہے، دینی اصطلاح میں اس سے مراد الٰہی حجج، آئمہ معصومین علیہ السلام ، خالص مومنین کا ایک گروہ اور کفار و منافقین کا علم دنیا کی طرف لوٹنا ہے یعنی یہ لوگ حکم خدا کی بنا پر زندہ ہوں گے اور دنیا کی طرف پلٹائے جائیں گے یعنی یہ قیامت سے پہلے معاد کی اجمالی سی تصویر ہے کہ جو اسی جہان میں واقع ہوگا۔

رجعت کا فلسفہ
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام رجعت کے بارے میں ایک روایت کے ضمن میں فرماتے ہیں:
"مومنین پلٹ جائیں گے تاکہ عزت پائیں، ان کی آنکھیں روشن ہوں گی اور ظالم لوگ بھی پلٹیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے"۔(بحارالانوار ج۵۳ص۴۶)
یہ بات درست ہے کہ انسانوں کی جزا و سزا کی اصلی جگہ عالم آخرت ہے لیکن پروردگار عالم نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ ان کی کچھ جزا اور سزا اسی دنیا میں ان کو دی جائے، رجعت کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ مومنین حضرت ولی العصر (عج) کی نصرت کی سعادت حاصل کریں یہ نکتہ دعاؤں اور بعض علماءکے بیانات میں بیان ہوا ہے۔
مرحوم سید مرتضیٰ(متوفی ۴۳۶قمری) فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے وقتشیعوں کے ایک گروہ کو کہ جو آپ علیہ السلام کی آمد سے قبل دنیا سے جا چکے ہوں گے، دوبارہ پلٹائے گا تاکہ وہ حضرت کی نصرت کا ثواب حاصل کرسکیں"(رسائل ج۱،ص۵۲۱)
سرداب مقدس میں حضرت امام عصر علیہ السلام کی زیارت میں آیا ہے"مولای فان ادرکنی الموت قبل ظہورک فانی اتوسل بک وبابائک الطاہرین الی اللہ تعالیٰ واسئلہ ان یصلی علی محمد وآل محمد وان یجعل لی کرة فی ظہورک و رجعتة فی ایامک لابلغ من طاعتک مرادی واشفی من اعدائک فوادی"۔(مفاتیح الجنان، آداب سرداب مقدس، زیارت دوم صاحب الامرعلیہ السلام)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے میرے مولا و آقا اگر اپ کے ظہور سے پہلے مرجاؤں تو آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے پاکیزہ آباءو اجداد کے وسیلہ سے پروردگار کی بارگاہ میں توسل کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے یہ التجاءکرتا ہوں کہ محمد وآل محمد پر رحمتیں نازل فرما اور آپ علیہ السلام کے زمانہ ظہورمیں مجھے پلٹا دے آپ علیہ السلام کے زمانہ حکومت میں رجعت کروں آپ کی اطاعت میں اپنے مقصد کو حاصل کروں اور اپنے سینہ کو آپ کے دشمنوں کی ذلت سے ٹھنڈا کروں۔

دین اسلام میں رجعت کی اہمیت

رجعت شیعہ مسلم عقائد میں سے ہے کہ جس کی تائید قرآن مجید کی دسیوں آیات اور پیغمبراکرم سے سینکڑوں روایات کرتی ہیں۔ عظیم محدث شیخ حر عاملی رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب”ایقاظ“ میں رجعت کے بارے ۵۲۰، احادیث نقل کیں اور مرحوم علامہ مجلسی فرماتے ہیں:

”اگررجعت کی احادیث متواتر نہ ہوں(متواتر ایسی روایات کو کہتے ہیں کہ جن کے راویوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ان کا جھوٹ پر اکھٹا ہونا ناممکن ہو)تو کسی اور مورد میں ہم تواتر کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔(خادمی شیرازی، رجعت ص۱۴۰)

آیات و روایات سے قطع نظر تمام علماءشیعہ اس حقیقت پر اتفاق نظر رکھتے ہیں جیسا کہ مرحوم شیخ حر عاملی اس مطلب کی تصریح کرتے ہیں بلکہ رجعت کو مذہب شیعہ کی ضروریات میں سے سمجھتے ہیں۔(خادمی شیرازی، رجعت ص۱۴۵)

قرآن و روایات میں رجعت

قرآن مجید کی بہت سی آیات میں واضح طور پر وفات پا چکے بعض افراد کے دنیا میں پلٹنے کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے اور اہل بیت علیہ السلام کی بہت سی روایات ان آیات کی تفسیر میں وارد ہوئی ہیں رجعت اور دنیا میں پلٹنے کی سب سے زیادہ روشن مثال عزیرکا واقعہ ہے وہ سوسال تک وفات پا چکنے کے بعد الٰہی ارادہ سے زندہ ہوئے اور دنیا کی طرف پلٹے اور بہت سا عرصہ زندہ رہے۔

”ثم بعثنا کم من بعدموتکم لعلکم تشکرون“(بقرہ آتی ۲۵۹)

”پھر میں نے تمہیں مرنے کے بعد اٹھایا تاکہ تم شکرگزار بنو“

یہ آیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ان سترمنتخب افراد کے بارے میں ہے کہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ کوہ طور پر گئے تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے گفتگو کو دیکھیں اور اللہ تعالیٰ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الواح لینے کا مشاہدہ کریں جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے گفتگو کو دیکھا تو کہا اے موسیٰعلیہ السلام ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو واضح طور پر دیکھیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اس فضول اور غیرممکن درخواست سے روکا لیکن انہوں نے اصرار کیا بالآخر الٰہی صاعقہ میں گرفتار ہوئے اور سب مر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس واقعے سے ناراحت ہوئے اور بنی اسرائیل میں اس واقعہ کے نتائج سے پریشان تھے لہٰذا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ انہیں زندگی کی طرف لوٹا دیں ان کی درخواست مورد قبول واقع ہوئی اور اس مندرجہ بالاآیت کے مطابق انہیں زندگی کی طرف لوٹا دیا گیا۔

حضرت امام علی علیہ السلام سے منقول ایک روایت کے مطابق(ایسی دیگرآیات مثلابقرہ کی آیت ۷۳،۲۵۹ اور ۲۴۳وغیرہ زندہ ہونے اور دنیا کی طرف پلٹنے کو بیان کرتی ہیں)یہ گروہ اپنے گھروں کو لوٹ گیااور ایک مدت تک زندہ رہے، صاحب اولاد ہوئے اور جب ان کا وقت اجل آ پہنچا تو دنیا سے الوداع ہوئے“۔(بحارالانوارج۵۳،ص۱۲۹،۷۳)

اسی طرح موضوع رجعت پر قرآن مجید کی دیگر چند درج ذیل آیات واضح دلالت کرتی ہیں:

سورہ نمل کی آیت ۸۳میں پروردگار فرماتاہے:

”ویوم نحشر من کل امة فوجا ممن یکذب بایاتنا فھم یوزعون“

وہ دن جب ہر امت میں سے ایک گروہ محشور کریں گے(یہ لوگ)ان میں سے(ہوں گے) کہ جو ہماری آیت کو جھٹلاتے تھے پس وہ الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔

اس آیت میں اس دن کی بات ہو رہی ہے کہ جس دن لوگوں میں سے ایک گروہ کو اٹھایا جائے گا لہٰذا یہ قیامت سے ہٹ کر کسی اور دن کی طرف اشارہ ہے کیونکہ قیامت کے روز اولین و آخرین سے تمام انسانوں کو محشور کیا جائے گا مرحوم طبرسی تفسیرمجمع البیان میں لکھتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام سے منقول بہت سی روایات کے مطابق یہ آیت حضرت امام عصرعلیہ السلام کے شیعوں کے ایک گروہ اور ان کے دشمنوں کے ایک گروہ کے بارے میں ہے کہ جو ان کے زمانہ ظہور میں دنیا کی طرف پلٹیں گے۔(مجمع البیان سورہ نمل آیت ۸۳کے ذیل میں)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟راوی نے کہا وہ کہتے ہیں یہ آیت قیامت کے بارے میں ہے امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
آیا اللہ تعالیٰ روز قیامت ایک گروہ کو محشور کرے گا اور دوسرے گروہ کو چھوڑ دے گا؟ (ایسا نہیں ہے)یہ آیت رجعت کے بارے میں ہے جب کہ قیامت کے بارے میں یہ آیت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتاہے"وحشرناھم فلم نغادرمنھم احد"یعنی ہم انہیں محشورکریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے"۔(بحارالانوار ج۵۳،ص۵۱)
سورہ انبیاءکی آیت ۹۵ میں ہے:
"وحرام علی قریة اھلکناھا انھم لایرجعون"
ممنوع ہے(دوبارہ دنیا میں آنا)اس شہر کے لوگوں کا کہ جنہیں ہم نے ہلاک کیا کہ وہ نہیں پلٹیں گے۔
یہ آیت بھی رجعت کی اہم ترین دلیلوں میں سے ہے کیونکہ روز قیامت تک سب لوگ اور سب قومیں کہ جو ہلاک ہو چکی ہیں اور عذاب الٰہی کی طرف پلٹیں گی یہ حقیقت بہت سی روایات میں بیان ہوئی ہے۔
حضرت امام محمدباقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں:
یہ وہ قریہ ہے کہ جس کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے عذاب سے ہلاک کیا ہے وہ رجعت میں نہیں پلٹیں گے یہ آیت رجعت کی بڑی دلیلوں میں سے ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان اس بات کا منکر نہیں ہے کہ سب لوگ روزقیامت لوٹیں گے خواہ وہ جو ہلاک ہوئے ہوں یا ہلاک نہ ہوئے ہوں پس اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ لایرجعون رجعت کے متعلق ہے جب کہ روز قیامت الٰہی عذاب سے ہلاک ہونے والے بھی لوٹیں گے تاکہ آگ میں داخل ہو۔(بحارالانوارج۵۳،ص۵۲،ح۲۹)

ادعیہ اور زیارات میں رجعت
قابل ذکر بات یہ ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام سے نقل ہونے والی دعاؤں اور زیارات میں بھی رجعت کا موضوع ذکر ہوا ہے مثلاً حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے نقل ہونے والی زیارت جامع کبیرہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "معترف بکم مومن بایاتکم مصدق برجعتکم منتظر لامرکم"(مفاتیح الجنان، زیارت جامعہ کبیرہ)
(اے ائمہ اے الٰہی حجج) میں آپ(کی امامت)کا اعتراف کرتا ہوں آپ کی نشانیوں پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی(اس دنیا میں)رجعت کی تصدیق کرتا ہوں اور آپ کے امر کا منتظر ہوں۔
حضرت امام مہدی(عج) کی بعض مخصوص زیارات مثلاً زیارت آل یٰسین میں بھی یہ موضوع نہایت ہی صراحت سے بیان ہواہے۔

رجعت کی خصوصیات
رجعت کے متعلق بہت سی روایات میں رجعت کے بارے میں مندرجہ ذیل مطالب بیان ہوئے ہیں:
۱: رجعت کائنات کے عظیمج اور اہم دنوں میں سے ہے کہ اسے قرآن مجید میں ایام اللہ(اللہ کے دنوں)کے عنوان سے یاد کیا گیاہے۔
حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام فرماتے ہیں:"ایام اللہ"تین دن ہیں قائم علیہ السلام کے قیام کا دن رجعت کا دن اور قیامت کا دن(بحارالانوار،ج۵۳،ص۶۳،حدیث ۵۳)
۲: رجعت پر عقیدہ اہل بیت علیہ السلام کے شیعوں کی نشانیوں مینسے ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ہم میں سے نہیں وہ جو رجعت پر ایمان نہ رکھتاہو"۔(بحارالانوار،ج۵۳،ص۹۲،حدیث ۱۰۱)
۳: رجعت سب لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ خالص مومنین اور خالص کفار و منافقین کے لئے ہے۔(بحارالانوار ج۵۳،ص۳۹،حدیث۱)
۴: رجعت کرنے والوں میں سے انبیاءعلیہ السلام اور آئمہ معصومین علیہ السلام بھی ہیں اور سب سے پہلے امام کہ جو زمانہ رجعت میں اور امم مہدی علیہ السلام کے بعد عالمی عدل کی حکومت کو سنبھالیں گے امام حسین علیہ السلام ہیں کہ بہت سے سال حکومت کریں گے"(بحارالانوار ج۵۳،ص۴۶،حدیث۱۹)
۵: سب مومنین اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے حقیقی منتظرین کہ جو ان کے ظہور سے قبل دنیا سے جا چکے ہیں اور ان کے لئے دنیا میں رجعت اور اس عظیم امام کی نصرت کا امکان موجود ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت ہوئی ہے کہ جو بھی چالیس صبح تک دعائے عہد پڑھے وہ حضرت امام قائم علیہ السلام کے انصار

میں سے ہوگا اور اگر ان کے ظہور سے پہلے مرجائے اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے نکالے گا(اور وہ قائم علیہ السلام کی نصرت کرے گا)(مفاتیح الجنان، دعائے عہد)

۶: کفار اور منافقین کبھی بھی اپنی رغبت اور اشتیاق کے ساتھ دنیا کی طرف نہیں پلتیں گے بلکہ جبراً رجعت کریں گے لیکن مومنین کی رجعت اختیاری ہو گی حضرت امام جعفر صادقعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام عصر علیہ السلام قیام کریں گے الٰہی نمائندے قبر میں مومنین لوگوں سے رابطہ کریں گے اور انہیں کہیں گے کہ اے بندہ خدا تمہارے مولی نے ظہور کیا ہے اگر چاہتے ہو کہ ان کے ساتھ مل جاؤ تو تم آزاد ہو اگر چاہتے ہو کہ برزخ کی الٰہی نعمات میں لطف اٹھاؤ تو بھی آزادہو۔(بحارالانوارج۳۵،ص۵۹)

رجعت کرنے والے

روایات کی رو سے حضرات انبیاءعلیہم السلام کا ایک گروہ، آئمہ معصومین علیہم السلام اور خالص مومنین اور اسی طرح خالص کفار یہ وہ لوگ ہیں کہ جو زمانہ رجعت میں اس دنیا کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(۱) انبیاءعلیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام کی رجعت:

انبیاءعلیہم السلام کے متعلق روایات:

الف: ایسی روایات کہ جو عمومی طور پر انبیاءعلیہ السلام اور آئمہ معصومین علیہ السلام کے لوٹنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں مثلاً آیت ”انا لننصررسلنا والذین آمنوا فی الحیاۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد“ کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں خدا کی قسم یہ آیت رجعت کے زمانہ میں تحقق کرے گی آیا تم نہیں جانتے کہ انبیاءعلیہم السلام کی دنیا میں نصرت نہیں ہوئی اور وہ قتل ہوئے اور اسی طرح ائمہ علیہم السلام بھی قتل ہوئے لیکن یہ نصرت اور کامیابی رجعت کے زمانہ میں تحقق کرے گی“۔(معجم الاحادیث الامام المہدی علیہ السلام ج۵،ص۴۸۳)

ب: ایسی روایات کہ جو اعداد کے ساتھ انبیاءعلیہ السلام کی رجعت کا ذکر کرتی ہیں، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں؛ جب حضرت امام حسین علیہ اسلام اپنے شہید اصحاب کے ساتھ رجعت کریں گے تو سترانبیاءعلیہ السلام بھی ان کے ساتھ رجعت کریں گے جیسا کہ موسیٰعلیہ السلام بن عمران علیہ السلام کے ہمراہ ستر انبیاءعلیہ السلام تھے“۔(معجم الاحادیث الامام المہدی علیہ السلام ج۳۵،ص۲۶)

ج: وہ روایات جو بطور خاص بعض انبیاءعلیہ السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے نام کے تذکرہ کے ساتھ ان کی رجعت کو بیان کرتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : بلاشبہ حضرت دانیال اور یونس علیہ السلام دونوں امیرالمومنین علیہ السلام کے زمانہ رجعت میں دنیا کی طرف پلٹیں گے اور پیغمبراکرم کی رسالت کا اقرار کریں گے اور ان کے ساتھ ستر افراد بھی اٹھائے جائیں گے۔(بحارالانوارج۳۵،ص۲۶)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:”یرجع الیکم بینکم وامیرالمومنین والائمۃ“(معجم الاحادیث الامام المہدی ج۵ص۷۲۳)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور ائمہ معصومین علیہم السلام تمہاری طرف دوبارہ لوٹ جائیں گے۔

یہ کہ سب سے پہلے رجعت کرنے والا فرد کون ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں”اول من یرجع الی الدنیا الحسین بن علی“(بحارالانوار ج۵،ص۰۹)

سب سے پہلے فرد کہ جو دنیا کی طرف پلٹیں گے حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام ہیں۔

د: ایسی روایات کہ جو گذشتہ امتوں اور امت اسلام کے صالح افراد کی رجعت کو بیان کرتی ہیں ان روایات کی رو سے گذشتہ امتوں میں سے اصحاب کہف اور مومن آل عمران کی رجعت کا تذکرہ کیا گیا ہے اسی طرح پیغمبراکرم اور ئمہ معصومین علیہم السلام کے اصحاب میں سے سلمان فارسی، مقداد، مالک اشتر،ابودجانہ انصاری، مفضل بن عمر،عبداللہ بن شریک عامری، اسماعیل بن جعفر علیہ السلام، حارث، عقیل،جبیر وغیرہ کا نام لیا گیاہے۔(شیعہ والرجعۃ ج۱،ص۸۵۱،چشم اندازی بہ حکومت حضرت مہدی علیہ السلام ص۵۹)

ۃ....ۃ....ۃ....ۃ

خلاصہ درس:

*رجعت کا معنی لوٹنا ہے، دینی اصطلاح میں اس سے مراد اولیاءالٰہی ، حجج اور خالص مومنین اور خالص کفار کا دنیا کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرف لوٹتا ہے۔
*روایات میں رجعت کا فلسفہ مومنین کی عزت وشوکت اور ظالموں اور کفار کی ذلت خواری کو دیکھنا بیان ہواہے۔
*قرآنی اور روائی دلائل کی رو سے رجعت کا عقیدہ،مذہب شیعہ کے مسلم عقائدمیں سے ہے۔
*روایات میں رجعت کو ایام اللہ کے عنوان سے یاد کای گیا ہے اور اس پر عقیدہ کو اہل بیت علیہ السلام کے شیعوں کی نشانی شمار کی گئی ہے۔
*روایات کے مطابق آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے سب سے پہلے امام حسین علیہ السلام رجعت کریں گے اور آپ کئی سالوں تک حکومت کریں گے۔

درس کے سوالات:
۱۔رجعت کے معنی کی تشریح کریں؟
۲۔روایات کی رو سے فلسفہ رجعت کو بیان کریں؟
۳۔آیا عقیدہ رجعت صرف شیعہ مذہب کے ساتھ خاص ہے یا سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے؟
۴۔رجعت کو ثابت کرنے کے لئے کوئی دوآیات بیان کریں؟
۵۔روایات کی رو سے ذکر کی گئی رجعت کی خصوصیات میں سے پانچ خصوصیات کی تشریح کریں؟
ة....ة....ة....ة

مہدویت نامہ

پندرہواں درس

مہدویت کے لئے نقصان دہ چیزوں کی پہچان

مقاصد:

۱۔ امام مہدیعلیہ السلام کے موضوع کو لاحق خطرات سے آگاہی
۲۔ انحرافات اور خطاؤں سے بچنے اور ان سے مقابلہ کرنے کی روش

فوائد:
۱۔ خرافات سے بچنے کے معیاروں سے بیشتر آگاہی
۲۔ امام مہدی علیہ السلام کے موضوع سے غلط لئے گئے مفاہیم کے خطرات پر توجہ
۳۔ ان کی نیابت کے جھوٹے دعویداروں کی تکذیب

تعلیمی مطالب:
۱۔ مقدمہ
الف: خطرات کو پہچاننے کا معنی
ب: امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر لاحق خطرات کو پہچاننے کی ضرورت
۲۔ موضوع مہدی علیہ السلام کے مفاہیم کی غلط تفسریں اور وضاحتیں
۳۔ جلد بازی سے کام لینا اور حضرت کے ظہور کا وقت معین کرنا
۴۔ ظہور کی علامات کو خاص افراد پر مطابقت دینا
۵۔ مہدیعلیہ السلام یا ان کی نیابت کے جھوٹے دعویدار

مہدویت کے لئے نقصان دہ امور کی پہچان
کسی بھی ثقافت اور معرفت کے مجموعہ کے لئے ممکن ہے کہ کچھ چیزیں نقصان دہ ہوں جو اس ثقافت کے رشد اور ترقی میں مانع ہوں، کبھی کبھی دینی ثقافت بھی آفتوں کا شکار ہو جاتی ہے جس سے اس کی ترقی کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔
''مہدویت کے لئے نقصان دہ امور کی پہچان'' کی بحث میں ان مشکلات کی پہچان اور ان سے مقابلہ کا طریقہ کار بیان کیا جائے گا۔ اس آخری فصل میں مناسب ہے کہ عقیدہ مہدویت کے سلسلہ میں پیش آنے والی مشکلات میں بیان کریں تاکہ ان کی پہچان کے بعد ان سے بچا جائے اور ان کا مقابلہ کیا جا سکے۔
مہدوی ثقافت کے لئے نقصان دینے والے امور کہ اگر ان سے غفلت برتی جائے تو مومنین خصوصاً جوانوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود یا آپعلیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی پہچان کا عقیدہ سست ہو جائے گا اور وہ کبھی بھی منحرف افراد یا منحرف فرقوں کی طرف مائل ہو جائیں گے لہٰذا ان نقصان دہ مشکلات کی پہچان امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے منتظروں کے عقیدہ و عمل میں انحراف سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہم یہاں عقیدہ مہدویت کے لئے نقصان دہ چیزوں کی الگ الگ عنوان سے بحث کرتے ہیں:

غلط نتیجہ گیری
مہدویت ثقافت کے لئے ایک اہم آفت اور مشکل، اسلامی ثقافت کے غلط معنی کرنا اور غلط نتیجہ لینا ہے۔ روایات کی غلط یا ناقص تفسیر کرنے سے نتیجہ بھی غلط حاصل ہوتا ہے جن کے چند نمونے ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔
۱۔ ''انتظار'' کے غلط معنی کرنا اس بات کا باعث بنا کہ بعض لوگوں نے یہ گمان کر لیا کہ یہ دُنیا صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ برائیوں سے پاک ہو سکتی ہے، لہٰذا برائیوں، فساد اور تباہیوں کے مقابلہ میں ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ بعض لوگ تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے نزدیک ہونے کے لئے معاشرہ میں برائیوں اور گناہوں کو رائج کرنا چاہئے!! یہ غلط نظریہ قرآن و اہل بیت علیہم السلام کے نظریات کے بالکل مخالف ہے کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ہر مسلمان کا مسلّم فریضہ ہے۔
اسلامی جمہوریہ ایرن کے بانی حضرت امام خمینی اس نظریہ کی رِد میں فرماتے ہیں:
''اگر ہم اس بات پر قدرت رکھتے ہیں کہ پوری دُنیا سے ظلم و ستم کا خاتمہ کر دیں تو یہ ہماری شرعی ذمہ داری ہو گی، لیکن ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ اگرچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے اورہم اپنی ذمہ داری پر عمل نہ کریں''۔ (صحیفہ نور، ج ۰۲، ص ۶۹۱)
اس کے بعد موصوف اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''(کیا) ہم قرآن مجید کی تلاوت کے برخلاف قدم اُٹھائیں اور نہی عن المنکر انجام نہ دیں؟ اور امر بالمعروف نہ کریں؟ اور اس وجہ سے گناہوں میں زیادتی کریں تاکہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو جائے؟! (صحیفہ نور، ج ۰۲، ص ۶۹۱)
قارئین کرام! ہم نے ''انتظار'' کی بحث کے شروع میں انتظار کے صحیح معنی بیان کئے ہیں۔
کچھ لوگوں نے بعض روایات کے ظاہر سے یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ہونے والا ہر انقلاب غلط اور باطل ہے لہٰذا ایران کے عظیم الشان اسلامی انقلاب (جو طاغوت اور استکبار کے خلاف اور احکام الٰہی قائم کرنے کے لئے تھا) کے مقابلہ میں غلط فیصلے کئے گئے۔
جس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ بہت سے اسلامی احکام جیسے اسلامی حدود، قصاص اور دشمنوں سے جہاد نیز برائیوں سے مکمل مقابلہ صرف اسلامی حکومت کے زیر سایہ ہی ممکن ہے لہٰذا اسلامی حکومت کی تشکیل ایک پسندیدہ اور قابل قبول کام ہے، جبکہ بعض روایات میں قیام کرنے سے اس لے نہیں کی گئی تاکہ باطل اور غیر اسلامی انقلاب میں شرکت نہ کی جائے، یا ایسے انقلاب جن میں شرائط اور حالات کو پیش نظر نہ رکھا جائے، یا ایسا قیام جو ''قیام مہدی'' کے عنوان سے شروع کیا جائے نہ یہ کہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے برپا کیا جانے والا ہر انقلاب مذموم اور باطل ہو۔ (اس موضوع سے مزید آگاہی کے ئے کتاب ''دادگستر جہاں'' مولفہ ابراہیم امینی، ص ۴۵۲ تا ۳۰۰ کا مطالعہ فرمائیں)
ثقافت مہدویت سے غلط نتیجہ حاصل کرنے کا ایک نمونہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے چہرہ کو خطرناک شکل میں پیش کرنا ہے بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام شمشیر عدالت کے ذریعہ خون کا دریا بہائیں گے اور بہت سے لوگوں کو تہہ تیغ کر ڈالیں گے لیکن یہ تصور باکل غلط ہے کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی رحمت اور مہربانی کا مظہر ہیں اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی طرح پہلے سب لوگوں کے سامنے اسلام کے واضح دلائل پیش کریں گے جس سے لوگوں کی اکثریت اسلام قبول کرکے آپعلیہ السلام کے ہمراہ ہو جائے گی، لہٰذا امام مہدی علیہ

السلام صرف اپنے ان ہٹ دھرم مخالفوں کےلئے شمشیر اور اسلحہ کا استعمال کریں گے جو حق واضح ہونے کے بعد بھی حق قبول نہیں کریں گے، وہ لوگ تلوار کی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں سمجھتے ہوں گے۔

ظہور کے بارے جلد بازی

مہدوی ثقافت کے لئے ایک نقصان دہ چیز ''ظہور میں جلد بازی'' ہے، جلد بازی کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کے وقت سے پہلے یا اس کے لئے راستہ ہموار ہونے سے پہلے اس کو طلب کیا جائے، جلد باز انسان نفس کی کمزوری اور کم ظرفیت کی وجہ سے اپنی سنجیدگی اور چین و سکون کو کھو بیٹھتا ہے اور کسی چیز کے شرائط اور حالات پیدا ہونے سے پہلے اس چیز کا خواہاں ہوتا ہے۔

مہدوی ثقافت کے پیش نظر ''امام غائب کے مسئلہ میں'' سب منتظرین ظہور مہدی علیہ السلام کے مشتاق ہیں اور اپنے پورے وجود کے ساتھ ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، اور آپ کے ظہور کی تعجیل کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن پھر بھی جلد بازی سے کام نہیں لیتے، اور غیبت کا زمانہ جس قدر طولانی ہوتا جاتا ہے ان کا انتظار بھی طولانی ہوتا رہتا ہے، لیکن پھر بھی صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہیںچھوٹتا، بلکہ ظہور کے بہت مشتاق ہونے کے بعد بھی خداوند عالم کے مرضی اور اس کے ارادہ کے سامنے سر تسلیم ختم کرتے ہیں، اور ظہور کے لے لازمی شرائط پیدا کرنے اور راستہ ہموار کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔عبد الرحمن بن کثیر کہتے ہیں: میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ''مہرم'' آئے اور عرض کی: میں آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ جس چیز کے انتظار میں ہم ہیں اس انتظار کی گھڑیاں کب پوری ہوں گی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ''مہرم'' ظہور کے لئے وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں اور جلد بازی کرنے والے ہلاک ہونے والے ہیں، اور (اس سلسلہ میں) تسلیم ہونے والے نجات یافتہ ہیں''۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۱۹۱)

ظہور کے سلسلہ میں جلد بازی سے ممانعت اس وجہ سے کی گئی ہے کہ جلد بازی کی وجہ سے انسان میں یاس اور نااُمیدی پیدا ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے سکون اور اطمینان ختم ہو جاتا ہے اور تسلیم کی حالات، شکوہ اور شکایت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ظہور میں تاخیر کی وجہ سے بےقراری پیدا ہوتی ہے اور یہ بیماری دوسروں تک بھی پہنچ جاتی ہے اور کبھی کبھی ظہور میں جلد بازی کی وجہ سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود سے انکار کر دیتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ ظہور کے سلسلہ میں جلد بازی کی وجہ یہ ہے کہ انسان یہ نہیں جانتا کہ ظہور الٰہی سنتوں میں سے ایک ہے اور تمام سنتوں کی طرح اس کےلئے بھی شرائط اور حالات ہموار ہونا ضروری ہے جس کی بنا پر ظہور کے سلسلہ میں جلد بازی کرتا ہے۔

ظہور کے لئے وقت معین کرنا

مہدوی ثقافت کے لئے نقصان دہ ایک چیز یہ ہے کہ انسان امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے لئے وقت معین کرے جبکہ ظہور کا زمانہ لوگوں کے کے لئے مخفی ہے اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایات میں ظہور کے لئے وقت معین کرنے سے سخت ممانعت کی گئی ہے اور وقت معین کرنے والوں کو جھوٹا شمار کیا گیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال ہوا کہ کیا ظہور کے لئے کوئی وقت (معین) ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''جو لوگ ظہور کے لئے وقت معین کریں وہ جھوٹے ہیں، (اور امام علیہ السلام نے اس جملہ کی تین بار تکرار فرمائی)'' (غیبت طوسی، ح ۱۱۴، ص ۴۲۴) لیکن پھر بھی بعض لوگ دانستہ یا نادانستہ طور پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے لئے وقت معین کرتے ہیں، جس کا کم سے کم (منفی) اثر یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اس طرح کے جھوٹے وعدوں پر یقین کر لیتے ہیں اور جب وہ پورے نہیں ہوتے تو ان کے اندر یاس اور نااُمیدی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

لہٰذا سچے منتظرین کا فریضہ ہے کہ نادان اور (خود غرض) شکاریوں کے جال سے اپنے کو محفوظ رکھیں اور ظہور کے سلسلہ میں صرف مرضی پروردگار کے منتظر رہیں۔

ظہور کی نشانیوں کو خاص مصادیق پر منطبق کرنا

متعدد روایات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے لئے بہت سی نشانیاں بیان ہوئی ہیں لیکن ان کی دقیق اور صحیح کیفیت نیز ان کی خصوصیات روشن نہیں ہیں، جس کی وجہ سے بعض لوگ اپنے ذاتی نظریات اور احتمالات کو بروئے کار لاتے ہیں اور بعض اوقات ظہور کی نشانیوں کو خاص واقعات پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے ذریعہ ظہور کے نزدیک ہونے کی خبریں دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی مہدوی ثقافت کے لئے ایک آفت ہے جس کی بنا پر (بھی) انسان یاس اور نااُمیدی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب ''سفیانی'' نام کو کسی علاقہ کے رہنے والے پر صادق

مانیں اور ''دجال'' کے بارے میں بغیر دلیل کے گفتگو کی جائے، جس کے بعد سب لوگوں کو یہ بشارت دی جائے کہ اب ظہور امام کا زمانہ نزدیک ہے اور سالوں بعد بھی امام علیہ السلام کا ظہور نہ ہوتو بہت سے لوگ غلط فہمی اور انحراف کے شکار ہو جائیں گے اور اپنے صحیح عقائد میں شک و تردید میں مبتلا ہو جائیں گے۔

غیر ضروری بحث کرنا

مہدوی ثقافت میں بہت سے معارف اور تعلیمات ایسی ہیں جن کے سلسلہ میں کوشش کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے اور یہ چیز شیعوں میں مزید علم و آگاہی کے لئے بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور غیبت کے زمانہ میں ہمارے لئے ایک اہم دستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کبھی کبھی لوگ یا بعض گروہ اپنی گفتگو، مضامین، جرائد اور کانفرنسوں میں غیر ضروری بحث کرتے ہیں کہ جن کی وجہ سے کبھی کبھی منظرین کے ذہنوں میں بعض غلط شبہات اور سوالات پیدا ہو جاتے ہیں۔
نمونہ کے طور پر ''امام زمانہ (ع) سے ملاقات'' کی بحث کرنا اور لوگوں کو آپعلیہ السلام کی ملاقات کے بارے میں بہت زیادہ رغبت دلانا جس کے بہت سے غلط اثرات پیدا ہوجاتے ہیں اور نااُمیدی کا سبب اور کبھی تو امام علیہ السلام کے انکار کا باعث ہوتا ہے جبکہ روایات میں اس چیز کی تاکید ہوئی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی مرضی کے مطابق قدم بڑھایا جائے اور رفتار و کردار میں آپعلیہ السلام کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا اہم یہ ہے کہ غیبت کے زمانہ میں انتظار کرنے والوں کے فرائض کو بیان کیا جائے تاکہ اگر امام علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے تو اس موقع پر امام علیہ السلام ہم سے راضی اور خوشنود ہیں۔اسی طرح امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی شادی کا مسئلہ، یا آپ کی اولاد کے بارے میں گفتگو، یا آپ کہاں رہتے ہیں وغیرہ، یہ تمام غیر ضروری بحثیں جن کی جگہ ایسی موثر اور مفید بحثوں کو بیان کرنا چاہیے جو منتظرین کے لئے مفید ثابت ہوں، اسی وجہ سے ظہور کی شرائط اور ظہور کی نشانیوں کی بحث مقدم ہے، کیونکہ امام علیہ السلام کے ظہور کے مشتاق افراد کا شرائط سے آگاہ ہونا ان شرائط کو پیدا کرنے میں ترٍغیب کا باعث بنتا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام مہرومحبت کا پیکر نہ کہ قہر و غضب کا

یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ مہدویت کی بحث میں ہر پہلو پر نظر رکھنا ضروری ہے یعنی کسی ایک موضوع پر بحث کرتے وقت مہدویت کے سلسلہ میں تمام چیزوں پر نظر رکھی جائے کیونکہ کچھ لوگ بعض روایات کے مطالعہ کے بعد غلط تفسیر کرنے لگتے ہیں کیونکہ ان کی نظر دوسری روایات پر نہینہوتی، مثال کے طور پر بعض روایات میں طولانی جنگ اور قتل و غارت کی خبر دی گئی ہے چنانچہ بعض لوگ صرف انہی روایات کی بنا پر امام مہدی علیہ السلام کی بہت خطرناک تصویر پیش کرتے ہیں اور جن روایات میں امام علیہ السلام کی محبت اور مہربانی کا ذکر ہوا ہے اور آپعلیہ السلام کے اخلاق و کردار کو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے اخلاق کی طرح بیان کیا گیا ہے، ان سے غافل رہتے ہیں ظاہر ہے کہ دونوں طرح کی روایات میں غور و فکر سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ امام علیہ السلام تمام ہی حق طلب انسانوں سے (اپنے شیعہ اور دوستوں کی بات تو الگ ہے) مہر و محبت اور رحم و کرم میں دریا دلی کا مظاہرہ کریں گے اور اس آخری ذخیرہ الٰہی کی شمشیر انتقام صرف ظالم و ستمگر اور ان کی پیروی کرنے والوں کے سروں پر قہر بن کر برسے گی۔
اس گفتگو کی بنا پر مہدویت کے موضوع پر بحث کرنے کے لئے کافی علمی صلاحیت کی ضرورت ہے اور جن کے یہاں یہ صلاحیت نہ پائی جاتی ہو تو ان کو اس میدان میں نہیں کودنا چاہیے کیونکہ ان کا اس میدان میں وارد ہونا ''مہدوی ثقافت'' کے لئے بہت ہی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

جھوٹا دعویٰ کرنے والے

عقیدہ مہدویت کے لئے ایک نقصان دہ چیز اس سلسلہ میں ''جھوٹا دعویٰ کرنے والے'' ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے زمانہ میں بعض لوگ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم امام علیہ السلام سے ایک خاص رابطہ رکھتے ہیں یا انکی طرف سے خاص نائب ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام اپنے چوتھے نائب (خاص) کے نام آخری خط میں اس بات کی وضاحت کرتے ہیں:
''چھ دن بعد آپ کی وفات ہو جائے گی، اپنے کاموں کو اچھی طرح دیکھ بھال لو، اور اپنے بعد کے لئے کسی کو وصیت نہ کرنا کیونکہ مکمل غیبت کا زمانہ شروع ہونے والا ہے........ آنے والے زمانہ میں ہمارے بعض شیعہ مجھ سے ملاقات (اور مجھ سے رابطہ کا) دعویٰ کریں گے، خبردار! کہ جو شخص سفیانی کے خروج اور آسمانی آواز سے پہلے ہمیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھنے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے“۔ (کمال الدین، ج ۲، باب ۵۴، ح ۵۴، ص ۴۹۲)
امام علیہ السلام کے اس کلام سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر شیعہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امام علیہ السلام سے رابطہ رکھنے اور خاص نیابت کے سلسلہ میں دعویٰ کرنے والوں کو جھٹلائے اور اس طرح کے خود غرض اور دنیا پرست لوگوں کے نفوذ کا سدباب کریں۔
اس طرح کے بعض جھوٹا دعویٰ کرنے والوں نے ایک قدم اس سے بھی آگے بڑھایا اور امام علیہ السلام کی نیابت کے دعویٰ کے بعد ”مہدویت“ کے دعویدار بن بیٹھے اور اپنے اس باطل دعویٰ کی بنیاد پر ایک گمراہ فرقہ کی بنیاد ڈال دی اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کرنے کا راستہ ہموا کر دیا۔
(فرقہ بابیت بھی اس طرح کا ایک گمراہ فرقہ ہے جس کا رہبر ”علی محمد باب“ ہے، جس نے پہلے امام مہدی علیہ السلام کی نیابت کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد مہدی موعود کا دعویٰ کر بیٹھا اور آخرکار اس نے پیغمبری کا بھی دعویٰ کیا اور اسی طرح گمراہ فرقہ نے بہائیت جیسے گمراہ فرقہ کی تشکیل کا راستہ ہموار کیایہ تو ایران میں تھے اور برصغیرمیں غلام احمد قادیانی نے بھی اسی طرح کا دعویٰ کیا اپنا فرقہ بناڈالا)
چنانچہ ان گروہوں کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگ استعمار کی حمایت اور اس کے اشارہ پر پیدا ہوئے ہیں اور اپنے وجود کوباقی رکھے ہوئے ہیں۔
روشن ہے کہ اس طرح کے منحرف فرقے اور گروہوں کی تشکیل اور ان کا مہدویت یا امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت کا دعویٰ کرنے والوں پر اعتماد کرنا ان کی جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہے۔
امام مہدی علیہ السلام کی معرفت کے بغیر آپعلیہ السلام کے دیدار کا بہت زیادہ شوق، یا آپعلیہ السلام کے سلسلہ میں کم معلومات اور اس سلسلہ میں مکاروں کے وجودسے غافل رہنا، جھوٹے دعویداروں کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔
لہٰذا انتظار کرنے والے شیعہ کو چاہیے کہ مہدوی ثقافت سے لازمی معرفت حاصل کرنے کے ذریعہ خود کو مکار اور حیلہ باز لوگوں سے محفوظ رکھے اور مومن اور متقی شیعہ علماءکی پیروی کرتے ہوئے مکتب اسلام کے روشن راستہ پر قدم بڑھاتا رہے۔

ة....ة....ة....ة

درس کا خلاصہ:

امام مہدی علیہ السلام کے معارف کو لاحق اہم خطرات میں سے اس کی غلط تشریح اور ان تعلیمات سے نادرست فہم ہے۔
مفہوم انتظار نادرست فہم، زمانہ غیبت میں قیام کو باطل سمجھنا اور امام کو ایک سخت حاکم بتانا وغیرہ........ یہ سب امام مہدی علیہ السلام کے عظیم معارف کی غلط فہم و تفسیر کی واضح مثالیں ہیں۔
ظہور کے وقت کو معین کرنا، علامات ظہور کو خود ہی خاص امور پر منطبق کرنا، حضرت سے رابطہ یا ان کی نیابت کے حوالے سے جھوٹے دعوے وغیرہ یہ سب امام مہدی علیہ السلام کے متعلقہ ابحاث کو لاحق اہم خطرات میں سے ہیں۔

درس کے سوالات:
۱۔ امام مہدی علیہ السلام کے متعلقہ بحثوں میں غلط سوچ کی تین مثالیں بیان کریں؟
۲۔ وقت معین کرنے، جلد بازی کرنے،ظہور کے وقت معین کرنے سے فرق کی وضاحت کریں؟
۳۔ظہورکی نشانیوں کو بعض مصادیق پر منطبق کرنے کے بڑے منفی نتائج کیا ہیں؟
۴۔ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ساتھ رابطے یا نیابت کے جھوٹے دعویداروں کے مدمقابل امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی توقیع کو مدنظر رکھتے ہوئے شیعوں کی ذمہ داری کیا ہے؟
ة....ة....ة....ة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم "

" من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة الجاہلیة "

"جوشخص اس حالت میں مرگیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل نہ کی تو وہ جاہلیت کے زمانہ کی موت مرا یعنی کفر پر مرا"۔

معرفت نامہ ماخوذاز: زیارت امام زمانہ علیہ السلام(از مفاتیح الجنان)

ترجمہ وتشریح : السید افتخار حسین نقوی النجفی

حضرت ولی العصر امام زمانہ (عج) کے حضور اظہار عقیدت

امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں

اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام سے کیسا رابطہ رکھا جائے اور ان کے بارے کیسا عقیدہ ہونا چاہیے اور یہ کہ میرے لئے پوری کائنات کے لئے ان کا کیافائدہ ہے، ان کی پہچان کیا ہے، آئمہ اطہار علیہ السلام نے زبان وحی ترجمان سے زیارات کے انداز میں ہمارے لئے سب کچھ بیان کردیا ہے ذیل میں ہم حضرت ولی العصر علیہ السلامکے متعلق تفصیلی عقیدت کے اظہار کے حوالے سے آپ کے حرم میں جا کر جو زیارت پڑھی جاتی ہے اس کا انداز بیان قارئین کےلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اپنی آخری حجت کے وسیلہ سے ہمیں ان تمام بیانات پر پورا اترنے کی توفیق عطا کرے۔

امام زمانہ علیہ السلام کا تعارف

۱۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا خَلِی فَةَ اللّٰہِ وَخَلِی فَةَ اٰبَآئِہِ ال مَہ دِیِّی نَ۔اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا وَصِیَّ ال اَو صِیَآئِ ال مَاضِی نَ ۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا حَافِظَ اِس رَارِ رَبِّ ال عَالَمِی نَ۔

آپ علیہ السلام پر سلام اے اللہ کے خلیفہ (قائم مقام) اور ہدایت یافتہ اپنے آباءکے جانشین (خلیفہ) ۔

* اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام ہی اس وقت اللہ کی مخلوق میں اللہ کے خلیفہ ہیں، اور تمام انبیاءاور اوصیاءکے آخری خلیفہ ہیں ، آپ خاتم الاوصیاءاور خاتم الخلفاءہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر سب سے پہلا خلیفہ "انی جاعل فی الارض خلیفہ" کا بیان جاری فرما کر،حضرت آدمعلیہ السلام کو قرار دیا اور اپنا آخری خلیفہ اپنی زمین پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قرار دیا ہے"۔

آپ علیہ السلام پر سلام اے گزرے ہوئے زمانوں میں جو اوصیاءرہے ہیں، ان سب کے وصی علیہ السلام۔

*اس کا مطلب یہ ہوا کہ گذشتہ انبیاءعلیہ السلام کے جتنے اوصیاءگزرے ہیں ان سب اوصیاءکا آخری سلسلہ امام زمانہ علیہ السلام ہیں اور آپ علیہ السلامسب اوصیاءعلیہ السلام کے وصی ہیں اور آپ خاتم الاوصیاءعلیہ السلام ہیں۔

اے رب العالمین کے اسرار اور رازوں کے نگہبان آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنی کائنات کے پوشیدہ اسرار ہیں جن سے انسان واقف نہیں ہے اور ان تمام اسرار کی حفاظت کرنے والا موجود ہے اور وہ حضرت ولی العصر علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام مہدی (عج) کی طہارت وساری مخلوق پر برتری

۲۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰہِ مِنَ الصَّف وَةِ ال مُن تَجَبِی نَ۔اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَاب نَ ال اَن وَارِ الزَّاہِرَةِ۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَاب نَ ال اَع لاَ مِ ال بَاہِرَةِ۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَاب نَ ال عِت رَةِ الطَّاہِرَةِ اَلسَّلاَ مُ۔عَلَی کَ یَامَع دِنَ ال عُلُو مِ النَّبَوِیَّةِ ۔

اے منتخب شدگان میں سے چنے ہوئے نمائندگان میں اللہ کے بقیہ ۔اے بقیة اللہ....

*اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب بندگان کو اس زمین پر حجت بنا کر بھیجا اور پھر ان تمام منتخب افراد میں بھی انتخاب در انتخاب کیا اور سب سے برتر اور بزرگ تر حضرت ختمی مرتبت حضرت محمدمصطفی خاتم النبیین ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رحمت العالمین ہیں اور ان کے بعد ان کے اوصیاءعلیہ السلام ہیں اس بات کی طرف اشارہ دیا گیا ہے کہ ان سب میں آخری حجت اور اللہ کا ذخیرہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

*اے چمکتے دمکتے خوبصورت نورانی ہستیوں کے فرزند ،آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

*اے بہت ہی واضح، روشن اور سب پر عیاں پھیلے پرچموں کے فرزند ،آپ علیہ السلام پر سلام۔

*اے عترت طاہرہ علیہ السلام کے فرزند، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

*ان جملوں میں آپ علیہ السلام کے نسب کی برتری کو بیان کیا گیا ہے آپعلیہ السلام کے تمام آباءو اجداد پاک و طاہر ہیں، مقدس ہیں، معروف ہیں، انوار ہیں، آپعلیہ السلام کی خلقت نورانی ہے، آپعلیہ السلام خاکی نہیں ہیں، جو آپعلیہ السلام سے جاہل رہے تو گویا وہ عقل کا اندھا ہے کیونکہ سورج کی روشنی سے اندھا ہی بے بہرہ ہوتا ہے، آپعلیہ السلام ایسا روشن اور واضح موجود ہیں کہ تھوڑا سا تامل کرنے پر آپعلیہ السلام کی معرفت حاصل کرنا سب کے لئے آسان ہے۔

اے علوم نبویہ کے معدن (کان)، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

*اس جملہ سے واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح ایک معدن میں خزانہ جمع ہوتا ہے جس کی انتہاءکو نہیں پہنچا جا سکتا، اور معدن کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ ختم نہیں ہوتا اور وہ سب کے لئے ہوتا ہے لیکن معدن سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جو معدن تک خود کو پہنچاتا ہے اور معدن سے لینے کا ارادہ کرتا ہے ، معدن اپنا فیض دینے کےلئے کسی کے گھر پر نہیں آجاتا، بلکہ معدن کے خزانہ کو لینے کےلئے محنت ، مشقت اور جدوجہد کرنا ہوتی ہے ۔ حضرت ولی العصر علیہ السلام، نبویہ علوم کی معدن ہیں بس جو بھی ان علوم و معارف سے کچھ لینا چاہتا ہے تو اسے اس ذات سے رابطہ کرنا ہوگا۔ ان سے لینے کےلئے اپنے اندر ضروری شرائط پوری کرنا ہوں گی، محنت ومشقت کرنا ہوگی، علوم بغیر حاصل کرنے کے نہیں ملتے، پڑھنا ہوگا،ان ذرائع سے علوم حاصل کرنے کےلئے جدوجہد کرنا ہوگی جو آئمہ علیہ السلام نے ہمارے لئے تعلیم دیے ہیں۔

امام مہدی (عج) اللہ تک جانے کا وسیلہ

۳۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا بَابَ اللّٰہِ الَّذِی لاَ یُو تیٰ اِلاَّ مِن ہُ۔اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا سَبِی لَ اللّٰہِ الَّذِی مَن سَلَکَ غَی رَہ ھَلَکَ۔

اے اللہ کا ایسا دروازہ کہ جس پر آئے بغیر خدا تک جانا ممکن نہیں ہے، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

*اے اللہ کا وہ راستہ کہ جس پر چلے بغیر خدا کا راستہ نہیں ملتا اور جو بھی اس راستہ کو چھوڑدے دوسرے راستہ سے خدا تک جانے کا ارادہ کرے گا، تو وہ ہلاک ہو گا آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

ان دو جملوں میں واضح کیا گیا ہے کہ خدا تک جانے اور توحید پرست بننے کے لئے حضرت ولی العصر علیہ السلام کو وسیلہ بنانا ہوگا جب تک اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام سے وصل نہ ہوں گے اس وقت تک خداوند سے وصل نہیں ہو سکتا، خدا تک جانے کا ذریعہ آپ ہی کی ذات ہے، اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ ہی اس راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستہ سے خدا تک جانے کا امکان ہے۔

امام مہدی (عج) ہر شئی پر ناظر

۴۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَانَاظِرَ شَجَرَةِ طُو بٰی وَسِد رَةِ ال مُن تَھٰی۔

اے شجرہ طوبیٰ اور سدرہ منتہٰی کے ناظر، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

شجرہ طوبیٰ سے مراد وہ درخت ہے جس کو قرآن مجید میں شجرہ طیبہ کا نام دیا گیا ہے جس کی وصفیں بیان کی گئی ہیں اور سدرة المنتہیٰ اس مرکز کانام ہے جس تک حضرت ختمی مرتبت شب معراج گئے تھے گویا ان دو عناوین کو بیان کرنے سے مقصود آپ کی عظمت وکرامت کو واضح کرنا ہے اور آپ علیہ السلام کی خلقت پر روشنی بھی ڈالنا مقصود ہے کہ آپعلیہ السلام ان انوار میں سب پر نمایاں تھے کیونکہ آپ علیہ السلام ہی اللہ کے نمائندگان میں آخری ہیں لہٰذاآپ علیہ السلام سے پہلے(گذشتگان) سب کے حالات اور ان کے امتیازات اور مراتب پرآپ ناظر ہیناور ان سے واقف وآگاہ ہیناور سب پر آپ علیہ السلام کی نظر ہے ان کے حوالے سے کچھ بھی آپ علیہ السلام پرپوشیدہ نہ ہے، آپ علیہ السلام ہی سب کی مراد ہیں اور سب کے مقاصد کو آپ علیہ السلام نے ہی پورا کرنا ہے جو کچھ گذشتگان میں تھا وہ سب کچھ آپ علیہ السلام میں ہے، تب ہی تو آپ علیہ السلام سب کے وارث ہیں، سب کے علوم بھی آپ علیہ السلام کے پاس ہیں، سب کے فضائل اور تمام مراتب آپعلیہ السلام میں موجود ہیں آپ علیہ السلام کے وجود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نمائندگان کا مظہر کامل بنایا ہے۔

امام مہدی (عج) نورِ خدا

۵۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَانُو رَ اللّٰہِ الَّذِی لاَ یُط فٰی ۔
اے اللہ کے نور جس نے بجھنا نہیں ہے جسے کوئی ختم نہیں کرسکتا ،آپ علیہ السلام پر سلام ہو ۔
اللہ کا نور آپعلیہ السلام ہیں، یعنی آپعلیہ السلام اللہ کی پہچان ہیں، اللہ کا دین آپعلیہ السلام ہیں، اللہ کی کلام ناطق آپ علیہ السلام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کونور کہا ہے، اپنی کتاب کو نور کہا ہے، اپنی طرف سے ہدایت کو نور کہا ہے،، علم کو بھی نور کہا گیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے نمائندہ کو اپنا نورقرار دیتا ہے تو اس میں نور کے تمام معانی پوشیدہ ہوتے ہیں اور اس لفظ میں ایک اشارہ دیا جاتا ہے کہ اللہ کا نمائندہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا وہ سب کے لئے ہدایت ہوتا ہے، سب کاراہنما ہوتا ہے، سب کے لئے چراغ کا کام دیتا ہے اور پھر اللہ کا نمائندہ ایک ایسا منبع ہے کہ جسے کوئی نقصان نہیں دے سکتا، وہ اللہ کی رحمت کا مظہر کامل ہوتاہے، اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے کوئی مار سکتا ہے، یہ ساری وصفیں حضرت ولی العصر علیہ السلام میں موجودہیں اس سے آپعلیہ السلام کی زندگی کی طرف بھی اشارہ ہےیعنی آپ علیہ السلام اس وقت زندہ موجود ہیں۔آپ کا فیضان موافق ومخالف کیلئے اللہ کے اذان وارادے سے جاری و ساری ہے اور اس میں انقطاع نہیں ہے پوری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے نورانی وجودسے روشن و برقرار رکھا ہوا ہے ۔

امام مہدی(عج) حجت ِ خدا
۶۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ الَّتِی لاَ تُخ فٰی۔اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی مَن فِی ال اَر ضِ وَالسَّمَآئِ۔
*اے اللہ کے ایسے نمائندہ جو کہ مخفی نہیں رہ سکتے، آپعلیہ السلام پر سلام ہو۔
*اہل زمین اور اہل آسمان پر اللہ کی حجت، آپعلیہ السلام پر سلام ہو۔
*ان دوجملوں میں آپعلیہ السلام کو اللہ کی حجت کہا گیا ہے، حجت کا معنی دلیل ، راہنما کے ہوتا ہے اور ایسی شئی پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعہ کوئی شخص اپنی بات منوا سکے اور جو ہستی اللہ کی حجت قرار پاتے ہیں تو گویا وہ ایسی ہستی ہوتے ہیں جن کے وجود سے اللہ کا وجود ثابت ہوتاہے، جن کے بیان سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے، وہی اللہ کے نمائندہ ہیں اور اللہ اپنی مخلوق سے ان کے ذریعہ سوال کرے گا کہ میرا نمائندہ، میری پہچان کروانے کےلئے موجود تھا اور تم نے کس وجہ سے میرا انکار کردیا،منکرین لاجواب ہوں گے، اللہ کی حجت کا معنی یہ بھی ہے کہ ان کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے تمام بندگان پر ہی فرض کیا بلکہ زمین وآسمان میں جتنی مخلوقات ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو فرض قرار دیا اور ساری مخلوقات آپ کے فرمان کے تحت چل رہی ہے ، ہرشئی کی افادیت اللہ کے حکم و ارادہ و مشیت سے آپ کے وجود سے وابستہ ہے اور ہر شئی آپ کے سامنے خاضع و خاشع ہے جبکہ بندگان کو حکم ہے کہ وہ بھی آپ کے حضور سر تسلیم خم کریں اور آپ کے سلطانی فرامین کی خلاف ورزی نہ کریں۔

امام مہدی علیہ السلام کی معرفت
۷۔ اَلسَّلاَ مُ عَلَی کَ سَلاَ مَ مَن عَرَفَکَ بِمَا عَرَّفَکَ بِہِ اللّٰہُ وَنَع تَکَ بِبَع ضِ نُعُو تِکَ الَّتِی ٔ اَن تَ اَھ لُھَا وَفَو قَھَا ۔
*آپ علیہ السلام پر ایسے شخص کی مانند سلام ہو اے میرے مولا :جس نے آپ علیہ السلام کو اس طرح سے پہچان لیا جیسی آپ کی پہچان اللہ تعالیٰ نے اس کے واسطے کرائی ہے اور اس نے آپ علیہ السلام کے اوصاف میں سے کچھ اوصاف کو بیان کیا ہے، ایسے اوصاف جن کے آپ علیہ السلام لائق ہیں بلکہ آپعلیہ السلام تو ان اوصاف سے بھی مافوق ہینجن کا اظہار بندگان کر سکتے ہیں ۔
اس جملہ میں سلام پیش کرنے والا اپنی عاجزی اور کمزوری کااظہار کررہا ہے اس لئے وہ سلام بھیجنے کی کیفیت کو ایسے شخص کے سلام کی طرف نسبت دے رہا ہے کہ جسے آپ علیہ السلام کی مکمل معرفت ہے اور ساتھ یہ بھی بتا دیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے جتنے بھی اوصاف بیان کیے جائیں ان کے ذریعہ آپ کا حق ادا نہیں ہوتا آپ علیہ السلام ہر اچھی صفت کے لائق ہیں لیکن حق بات یہ کہ آپ علیہ السلام ان اوصاف میں نہیں سمو پاتے، آپ علیہ السلام تمام اوصاف سے مافوق ہیں، ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ کوئی بھی آپ علیہ السلام کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا ۔
مگر یہ کہ خود خدا آپ کی معرفت کروا دے، یہ بات حضور پاک کی اس حدیث کی طرف اشارہ بھی ہے جس میں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے علی علیہ السلام! تیری معرفت یا اللہ کو ہے یا مجھے اور میری معرفت یا اللہ کو ہے یا آپ کو، جس طرح اللہ کی معرفت جو ہے وہ یاتو اے علی علیہ السلام آپ کو ہے یا مجھے....آج یہی بات آخری وصی کیلئے پوری طرح صادق ہے ۔
پس آج کے دور میں حضرت ولی العصر علیہ السلام کی معرفت تو ان ہستیوں ہی کو ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نمائندہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنی زمین پر بنایا ہے یعنی آپ کی صحیح معرفت اللہ کوہے، جو آپ کا خالق و مالک ہے اور اللہ کے رسول کو ہے اور اللہ کے رسول کے اوصیاءجو آپ سے پہلے ہوئے، ان کو ہے اور ان ہستیوں نے جن اوصاف کے ساتھ آپ کی پہچان کروائی وہ آپ کے سارے اوصاف نہین ہیں بلکہ بعض اوصاف ہیں بس میں اپنے سلام کو ان سے منسوب کرتا ہوں کہ ان ہستیوں نے جس معرفت سے آپ پر سلام بھیجا ہے ویسا ہی سلام میری طرف سے آپعلیہ السلام پر ہو اگر چہ اس سلام کی کنہ اور حقیقت سے میں واقف نہیں ہوں۔

امام وقت کے بارے عقیدہ کیسا ہو؟
امام زمانہ علیہ السلام سے اظہار عقیدت کا انداز

۸۔ اَش ھَدُ اَنَّکَ ال حُجَّةُ عَلٰی مَن مَّضٰی وَمَن بَقِیَ وَاَنَّ حِز بَکَ ھُمُ ال غٰلِبُو نَ وَاَو لِیَآئَکَ ھُمُ ال فَآئِزُو نَ وَاَع دَآئَکَ ھُمُ ال خَاسِرُو نَ وَاَنَّکَ خَازِنُ کُلِّ عِل مٍ وَّفَاتِقُ کُلِّ رَت قٍ وَّمُحَقِّقُ کُلِّ حَقٍّ وَّمُب طِلُ کُلِّ بَاطِلٍ رَضِی تُکَ یَا مَو لاَیَ اِمَامًا وَّھَادِیًّا وَّوَلِیًّا وَّمُر شِدًا لَّآ اَب تَغِی بِکَ بَدَلاً وَّلاَ اَتَّخِذُ مِن دُو نِکَ وَلِیًّا۔
اے میرے امام علیہ السلام: میں گواہی دیتا ہوں! بے شک آپعلیہ السلام حجت ہیں ان پر جو گذر گئے اور ان پر بھی آپعلیہ السلام حجت ہیں جو باقی ہیں اور یہ کہ آپ کی جماعت نے سب پر غلبہ حاصل کرنا ہے اور جو آپ کے اولیاءہوں گے آپ کے ساتھی ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے اور جو آپ علیہ السلام کے دشمن ہیں وہ خسارہ اٹھانے والے ہوں گے اوریہ کہ آپ ہی ہر علم کے خزانہ دار ہیں اور ہرمشکل و پیچیدہ امر کو سلجھانے والے آپ علیہ السلام ہی ہیں۔
ہر حق کو ثابت کرنے والے اور اس کو وصول کرنے والے آپ علیہ السلام ہی ہیں، ہرباطل کو ختم کرنے والے ، اسے مٹانے والے اور اس کے بطلان اور غلط ہونے کو ثابت کرنے والے بھی آپ علیہ السلام ہیں۔
اے میرے مولا! میں نے آپ کو اپنا امام بنایا ہے، آپعلیہ السلام میرے ہادی ہیں، میرے رہبرہیں، میرے ولی ہیں، میرے سرپرست ہیں، میرے مرشد ہیں۔
میرے مولا! میں آپعلیہ السلام کے بدلے میں کسی بھی چیز کو نہیں چاہتاہوں اور نہ ہی آپ کے سوا کسی کو اپنا ولی مانتا ہوں، آپ ہی میری پسند اور آپ علیہ السلام ہی میرے لئے سب کچھ ہیں۔

امام مہدی (عج) تمام انبیاءپر حجت
اس حصہ میں جو کچھ عقیدت کا اظہار کیا گیا بڑا واضح و روشن ہے تشریح کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا اس جگہ ایک جملہ جو بیان ہوا ہے کہ آپ گذشتگان پر حجت خدا ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ سے پہلے جتنے اوصیاء، اللہ کے خلفائ، انبیائعلیہ السلام، رسل، اللہ کے نمائندگان گذرے ہیں، سب پر آپ حجت ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ سب آپ علیہ السلام پر ایمان لائے اور سب نے آپ علیہ السلام کا تعارف کروایا اور یہ ان پر لازم تھا، ہر نبی نے آپ کے بارے اپنی امت سے اقرار لیا۔
اللہ کی طرف سے آخری حجت آپ ہی کو قرار دیا گیا آپ کے آباءو اجداد کو آپ پر تقدم کا شرف حاصل ہے جیسے حضورپاک کو آخری نبی ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس حوالے سے انہیں آپ علیہ السلام پر برتری بھی ہے، آپ نے اپنے جدامجدد کے لائے ہوئے دین ہی کو نافذ کرنا ہے، اس کےلئے ہی کام کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا بقیہ قرار دے کر آپ کےلئے یہ اعزاز دیا ہے کہ آپ وہ کام کریں جو آپ سے پہلے آنے والوں نے نہ کیا اور اسی آرزو میں مر گئے ،شاید یہی وجہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام، امام محمدباقرعلیہ السلام، امام رضا علیہ السلام آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ،!! میرے ماں باپ آپعلیہ السلام پر قربان جائیں۔ کبھی آپعلیہ السلام کا نام سن کر احترام سے کھڑے ہو جاتے ہیں ،کبھی فرماتے ہیں کہ میں اگر ان کا زمانہ پالوں تو اپنی زندگی کو ان کےلئے بچا کر رکھونحضرت امام حسین علیہ السلام اپنے اس فرزند کی خدمت میں رہنے کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام آپ کے دیدار کےلئے بے تاب نظر آتے ہیں، حضرت امام جعفر صادقعلیہ السلام آپ علیہ السلام کی غیبت کے طولانی ہونے کو یاد کر کے گریہ وزاری کرتے ہیں اور بے تاب ہو جاتے ہیں۔
حضور اکرم اپنے بیانات میں آپ علیہ السلام کا تعارف کرواتے ہیں اور آپعلیہ السلام کی اہمیت اپنی امت کو بتاتے ہیں اور اپنی ساری زندگی کا ثمر آپ کو قرار دیتے ہیں، یہ سب کچھ پڑھنے سے اس جملہ کا معنی سمجھ میں آجانا چاہیے کہ آپ اپنے سے پہلے آنے والوں پرکیسے حجت ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان پر بھی آپ علیہ السلام حجت ہیں،یہ تو بڑا واضح ہے جب آپ گذشتگان پر حجت ہیں تو بعدوالوں پر تو بطریق اولیٰ حجت قرار پائیں گے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام مہدی (عج) کی کامیابی

اسی بیان میں آپ علیہ السلام کی کامیابی کے یقینی ہونے پر، آپ کی جماعت اور ساتھیوں کے غلبہ کے حتمی ہونے کو بھی بیان کیا گیا ۔ شکست آپعلیہ السلام کے دشمنوں کا مقدر ہے، آپعلیہ السلام ہی نے حق کی پہچان کروانا ہے، حق آپ نے غاصبوں سے وصول کرنا ہے ،آپ نے حق کو نافذ کرنا ہے، باطل کا خاتمہ بھی آپ علیہ السلام کے ہاتھوں ہونا ہے اور باطل کی صحیح پہچان بھی آپ علیہ السلام نے کروانا ہے، آپ علیہ السلام سے قبل باطل کی پوری طرح لوگوں کو پہچان بھی نہ ہوئی آپ ہی "جاءالحق وزہق الباطل وان الباطل کان زھوقا" کا مکمل مصداق ہیں، مرشد آپ ہیں، آپ کے سواکسی کو مرشد کہنا بھی درست نہیں ہے .... البتہ جو آپ علیہ السلام تک بھٹکے ہوئے بندگان کو پہنچائے تو آپعلیہ السلام تک پہچانے میں وہ شخص مرشد کا عارضی عنوان اور مجازی طور پراپنے لیے اس عنوان کولے سکتا ہے۔ ولایت مطلقہ آپ علیہ السلام کے پاس ہے، اس لئے اعلان کیا گیا کہ آپ علیہ السلام ہی ولی ہیں، سرپرست آپ ہیں، ہادی آپ ہیں، وہ شخص خسارہ میں رہ گیا جو آپعلیہ السلام کو چھوڑ کر کسی اور کا دامن تھام لے۔

مرشد کل آپ علیہ السلامہیں۔ جو علماء، مجتہدین، عرفاءدوسروں کو آپ علیہ السلام کی راہنمائی کرتے ہیں، آپ کے ساتھ گم گشتگان کو وصل کرتے ہیں وہ درحقیقت حقیقی مرشد تک پہنچانے کا وسیلہ ہیں اور بس!! اس سے زیادہ کچھ نہیں .... سب کچھ آپ علیہ السلام خود ہیں۔باقی سب آپ تک پہنچانے کا وسیلہ ہیں اور آپ تک پہنچ کر ہی خدا تک پہنچا جاسکتا ہے آپ ہی وہ ذات ہیں جو ہر شئی کو رب العالمین سے وصل کر دیتے ہیں ۔

حضرت ولی العصر علیہ السلام کی کچھ خصوصیات

۹۔ اَش ھَدُ اَنَّکَ ال حَقُّ الثَّابِتُ الَّذِی لاَ عَی بَ فِی ہِ وَاَنَّ وَع دَ اللّٰہِ فِی کَ حَقّ µ لَّا اَر تَابُ لِطُو لِ ال غَی بَۃِ وَبُع دِ ال اَمَدِ وَلَاَ اَتَحَیَّرُ مَعَ مَن جَھِلَکَ وَجَھِلَ بِکَ مُن تَظِر µ مُّتَوَقِع µ لِّاَ یَّامِکَ۔

اے میرے مولا!میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ہی وہ حق ثابت ہیں کہ جس میں کوئی نقص اور عیب نہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے جووعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے....اور اس نے ضرور پورا ہوناہے، میں آپ کی غیبت کے طولانی ہوجانے کی وجہ سے اس بارے شک و شبہ نہیں کرتا ہوں، آپ کی انتہاءکے دور ہوجانے سے بھی میں شک میں نہیں پڑتا ہوں ،اورنہ ہی میں حیران ہوتاہوں، باوجود یکہ ایسے افراد موجود ہیں جو آپعلیہ السلام سے جاہل ہیں اور وہ افراد بھی جو آپ علیہ السلام کی عدم معرفت کی وجہ سے جہالت میں جاپڑے ، تو میں ایسا بھی نہیں ہوں، میں آپ کے آنے کی انتظار میں ہوں اور آپ علیہ السلام کے ایام کی آمد کی پوری توقع رکھتا ہوں۔

ان جملوں میں آپ کو حق ثابت کیا گیا ہے ، اس جملہ کے ذریعہ اس مفہوم کو بیان کیاگیا جسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا تھا"علی مع الحق والحق مع علی اللھم ادر الحق حیث دار علی " علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کیساتھ ہیں اے اللہ حق کو ادھر گھمادے جس طرف علی علیہ السلام جائیں ۔

اس حدیث میں علی علیہ السلام مولا کو ایک ثابت اور نہ بدلنے والا شخص متعارف کروایا گیا اوریہ اعلان کیاگیا ہے کہ علی علیہ السلام جس حال میں جس کیفیت میں جس پوزیشن میں ہونگے تو وہ ہی خود حق ہیں ، اسی بات کو ان جملوں میں خاتم الاوصیاءحضرت امیر المومنین علیہ السلام کے فرزند بقیۃ اللہ حضرت امام مہدی (عج) کیلئے بیان کیاگیا ہے کہ آپ ہی وہ حق ثابت ہیں جس میں کوئی تغیر وتبدل نہیں آپ حاضر ہوں تو آپ ہی حق ہیں آپ غائب رہیں تو بھی حق ہیں آپ ظہور فرمائیں تو حق ہیں جنگ کریں تو حق ہیں ۔بہر حال آج کے زمانہ میں حق واقعی آپ ہی کی ذات ہے اور جو شخص جس قدر آپ سے رابطہ میں رہے گا اسی قدر وہ شخص حق پر ہوگا اورجو شخص جس قدر آپ سے دور ہوگا وہ اتنا ہی باطل کے قریب ہوگا اس بیان میں آپ کی غیبت کے طولانی ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے اوریہ کہ مومن وہی ہے جو آپ کی طولانی غیبت سے پریشان ہوکر ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے بلکہ آپ کی انتظار میں رہے اوریہ کہ آپ کی آمد یقینی ہے اس میں کوئی شک نہیں ۔

امام مہدی (عج) اور ظالموں سے انتقام

۰۱۔ وَاَن تَ الشَّافِعُ الَّذِی لَا تُنَا زَ عُ وَال وَلِیُّ الَّذِی لَا تُدَافَعُ ذَخَرَکَ اللّٰہُ لِنُص رَۃِ الدِّی نِ وَاِع زَازِ ال مُو مِنِی نَ وَال اِن تِقَامِ مِنَ ال جَاحِدِی نَ ال مَارِقِی نَ۔

اے میرے مولا! آپعلیہ السلام ہی شفاعت کرنے والے ہیں جس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے اور آپعلیہ السلام ہی تو وہ ولی ہیں جسے کوئی اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین کے لئے ذخیرہ کیا ہے اور مومنین کی عزت افزائی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

واسطے آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھاہوا ہے۔ منکروں، سرکشوں، منحرفوں سے انتقام لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کوباقی رکھا ہواہے۔
ایک بات تو اس بیان میں یہ واضح کی گئی کہ آپعلیہ السلام حق ثابت ہیں، اس میں کسی قسم کا تزلزل نہیں ہے، کمزوری بھی نہیں، آپ علیہ السلام بے عیب ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ دیا ہے کہ آپعلیہ السلام کے ذریعہ پوری دھرتی پر اللہ کی حکومت قائم ہوگی، اسلام ،دین غالب آپ علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا ، آپ علیہ السلام ہی مکمل عدل کا نفاذ کریں گے ، تمام دشمنوں سے ظالموں سے، کافروں سے ، ملحدوں سے آپ ہی انتقام لیں گے، یہ وعدہ برحق ہے، ضرور پورا ہوگا،اس کے خلاف نہ ہوگا، یعنی زمین کا مستقبل تابناک ہے، زمین امن کا گہوارہ ضرور بنے گی، آپعلیہ السلام ہی کے ذریعہ دین کی نصرت ہوگی، مومنوں کو عزت ملے گی، کافر ومنافق ذلیل و خوار ہوں گے، سب ظالموں سے انتقام لیا جائے گا،آپ کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور نہ ہی آپ علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنا دفاع کر سکے گا، نہ ہی کوئی آپ کو اپنی حیثیت اور مقام سے ہٹا سکے گا آپ علیہ السلام کی کامیابی یقینی ہے اوریہ کامیابی اسی دنیا میں ہونا ہے آخرت کے آنے سے پہلے ہونا ہے۔آپ ہی وہ سفارشی اور شافع ہیں جس میں کوئی جھگڑا کرنے کی گنجائش نہیں ہے ، آپ اللہ کا ذخیرہ ہیں ، آپ کے ذریعہ مومنین کو عزت اورمنافقوں پر ، کافروں پر ، مشرکوں پر غلبہ حاصل ہوگا آپ مومنوں کی عزت ہیں ۔

معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)حصہ دوم

امام زمانہ علیہ السلام کے مبارک وجود کے فوائد

۱۱۔ اَش ھَدُ اَنَّ بِوَلاَ یَتِکَ تُق بَلُ ال اَع مَالُ وَتُزَکیَّ ال اَف عَالُ وَتُضَاعَفُ ال حَسَنَاتُ وَتُم حَی السَّیِّئٰاتُ فَمَن جَآئَ بِوِلَایَتِکَ وَاع تَرَفَ بِاِمَامَتِکَ قُبِلَت اَع مَالُہ وَصُدِّقَت اَق وَالُہ وَتَضَاعَفَت حَسَنَا تُہ وَمُحِیَت سَیِّئٰاتُہ وَمَن عَدَلَ عَن وِّلَایَتِکَ وَجَھِلَ مَع رِفَتَکَ وَاس تَب دَلَ بِکَ غَی رَکَ کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی مِن خَرِہ فِی النَّارِ وَلَم یَق بَلِ اللّٰہُ لَہ عَمَلاً وَّلَم یُقِم لَہ یَو مَ ال قِیٰمَۃِ وَز نًا۔
اے میرے مولا! میں گواہی دیتا ہوں کہ سارے اعمال آپعلیہ السلام کی ولایت سے قبول کئے جائیں گے،اور تمام کاموں کی نشوونما اور تزکیہ اور پاکیزگی بھی آپ علیہ السلام کی ولایت سے ہے ۔ تنگیاں آپ کے ولایت کی وجہ سے دور ہوجاتی ہیں اور گناہوں کو آپ ہی کی ولایت سے بالکل مٹا دیا جاتا ہے۔
اے میرے مولا! جو شخص آپعلیہ السلام کی ولایت کو لے کر آئے گا اور آپ کی امامت کا معترف ہوگا تو اس کے اعمال قبول ہوں گے، اس کی باتوں کی تصدیق کی جائے گی، اس کی نیکیاں چند برابر ہوجائیں گی، اس شخص کی خطاؤں اور غلطیوں کو اس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جائے گا۔
اے میرے مولا! جو شخص آپعلیہ السلام کی ولایت سے پھر گیا اور آپ علیہ السلام کی معرفت سے جاہل رہا اور آپعلیہ السلام کی بجائے آپ کے غیر کو اختیار کرلیاتو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ آتش جہنم میں پھینک دے گا، اللہ تعالیٰ اس کا کوئی بھی عمل قبول نہ کرے گا اور قیامت کے دن ایسے شخص کے لئے اعمال کا جائزہ لینے کے لئے ترازو بھی نہیں لگایا جائے گا۔
ان جملوں میں امام زمانہ علیہ السلام کی ولایت اور امامت کو تسلیم کرنے کے فوائد بیان کئے گئے ہیں اور منکرین ولایت و امامت کو جو نقصان اٹھانا پڑے گا اس کا بیان ہے ۔

ولایت و امامت کے اقرار کے فوائد
۱۔ اعمال قبول ہوں گے۔

۲۔ نیکیاں چند برابر ہو جائیں گی۔
۳۔ گناہوں کو نہ فقط معاف کر دیا جائے گا بلکہ نامہ اعمال سے انہیں بالکل مٹا دیا جائے گا۔
۴۔ ایسے شخص کے اقوال کی تصدیق کی جائے گی ظاہرہے یہ تصدیق فرشتے کریں گے، یا پھر اللہ کے معصوم نمائندگان کریں گے کہ جو کچھ ان کا ماننے والا کہہ رہا ہے وہ صحیح ہے ۔

منکرین ولایت کا انجام
۱۔ اعمال قبول نہ ہوں گے۔
۲۔ نیکیاں اکارت جائیں گی۔
۳۔ گناہوں پر سزا ملے گی۔
۴۔ جہنم میں ڈالا جائے گا اور ذلت کے ساتھ اوندھے منہ پھینکا جائے گا۔
۵۔ ایسے اشخاص کے اعمال جتنے بھی ہوں ان کے بارے قیامت کے دن کوئی وزن نہ ہوگا۔
وہ سب نیک کام بے وزن، بے حیثیت، بے وقعت ہو جائیں گے۔
امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت اور ولایت قبول کرنے کا اعلان
اے میرے مولا! جو کچھ میں نے اوپر کہا ہے اس کے بارے میں اس مقام پر اللہ کو اپنے تمام اعترافات پر گواہ بناتا ہوں اللہ کے فرشتوں کو اس پر گواہ بناتا ہوں اور میرے مولا خود آپعلیہ السلام کو بھی اس پر گواہ بناتا ہوں جو میں نے کہا ہے جو میں نے زبان سے اقرار کیا ہے، اس سب کا ظاہر جس طرح ہے اسی طرح اس کا باطن بھی ہے جیسا اعلان کیا گیا ہے اسی طرح اس کی مخفیانہ حالت بھی ہے ۔
اور اے مولا! آپ علیہ السلام بھی اس پر گواہ اور شاہد ہیں۔
میرے مولا! یہ میرا عہدوپیمان ہے جو میں آپعلیہ السلام کے سپرد کر رہاہوں ۔
ان سارے اعترافات کی وجہ
۲۱۔ اُش ھِدُ اللّٰہَ وَ ِاُش ھِدُ مَلآئِکَتَہ وَاُش ھِدُکَ یَامو لاَیَ بِھٰذَا، ظَاھِرُہ کَبَاطِنَہ وَسِرُّہ کَعَلاَ نِیَتِہ وَاَن تَ الشَّاھِدُ عَلٰی ذٰلِکَ وَھُوَ عَھ دِی ٘ اِلَی کَ وَمِی ثَاقِی لَدَی کَ،اِذ اَن تَ نِطَامُ الدِّی نِ وَیَع سُو بُ ال مُتَّقِی نَ وَعِزُّ ال مُوَحِّدِی نَ وَ بِذٰلِکَ اَمَرَنِی رَبُّ ال عَالَمِی نَ فَلَو تَطَاوَلَتِ الدُّھُو رُ وَتَمَادَتِ ال اَع مَارُ لَم اَز دَد فِی کَ اِلاَّ یَقِی نًا وَّلَکَ اِلاَّ حُبًّا وَّعَلَی کَ اِلاَّ مُتَّکَلاً وَّمُع تَمَدًا وَّلِظُھُو رِکَ اِلاَّ مُتَوَقِّعًا وَّمُن تَظِرًا وَّلِجَھَادِی بَی نَ یَدَی کَ مُتَرَقِبًا فَاب ذُلُ نَف سِی وَمَالِی وَوَلَدِی وَاَھ لِی وَجَمِی عَ مَاخَوَّلَنِی رَبِّی بَی نَ یَدَی کَ وَالتَّصَرُّفَ بَی نَ اَم رِکَ وَنَھ یِکَ۔
اے میرے مولا! میں ایسا اعلان کیوں نہ کروں میرے یہ سارے اعترافات کیوں نہ ہوں کیونکہ!
میں جو کچھ کہہ رہاہوں اس میں سب سے پہلے اللہ کو گواہ بنا تاہوں ، پھر اللہ کے فرشتوں کو اور خود آپ کو اے میرے مولا !اپنا گواہ بناکر یہ سارے اعترافات کررہاہوں ، اوریہ سب کچھ اس لئے تاکہ میرا ظاہر اور باطن ایک ہوجائے اور میرے دل کی بات ہی زبان پر ہو میرا اعلان اور میرا سب ایک ہوجائیں اور سب اس پر اے میرے مولا آپ ہی گواہ اوعر شاہد ہیں ، اور یہ میرا اے میرے مولا ! آپ کے ساتھ عہد وپیمان ہے کیونکہ !....
آپعلیہ السلام ہی تو نظام دین ہیں، آپعلیہ السلام ہی تو شیعوں کے یعسوب و سردار ہیں، آپعلیہ السلام ہی تو موحدین کی عزت ہیں، پھر رب العالمین کا میرے لئے یہی حکم ہے، اگر زمانے لمبے ہوجائیں، عمریں بڑی ہو جائیں، تو یہ سب کچھ میرے لئے سوائے مزید یقین لانے کے اور کچھ نہ لائے گا اور آپعلیہ السلام کے بارے محبت میں اضافہ ہی ہوگا، کمی ذرا برابر نہ آئے گی، آپعلیہ السلام ہی پر میرا اعتماد اور بھروسہ بڑھے گا اور آپ علیہ السلام کے ظہور کی ہر آن توقع رہے گی اور میری انتظار اور آپ کے لئے آمادہ ہی آمادہ ہو گی اور میں تو آپ علیہ السلام کے سامنے جہاد کرنے کے لئے شدت سے انتظار ہی میں رہوں گا، میں اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنے عیال اور جو بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے میرا کوئی عنوان ہے ، حیثیت ہے، تعلق ہے، سب کچھ کو آپعلیہ السلام کے حضور دے دوں گا، آپ علیہ السلام کے راہ میں قربان کردوں گا اور میں آپ علیہ السلام کے امر اور نہی کے درمیان ہی رہوں گا آپ علیہ السلامجو حکم دیں گے ویسے ہی کروں گا جس سے روک دیں گے میں اس سے رک جاؤں گا۔

ایک مومن کی آرزو
۳۱۔ مَو لاَیَ فَاِن اَد رَک تُ اَیَّامَکَ الزَّاھِرَۃَ وَاَع لاَمَکَ ال بَاھِرَۃَ فَھَآ اَنَا ذَا عَب دُکَ ال مُتَصَرِّفُ بَی نَ اَم رِکَ وَنَھ یِکَ اَر جُو بِہِ الشَّھَادَۃَ بَی نَ یَدَی کَ وَال فَو زَ لَدَی کَ۔مَو لاَیَ فَاِن اَد رَک نِی ال مَو تُ قَب لَ ظُھُو رِکَ فَاِنِّی ٘ اَتَوَسَلُ بِکَ وَبِاٰبَآئِکَ الطَّاھِرِی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نَ،اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَس ئَلُہ اَن یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَن یَّج عَلَ لِی کَرَّۃً فِی ظُھُو رِکَ وَرَج عَۃً فِی ٓ اَیَّامِکَ لِاَب لُغَ مِن طَاعَتِکَ مُرَادِی وَاَش فِیَ مِن اَع دَائِکَ فُوئٰ ادِی ۔
اے میرے مولا!اگر تو میننے آپ علیہ السلام کے خوشحال دنوں کو پالیا اور آپ علیہ السلام کے روشن اور واضح پرچموں کی چھاؤں میرے نصیب میں ہوئی تو یہی میری آرزو ہے، یہی مقصود و مراد ہے ، تو میں تیرا بندہ تیرے احکام کے تابع ہو کر رہوں گا اور جس سے آپ علیہ السلام روک دیں گے اس سے رک جاؤں گااور اس طرح میں آپ کے حضور میں شہادت کی آرزو رکھتا ہوں اور آپ کے ہاں کامیابی حاصل کرنے کی امید لگائے بیٹھاہوں یعنی اگر میں زندہ ہوا اور آپ کے خوشحال دنوں کو پالیا، آپ کی حکومت میں میرا رہنا نصیب ہوگیا تو پھر میری آرزو یہی ہے جو اوپر بیان کی گئی اور اگر ایسا نہ ہوتو اس کے لئے اس طرح عرض گزار ہوں ۔
اے میرے مولا! اگر مجھے موت نے آپ علیہ السلام کے ظہور سے پہلے آلیا، تو پھر میں آپ کے ذریعہ متوسل ہوں، آپ علیہ السلام کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور آپعلیہ السلام کے طاہر و اطہر آباءکو وسیلہ بناتا ہوں، اللہ کے حضور اور اللہ تعالیٰ سے پہلے تو میرا سوال یہ ہے کہ: وہ محمد وآل علیہ السلام محمد پر صلوات بھیجے اور اس کے بعد میرا سوال اللہ تعالیٰ سے یہ ہے کہ وہ مجھے آپعلیہ السلام کے ظہور کے زمانہ میں دوبارہ لے آئے اور آپعلیہ السلام کی خوشحالی کے دنوں میں میرے لئے دوبارہ آنا قرار دے تاکہ میں آپ کی اطاعت میں آ کر اپنی مراد کو پالوں اور تیرے دشمنوں سے انتقام لے کر سینہ میں لگی آگ کو بجھا لوں۔

زائر کی آرزو اوردرخواست

۴۱۔مَو لاٰیَ وَقَف تُ فِی زِیَارَتِکَ مَو قِفِ ال خَاطِئِی نَ ،النَّادِمِی نَ، ال خَآئِفِی نَ مِن عِقَابِ رَبِّ ال عَالَمِی نَ وَقَدِ اتَّکَل تُ عَلٰی شَفَاعَتِکَ وَرَجَو تُ بِمُوَالاَ تِکَ وَشَفَاعَتِکَ،مَح وَذُنُو بِی وَسَت رَعُیُو بِی وَمَغ فِرَۃَ زَلَلِی ،فَکُن لِّوَلِیِّکَ یَامَو لاٰیَ عِن دَ تَح قِی قِ اَمَلِہ وَاس ئَلِ اللّٰہَ غُف رَانَ زَلَلِہ فَقَد تَعَلَّقَ بِحَب لِکَ وَتَمَسَّکَ بِوَلاَیَتِکَ وَتَبَرَّئَ مِن اَع دَآئِکَ ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہ وَاَن جِز لِوَلِیِّکَ مَا وَعَد تَّہ ۔اَللّٰھُمَّ اَظ ھِر کَلِمَتَہ وَاَع لِ دَع وَتَہ وَان صُر ہُ عَلٰی عَدُوِّہ وَعَدُوِّکَ یَارَبَّ ال عَالَمِی نَ۔
یہ زیارت کیونکہ امام زمانہ علیہ السلام کے گھر کے دروازہ پرسامرہ میں پڑھی جاتی ہے اور اس زیارت کو پڑھ کر زائر آپ کے گھر (سرداب) میں (سامرہ عراق) داخل ہوتا ہے، تو سابقہ بیانات کے بعد زائر،ان الفاظ کو اداکرتا ہے، جس میں زائر اپنی خطاؤں کو یاد کرتا ہے، اپنی کمزوریوں کا ذکر کرتا ہے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اپنی دوسری حاجات پیش کرتاہے، زائر کی درخواست کچھ اس طرح سے ہے۔
اے میرے مولا! میں آپ علیہ السلام کی زیارت کے لئے ٹھہرا ہوں، جس طرح خطا کار اور مجرم آٹھہرتے ہیں، میں بھی ایک مجرم ہوں، پشیمان ہوں، رب العالمین کی جانب سے سزا ملنے کا مجھے خوف لاحق ہے، میرے مولا! میں نے تو آپ علیہ السلام کی سفارش پر امید باندھ رکھی ہے، آپ علیہ السلام کو سفارشی بنانے آیا ہوں، آپ علیہ السلام سے جو میری محبت ہے، میں آپ کا موالی ہوں، میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ علیہ السلام میرے گناہوں کو ختم کرانے میں اللہ رب العالمین کے ہاں میری سفارش کردیں اور یہ کہ خداوند میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری تمام لغزشوں کو بخش دے۔
اے میرے مولا! میں نے آپ علیہ السلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا ہے، آپ علیہ السلام کا دامن تھاما ہے، آپ علیہ السلام کی ولایت سے رشتہ جوڑا ہے، آپ علیہ السلام سے محبت ہے، آپ علیہ السلام کے در پر کھڑا ہوں، آپ علیہ السلام کا ہوں، جیسا بھی ہوں، آپ علیہ السلام کے دشمنوں پر تبرا ہے، آپ علیہ السلام کے دشمنوں سے بیزار ہوں، ان سے نفرت ہے بس آپ میری سفارش کریں، میرے گناہوں کو ختم کروادیں۔

زائر منزل یقین پر

امام علیہ السلام کی خدمت میں اپنی درخواست پیش کرنے کے بعد زائر کو اس قدر یقین ہو جاتا ہے کہ میرے مولا میری سفارش ضرورکریں گے مجھے اپنے دروازہ سے خالی نہ پلٹائیں گے کیونکہ ان کے جدامجد کافرمان ہے کہ کوئی سوالی آپ علیہ السلام کے پاس آئے تواسے خالی نہ لوٹاؤ اور پھر میں تو ان کا چاہنے والا ہوں، ان کا دوست ہوں ،ان کے دشمنوں پر تبرا بھیجتا ہوں پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اپنے در سے خالی پلٹادیں۔ اب زائر جب اس حالت میں آجاتا ہے تو پھر خداوند سے درخواست کرتا ہے اور درخواست کا انداز بھی یہ اختیار کرتا ہے کہ پہلے محمد وآل علیہ السلام محمد پر خداوند سے صلوات بھیجنے کی درخواست کرتا کیونکہ یہ وہ دعا ءیقینی قبول ہوتی ہے اس کے بعد خداوند سے اپنی درخواست کرتا ہے زائر کا انداز کچھ اس طرح ہے۔اے اللہ! محمد وآل علیہ السلاممحمد پر صلوات بھیج دے اور اے اللہ اپنے ولی کے لئے جو وعدہ دیا ہے کہ تیری زمین پر ان کی حکومت ہوگی اے اللہ تو اس وعدہ کو پورا فرما دے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے اللہ:ان کی کسی بات کو ظاہرکردے، ان کی دعوت بام عروج پر پہنچا دے۔
ان کا بیان ہی ہر جگہ نافذ ہو، ان کے اور اپنے دشمن کی نابودی کے واسطے ان کی مدد فرمادے، اے رب العالمین:اے اللہ
:محمد وآل علیہ السلام محمد پہ صلوات بھیج دے اور اپنے مکمل کلمہ کا اظہار کردے۔

اللہ کا دین اللہ کا مکمل کلمہ ہے
۵۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَظ ھِر کَلِمَتَکَ التَّآمَۃَ وَمُغَیَّبَکَ فِی ٘ اَر ضِکَ۔ال خَآئِفَ ال مُتَرَقِّبَ۔اَللّٰھُمَّ ان صُر ہُ نَص رًا عَزِی زًا وَّاف تَح لَہ فَت حًا یَّسِی رًا۔اَللّٰھُمَّ وَاَعِزَّبِہِ الدِّی نَ بَع دَ ال خُمُو لِ وَاَط لِع بِہِ ال حَقَّ بَع دَ ال اُفُو لِ وَاَج لِ بِہِ الظُّل مَۃَ وَاک شِف بِہِ ال غُمَّۃَ۔اَللّٰھُمَّ وَاٰمِن بِہِ ال بِلاَ دَ وَاہ دِبِہِ ال عِبَادَ۔اَللّٰھُمَّ ام لَا بِہِ ال اَر ضَ عَد لاً وَّقِس طًا کَمَا مُلِئَت ظُل مًا وَّجَو رًا اِنَّکَ سَمِی ع µ مُّجِی ب µ ۔
اللہ کے مکمل کلمہ سے مراد، اللہ کے ولی کی ولایت کا اعلان ہے، کیونکہ اب تک زائر نے واضح الفاظ میں اللہ کے مکمل کلمہ کا اظہار نہیں کیا،اللہ کا مکمل کلمہ کیا ہے ؟تو اس کی واقعیت کیلئے واقعہ غدیر کو سامنے رکھنا ہوگا۔ غدیر خم میں علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان پر اللہ نے فرمایا کہ آج دین مکمل ہوگیا۔ کیونکہ اللہ کا دین ہی اللہ کا کلمہ ہے اور خدا نے علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان سے اپنی نعمتوں کے تمام ہونے کا اعلان بھی فرمادیا تھاکیونکہ اللہ کی نعمات بھی اللہ کا کلمہ ہے، دین اسلام کو پسندیدہ دین کی سندبھی علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان سے ملی ہو۔ لیکن اس اعلان کو غلبہ ابھی تک نہ مل سکا۔ بلکہ ولایت علی علیہ السلام جو کہ اللہ کا کلمہ تامہ ہے وہ ابھی تک رائج نہیں ہو سکا " لا الہ الا اللّٰہ " اللہ کا کلمہ ہے "محمد رسول اللّٰہ" اللہ کا کلمہ ہے ۔
لیکن یہ اللہ کا کلمہ تامہ نہیں ہے جب" علی ولی اللّٰہ" کا ساتھ ملا تو کلمہ تامہ بنا ۔کیونکہ غدیر خم پر علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے فرمایا:یہ کام کردو وگرنہ کار رسالت کو انجام ہی نہیں دیا (سورہ مائدہ)
پھر جب علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان ہوگیا اور اس کے ساتھ گیارہ اوصیاءکا اعلان بھی کیا گیا بارہویں کا خصوصی ذکر ہوا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے مکمل ہونے اور نعمتوں کے پورا ہونے ، دین کے پسندیدہ ہونے ،کافروں کی مایوسی کا اعلان فرمادیا پس علی علیہ السلام کی ولایت ہی سے اللہ کا کلمہ مکمل ہوا علی علیہ السلام کی ولایت کا معنی نبوت ورسالت کے بعد امامت وخلافت وولایت کے سسٹم اورنظام کی بنیاد کا اعلان کرنا تھا امامت وولایت نبوت و رسالت کا تسلسل اور اسکی بقاءہے اور دین کا تحفظ بھی اسی نظام اور سسٹم میں ہے اسی لئے بارہویں کی امامت کے اقرار اور آپ کی ولایت کے تسلیم کرنے کے اعلان کو اللہ کا کلمہ تامہ کہا گیا ہے ۔
اب زائر دعا کر رہا ہے اے اللہ: اپنے کلمہ تامہ کا اظہار حضرت ولی العصر علیہ السلام کے ظہور سے فرما دے، ظاہر ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور دعا نہیں ہو سکتی، اس کے بعد زائر کہتا ہے ۔
اے اللہ!محمد وآل علیہ السلام محمد پر صلوات بھیج، اے اللہ ! جسے تو نے غیبت میں رکھا ہوا ہے جو تیری زمین موجود ہے۔ خوف کی حالت میں ہے۔ انتظار کر رہا ہے، اسے ظاہر کردے، اے اللہ! اپنے ولی کی نصرت فرما! اےسی نصرت کہ اس میں شکست نہ ہوغلبہ ہی غلبہ ہو۔
اے اللہ! ان کے واسطے فتح کو آسان بنا دے۔
اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ دین کے چراغ کے بجھ جانے کے بعد اسے عزت دے، غلبہ دے۔ دوبارہ اس کی روشنی لٹا دے، حق کے غروب ہو جانے کے بعد اپنے اس ولی کے ذریعہ حق کا دوبارہ طلوع فرما دے اور اپنے ولی کے ذریعہ تاریکی کو ہٹا دے، روشنی کو لے آ، اور اپنے ولی کے ذریعہ ہر غم ٹال دے، ساری مشکلات حل کردے، اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ شہروں کو امن دے اور اپنے بندگان کو ان کے وسیلہ سے ہدایت فرما۔
اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے، جس طرح زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہے۔
اے اللہ! تو ہی تو سمیع ہے ،جواب دینے والا اور دعا کوقبول کرنے والا ہے ۔

حرم امام میں داخلہ کی اجازت
۶۱۔ اَلسَّلَامُ عَلَی کَ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ ائ ذَن لِوَلِیِّکَ فِی الدُّخُو لَ اِلٰی حَرَمَکَ۔صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَی کَ وَعَلٰیَ اٰبَآئِکَ الطَّاہِرِی نَ وَرَح مَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ ۔
زائر حرم امام علیہ السلام میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔
اے میرے مولا! اے اللہ کے ولی! اپنے ولی کو، اپنے موالی کو، اپنے حرم میں داخل ہونے کی اجازت فرما دیجئے، اللہ کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صلوات آپ علیہ السلام پر ہو، اللہ کی صلوات آپ علیہ السلام کے آباءطاہرین پر ہو، اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکات آپ علیہ السلام پر اور آپ علیہ السلام کے آباءطاہرین علیہ السلام پر ہوں۔

امام کی موجودگی کا یقین
اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام علیہ السلام کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونا اور زائر کا یہ انداز اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس کے امام وہ سب کچھ سن رہے ہیں اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ اگرچہ وہ ابھی اپنے امام کو ظاہر بظاہر مشاہدہ نہیں کررہا اور اگر کبھی زیارت ہو بھی جاتی ہے تووہ اسی لمحہ امام کو پہچان نہیں سکتا، لہٰذا اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے اپنے امام کا دیدار کیا ہے لیکن یقین کی اس منزل پر ایک زائر اور مومن ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہوتا ہے اس سب پر اس کا ایمان ہوتا ہے اور ایسے انداز میں کہتا ہے کہ امام علیہ السلام اس کی ہربات سن رہے ہوتے ہیں، یہ تو امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں سلام ہے، اہل خانہ کی حرمت میں عرائض پیش کئے جا رہے ہیں ۔
جو بقید حیات ہیں، ظاہرہ زندگی سے بہرہ ور ہیں جب کہ ایک مومن اور زائر جب باقی آئمہ علیہ السلام کو مخاطب ہوتا ہے یا حضرت رسول خدا کی زیارت پڑھتا ہے تو بھی اس کا عقیدہ ایساہی ہوتا ہے کہ اس کے آئمہ علیہ السلام، حضرت رسول اللہ، جناب سیدہ زہراءعلیہ السلام اس کی ہر بات کو سن لیتے ہیں، ہماری آواز اگرچہ ہم دور ہی کیوں نہ ہوں ان تک پہنچ جاتی ہے، وہ تو جواب بھی دیتے ہیں لیکن ہم ان کا جواب سن نہیں پاتے، یہ ہماری اپنی نالائقی اور مادی رکاوٹیں ہیں، وگرنہ میرے آئمہ علیہ السلام تومیرے ٹھہرنے کی جگہ بھی دیکھتے ہیں میری بات اور میرے سلام کو، میری درخواست کو سنتے ہیں اور میرے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

زیارت کا فلسفہ
بہرحال زیارات ہمیں آئمہ علیہ السلام سے مربوط کرنے کا بہترین وسیلہ ہیں، اسی لئے ہم ہر نماز کے بعد زیارات پڑھتے ہیں تاکہ اپنے آئمہ علیہ السلام سے ہمارا رابطہ منقطع نہ ہو، نماز میں سلام کا حکم بھی اسی ہدف کے تحت ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی ہر نماز کے بعد اپنے رسول پر اور ان کی آل علیہ السلام پر، اللہ کے فرشتوں پر اور بندگان صالحین پر، سلام بھیجتا ہے تو گویا خود کو ان سے مربوط کر لیتا ہے اور ان کی عدم موجودگی جو ہے وہ نماز ی کیلئے موجودگی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس طرح اس کے عمل میں تازگی آجاتی ہے اورنمازی احساس محرومیت سے نکل آتا ہے اور اسے یہ حسرت کی ضرورت نہیں رہتی کہ کاش! وہ رسول اللہ کے زمانہ میں ہوتا.... شاید آج کے دور کے مومنین کے احساس محرومیت کو دور کرنے کے لئے رسول اللہ نے اپنے بعد آنے والے صاحبان ایمان کو بھائی کہہ کر پکارا ہے اور ان پر سلام بھیجا ہے اور رسول اللہ کا وہ سلام اب بھی سب ایمان والوں کے لئے ہے اور اس کی برکات سے ہم سب فیض یاب ہو رہے ہیں۔
اور رسول اللہ کے بارہویں جانشین جو زندہ اور موجود امام ہیں وہ بھی تمام صاحبان ایمان کے واسطے دعا کرتے ہیں اگر آپ کی دعاءہم گناہگاروں کیلئے نہ ہوتی تو ہمارے لئے روئے زمین پر زندہ رہنا ہی ممکن نہ ہوتا۔
خدا وند سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سچا مومن، موالی بنائے اور حضرت ولی عصر علیہ السلام سے محبت کرنے والوں سے قرار دے۔(آمین)

زائر امام زمانہ علیہ السلام کے گھر میں
امامعلیہ السلام کے گھر (سرداب) میں داخل ہونے کے آداب میں لکھا ہے کہ اوپر بیان شدہ زیارت پڑھ لینے کے بعد غیبت والے سرداب کے دروازہ پر پہنچ کر زائرکھڑا ہو جائے دروازے کی سائیڈ پر ہاتھ رکھے پھر کھنکھارے اور ایسا انداز بنائے جس طرح باہر سے کوئی اندار آنے کے لئے اپناتا ہے گویا اندر جانے کے لئے اجازت مانگ رہا ہے پھر زبان پر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ جاری کرے اور سرداب میں اتر جائے پورے قلب کو حاضر کر کے نیچے جب پہنچ جائے تو خلوص دل سے ، خالص نیت سے ....خوشنودی رب واسطے، دورکعت نماز بجالائے نماز پڑھ لینے کے بعد جو کچھ پڑھنا ہے وہ کچھ اس طرح ہے ۔
خداوند کی نعمات و انعامات کا تذکرہ اور شکر بجالانا
۱۔ اَللّٰہُ اَک بَرُ،اَللّٰہُ اَک بَرُ،لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَک بَرُ وَلِلّٰہِ ال حَم دُ۔
اللہ کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔اللہ ہی بزرگ وبرتر ہے وہ اس سے برتر ہے کہ اسکی وصف بیان کی جائے وہی

سپر پاور ہے اور بس !!
پس وہی الہ ہے، وہی معبود ہے اور کسی کو معبود نہیں کہہ سکتے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق پہلے ہی نہیں۔

عبادت کی شرائط
کسی کی عبادت واسطے جوشرائط ہیں وہ اللہ کے غیر میں موجود نہ ہیں، سب محتاج ہیں ،جو محتاج ہوں اپنی قدرت میں ،اپنے حسن وجمال میں،اپنے علم وکمال میں ، اپنی حیات وممات میں ، اپنی صحت و بیماری میں، تو وہ کیسے عبادت کے لائق ہو سکتے ہیں جس طرح دیوار کو اندھا، نابینا کہنا درست نہ ہے کیونکہ اس میں بیناہونے کی صلاحیت ہی نہ ہے تو اسی طرح غیراللہ کو الہ (معبود) نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان میں الہ بننے کی شروع سے صلاحیت ہی نہیں ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ کے غیر کا رکوع کرنا اور سجدہ کرنا بھی درست نہ ہے کیونکہ رکوع بھی کسی کے سامنے عجز سے جھک جانا ہوتا ہے اور سجدہ اس جھکنے کی آخری منزل ہے تو انسان اس کے سامنے جھکے جو کسی کا محتاج نہ ہواور وہ فقط اللہ ہی ہے جو کسی کا محتاج نہ ہے اسی لئے زائر اپنے امام کے گھر میں پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی کبریائی کو اللہ اکبر کہہ کر بیان کرتا ہے کیونکہ کبریائی اسی کا خاصہ ہے اور پھر اللہ کی الوہیت کو ''لا الہ الا اللہ '' کہہ کر بیان کرتا ہے پھر کہتا ہے ''اللہ اکبر'' اس کے بعد'' وللہ الحمد ''کہہ کراس بات کا اظہار کرتا ہے کہ حمد اور تعریف کے لائق بھی اللہ ہی ہے کیونکہ اللہ کے علاوہ جس کی بھی تعریف کی جائے اور اس غیر اللہ کی جس خوبی کوبھی بیان کیا جائے تو وہ اس کی ذاتی نہ ہوگی وہ سب خوبیاں اس نے اللہ ہی سے لی ہیں یا اللہ کی بنائی ہوئی مخلوقات سے لی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی پہلی سورئہ میں فرمادیا اورسب بندگان سے کہہ دیا اور ہر نمازی پر فرض قرار دے دیا کہ خدا کے حضور حاضری کے وقت اور ہرحال میں کہو۔
''الحمدللّٰہ رب العالمین''
عالمین کا رب ایک ہی ہے اور وہ اللہ ہے، اللہ کے علاوہ جس کسی کو اللہ کی مخلوق میں سے کسی پر ربوبیت ملی تو وہ ذاتی نہیں اللہ سے لی ہوئی ہے اور وہ بھی مستقل نہیں بلکہ عارضی ہے اور اصلی نہیں بلکہ طفیلی ہے۔
پس اس جگہ بھی کبریائی کا اعلان کرنے کے بعد الوہیت کا اقرار کیا اور پھر دوبارہ کبریائی کا ذکر کرکے اللہ کی حمد بجالایاہے۔

حمد بجالانے کی وجہ
٢۔ اَل حَم دُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِھٰذَا وَعَرَّفَنَاَ اَو لِیَآئَہ وَاَع دَآئَہ وَوَفَّقَنَا لِزِیَارَةِ اَئِمَّتِنَا وَلَم یَج عَل نَا مِنَ ال مُعَانِدِی نَ النَّاصِبِی نَ وَلاَ مِنَ ال غُلاَ ةِ ال مُفَوِّضِی نَ وَلاَ مِنَ ال مُر تَابِی نَ ال مُقَصِّرِی نَ۔
اس کے بعد زائر اپنے انداز میں واضح کرتا ہے کہ میں ''اللّٰہ اکبر، لاالہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر'' کہنے کے بعد ''للّٰہ الحمد'' کیوں کہاہے۔
تمام تعریف ،حمد!، اللہ کےلئے ہے ،اب اسی بات کی تشریح زائر ان الفاظ میں کرتا ہے اور اسی طرح اللہ کے اپنے اوپر انعامات کا ذکر کرتاہے جن انعامات پر اسے اپنے رب کا شکر بجالانا اور حمد کرنا لازم ہوجاتا ہے زائر کہتا ہے۔
اللہ کےلئے حمد ہے جس اللہ نے ہمارے لئے اس امر کی (یعنی مجھے یہاں تک آنے کی، اپنے ولی کے دروازہ پر پہنچنے کی) ہدایت فرمائی ہے ۔
اللہ نے ہمارے لئے اپنے اولیاءکی معرفت عطا کردی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کی ہمیں پہچان کروادی ہے۔
اللہ نے ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ ہم اپنے آئمہ علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کے لئے ان کے گھروں میں آئیں ،اللہ تعالیٰ نے ہمیں ناصبیوں سے قرار نہ دےا اور نہ ہی ہمیں معاند اور آئمہ علیہ السلام سے دشمنی رکھنے والا بنا۔

ناصبیوں ، غالیوں اور مفوضہ سے اعلان برائت
اللہ تعالیٰ نے ہمیں دشمنان ، ناصبوں اور غالیوں سے بھی نہیں بنایا کہ جو آئمہ کی صحیح معرفت نہیں رکھتے اور آئمہ علیہ السلام کی شان ایسے انداز میں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ سننے والا یہ سمجھے کہ یہ لوگ آئمہ علیہ السلام ہی کو اللہ سمجھتے ہیں یا پھر اللہ سے ہی بڑا سمجھتے ہیں، ظاہر ہے ایسے لوگ نہ خدا کی معرفت رکھتے ہیں کیونکہ اگر خدا کی معرفت رکھتے ہوتے تو خدا کے نمائندگان کے بارے کوئی ایسی بات نہ کرتے جس سے خدا کی شان میں گستاخی ہوتی اور ایسے لوگ آئمہ علیہ السلام کی معرفت بھی نہیں رکھتے کیونکہ آئمہ تو اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز نظرآتے ہیں، وہ تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنے مالک کے خالص بندگان ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اللہ کے نمائندہ ہیں ۔

اے اللہ! تو نے ہمیں مفوضہ سے بھی نہیں بنایا جو اللہ اور اللہ کی مخلوق کے درمیان آئمہ کے واسطہ اور وسیلہ ہونے کا معنی ہی نہیں سمجھ سکے اور ایسے انداز میں اس بات کو کرگئے کہ گویا خداوند معطل ہوچکا ہے جیساکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ اب اللہ کے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں اس نے سب کچھ اپنے نمائندہ کے حوالہ کردیا ہے ۔

بہرحال بات حق وہ ہے جو ہمارے آئمہ علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ ہم اللہ نہیں ہیں، اللہ کے عبدہیں ،اللہ کے نمائندہ ہیں ،اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت ہیں، اللہ کی دھرتی پرہمارا جو اختیار ہے وہ اللہ کا عطاء کردہ ہے اور ہم ہر آن اللہ کے محتاج ہیں، اللہ کے سوا کسی اور کے محتاج نہ ہیں ،اللہ ہمارا محتاج نہیں ہے اورنہ ہی اللہ کو ہماری ضرورت ہے ہم اللہ کے محتاج ہیں اور ہمیں اللہ کی ضرورت ہے ۔ سب احسان ، منت اور فضل اللہ کا ہے کہ اس نے ہمیں اپنی معرفت کا وسیلہ بنایا ہے ہمیں اپنی مخلوق حجت قرار دیا ہے یہ سب اسی کا کرم ہے کہ اس نے ہماری اطاعت کو ساری مخلوقات پر فرض قرار دیا ہے ہماری محبت کو اپنے اوپر ایمان کی نشانی بنایا ہے ہم اللہ کی طرف سے اللہ کی مخلوق تک فیض رسانی کا واسطہ ہیں اورہمیں یہ صلاحیت بھی اللہ نے دی ہے، ہمارا جو کچھ ہے اللہ کی جانب سے ہے، وہ ہم سے چھین بھی سکتا ہے، غلوبھی نا درست ہے اور تفویض والی بات بھی نہیں ہے، ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں وہ دیتاہے، ہم وہی کرتے ہیں اور وہی کہتے ہیں جو اس ذات کی مشیت اورمرضی ہوتی ہے، ہمارا اپنا اختیار اس لئے نہیں کہ ہمارا اختیار اس کا اختیار ہے، اس نے ہمیں مجبو رنہیں بنایا لیکن ہم اس کی رضا کے بغیرنہ کچھ کرتے ہیں ،نہ کچھ کہتے ہیں اورجو سوچتے ہیں تو وہ بھی وہی ہوتا ہے جو مرضی رب ہوتاہے ۔

آئمہ اہل البیت (علیہم السلام) ہم جیسے نہیں

اے اللہ تیری حمدہے کہ تو نے ہمیں غالی ، مقصر اور شک کرنیوالوں سے بھی نہیں بنایا، ہم وہ نہیں ہیں جو آئمہ اطہار علیہ السلام کو اور اللہ کے نمائندگان کو اپنے جیسا قرار دیتے ہیں، انکی بشریٰ حقیقت کو ہم اس انداز سے ہر گز نہیں لیتے کہ وہ ہماری طرح سوچتے اور کرتے تھے اورنہ ہی انہیں اپنے جیسا قرار دیتے ہیں، ان کا جسمانی پہلو ہم سے رابطہ کیلئے ہے اور نورانی پہلو اللہ تعالیٰ سے لیکر ہمیں دینے کیلئے ہے ،وہ کس طرح ہم جیسے ہوسکتے ہیں کہ وہ تو ہرحال میں مسجد میں داخل ہوسکتے ہیں جبکہ ہم حالت ِ جنب میں مسجد میں داخل نہیں ہوسکتے، وہ بیدار ہوتے ہی اللہ کا سجدہ کرتے ہیں، ہر نجاست سے پاک ہوتے ہیں، عام آدمی کی حالت سب پر واضح ہے ۔اسی قسم کی اور ظاہری خصوصیات جو سب کے سامنے ہیں ان میں وہ عام انسان کے حالات سے مختلف ہیں۔

ولایت کی نعمت سب نعمتوں کی سردار نعمت ہے

اصل بات یہ ہے کہ جو حالت ہمیں جنت میں جاکر حاصل ہو گی انکے واسطے وہی حالت اس وقت اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی حاصل ہے اور اس پرتعجب کی بات بھی نہیں‌ہے بہرحال انکے فضائل میں شک کرنے والا خداوند نے ہمیں نہیں بنایا اورنہ ہی ان سے بنایاجو انکی شان کوکم کرتے ہیں ، اللہ نے ہمیںمقصرین سے نہیں بنایا ،یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے، اس انعام پر خدا کی حمد ہے، اس انعام پر جتنا شکر بجالایا جائے کم ہے ،یہی وہ نعمت ہے جس کے بارے قیامت کے دن سوال کیا جائے گاکہ اس نعمت کی قدرکیوں نہ کی ؟ نعمت ِولایت ہی سب نعمتوں پر بالادست اور سب کی سردار بلکہ یہ نعمت سب نعمتوں کو لانے کا سبب ہے جو اس نعمت کا منکر ہے اس کیلئے سوائے آتش جہنم کے اور کچھ نہ ہے۔

زائر ومومن موالی کا اپنے وقت کے امام پر سلام

اور آپ کے بارے چند تعریفی کلمات

۳۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَلِیِّ اللّٰہِ وَاب نِ اَو لِیَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلیَ ال مُدَّخَرِ لِکَرَامَةِ اَو لِیَآئِ اللّٰہِ وَبَوَار اَع دَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلیَ النُّورِ الَّذِی اَرَادَ اَھ لُ ال کُف رِ اِط فَآئَہ ،فَاَبَی اللّٰہُ اِلاَّ اَن یُتِمَّ نُو رَہ بِکُف رِھِم وَاَیَّدَہ بِال حَیٰوةِ حَتیّٰ یُظ ھِرَ عَلٰی یَدِہِ ال حَقَّ بِرَغ مِہِم ۔

اللہ کے ولی پر سلام ہواور اللہ کے اولیاءکے فرزند پر سلام ہو، سلام ہو اس پر جسے اللہ نے اپنے اولیاءکی عزت و کرامت واسطے ذخیرہ کیا ہواہے اور اپنے دشمنوں کی بربادی اور ہلاکت کے واسطے اسے بچا کررکھا ہوا ہے، سلام ہے اس پر جو اللہ کا نور ہے، اللہ کا وہ نور جسے کفر والوں نے ختم کرنے کی کوشش کی اوریہ چاہاکہ اس کے وجو دکو ہی ختم کردیں اور اسکی زندگی کا چراغ گل کردیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ اپنا فیصلہ ہے کہ اس نے اپنی نمائندگی کی آخری کڑی اور اپنے اس نور کو ہر دشمن کے شر سے محفوظ رکھنا ہے او اپنے نور اور اپنی نمائندگی کو پورا کرناہے اگرچہ کا فر اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے اپنے اس آخری نمائندہ کو زندگی دے کراپنے دین کو استحکام بخشا اوران کی زندگی

ہی میں خود ان کے ہاتھ پر حق کو ظاہر کرے گا اور اپنے دین کو مکمل غلبہ دے گا باوجودیکہ کا فر ایسانہ چاہیں گے ،یہ تو خداکا فیصلہ ہے اوراسے ضرور پورا ہونا ہے ۔

امام زمانہ (عجؑ) کے عہدہ اور منصب ملنے کا وقت وعرصہ
۴۔ اَش ھَدُ اَنَّ اللّٰہَ اص طَفٰیکَ صَغِی رًا وَّاک مَلَ لَکَ عُلُو مَہ علیہ السلام کَبِی رًا وَّاِنَّکَ حَیّ لاَّ تَمُو تُ حَتّٰی تُب طِلَ ال جِب تَ وَالطَّاغُو تَ۔
اس حصہ میں ایک بنیادی اصول کو بیان کیاگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی نمائندگی کے واسطے عمر کی شرط نہ ہے ،اللہ نے جس کو اپنا نمائندہ بنایاہے تو اسے وہ سب کچھ بچپن میں ہی دے دیتاہے جس کی اسے اللہ کی مخلوق میں رہتے ہوئے ضرورت ہوتی ہے چنانچہ حضرت ولی العصر (عج) کیلئے بھی اسی قانون کی پاسداری کی گئی چنانچہ ایک مومن موالی اپنے اس عقیدہ کا اظہار اس طرح کرتا ہے ۔
*میں یہ گواہی دیتاہوں اے میرے مولا ! کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن ہی سے چن لیا اور اس وقت بچپن ہی میں آپ کیلئے سارے علوم مکمل طور پر دے دیئے اور اپنے علوم کو تیرے لئے مخصوص کر دیا جن علوم کی ضرورت بڑے ہو کر آپ کیلئے تھی آپ بچپن سے ہی اللہ کا انتخاب ہیں اور آپ کی بزرگی میں اللہ کے کامل علوم موجود ہیں اوریہ کہ آپ اب تک زندہ ہیں، آپ مرے نہیں ہیں یعنی جب سے آپ پیدا ہوئے اس وقت سے لیکر اب تک آپ اسی دنیا میں زندہ ہیں، آپ کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ آپ کفروطاغوت ،خدا کے مخالفین کو نابود کردیں گے ۔
اس بیان سے اس نظریہ کی نفی کی ہے جو یہ کہتا ہے کہ آپ پیداہوں گے اور اس خیال کی بھی نفی کردی ہے کہ آپ مرکر پھر واپس آئینگے یا آپ کسی اور حالت میں چلے گئے ہیں اوراس ظاہری جسم و بدن کیساتھ نہیں ہیں بلکہ اعلان کیا ہے کہ آپ اس بدن وجسم کیساتھ زندہ و موجود ہیں۔
مومن موالی اپنے امام علیہ السلام اور انکے متعلقین کے بارے اللہ سے دعابھی کرتاہے اور اس دعاءکے ضمن میں اپنی عقیدت کا اپنے امام علیہ السلام کے بارے
اعلان بھی کرتاہے
۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی ہِ وَعَلٰی خُدَّامِہ وَاَع وَانِہ عَلٰی غَی بَتِہ وَنَا یِہ وَاس تُر ہُ سَت رًا عَزِی زًا وَّاج عَل لَّہ علیہ السلام مَع قِلاً حَرِی زًا وَّاش دُدِ اَللّٰھُمَّ وَطَا تَکَ عَلٰی مُعَانِدِی ہِ وَاح رُس مَوَالِیَہ علیہ السلام وَزَآئِرِی ہِ۔
اے اللہ ! اس پر (اپنے ولی پر) صلوات ، انکے خادموں پر، انکے نوکروں پر ، انکے مددگاروں پر انکے معاونین پر ،جو آپ کی غیبت اور آپ کے عام لوگوں سے دور رہنے کے زمانہ میں آپ کے مددگار ہیں، آپ کے نوکرہیں ، آپ کے ملازمین ہیں ،ان سب پر اے اللہ ،صلوات بھیج۔

امام زمانہ علیہ السلام کاسیکرٹریٹ
اس بیان میں اس دعاءکے ساتھ اس عقیدہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام غیبت کے زمانہ میں اکیلے نہیں ہیں بلکہ آپ کا باقاعدہ ایک سیکرٹریٹ ہے ،آپ کے خدام ہیں ، ملازمین ہیں ، اعوان وانصارہیں ، ایک پوری ٹیم ہے جو آپ کےساتھ پورے عالم کے کام انجام دینے میں صروف ہے۔

اللہ سے دعائیں
اے اللہ ! اس پر پردہ ڈالے رکھ کسی دشمن کوانکی خبر تک نہ ہو، ایک مضبوط پناہ گاہ میں انہیں رکھ ،کوئی بھی دشمن ان تک نہ جاسکے ۔
اے اللہ ! ....اپنے مخالفوں اور سرکش دشمنوں پر،انکے ذریعہ عذاب اتاردے اوریہ کہ ان کے ذریعہ اپنے دشمنوں پر مضبوط ہاتھ ڈال ۔
اے اللہ ! اپنے ولی (امام زمانہ علیہ السلام)کے موالیوں اورانکے زائرین کی حفاظت فرما۔
اس جملہ سے واضح ہوتاہے کہ پہلے جملے والی دعاءان کے بارے ہے جو زمانہ غیبت میں آپ کے ہمراہ رہتے ہیں اور اس جملہ میں آپ کے ان موالیوں اور چاہنے والوں اور زائرین کے بارے دعاءہے جو آپ تک نہیں پہنچ سکتے ۔

مومن موالی کی آرزو اور دعاءکے ضمن میں اپنے ارادوں کا اعلان
۶۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَل تَ قَل بِی بِذِک رِہ مَع مُو رًا،فَاج عَل سَلاَ حِی بِنُص رَتِہ مَش ھُو رًا وَّاِن حَالَ بَی نِی وَبَی نَ لِقَآئِہِ ال مَو تُ الَّذِی

جَعَل تَہ علیہ السلام عَلٰی عِبَادِکَ حَت مَّا وَّاَق دَر تَ بِہ عَلٰی خَلِی قَتِکَ رَغ مًا فَاب عَث نِی عِن دَ خُرُو جِہ،ظَاھِرًا مِّن حُف رَتِی مُو تَزِرًا کَفَنِی حَتّٰیٓ اُجَاھِدَ بَی نَ یَدِی ہِ فِی الصَّفِّ الَّذِی ٓ اَث نَی تَ عَلَیٓ اَھ لِہٖ فِی کِتَابِکَ فَقُل تَ،کَاَنَّھُم بُن یَان مَّر صُو ص ۔

اے اللہ ! جس طرح تو نے اپنے ولی کے ذکر سے میرے دل کو آباد کردیا ہے ،تو میرے اسلحہ کو بھی اس کی مدد کے واسطے مشہود وظاہر کردے اور اگر میرے اور انکے درمیان (امام زمانہ عج کے درمیان) وہ موت حائل ہوجائے جسے تونے اپنے بندگان پر حتمی قرار دے رکھا ہے اور اس کے ذریعہ اپنی مخلوق پر اپنی قدرت کا اظہار فرمایا ہے تو جب انکا خروج ہوجائے۔

تو اے اللہ ! مجھے میری قبر سے جس گڑھے میں میں دفن کیاجاؤنگا اس سے مجھے اٹھا دینا ،باہر نکال لانا ، میں اپنے کفن میں لپٹاہوا ہوں تاکہ میں بھی اس صف میں کھڑے ہوکر ان کے سامنے جہاد کر سکوں، جس صف والوں کی اے اللہ تو نے اپنی کتاب (قرآن) میں توصیف بیان کی ہے اور اے اللہ! تو نے انکے بارے فرمایاہے گویا کہ وہ ایک مضبوط و سیسہ پلائی ہوئی دیوارکی مانند ہیں۔

غیبت طولانی ہونے پر غم ودرد کا اظہار

۷۔ اَللّٰھُمَّ طَالَ ال اِن تِظَارُ وَشَمِتَ مِنَّا ال فُجَّارُ وَصَعُبَ عَلَی نَا ال اِن تِصَارُ۔

اے اللہ انتظار لمبی ہوگئی، زمانہ بہت گزر گیا، دشمن ہمارے اوپر طعنہ زنی کرتے ہیں ،ہمارا مذاق اڑاتے ہیں، فاجر اور کمینے لوگ ہماری توہین کرتے ہیں، ہمارے عقیدہ کا مذاق اڑاتے ہیں اور اب ہمارے لئے نصرت طلب کرنے کا عمل مشکل اور سخت ہوگیاہے۔

ان جملوں میں درد ہے ،حقیقت کااظہار ہے کیونکہ جیسے جیسے زمانہ لمباہوتاجاتاہے ویسے ویسے لوگ اس نظریہ سے باغی ہوتے جارہے ہیں، دشمنوں کی طرف سے پروپیگنڈہ کیاجاتاہے کہ یہ نظریہ ہی غلط ہے کسی کو اگر امام زمانہ (عج) کی نصرت کا کہتے ہیں تو وہ آگے سے ہنستا ہے، مذاق بناتاہے یہ حالت ایسی ہی سخت اور تکلیف دہ ہے جس طرح اس بات کااظہار کیاگیا ہے ۔

زندگی میںامام علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کی آرزو

۸۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا وَج ہَ وَلِیِّکَ ال مَی مُو نَ فِی حَیَاتِنَا وَبَع دَ ال مَنُو نِ۔

اے اللہ ! مجھے اپنے ولی کے بابرکت نورانی چہرے کا دیدار کروادے اورہمیں ہماری زندگی میں ہمیناپنے ولی سے ملوا دے اورمرنے کے بعد بھی ہماری یہ ملاقات جاری رہے ۔

رجعت کا عقیدہ اور اپنے امام علیہ السلام سے گفتگو

۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَدِی نُ لَکَ بِالرَّج عَۃِ بَی نَ یَدَی صَاحِبِ ھٰذِہِ ال بُق عَۃِ۔ال غَو ثَ ال غَو ثَ،ال غَو ثَ،یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، قَطَع تُ فِی وُص لَتِکَ ال خُلاَّنَ وَھَجَر تُ لِزِیَارَتِکَ ال اَو طَانَ وَاَخ فَی تُ اَم رِی عَن اَھ لِ ال بُل دَانِ لِتَکُو نَ شَفِی عًا عِن دَ رَبِّکَ وَرَبِّی وَاِلَیٓ اٰبَآئِکَ وَمَوَالِیَّ فِی حُس نِ التَّو فِی قِ لِی وَاِس بَاغِ النِّع مَۃِ عَلَیَّ وَسَو قِ ال اِح سَانِ اِلَیَّ۔

اے اللہ ! میں اس بقعہ والے کے سامنے اورانکے گھر میں یہ اعلان کررہاہوں کہ میرا رجعت پر ایمان ہے ،فریاد ہے، فریاد ہے ،اے صاحب الزمان ۔

میں نے تیرے ساتھ اپنا تعلق جوڑنے کیلئے سارے دوستوں کو ، سارے احباب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اورمیں اپنے اوطان سے دورہ کا فاصلہ طے کرکے تیری طرف ہجرت کرآیاہوں، میں نے بہت سارے اپنے شہر والوں سے ،اپنے اس ارادہ کو پوشیدہ رکھا ہے، اس لئے تیری جناب میں حاضری دی ہے تاکہ آپ اپنے اور میرے رب کے پاس میری سفارش کرےں اور اپنے آباءکے پاس بھی میرے لئے سفارش فرمائےں کہ وہ مجھ سے راضی رہیں کہ جو میرے سردارہیں ،میرے موالی بھی ہیں ،جن سے میں محبت کرتاہوں، میرے لئے یہ اچھی توفیق جو ہے برقرار رہے اور میرے اوپر اپنے موالیوں سے محبت کرنے کی نعمت باقی رہے اور میری جانب احسان اور بھلائی آتی رہے، مجھے خیر و برکت ملتی رہے ۔

اختتامی دعاء

۰۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَص حَابِ ال حَقِّ وَقَادَۃِ ال خَل قِ وَاس تَجِب مِنِّی مَا دَعَو تُکَ وَاَع طِنِی مَالَم اَن طِق بِہ فِی دُعَآئِی مِن صَلاَحِ دِی نِی وَدُن یَایَ اِنَّکَ حَمِی د مَّجِی د وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِی نَ۔

اے اللہ ! محمدوآل علیہ السلام محمد پر صلوات بھیج وہ آل علیہ السلام محمد جو اصحاب حق ہیں ،مخلوق کے قائدین ہیں، جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں نے دعاءمانگی ہے اسے قبول کرلے اورجو میں نے نہیں بولا وہ بھی مجھے دے دے... وہ دے جو میرے دین کیلئے بہتر ہو، میری دنیا کا اس میں فائدہ ہو، بے شک توں تو، حمید و مجید ہے اور محمد وآل علیہ السلام محمد پر صلوات ہو جوکہ طاہرین ہیں۔

*****

مہدویت نامہ

غیبت کبریٰ کے زمانہ میں مومنین کی ذمہ داریاں

از....السید افتخار حسین نقوی

سوال : حضرت امام عصر"عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف " کے حوالے سے زمانہ غیبت ِ کبریٰ میں ہماری ذمہ داری کیا بنتی ہے ؟

جواب:غیبت ِ کبریٰ کے زمانہ میں ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں جن پرعمل کرنا واجب ہے ان میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت امام عصر "عجل اللہ فرجہ علیہ السلام" کی غیبت ِ کبریٰ میں امام علیہ السلام کی جدائی پر غم واندوہ اور پریشانی کے احساسات اور آثار کو اپنے پورے وجود میں محفوظ رکھ کر غم زدہ و پریشان رہنا۔

۲۔ آل محمد "علیہم الصلوٰة والسلام" کے عالمی اسلامی حکومت کے قیام اور عدالت ِ الٰہیہ کے اللہ کی زمین پر نفاذ کا منتظر رہنا اورخود کوآپ علیہ السلام کی عادلانہ حکومت کے قیام کیلئے آمادہ رکھنا اور اس کیلئے اپنی استطاعت کے مطابق عملی جدوجہد کرنا اور ایسے اسباب مہیا کرنا کہ جن کی وجہ سے خوشی کا وہ دورجلد آجائے جس میں پورا عالم امن کا گہوارہ ہوگا ،ظلم وستم کا خاتمہ ہوگا ، ہر جگہ توحید کا پرچم لہرائے گا اور ولایت ِ اہل البیت "علیہم السلام ' کا راج ہو ۔

۳۔ حضرت امام عصر علیہ السلامکے وجود مبارک کی حفاظت اور آپ علیہ السلامکی سلامتی کیلئے دعاکرنا ۔

۴۔ حضرت امام عصر"عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف " کی سلامتی کیلئے جس قدر ہوسکے صدقہ دینا۔

۵۔ اپنا واجب حج انجام دینے کے بعد حضرت امام عصر (عج) کی نیابت میں خود جاکر حج بجالائے یا کسی کو بھیجے جو حضرت امام عصر (عج) کی نیابت میں حج بجالائے ۔

۶۔ جس وقت حضرت امام عصرعلیہ السلام کا نام سنا جائے تو آ پ علیہ السلام کی تعظیم اور تکریم کیلئے کھڑا ہوجانا چاہیے ۔

۷۔ زمانہ غیبت میں اللہ تعالیٰ سے تضرع وزار ی کیساتھ پورے خشوع وعاجزی سے دعاءومناجات کرنا کہ امت مسلمہ سے یہ مشکل گھڑی ٹل جائے، خوشحالی کا زمانہ آجائے ۔ اللہ اپنی عدالت کا نفاذ اپنی زمین پر جلد کرے ۔

خداوند سے اپنا ارتباط اور تعلق دعاءومناجات کے ذریعہ بہت زیادہ رکھا جائے اور خدا کی رحمت واسعہ سے پر امید رہنا چاہیے مایوسی کی کیفیت پیدا نہ ہونے پائے۔

۸۔ حضرت امام عصر"عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف" سے توسل کرنا، ان سے مدد مانگنا ، انکے ذریعہ اپنی فریاد خدا تک پہچانا انہیں اپنے لئے مددگار اور خدا کے حضور شفاعت کنندہ اور سفارشی قرار دینا ، اپنی حاجات امام "علیہ السلام" کی خدمت میں پیش کرنا اور ان کیلئے ان سے مدد طلب کرنا ، امام "علیہ السلام " کی خدمت میں تحریری درخواست اپنے مسائل اور مشکلات کیلئے بھیجنا ۔

سوال:حضرت امام عصر(عج) کی غیبت کے زمانہ میں کس لئے آپ کی غیبت پر غم زدہ رہا جائے اور کیوں پریشانی کے احساسات اپنے اندر رکھے جائیں اسکا کیافائدہ ہے ؟

جواب:اس کیلئے چند وجوہات ہیں ۔

۱۔ امام "علیہ السلام" کا اپنی رعیت سے پردہ میں ہونا ،آپ کی رعیت کا آپ علیہ السلام کے دیدار سے محرومیت ، آپ علیہ السلامکے دیدار سے جو آنکھوں کو سرور اور دل کو ٹھنڈک محسوس ہونا تھی اس سے محرومیت ، "عیون اخبار الرضا"

میں ایک روایت ہے جو اسی سے مربوط ہے امام ”علیہ السلام“ نے ایک طویل بیان میں فرمایا :کتنی زیادہ مومن خواتین ہیں کہ انکے دل کڑھتے ہیں ،ا نکے دل پریشان ہیں اورکتنے زیادہ مومن مرد ہیں جنہیں افسوس ہے اور وہ افسردہ ہیں کہ ”ماءمعین “(چشمہ کاشفاف پانی) ان سے غائب ہوگیا ہے یعنی حجت خدا” علیہ السلام“ کے فیضان حضوری سے محروم ہیں -

دعاءندبہ میں یہ جملے آئے ہیںحضرت امام زمانہ (عج) سے مخاطب ہو کر دعاءپڑھنے والاکہتا ہے.... میرے لئے یہ کتنا دشوار ہے؟ کہ میں ساری مخلوق کو تو دیکھوں اور آپ علیہ السلامکو دیکھ نہ پاؤں اور میننہ تو آپ علیہ السلامکی آہستہ آواز کو سن سکوں اورنہ ہی آپ علیہ السلام کی سرگوشی کا مجھے پتہ چل سکے، میرے اوپر یہ بات بھی بہت گراں ہے کہ آپ علیہ السلام کی خاطر میرے لئے آزمائش اور امتحان ہے اور میری طرف سے نہ تو آپ کے پاس شوروغوغاپہنچے اور نہ ہی میری پریشانی آپ علیہ السلام تک جائے اورنہ ہی کوئی گلہ اور شکایت آپ علیہ السلامسے کی جائے کہ آپ علیہ السلامہم سے غائب ہیں تاکہ پتہ چلے کہ ہم آپ علیہ السلامکی غیبت کی وجہ سے افسردہ اور پریشان ہیں میری جان !آپ علیہ السلامپر قربان ، آپ علیہ السلام تو ایسے غائب ہیں جوہم سے جدا نہیں ہے، میری جان آپ علیہ السلامپر قربان ! آپ علیہ السلامتو ہم سے ایسے دور ہونے والے ہیں کہ جو درحقیقت دور نہیں ہیں ،میری جان آپ علیہ السلامپر قربان! کہ آپ علیہ السلام ہر شوق رکھنے والے کی تمنا اور آرزو ہیں ، ہر مومن مرد اور مومنہ عورت جب بھی آپ علیہ السلام کو یاد کرتے ہیں تو آپ علیہ السلامکے فراق اور جدائی میں بہت ہی مشتاق ہوتے ہیں اورآپ علیہ السلامکی جدائی انہیں ستانے لگتی ہے میرے اوپر یہ بات بھی بہت گراں گزرتی ہے کہ میں تو آپ علیہ السلامکو یاد کرکے روؤں، آپ علیہ السلامکے ذکر سے رنجیدہ خاطر ہوجاؤں جبکہ باقی مخلوق آپ علیہ السلامسے روگردانی کرے ، آپ علیہ السلام کو یاد بھی نہ کرے اورآپ علیہ السلامکی مددسے ہاتھ کھینچ لے .... اسی قسم کے جملے اس دعاءکے آخر تک موجود ہیں جو ایک درد اور کرب سے بھرے دل کی آواز ہیں وہ دل جس نے آپ علیہ السلامکی محبت کا شربت پی رکھا ہے اور آپ کی جدائی پر پریشان ہے -

اسی قسم کی اور دعائیں بھی ہیں کہ جن میں اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام کی غیبت پر گریہ وزاری ، درد وکرب، غم واندوہ اور پریشانی کا اظہار کیاگیا ہے جس سے واضح پیغام سب مومنین کیلئے یہ ملتا ہے کہ زمانہ غیبت ِ کبریٰ میں امام زمانہ (عج) کی غیبت اور آپ کی عدم موجودگی کو یاد کرکے گریہ وزاری کی جائے ، پریشان رہا جائے ،درد اور تکلیف کا اظہار کیاجائے -

جیساکہ حضرت امام جعفرصادق ”علیہ السلام“ ایک مناجات میں آپ علیہ السلامکو نور ِ آل محمد کہتے ہیں اور آپ علیہ السلام کی غیبت کے طولانی ہونے پر زور زور سے گریہ وزاری فرماتے نظر آتے ہیں۔

۲۔اس غم واندوہ کیلئے دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک عظیم الشان حکمران کیلئے جو رکاوٹ موجود ہے کہ وہ فساد کے اصلاح کیلئے کوشش کرے ، احکام الٰہی کا نفاذ کرے ، سب کو انکے حقوق دلوائے ، ظلم وزیادتی کا خاتمہ کرے ، حدود شرعیہ کا نفاذکرے ، غم اس بات کا ہے کہ ایسا عظیم اور لائق حکمران موجود بھی ہو اور اپنے اختیار کا استعمال نہ کرسکے وہ سب کچھ پامال ہوتا دیکھ رہا ہو لیکن حالات کی سنگینی کی وجہ سے اس بارے کچھ نہ کرسکے تو اس پر غمزدہ ہونا ایک فطری تقاضا ہے -

حضرت امام محمد باقر”علیہ السلام “سے روایت ہے کہ آپ نے جناب عبداللہ بن ظبیان سے فرمایا :مسلمانوں کیلئے کوئی عید کا دن نہیں آتا،چاہے عید قربان ہو یا عید فطر ہو ، مگریہ کہ اس عید کے دن آل محمد کا غم بڑھ جاتاہے یعنی ہر عید اور خوشی کا دن آل محمد کیلئے ایک نئے غم کو لے آتاہے -

راوی :ایساکس وجہ سے ہے ؟

امام علیہ السلام : کیونکہ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ انکا حق اغیار کے ہاتھونمیں ہے -

۳۔ دین مبین کے باطنی اور اندرونی دشمن اور ڈاکوغیبت کے زمانہ میں اپنی اپنی کچھاروں سے باہر نکل آئیں گے عوام میں شکوک و شبہات پھیلائیں گے بلکہ وہ انکے ایمانوں کو بھی متزلزل کرنے میں اپنا ہر حربہ استعمال کریں گے جس کے نتیجہ میں ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ ، ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت گمراہ ہونگے ، دین سے مرتد ہوجائیں گے ، علماءحقہ اپنے علم کااظہار کرنے سے عاجز ہونگے ان پر ان داخلی دشمنوں نے عرصہ حیات تنگ کردیا ہوگا۔

حضرت امام محمد باقرعلیہ السلاماور حضرت امام جعفرصادق ”علیہما السلام “ کا یہ فرمان سچا ہوگا کہ وہ فتنوں کا دور ہوگا اس دورمیں دین کو بچانا اس بات سے بھی مشکل تر ہوگا جس قدر آگ کے دہکتے انگارے کو ہتھیلی میں سنبھالنا مشکل ہوتاہے۔

جناب سدیر صیرفی سے روایت بیان ہوئی ہے وہ کہتا ہے میں مفضل بن عمر و جعفی ، ابوبصیر ،ابان بن تغلب اکٹھے اپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مولا حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق ''علیہما السلام ''کی خدمت میں حاضر ہوئے اچانک ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہمارے مولا خاک پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے اوپر خیبری اونی چادر ہے جسے آپ نے اپنے اوپر لپیٹا ہوا تھا جس کا گریبان بنا ہوا نہ تھا جس کی آستینیں چھوٹی تھیں (گویا عباءمانند چادر تھی) ایسی حالت میں آپ علیہ السلام اس طرح رورہے تھے جیسے کوئی شخص کسی عزیز کی جدائی پر غمگین ہوتا ہے ، ایسا رونا جس طرح کوئی ماں اپنے جگر گوشہ کی جدائی پر تڑپ تڑپ کر روتی ہے ،غم کے آثار رخساروں سے نمایاں تھے اورآپ علیہ السلام کے چہرونمیں تبدیلی واضح نظر آرہی تھی اور دونوں آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی تھی اس حال میں آپ یہ فرمارہے تھے ۔

سدیر : ہم نے جب یہ منظر دیکھا تو ہماری عقلیں اس غم انگیز منظر سے ماؤف ہوگئیں اور ہمارے دل گھبراہٹ سے پھٹنے لگے اورہم نے خیال کیا کہ یہ کوئی بڑی مصیبت ہے جو ٹوٹنے والی ہے یااس کی نشانی ہے یا کوئی مصیبت دنیا کی طرف سے آپ علیہ السلام پر آن پڑی ہے ،ہم سب نے مل کر یہ عرض کیا :اے خیر الوا‏ے میرے سردار! آپ علیہ السلامکی غیبت نے میری نیند اڑا دی اورمیرے لئے بستر کے سکون کو چھین لیا ہے ، مجھ سے میرے دل کے سکون کو اڑالیا ہے ۔

اے میرے سردار ! آپ علیہ السلام کی غیبت نے تو میرے مصائب کو ہمیشہ رہنے والی مصیبتوں سے ملا دیا ہے ایک کے بعد دوسرے کا چلاجانا جمعیت اور بڑی تعداد ختم ہی کردیتاہے پس میں تو اس آنسو کے قطرے کو اب محسوس بھی کرتاہوں جو میری آنکھ میںآکر رک جاتاہے اور درد بھری آہ جو میرے حلق سے نکلتی ہے جو مصائب کے مسلسل آنے اور گزشتگان پر آزمائشوں اور مشکلات کے پڑنے کی وجہ سے ،قبیلے کی تباہی کا منظر پیش کر ر ہی ہے ۔

ریٰ کے فرزند!اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھوں کو کبھی نہ رلائے کونساحادثہ پیش آیا ہے جس پر آپ علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا ہے اور آپ علیہ السلامزار وقطار روئے جارہے ہیں اورکس حالت نے آپ علیہ السلامکیلئے ماتم داری کی کیفیت طاری کردی ہے ؟!

حضرت امام صادق ''علیہ السلام'': آپ نے ایک لمبی آہ بھری میں آج صبح کتاب ''الجفر'' پڑھ رہا تھا یہ ایسی کتاب ہے جو علم منایا ، بلایا ، فتن ،حادثات وواقعات ، علم ماکان وما یکون ، جو ہوچکا اور جو ہونے والا ہے، قیامت تک کے حالات ، اس میں درج ہیں اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اور انکے بعد انکی اولاد سے آئمہ'' علیہم السلام ''کے واسطے مخصوص کیا ہے میننے اس کتاب کے مطالعہ کے دوران اپنے قائم (عج) کی ولادت اور انکی غیبت کے حالات ، انکے دیرسے ظہور فرمانے ، انکی عمر کے طولانی ہونے ، اس زمانہ کے مومنوں کی سخت آزمائش ، انکی پریشانیاں ، اور آپ کی غیبت کے طولانی ہو جانے کی وجہ سے مومنوں کے دلوں میں آپ کے بارے شکوک وشبہات کے پیدا ہوجانے اور اکثر مومنوں کا اپنے دین مبین سے مرتد ہوجانا اور اپنی گردنوں سے اسلام کو اتار پھینکنا جوکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گردنوں میں لازمی قرار دیا تھا کہ وہ اسلام ہی پر رہیں.... یہ سب کچھ پڑھ کر میرے اوپر یہ ساری کیفیت طاری ہوگئی اور مجھے ان سارے واقعات پر ترس آیا ، غم کے بادل امڈآئے ....میں تو نورآل محمد''علیہ السلام ''کے حالات و واقعات اور انکی غیبت کے دور مینجو حالات ہونگے اور مومنین پرجومصائب آئیں اور جو پریشانیاں ہوں ان سب کو یاد کرکے گریہ وزاری ،آہ وفغاں کر رہا تھا ۔

سدیر :کیا آپ نورآل محمد''صلوات اللہ علیہم'' نہیں ؟آپ نے فرمایا ،نورآل محمد ہمارے قائم ہیں جن کی غیبت ہوگی وہ غیبت طولانی ہوگی مومنین کے دلوں میں انکی طولانی غیبت کی وجہ سے شکوک و شبہات ایجاد کئے جائیں گے جس وجہ سے بہت سارے مومنین دین چھوڑ جائیں گے اور مرتد ہوجائیں گے۔

نتیجہ:اس روایت کا مضمون بڑا واضح ہے جب حضرت امام جعفرصادق ''علیہ السلام'' حضرت امام مہدی (عج) کے تولد سے پہلے آپ علیہ السلام کے حالات پڑھ کر ، آپ علیہ السلامکی غیبت کے دور میں مومنین کو درپیش حالات کو یاد کرکے جب اس قدر گریہ فرماتے ہیں، پریشانی کااظہار کرتے ہیں ، ان مصائب کی شدت کو یاد کرنے سے امام ''علیہ السلام'' کا سکون جاتا رہتا ہے آپ کی نیند تک اڑ جاتی ہے تو ہم لوگ جو اس وقت ان مصائب اور مشکلات سے دوچار ہیں جو کچھ امام ''علیہ السلام'' اس وقت فرمایا: تھا وہ آج ہم دیکھ رہے ہیں تو ہمیں افسردہ ہونا چاہیے، غمگین رہنا چاہیے، امام زمانہ (عج) کے ظہورمیں تاخیر پر گریہ و زاری کرناچاہیے، امام علیہ السلام کے ناصران کی قلت کو یاد کرکے ہمیں پریشان ہونا چاہیے ،ظاہر ہے یہ غم واندوہ کی طویل رات اسی وقت ختم ہوگی جب نورآل محمد تشریف لائیں گے، آپ علیہ السلام کی آمد سے ہی مومنوں کے دلوں کو سکون نصیب ہوگا،خوشحالی عام ہوگی غم کا فور ہوگا اس سہانے منظر کی انتظار میں ہر وقت رہنا اہم فرائض سے ہے اور غمگین دل سے آپ کی یاد ایمان کاتقاضا ہے ۔

*****

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر مینحصہ اول

اہل سنت کی کتابوں میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام)
کے متعلق روایات کا تذکرہ

تمہید:

ساری زمین امن کے قیام کے واسطے ایک عالمی مصلح کا ظہور حتمی ہے،اور ایک عادلانہ حکومت روئے زمین پرضرور قائم ہونی ہے اس عقیدہ کا تعلق فقط آسمانی ادیان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ دنیا میں جتنے فلسفی، اور اجتماعی مکاتب ہیں جو غیر دینی ہیں، وہ بھی اس بات کے قائل ہیں جیسے مادہ پرستوں کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کو لے لیں جو تاریخ کا تجزیہ و تحلیل تناضات اورتفادات کے ٹکراؤ سے کرتے ہیں،وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ ایک یوم موعود ہے جس میں ہر قسم کے تنافضات اورتضادات کا انسانی طبقات میں خاتمہ ہوجائے گا اور پوری انسانیت پر محبت، ہم آہنگی اور امن و سکون غالب آجائے گا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ....امام مہدی علیہ السلام شہید باقر الصدر)
اسی طرح ہم بہت سارے علماءدین، مفکرین اور دانشوروں کے متعلق جانتے ہیں کہ وہ بھی اس بات کو یقینی سمجھتے ہیں کہ اس زمین پر ایک دن عدالت کا نفاذ ہوگا، امن کا راج ہو گا، ظلم کا اختتام ہوگا، زمین پر خوشحالی کا دور ہو گا۔
مشہور برطانوی دانشور برٹرنڈ راسیل کا قول ہے کہ
”پورا عالم ایک ایسے اصلاح کنندہ کا منتظر ہے جو سب کو ایک پرچم تلے جمع کر دے اور سب پر ایک ہی آواز موثر ہو، اورسب کا نعرہ ایک ہو“۔
فزکس کے معروف ماہر البرٹ السٹائن کہتے ہینکہ
” وہ دن جس میں پورے عالم پر امن اور سلامتی کا راج ہو، سب ایک دوسرے سے محبت کریں، آپس میں بھائی بھائی ہوں، تو ایسا ضرور ہوگا، اس میں کوئی عجب نہیں ہے“۔
(بحوالہ: المہدی الموعود و دفع الشبہات عنہ)
آئر لینڈ کے مشہور دانشور برنارڈ شرا، ان دونوں بیانات سے زیادہ واضح انداز میں اسی نظریہ کو بیان کیا ہے اور زیادہ باریک بینی سے اس موضوع کو پیش کیا ہے، وہ عالم مصالح کے وجود اور اس کی طولانی عمر کو اس طرح بیان کرتا ہے۔
” بلا شک وہ مصلح ایک زندہ انسان، صحت مند جسمانی ہیکل رکھتا ہے اور حیرت انگیز ، غیر معمولی عقلی طاقت کامالک ہے، انتہائی بلند اور اعلیٰ صفات کا مالک انسان ہے، جس تک یہ عام اور معمولی صلاحیتوں والا انسان بڑی جدوجہد اور طویل تگ و دو کے بعد پہنچنے کے قابل ہو سکے، اور یہ کہ اس کی عمر طولانی ہو،تین سو سال سے بھی زائد ہو اور وہ اپنی اس طویل زندگی کے مختلف حالات کو یکجا کرکے ان صلاحیتونسے استفادہ کر سکے“۔
غرض ان کے نزدیک مصلح انسان تمام انسانوں میں ہر حوالے سے ممتاز ہو اور اپنی طولانی عمر کی وجہ سے تمام انسانوں کی صلاحیتوں کا احاطہ رکھتا ہو“۔(برنارڈ شوے (عباس محمودالعقاد ص۵۲۱،۴۲۱)

آسمانی ادیان میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کا تذکرہ
البتہ آسمانی ادیان میں عالمی مصلح کے ظہور کو ایک حتمی اور یقینی امر قرار دیا گیا ہے اور آسمانی ادیان کی کتابوں میں جو بھی غوطہ ور ہوتا ہے اور ان میں مستقبل کے بارے درج شدہ بشارتوں کا پوری دقت کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے تو اس کے واسطے اس نتیجہ تک پہنچنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ ان تمام کتابوں میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے وجود مقدس کے اشارات ملتے ہیں اور یہ کہ وہ آخری انسان ہیں جس نے پورے عالم کو امن و سکون دینا ہے عدالت کا نفاذ کرنا ہے، ظلم ختم کرنا ہے، وہ ہی حضرت امام مہدی(علیہ السلام) ہیناور ان کا اشارہ اسی مہدی(علیہ السلام)کی طرف ہے جس کا اظہار مذہب اہل البیت علیہ السلام میں موجود ہے۔
آسمانی ادیان کی کتب میں موجود بشارتوں کے بارے تحقیق کرنے والے اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(ملاحظہ کریں بشارات عہدین للشیخ ڈاکٹر صادقی)
الکتاب المقدس سے العہد القدیم سے متعلق شعیا کی کتاب میں جو بشارتیں ذکر ہوئی ہیں۔
قاضی الساباطی نے ان بشارتوں میں سے ایک بشارت کو لیا ہے اور اس کے بارے بیان کیا ہے کہ یہ بشارت حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے متعلق واضح اور روشن بیان ہے وہ کہتے ہیں " امامیہ فرقہ والے کہتے ہیں ''بلکہ وہ (مہدی علیہ السلام)محمد بن الحسن علیہ السلام العسکری علیہ السلام ہیں جو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے امام حسن(علیہ السلام) کے اس حرم سے جن کا نام ''نرجس (سلام اللہ علیہا)''تھا اور سرزمین سرمن رای (سامرہ) شہر میں آپ کی ولادت ہوئی، خلیفہ المعتمد العباسی کا زمانہ تھا، پھر وہ ایک سال (جوبات مکتب اہل البیت علیہ السلام سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ آپعلیہ السلام کی غیبت امام حسن عسکری (علیہ السلام)کی وفات کے بعدشروع ہوئی جو تقریباً ستر سال رہی یہ پہلی غیبت تھی جسے غیبت صغریٰ کہا جاتا ہے اس کے بعد دوسری غیبت شروع ہوگی جسے غیبت کبریٰ کہا جاتا ہے جو ابھی تک جاری ہے) پھر آپ ظاہر ہوئے، پھر غائب ہو گئے اور یہ ان کی غیبت کبریٰ ہے، اس غیبت سے وہ واپس نہیں آئے مگر یہ کہ جب اللہ چاہے گا تو وہ واپس آئیں گے''۔
ساباطی اس بیان کے بعد لکھتے ہیں: اس لحاظ سے کہ امامیہ فرقہ کا نظریہ کتاب مقدس میں درج شدہ بشارت کے زیادہ قریب تھا اور میرا ہدف اور امت محمدیہ کے نظریات کا دفاع ہے مذہبی تعصب سے جداتھا اس لئے میں نے اس بات کا ذکر کر دیا ہے جس کے امامیہ فرقہ والے قائل ہیں، جو کچھ وہ کہتے ہیں کتاب مقدس میں درج شدہ بعض اشارات اسی کے ساتھ ہم آہنگ ہےں اسی طرح جب ''فخر الاسلام جو کہ نصرانی تھا''علامہ محمد رضا المظفرؒ سے ملتے ہیں اور اسلام قبول کر لیتے ہیں، وہ مذہب اہل بیت علیہ السلام سے خود کو وابستہ کر لیتے ہیں وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے، جس پر علامہ ساباطی اہل سنت کے عالم پہنچے، تو انہوں نے اسلام لانے کے بعد ''انیس الاسلام'' کتاب لکھی، جس میں یہود و نصاریٰ کے نظریات کو رد کیا گیا ہے اس کتاب میں اس نے کتاب مقدس میں بیان شدہ بشارتوں کو بیان کیا اور اس نتیجہ کو لیا کہ یہ سب بشارتیں حضرت امام مہدی (علیہ السلام)بن الامام الحسن العسکری(علیہ السلام) پر صادق آتی ہیں ۔
جوبات قابل غور ہے ان بشارتوں کے حوالے سے، وہ یہ کہ ان میں عالمی مصلح کے لئے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں وہ مہدی(علیہ السلام) کے علاوہ کسی اور شخصیت پر صادق نہیں آتے اور وہ بھی مذہب اہل البیت علیہ السلام کے نظریہ پرکے علاوہ ان بشارتوں کو کسی بھی اور نظریہ و خیال پر لاگو نہیں کیا جا سکتا ۔

انجیل کے مفسرین کا بیان
انجیل کے مفسرین نے''سفرالرؤیا'' کے فقرہ نمبر1تا17فصل نمبر12 (یو حنا لاہوتی کے مکاشفات) کی تفسیر میں بیان کیا ہے، وہ سب تصریح کرتے ہیں کہ جس شخص کے متعلق ان بشارات میں بیان ہوا ہے اور یہ فقرات جس شخصیت کا بتا رہی ہیں وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اس لئے ان فقرات کی واضح اور روشن تفسیر،نامعلوم زمانہ کے سپرد ہے جس کا معنی اور مصداق اسی وقت ظاہر ہوگا۔ (بشارت عہدین ص۲۶۴)

علماءاہل سنت کا نظریہ
علماءاہل سنت کی ایک بہت بڑی تعداد نے بھی اپنی تحقیق ابحاث کے نتیجہ میں مذہب اہل البیت علیہ السلام کے نظریہ کو اختیار کیا ہے ۔
مشہور عالم دین پروفیسر سعید ایوب کا خیال ہے کہ کتاب مقدس کی ''سفر الرویا'' کے فقرات میں جس شخصیت کی طرف اشارہ ملتا ہے، وہ مذہب اہل البیت علیہ السلام کے نظریہ پر صادق آتا ہے۔
وہ اس بارے کہتے ہیں کہ
''انبیاءعلیہ السلام ماسلف کے اسفار میں جو کچھ درج ہے اس سے مراد مہدی (علیہ السلام) ہیں اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔
اس تحریر پر انہوں نے اس طرح مزید تبصرہ کیا ہے ۔
ایک خاتون کا تذکرہ جس کی اولاد سے بارہ مرد ہوں گے
''میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے اہل کتاب کی (آسمانی) کتابوں میں اسی طرح سے موجود پایا ہے، اہل کتاب نے حضرت مہدی(علیہ السلام) سے متعلق خبروں کا بھی اسی طرح دقت سے جائزہ لیا ہے جس طرح انہوں نے آپ علیہ السلام کے جد امجد حضرت محمد مصطفی(صل اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق اپنی کتابوں میں موجود خبروں کے بارے کیا تھا ان خبروں میں ایک باعظمت خاتون کا تذکرہ موجود ہے کہ جس کی اولاد سے بارہ مرد ہوں گے ،اس کے بعد ایک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور خاتون کا تذکرہ ہے جس سے آخری مرد کی ولادت ہوگی اور وہ آخری مرد پہلی باعظمت خاتون کی صلب سے ہوگا"السفر" میں اس طرح ذکر ہوا ہے "بتحقیق یہ خاتون جو انہیں ہر قسمی خطرات گھیر لیں گے، ان خطرات کی طرف فقط "التنسین" سے اشارہ کیا گیا ہے (اورالتنسین (خطرات)اس باعظمت خاتون کے سامنے آکھڑے ہوں گے، وہ اپنے بچے کی خیرچاہے گی یہاں تک کہ وہ اس بچے کو جنم دے دے گی) ۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حکمران اس پیدا ہونے والے بچے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے، جس وقت اس خاتون پر ہر طرف سے خطرات آن پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بیٹے کو اٹھالے گا اور اس کی حفاظت فرمائے گا۔

بارکلے "دواختطف اللہ ولدھا" کی تفسیر میں لکھتے ہیں "ان اللہ غیب ھذالطفل" بتحقیق اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو غائب کرلیا"۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی بارہ سو دو ماہ عمر کا تذکرہ

"السفر" میں آیا ہے "بتحقیق اس بچے کی غیبت ایک ہزاردوسو ساٹھ دن ہوگی" عبرانی میں اس مدت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے" وہ عنقریب التنسین (خطرات) کی وجہ سے ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ غائب ہوں گے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں بشارات العہدین ص۳۶۲)

اس مدت کے بارے اہل کتاب کے اپنے رموز اور بشارات ہیں.... پہلی خاتون کی نسل بارے، بارکلے لکھتے ہیں "بتحقیق انتہائی سخت اور جھگڑالو دشمن جنگ چھیڑے گاجیسا کہ "سفر الرؤیا" 12/13میں ہے "التنسین(خطرات) اس عورت پر غضبناک ہوں گے اور وہ خطرات سبب ہوں گے کہ اس خاتون کی باقی نسل کے ساتھ جنگ ہوگی جو اللہ کی وصیتوں (فرامین) کے محافظ ہوں گے"۔

استاد سعید ایوب نے گذشتہ ابحاث پر اس طرح تبصرہ کیا ہے

"یہ ہیں مہدی(علیہ السلام) کے اوصاف جن کا ذکر کتاب مقدس میں ملتا ہے یہ بالکل وہی اوصاف ہیں جنہیں شیعہ امامیہ اثناءعشریہ بیان کرتے ہیں "۔

(المسیح الدجال تالیف سعید ایوب ص۹۷۳،۰۸۳)

استاد سعید ایوب نے اپنی بات کو مزیداس بیان سے مستحکم کیا ہے کہ

"کتاب مقدس میں جو کچھ ذکر ہوا ہے وہ شیعہ امامیہ کے نظریہ کے مطابق ہے"۔

(بحوالہ اعلام الہدایة قسم الامام المہدی(علیہ السلام))

سابقہ انبیاءعلیہ السلام کی کتابوں سے نتیجہ

سابقہ انبیاءعلیہ السلام کی کتابوں میں بشارتیں جو بیان ہوئی ہیں یہ سب واضح اشارے اس نظریہ کی جانب ہیں کہ جو نظریہ مذہب اہل بیت علیہ السلام کا ہے ۔

علماءاہل سنت کی روایات

اسکے بعدہم ان روایات کی طرف پلٹتے ہیں جو علماءاہل سنت نے اس موعود شخصیت کی ہویت اور خصوصیات کے بارے بیان کی ہیں ہم اس بارے دیکھیں کہ ان روایات میں ایسی عظیم مصلح شخصیت کے ظہور کے حتمی اور یقینی امر ہونے کے بعد اس شخصیت کے متعلق وہ روایات کیا راہنمائی دیتی ہیں، کیا فقط مہدیعلیہ السلام کے عنوان پر اکتفاءکیا گیا ہے یا بعینہ اس شخصیت کے بارے بھی بیان کیا گیا جس نے آکر پورے عالم میں عادلانہ حکومت قائم کرنی ہے۔

جواب : یہ بات واضح ہے کہ جو شخص بھی ایک مصلح کے ظہور کا عقیدہ رکھتاہے اور اس کو اس پر یقین کامل ہے لیکن اس کے واسطے یہ بات واضح اور متعین نہیں ہو سکتی کہ وہ مہدی (علیہ السلام) کون ہیں جو آخری زمانہ میں آئیں گے اور ایک خارجی اور حقیقی شخصیت کا روپ دھاریں گے ،تو حقیقت میں ایسا خیال اس مہدی (علیہ السلام)کے بارے عقیدہ نہیں کہلاتا جس کے بارے اسلام کہتا ہے کیونکہ وہ مہدی (علیہ السلام) کے عنوان پر ایمان لایا ہے اس کے مضمون اور اس کی خارجی اور حقیقی شخصیت پرایمان نہیں لایایہ بات اسی طرح ہے کہ کوئی شخص نماز کے وجود کا معتقد ہو لیکن اس کے ارکان سے واقف نہ ہو۔ہم یہ جاننے کےلئے کہ امام مہدیعلیہ السلام ایک عنوان نہیں بلکہ ایک حقیقی اور حقوقی شخصیت بھی ہیں اور اس بارے اہل سنت کی روایات کیا کہتی ہیں اور انکے بیانات سے کیا مطلب نکلتا ہے تو ہم ان روایات کوآنے والے صفحات میں چند عناوین کے تحت بیان کریں گے ۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کی ولادت بارے

اس بارے کثیر تعداد میں اعتراضات موجود ہیں جنہیں علماءاہل سنت نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور بعض محققین نے ان اعتراضات کو یکجا اکٹھا کیا ہے ترتیب وار زمانی مراحل کو اس سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے غیبت صغریٰ ۰۶۲ھ سے غیبت کبریٰ ۹۲۳ھ کے آغاز تک کے زمانہ اور پھر آج تک اس بارے جو اعتراضات کیے گئے ہیں انہیں زمانی ترتیب کے ساتھ درج کیا گیا ہے، ہم اس جگہ نمونہ کے چند حوالے دیتے ہیں، تفصیل کے لئے اس موضوع پر لکھی گئی تحقیقی اور تفصیلی کتابوں میں رجوع کیا جائے ۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب الایما الصیحح، تالیف سید قزوینی۲۔ کتاب الامام المہدی علیہ السلام فی نہج البلاغہ تالیف شیخ مہدی فقیہ ایمانی ۳۔الزام الناصب تالیف شیخ علی حائری ۴۔ کتاب الامام المہدی علیہ السلام تالیف الاستاد علی محمد دخیل ۵۔کتاب دفاع عن الکافی تالیف الثامرالعبیدی اس آخری کتاب میں اہل سنت کی ۸۲۱ شخصیات کا ذکر کیا گیا جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اعتراف کیا ہے، ان شخصیات کے ناموں کوسالوں کی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔ پہلی شخصیت جناب ابوبکربن ہارون الرویانی تاریخ وفات۳۰۷ھ ہیں جنہوں نے اپنی مخطوطہ”المسند “ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

آخری شخصیت معاصر (ہم عصر) محقق یونس احمد سامرائی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب سامراءفی ادب القرن الثالث الہجری“ میں اس بات کو بیان کیا ہے اور یہ کتاب ۸۶۹۱ میں بغداد یونیورسٹی کی مدد سے شائع ہوئی ہے ۔

(ملاحظہ کریں دفاع عن الکافی ج۱ ص۵۶۸، ۵۹۲ چھٹی دلیل علماءاہل سنت کے اعتراضات)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت بارے

اہل سنت کی کتابوں سے حوالہ جات

حوالہ نمبر۱:

علامہ ابن الاثیر الجزری عزالدین (تاریخ وفات ۶۳۰) انہوں نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ ص۲۷۴،ج۷ پر، ۰۶۲ھ ق کے واقعات میں لکھا ہے، اس سال میں ابو محمد العلوی العسکری کی وفات ہوئی، مذہب امامیہ کے تحت وہ گیارہویں امام ہیں اور وہ ہی محمد کے والد ہیں جن کے بارے مذہب امامیہ والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ منتظرہیں۔

حوالہ نمبر ۲:

ابن خلکان (تاریخ وفات ۶۸۱) نے اپنی کتاب وفیات الاعیان ج۴ ص۱۷۶، ۵۶۲،ج۴ میں تحریر کیا ہے، ابو القاسم محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد الجوادعلیہ السلام (جن کاذکر پہلے ہو چکا) بارہویں امام علیہ السلام ہیں، امامیہ عقیدہ کے مطابق.... جو بارہ آئمہ علیہ السلام کے قائل ہیں۔” الحجة“ کے نام سے مشہور ہیں، ان کی ولادت جمعہ کے دن ۵۱ شعبان ۲۵۵۰ھ میں ہوئی اسکے بعد انہوں نے مشہور مورخ سیاح ابن الازرق الفارقی (تاریخ وفات ۵۷۷ھ ق) کا حوالہ دیا ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ ”میا فارقین“ میں لکھا ہے کہ مذکورہ” حجت “ 9ربیع الاول ۸۵۲ھ کو پیداہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت ۸ شعبان ۶۵۲ھ کو ہوئی ہے اور یہ دوسری روایت زیادہ صحیح ہے ۔

ابن الازرق کے قول پر تبصرہ

آپ کی ولادت کے بارے صحیح قول وہی ہے جسے ابن خلکان نے بیان کیا ہے (۵۱ شعبان بروز جمعہ ۲۵۵)اسی تاریخ پر شیعوں کا اتفاق ہے اس بارے انہوں نے صحیح روایات کو بنیاد بنایا ہے اور اس کے ساتھ قدیم علماءکے بیانات کو بطور سند بھی پیش کیا ہے الشیخ الکلینیؒ جو غیبت صغریٰ کے زمانہ میں موجود تھے انہوں نے بغیر کسی اختلافی حوالے کے اسی تاریخ کو بیان کیا ہے، اس تاریخ کے مخالف جو روایات ہیں ان سب پر اس تاریخ کو مقدم کیا ہے آپ نے تحریر کیا ہے آپ علیہ السلام ۵۱شعبان ۵۵۲ھ کو پیدا ہوئے (اصول الکافی ج۱ ص۵۱۴ باب ۱۲۵)

شیخ صدوقؒ (تاریخ وفات ۳۸۱ھ) نے اپنے استاد محمد بن محمد بن عصام الکلینی سے اور انہوں نے محمد بن یعقوب الکلینی سے، انہوں نے علی بن محمد بن بندارسے نقل کیا ہے کہ الصاحب علیہ السلام ۵۱ شعبان ۵۵۲ھ کو پیدا ہوئے ۔ شیخ الکلینی نے اپنے قول کی نسبت علی بن محمد بن بندار سے نہیں دی، اسکی وجہ اس بارے شہرت تھی اور یہ کہ اس تاریخ پرسب کا اتفاق تھا (بہرحال شیعہ امامیہ اثناءعشریہ کے ہاں ۵۱ شعبان ۵۵۲ھ میں آپعلیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ہونا حتمی اور یقینی امر ہے اس پر سب کا اتفاق ہے)

حوالہ نمبر ۳:

الذہبی (تاریخ وفات ۸۴۷ھ ق)نے اپنی تین کتابوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اعتراف کیا ہے، انہوں نے اپنی کتاب”العبر فی خبر من غیر ج۳ص۱۳“ میں لکھا ہے ۶۵۲ھ محمد بن الحسن بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق العلوی الحسینی پیدا ہوئے وہ ہی ابوالقاسم ہیں، رافضہ انہیں الخلف، الحجة، المہدی،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

المنتظر، صاحب الزمان کا لقب دیتے ہیں اور وہ ہی بارہ اماموں سے آخری ہیں، اس سال میں ان کی ولادت ہوئی ۔
الذہبی نے تاریخ دول الاسلام میں امام حسن العسکری علیہ السلام کے حالات میں تحریر کیا ہے، وہ الحسن بن علی بن محمد بن علی الرضا بن موسیٰ بن جعفر الصادق ہیں، وہ ابو محمد الہاشمی الحسینی ہیں، شیعوں کے آئمہ سے ایک ہیں، شیعہ ان کی عصمت کا دعویٰ کرتے ہیں، انہیں الحسن العسکری علیہ السلام کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے سامرہ میں زندگی گذاری اور سامرہ کو"عسکر" کہا جاتاتھا، وہ رافضیوں کے منتظر کے والد ہیں، وہ اللہ کے رضوان میں چلے گئے، ان کی وفات ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۲۹سال تھی، آپعلیہ السلام اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے ۔
بہر حال آپ کے بیٹے محمد بن الحسن جنہیں رافضی القائم ، الخلف سے پکارتے ہیں تو وہ ۲۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور بعض نے کہا ہے ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے ۔
انہوں نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاءمیں لکھا ہے۔
المنتظر، الشریف، ابوالقاسمعلیہ السلام محمد بن الحسن العسکریعلیہ السلام بن علی الہادیعلیہ السلام بن محمد الجواد علیہ السلام بن علی الرضعلیہ السلام بن موسیٰ الکاظمعلیہ السلام بن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلامبن زین العابدین علی علیہ السلام بن الحسین علیہ السلامالشہید بن الامام علی علیہ السلام بن ابیطالب علیہ السلام، الحسینی ،ہیں بارہ سرداروں کے خاتم ہیں ۔

ذہبی کی بات پر تبصرہ

الذہبی کی رائے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت کے متعلق جو تھی اسے ہم نے ان کی کتابوں کے حوالہ سے بیان کر دیا، البتہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق اس کا عقیدہ اس کے باقی نظریات کی طرح سراب مانند ہے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی دوسرے افراد کی طرح مہدی (علیہ السلام)کے بارے قائل ہے کہ وہ محمد بن عبد اللہ ہوں گے وہ اپنے اس نظریہ پر اشتباہ اور غلطی پر ہیں کہ مہدی محمد بن عبداللہ ہوں گے لیکن یہ بات ثابت ہوگئی ان کے بیانات سے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلامکے فرزند محمد تھے جیسے شیعہ بارہواں مانتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۴:

ابن الوردی (تاریخ وفات ۷۴۹ھ) نے المختصر المشہور تاریخ ابن الوردی میں لکھا ہے۔ محمد بن الحسن الخالص ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔ (نور الابصار ص۱۸۶)

حوالہ نمبر۵:

احمد بن حجر الحیثمی الشافعی (تاریخ وفات۹۷۴ھ) نے اپنی کتاب" الصواعق المحرقہ" کی آخری فصل کے باب ۱۱ میں اس طرح تحریر کیا ہے "ابو محمد الحسن الخالص،کو ابن خلکان نے عسکری ہی قرار دیا ہے وہ ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے.... اور سامراءمیں وفات پائی، وہ اپنے بابا اور چچا کے پہلو میں دفن ہوئے ،ان کی عمربوقت وفات۲۸ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں زہر دیا گیا، وہ اپنے پیچھے سوائے ابوالقاسم محمد الحجة کے سوا کسی کو نہیں چھوڑ گئے، والد کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں حکمت و دانائی کو رکھ دیا آپ علیہ السلام کو القائمعلیہ السلام المنتظرکہا جاتا ہے.... کہا جاتا ہے وہ مدینہ میں مستور اورپوشیدہ اور غائب ہوگئے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں چلے گئے

حوالہ نمبر۶:

الشبراوی الشافعی (تاریخ وفات۱۱۷۱ھ) نے اپنی کتاب "الاتحاف" میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) محمد بن الحسن العسکری (علیہ السلام)کی ولادت ،شب ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ لکھا ہے (الاتحاف بحب الاشراف ص۶۸)

حوالہ نمبر ۷:

مومن بن حسن الشبلنجی (تاریخ وفات ۱۳۰۸ھ) نے اپنی کتاب نورالابصار میں حضرت امام المہدی (علیہ السلام)کے نام کا اعتراف کیا ہے اور آپ کے شریف و طاہر نسب کو بیان کیا ہے، آپ کی کنیت اور آپ کے القاب بھی لکھے ہیں، ایک طویل گفتگو کے بعد لکھتے ہیں، امامیہ کے مذہب میں وہی بارہویں امام ہیں اور آخری امام ہیں ۔

حوالہ نمبر۸:

خیر الدین الزرکلی (تاریخ وفات ۱۳۹۶ھ) نے اپنی کتاب" الاعلام" میں امام المہدی المنتظر (علیہ السلام) کے حالات میں لکھا ہے وہ "محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام الخالص بن علی الہادی، ابو القاسم علیہ السلام ہیں، بارہ آئمہ میں آخری ہیں، یہ امامیہ کا مذہب ہے، وہ سامراءمیں پیدا ہوئے جس وقت ان کے والد کی وفات ہوئی تو اس وقت ان کی عمر پانچ سال تھی، ان کی ولادت کی تاریخ بارے کہا گیا ہے کہ وہ ۱۵شعبان کی رات ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی غیبت ۲۶۵ھ میں ہوئی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خیر الدین کے بیان پر تبصرہ

غیبت صغریٰ کی ابتداء۲۶۰ھ سے ہے، اس پر تمام شیعہ امامیہ کا اتفاق ہے اور جس کسی نے غیبت کی تاریخ لکھی ہے جہاں تک ہماری معلومات ہیں، سب نے اسی تاریخ کا بتایا ہے شاید جو کچھ" الاعلام" میں غیبت کے شروع ہونے بارے بیان کیا گیا ہے یہ چھاپنے یا کتابت میں غلطی ہوگئی کیونکہ الزرکلی نے غیبت کی تاریخ درج نہیں کی، عدد کے غلط لکھے جانے کا امکان موجود ہے ۲۶۰ کو ۲۶۵ لکھ دیا ہو۔

ہم نے یہ علماءاہل سنت کے اعترافات سے نمونہ کے چند اقوال اس جگہ بیان کئے ہیں ، ان کے سب اقوال کو اس مختصر کتابچہ میں بیان کرنے کی گنجائش نہ ہے، تفصیلات کےلئے دیکھیں "المہدی المنتظر فی الفکر الاسلامی"۔

۲۔ بارہویں امام(علیہ السلام) کے نسب اور آپ(علیہ السلام) کے نام بارے

جو بھی اہل سنت کی کتابوں میں موجود احادیث کا غور سے جائزہ لے گا وہ اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے نسب اور نام بارے سب کا اتفاق ہے ایسی احادیث کثرت کے ساتھ ساتھ جس حقیقت کو تاکید کے ساتھ بیان کر رہی ہیں یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کا نسب رسول اللہ سے جا ملتا ہے اور یہ کہ آپ اہل البیت علیہ السلام سے ہیں، بارہ اماموں سے ہیں، بارہ معصوم آئمہ علیہ السلام کے آخری ہیں اور وہ حضرت محمد بن الحسن العسکری علیہ السلامبن علی الہادی علیہ السلام بن محمد الجواد علیہ السلام بن علی الرضعلیہ السلام، بن موسیٰ الکاظم علیہ السلام بن جعفر الصادق علیہ السلامبن محمد الباقرعلیہ السلام بن علی زین العابدین علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام بن فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ و بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔اور ان کا لقب المہدی علیہ السلام ، المنتظر ہے اور یہ بات اس عقیدہ سے ملتی ہے جو شیعہ امامیہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے لکھتے ہیں، اس بارے نمونہ کے طورپر چند روایات ملاحظہ ہوں۔

المہدی (علیہ السلام) کنانی ہیں ،ہاشمی ہیں

جناب قتادہ سے روایت ہے، وہ کہتاہے میں نے سعید بن المسےب سے سوال کیا کیا المہدی (علیہ السلام) برحق ہیں ؟۔

سعید: جی ہاں!برحق ہیں۔

قتادہ: وہ کن کی نسل سے ہیں؟۔

سعید: کنانہ قبیلہ سے ہیں۔

قتادہ: کنانہ قبیلہ کی کون سی شاخ سے ان کا تعلق ہے؟

سعید: قریش سے۔

قتادہ: قریش کی کون سی شاخ سے ہیں؟

سعید: بنی ہاشم سے ہیں

(بحوالہ عقد الداردالباب الاول ص۲۴،۴۴، مستدرک الحاکم ج۴ص۵۵۳، مجمع الزوائد ج۷ص۱۱۵)

اس روایت کے مطابق المہدی، کنانی، قرشی، ہاشمی ہیں اور ان کے القاب میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ہر ہاشمی قرشی ہوتا ہے اور ہر قرشی کنانہ سے ہے،کیونکہ قریش سے مراد النضر بن کنانہ ہیں، اس پر تمام علماءانساب کا اتفاق ہے۔

المہدی (علیہ السلام) عبدالمطلب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں

ابن ماجہ نے انس بن مالک سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "ہم عبدالمطلب علیہ السلام کی اولاد جنتیوں کے سردار ہیں، میں، حمزہعلیہ السلام، علی علیہ السلام، جعفر علیہ السلام ، حسن علیہ السلام ، حسین علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام"۔

(بحوالہ السنن ابن ماجہ ج۲ص۱۳۶۸،حدیث نمبر۴۰۸۷، باب خروج المہدی علیہ السلام ، مستدرک الحاکم ج۳ص۲۱۱، جمع الجوامع للسیوطی ج۱ ص۸۵۱)

اس روایت کے مطابق حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ، حضرت عبدالمطلب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں ۔

المہدی (علیہ السلام) ابوطالب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں

سیف بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتا ہے، میں، ابو جعفر المنصور کے پاس تھا اس نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے مجھ سے کہا اے سیف بن عمیرہ "یہ بات حتمی ہے کہ آسمان سے ابو طالب علیہ السلام کی اولاد سے ایک مرد کے نام کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نداءآئے گی۔
سیف: میں آپ پر قربان جاؤں اے امیرالمومنین !کیا آپ اس بات کی روایت کرتے ہیں؟
ابو جعفر منصور:جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کیونکہ میرے ان کانوں نے یہ خبر سنی ہے۔
سیف: اے امیرالمومنین !میں نے تو اس سے پہلے اس قسم کی حدیث کہیں نہیں سنی ۔
ابو جعفر منصور: اے سیف! یہ بات برحق ہے اور سچ ہے اور جب یہ نداءآئے گی تو ہم سب سے پہلے ہوں گے جو اس پر لبیک کہیں گے، بہر حال یہ نداءہمارے چچا کی اولاد سے ایک مرد کے نام کی ہوگی۔
سیف: وہ مرد، اولاد فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے ہوگا؟
منصور: جی ہاں!اے سیف، اگر میں نے یہ بات ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے نہ سنی ہوتی اور انہوں نے میرے لئے یہ بیان نہ کیا ہوتا، تو ان کے علاوہ اگر روئے زمین کے سارے لوگ مل کربھی اس حدیث کی روایت کرتے تو میں اسے قبول نہ کرتا لیکن اس حدیث کو بیان کرنے والے محمد بن علی علیہ السلام ہیں (اسے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے)
(بحوالہ عقد الدررللمقدسی الشافعی الباب نمبر۴ ص۹۴۱، ۰۵۱)
یہ روایت تاکید کررہی ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت ابو طالب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں ۔
حضرت مہدی (علیہ السلام) اہل البیتعلیہ السلام سے ہیں
ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”قیامت بپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے “ اس کے بعد آپ نے فرمایا ”اس حال میں میری عترت اور میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک مرد خروج کرے گا وہ زمین کو عدالت اور انصاف سے بھر دے گا جس طرح زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی “۔
(بحوالہ مسند احمد: ج۳ص۴۲۴ حدیث ۰۲۹۰۱، مسند ابی یعلی ج۲ص۴۷۲حدیث نمبر ۷۸۹، المستدرک ج۴ص۷۷۵، عقد الدرر باب ۱ موارد الظمان ۴۶۴ حدیث نمبر ۹۷۸۱، ۰۸۸۱، مقدمہ ابن خلدون ص۰۵۲فصل ۳۵، جمع الجوامع ج۱ص۹۰۲، کنزالعمال ج۴۱ ص۱۷۲ حدیث ۱۹۶۸۳، ینابیع المودة ۴۳۳باب۳۷)
اسی طرح کی روایت عبداللہ ابن عباس نے حضرت نبی اکرم سے نقل کی ہے ، ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک مرد حکومت کرے گا اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا“۔
(حوالہ جات: مسند البزاز ج۱ص۲۸۱، مسند احمد: ۱۶۷۳، سنن الترمذی ج۴ص۵۰۵ باب نمبر۲۵، حدیث نمبر۰۳۲۲، المعجم الکبیر ج۰۱ ص۵۳۱ حدیث ۱۲۲۰۱، تاریخ بغداد ج۴ ص۸۸۳، عقد الدرر: ۹۳باب۳، مطالب السؤول :ج۲ص۱۸، السیان فی اخبار صاحب الزمان ص۱۹ تالیف محمد النوفلی القرشی الکنجی الشافعی، فرائد السمطین ج۲ص۷۲۳ حدیث نمبر۶۷۵ الدرالمنشور ج۶ص۸۵، جمع الجوامع ج۱ص۹۰۳، کنزالعمال ج۴۱ص۱۷۴، حدیث نمبر ۲۹۶۸۳، برہان المتقی ج۹۰ باب نمبر۲ حدیث ۴)
حضرت علی (علیہ السلام) نے نبی اکرم سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
”مہدی (علیہ السلام) ہم اہل البیت علیہ السلام سے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے واسطے تمام معاملات کو ایک رات میندرست کر دے گا“۔
(حوالہ جات کے لئے دیکھیں ابن ابی شیبہ ج۸ص۶۷۸ حدیث نمبر ۰۹۱ وفتن ابن حماد: ومسند احمد:ج۱ص۸۴ وتاریخ البخاری ج۱ص۳۱۷، حدیث ۴۹۹، وسنن ابن ماجة:ج۲ ص۷۶۳۱، باب ۴۳حدیث ۵۸۰۴، و مسند ابو یعلی: ج۱ ص۹۵۳حدیث ۵۶۴ وحلیة الاولیائ: ج۳ ص۷۷۱ والکامل لابن عدی:ج۷ ص۲۴۶۳، والفردوس: ج۴ ص۲۲۲ حدیث نمبر۹۱۶۶ والبیان فی اخبار صاحب الزمان ۰۱۱ للکنجی الشافعی وعقد الدرر: ۱۸۳باب ۶ والعلل المتناہیة ج۲ ص۶۵۸۲ حدیث ۲۳۴۱ وفرائد السمطین: ج۲ ص۱۳۳ حدیث ۳۸۵، ومیزان الاعتدال ج۴ ص۹۵۳ حدیث ۴۴۴۹، ومقدمة ابن خلدون ج۱ ص۶۹۳باب ۳۵ وتہذیب التہذیب ج۱۱ ص۲۵۱حدیث ۴۹۲، وعرف السیوطی الحاوی: ج۲ ص۳۱۲ والدر المنثورج۶ ص۸۵ وجمع الجوامع ج۱ ص۹۴۴ والجامع الصغیر ج۲ص۲۷۶، حدیث نمبر ۳۴۲۹ وصواعق ابن حجر ص۳۶۱ باب ۱۱۵ فصل ۱ وکنزالعمال ج۴۱ ص۴۶۲، حدیث ۴۶۶۸۳، وبرہان المتقی ج۷۸ باب ۱ حدیث ۳۴ ومن ص۹۸، باب ۲، حدیث ۱، ومرقاة المفاتیح ج۹ ص۹۴۳، مع اختلاف یسیر وفیض القدیر ج۶ ص۸۷۲، حدیث ۳۴۲۹)

مہدی (علیہ السلام) رسول اللہ کی اولاد سے
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

” زمانہ کے آخر میں میری اولادسے ایک مرد خروج کرے گا اس کا نام میرے نام جیسا ہو گا اور اس کی کنیت میری کنیت جیسی ہو گی، وہ زمین کو عدالت سے بھر دے گا(آباد کر دے گا) جس طرح زمین ظلم سے بھر چکی ہوگی (ویران ہو چکی ہوگی) بس وہی شخص ہی مہدی (علیہ السلام)ہیں“۔
(حوالہ کے لئے دیکھیں تذکرة الخواص ،ص۳۶۳،عقدالدرر ۳۴باب امنہاج السنہ: ابن تیمیہ ج۴ ص۷۸،۶۸)

مہدی (علیہ السلام) فاطمہ(سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے
نبی اکرم کی زوجہ جناب ام سلمہعلیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ!
”مہدی (علیہ السلام) کا وجود برحق ہے اور وہ فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہو گا“۔
(حوالہ: تاریخ البخاری ج۳ص۴۶۳، المعجم الکبیر ج۲۳ص۷۶۲، حدیث۶۶۵، مستدرک الحاکم ج۴ص۷۷۵)
۲۔جناب ام سلمہ علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایاکہ
”مہدی علیہ السلام میری عترت سے ہوگا اور وہ فاطمہ علیہ السلامکی اولاد سے ہی ہوگا“۔
(حوالہ کے لئے دیکھیں: سنن ابی داؤد ۴۰۱/۴،ح ۴۸۲۴ وسنن ابن ماجة:۸۶۳۱/۲، باب۴۳ح۶۸۰۴،والفردوس: ۷۹۴/۴حدیث نمبر ۳۴۹۶ومصابیح البغوی:۲۹۴/۳ باب۳حدیث نمبر ۱۱۲۴وجامع الاصول:۳۴۳/۵،ومطالب السؤل: ۸وعقد الدرر: ۶۳ باب۱ ومیزان الاعتدال: ۷۸/۲ومشکاة المصابیح:۴۲/۳فصل ۲حدیث ۳۵۴۵، وتحفة الاشراف: ۸/۳۱حدیث ۳۵۱۸۱ والجامع الصغیر:۲۸۶/۲حدیث ۱۴۲۹والدر المنشور:۸۵/۶ وجمع الجوامع: ۹۴۴/۱وصواعق ابن حجر:۱۴۱باب۱۱،فصل ۱و،کنزالعمال:۳۶۲/۴۱ حدیث ۲۶۶۸۳ ومرقاة المفاتیح:۰۵۳/۹ واسعاف الراغبین:۵۴۱وفیض القدیر:۷۷۲/۶حدیث ۱۴۲۹، والتاج الجامع للاصول: ۳۴۳/۵)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت حسین (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں
جناب حذیفہ بن الیمانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے ہم سے خطاب فرمایا اور رسول اللہ نے ہمارے لئے ان حالات کو بیان کیا جو مستقبل میں ہونے والے تھے پھر آپ نے فرمایا ”اگر دنیا کے خاتمہ سے فقط ایک دن باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ اس دن میں میری اولاد سے ایک مردکو مبعوث کرے گا جس کا نام میرانام ہوگا“ بس سلمان الفارسی نے عرض کیا: یارسول اللہ !آپ کی کونسی اولاد سے ہوگا ؟
رسول اللہ: میرے اس فرزند سے ہوگا،اور آپ نے قریب بیٹھے اپنے بیٹے حسین علیہ السلام پر ہاتھ مار کر فرمایا: کہ میرے اس بیٹے سے ہوگا ۔
حوالہ:المنار المنیف لابن القیم :۸۴۱،۹۲۳ فصل۰۵، عن الطبرانی فی الاوسط، عقد الدرر:۵۴ من الباب الاول وفیہ: اخرجہ الحافظ ابونعیم فی صفة المہدی ،ذخائر العقبیٰ، المحب الطبری: ۶۳۱ وفیہ :فیحمل ماورد مطلقاً فیما تقدم علی ہذاالمقید، فرائد السمطین ۵۲۳،۵۷۵/۲ باب ۱۶، القول المختصر لابن حجر۷۳/۷باب ۱،فرائد فوائد الفکر:۲باب۱، السیرة الحلبیة: ۳۹۱/۱، ینابیع المودة: ۳۶/۳باب ۴۹، وہناک احادیث اخری بہذا الخصوص فی مقتل الامام الحسین علیہ السلام للخوارزمی الحنفی: ۶۹۱/۱،وفرائدالسمطین :۰۱۳/۲-۵۱۳الاحادیث ۱۶۵،۹۶۵، وینابیع المودة: ۲۱۲/۰۷۱/۳باب ۳۹وباب ۴۹)

اللہ کا انتخاب
ابی سعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ مریض ہو گئے اور اس بیماری میں آپ پر نقاہت طاری ہوگئی آپ کے پاس جناب فاطمہ(سلام اللہ علیہا) عیادت کے لئے تشریف لے آئیں، تو اس وقت میں رسول اللہکی دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا پس جب جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہا)نے رسول اللہ کی حالت دیکھی اور آپ کی کمزوری کا آپ کو احساس ہوا ،تو جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہا) بے اختیار رو دیں اور آپعلیہ السلام کے آنسو جاری ہو گئے، تو اس وقت رسول اللہ نے فرمایا” اے فاطمہ علیہ السلام ! آپعلیہ السلام کو کون سی بات رلا رہی ہے؟ کیا آپعلیہ السلام کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر آگہی کے لئے نظر ڈالی اور اس پوری زمین سے آپ کے بابا کو چن لیا اور انہیں نبی مبعوث کیا، پھر زمین پر نظر ڈالی اور اس سے تیرے شوہر کا انتخاب کرلیا، پھر مجھے وحی کردی اور میں نے تیرا نکاح ان سے کردیا اور انہیں میںنے اپنا وصی بنا دیا،کیا آپ علیہ السلام اس بات سے باخبر نہیں کہ اللہ کی کرامت آپ علیہ السلام پر ہے، یہ کہ تیرے بابا نے ایسے شخص سے تیرا رشتہ جوڑدیا جو ان سب میں علم کے لحاظ سے زیادہ ہیں، حلم و حوصلہ مندی میں سب سے زیادہ ہیں اور صلح و سلامتی قائم کرنے میں سب سے آگے، ہیں فاطمہ(سلام اللہ علیہا)یہ بات سن کر مسکرائیں اور خوش ہو گئیں۔رسول اللہ نے آپ کو مزید خیر اور فضیلت کی خبردی، تمام وہ فضیلتیں جو اللہ تعالیٰ نے محمدوآل محمد کو عطا فرمائیںہیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول اللہ :اے فاطمہ(سلام اللہ علیہا)! علی(علیہ السلام) کے لئے آٹھ منقبتیں ہیں، اللہ پر ایمان، اللہ کے رسولوں پر ایمان، حکمت و دانائی، تیری جیسی زوجہ ان کے واسطے، دو سبطین حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ان کے واسطے، امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ان کی خاصیت۔
اے فاطمہ(سلام اللہ علیہا) : ہم اہل بیت علیہ السلام جو ہیں ہمیں چھ فضیلتیں عطاءہوئی ہیں اولین اور آخرین میں یہ فضیلتیں اور خوبیاں کسی کو نصیب نہ ہوئیں۔ نہ پہلے والوں نے ان کو پایا نہ بعد میں کوئی ایک بھی فضیلت ان میں سے پائے گا ہمارا نبی خیر الانبیاءاور وہ آپ علیہ السلام کے باپ ہیں ، ہمارا وصی خیر الاوصیاءعلیہ السلام اور وہ آپ علیہ السلام کے شوہر ہیں، ہمارا شہید خیر الشہداءعلیہ السلام اوروہ تیرے باپ کے چچا حمزہ(علیہ السلام) ہیں، اس امت کے سبطین ہم سے ہیں اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور اس امت کے مہدی(علیہ السلام) ہم سے ہیں جن کے پیچھے عیسیٰ(علیہ السلام) نماز ادا کریں گے، پھرحضرت امام حسین(علیہ السلام) کے کاندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا! اس کی اولاد سے اس امت کے مہدی (علیہ السلام)ہوں گے -(حوالہ کے لئے: البیان ص۱۲۰، باب الفصول المہمہ ص۲۸۶، دارالاضواء،فصل نمبر ۲۱ ینابیع المودة ص۴۹۰، ۴۹۳، باب نمبر۹۴ تھوڑے سے اختلاف سے)

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی والدہ کا نام
اور آپ(علیہ السلام) کا حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی اولاد سے ہونا
مشہور اہل لغت مفسر ابن خشاب سے بیان ہوا ہے، وہ کہتا ہے: مجھے ابوالقاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ الکاظم نے اپنے باباسے یہ بات نقل فرمائی اور اپنے دادا سے بھی اسی بات کو نقل کیا کہ میرے سردار جعفر بن محمد(علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا”الخلف الصالح میری اولادسے ہیں اور وہ ہی مہدی(علیہ السلام) ہیں، ان کا نام محمد ہے، ان کی کنیت ابوالقاسم علیہ السلام ہے ،وہ آخری زمانہ میں خروج فرمائینگے “۔ انکی والدہ کو نرجس(سلام اللہ علیہا) کہا جاتا ہوگا، انکے سر پر ایک بادل ہوگا جو انہیں سورج کی گرمی سے محفوظ رکھے گا، وہ بادل اس جانب جائےگا جس طرف وہ تشریف لے جائیں گے اور اس بادل سے مسلسل یہ اعلان ہوتا جائے گا اور وہ فصیح اور واضح زبان میں کہہ رہا ہو گا لوگو!یہ مہدی(علیہ السلام) ہیں تم سب لوگ ان کی پیروی کرو“۔
(بحوالہ ینابیع المودة ص۴۹۱ حافظ ابونعیم الاصفہانی کی کتاب الاربعین سے اس بات کو نقل کیاہے)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت امام رضا (علیہ السلام)کی اولاد سے
جناب حسن بن خالد سے روایت ہے، وہ کہتا ہے مجھ سے حضرت علی بن موسیٰ الرضا(علیہ السلام) نے فرمایا! ”اس کا کوئی دین نہیں ہے جو گناہوں سے خود کونہیں بچاتا تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ کرامت والا وہی ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہوگا“۔
یعنی تم میں سے جو سب سے زیادہ تقویٰ کے بارے آگاہ ہو اور تقویٰ پر عمل کرتا ہو پھر آپعلیہ السلام نے فرمایا ”میری اولاد سے چوتھے جو کہ سیدة الاماء(کنیزوں کی سردار)کے سردار کے بیٹے ہوں گے ان ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین کو ظلم اور جور سے پاک و طاہر کردے گا(حوالہ :ینابیع المودة ص۴۸۹،۴۴۸کتاب فرائدالسمطین سے نقل کیاہے)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے والد کانام اور ان کا حلیہ مبارک
الرویانی، الطبرانی اور ان کے علاوہ دوسرے مورخین اور محدثین نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ رسول اللہ کا فرمان ہے”مہدی(علیہ السلام) میری اولاد سے ہیں ،ان کا چہرہ دمکتے چمکتے ستارے کی مانند ہوگا، ان کا رنگ عربی ہوگا، ان کا قدوقامت اسرائیلی مردوں جیسا طویل ہوگا، وہ زمین کو عدالت کے نفاذ سے آباد کردیں گے جس طرح زمین ظلم وجور کے نظام سے ویران و برباد ہو چکی ہوگی، زمین اور آسمان والے ان کی زمین پر قائم خلافت اور حکومت سے خوش ہوں گے -

حلیہ مبارک بارے مزید بیان
آپعلیہ السلام کے حلیہ مبارک کے متعلق مزید اس طرح بیان ہوا ہے، آپ جوان ہوں گے، آپ علیہ السلام کی دونوں آنکھیں سرمئی رنگ کی ہوں گی، آپ علیہ السلام کے دونوں جاحب باریک ہوں گے، آپ علیہ السلام کی ناک مبارک اوپر اٹھی طویل ہوگی گھنی داڑھی ہوگی، آپ علیہ السلام کے دائیں رخسار پر خال (تل)ہوگا۔
شیخ قطب الغوث، میرے سردار جناب مح ٍ الدین ابن العزبی نے اپنی کتاب الفتوحات میں لکھا ہے یہ بات جان لو کہ حضرت

امام مہدی(علیہ السلام) کا خروج یقینی ہے لیکن وہ خروج نہیں کریں گے یہاں تک کہ زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، تب وہ آئیں گے اور زمین کو عدالت اور انصاف کے نفاذ سے بھر دیں گے، وہ رسول اللہ کی عترت سے ہیں فاطمہ(سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے ہیں، ان کے جد امجد حسین بن علی بن ابی طالب(علیہ السلام) ہیں اوران کے والد امام الحسن العسکری علیہ السلام بن الامام علی النقی علیہ السلام ہیں، وہ الامام محمد التقی بن الامام علی رضعلیہ السلام بن الامام موسیٰ الکاظم علیہ السلام ابن الامام جعفر الصادقعلیہ السلام ابن الامام محمد الباقرعلیہ السلامبن الامام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، ان کانام رسول اللہ کا نام ہے، رکن اور مقام کے درمیان مسلمان ان کے ہاتھ پربیعت کریں گے، خلقت میں رسول اللہ سے شباہت رکھتے ہوں گے اخلاق بھی رسول اللہوالا ہوگا، تمام انسانوں میں کوفہ والے زیادہ سعادت مند اور خوش قسمت ہوں گے ،مال کو مساوی تقسیم کریں گے،خضر آپ علیہ السلام کے آگے آگے چلیں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اوصاف

حضرت ولی العصر(علیہ السلام) حجت علیہ السلامخدا صاحب الزمان علیہ السلام کا حلیہ مبارک

ہمارے اس مقالے کا عنوان ہے ”جمال یار“ یہ مقالہ جوادجعفری نے تحریر کیا ہے یہ سہ ماہ جریدے ”انتظار“ کے دوسرے سال کے پانچویں شمارے میں قم المقدسہ ایران سے شائع ہوا ہے یہ مضمون حضرت امام زمانہ(علیہ السلام)کی معرفت کے حوالے سے ہے اور ہر زمانے کے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنا اس زمانے کے لوگوں پر واجب ہے یہ معرفت امام زمانہ(علیہ السلام) کا مسئلہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت نبی کریم نے اپنی آغاز رسالت ہی میں اپنی امت سے کہہ دیاتھا کہ ”جس شخص نے اپنے زمانے کے امام علیہ السلامکی معرفت حاصل نہ کی وہ جہالت اور کفر کی موت مر گیا“۔

حضرت پیغمبر اور ان کے بعد ان کے جانشین آئمہ طاہرین علیہ السلام نے لوگوں کے عقل و فہم اور شعور کو سامنے رکھ کر امام زمانہ(علیہ السلام) کی شناخت اور معرفت کے حوالے سے مختلف احادیث ارشاد فرمائیں جو مختلف کتب میں موجود ہیں ان میں عقلی دلائل بھی موجود ہیں، قرآنی استدلال بھی ہیں اور روایات بھی ہیں.... سابقہ انبیاءعلیہ السلام کے حوالے بھی ہیں.... البتہ ان میں سے ہر شخص اپنے علم اور شعور و آگاہی کے ذریعے ہی اپنے ظرف کے مطابق اخذ کرتا ہے.... بہر حال امام زمانہ(علیہ السلام) کی معرفت ہر حال میں معاشرے کے تمام طبقات پر لازم اور واجب ہے، حضرت نبی اکرم اور آئمہ معصومین علیہ السلام نے معاشرے کے تمام طبقوں کو مدنظر رکھ کر احادیث بیان فرمائی ہیں اور یہ سادہ سے سادہ اور دقیق سے دقیق نہج پر ہر طبقہ کے لئے موجود ہیں۔

زیر نظر مقالہ حضرت امام زمانہ(علیہ السلام) کے حوالے سے ہے اور ظاہر ہے ان کی معرفت اور پہچان ایک خاص اہمیت کی حامل ہے.... اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جتنے امام علیہ السلامرہے، ہر زندہ امام علیہ السلامنے اپنے بعد میں آنے والے امام علیہ السلام کی معرفت کروائی.... اور امام علیہ السلام کی زندگی میں ہی آئندہ امام علیہ السلام کا تعارف ہو جاتا تھا.... لیکن اس وقت جس امام علیہ السلام کی ہم رعیت ہیں، امام زمانہ(علیہ السلام) کی ولادت ہی سے آپعلیہ السلام کا سلسلہ مخفی تھا، کیونکہ یہ آپعلیہ السلام کی حفاظت کے حوالے سے سارااِلٰہی انتظام تھا، لہٰذا ان کی پہچان اور معرفت کروانے کے لئے عہدرسالت ہی سے اس کا اہتمام کیا گیا اور حضوراکرم نے نہ فقط یہ بتایا کہ فلاں میرے بارہویں جانشین ہینم بلکہ اپنے بارہ جانشینوں کے اسماءمبارکہ، ان کے حلیہ ہائے مبارکہ، ان کے خدوخال اور خصوصیات تک کو ذکرکیااور موجودہ امام علیہ السلام کی غیبت کے بارے میں بھی بڑی تفصیل سے بیان کیا اور یہ تذکرے فقط شیعہ کتب میں ہی نہیں غیر شیعہ کتب میں بھی یہ سب کچھ موجود ہے جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں ملاحظہ فرما رہے ہیں.... بلکہ یہ کہنے میں بھی سو فیصدہم حق بجانب ہیں کہ آخری پیغمبراکرم کے آخری وصی علیہ السلامکا تعارف سابقہ آسمانی کتابوں میں اور سابقہ انبیاءعلیہ السلام سے، جو ان کے اوصیاءکے کلمات نقل ہوئے ہیں یا سابقہ امتوں کے جوواقعات نقل ہوئے ہیں، ان میں بھی یہ تذکرے موجود ہیں.... اور ابھی بہت سارے ادیان جو انحرافی شکل میں اس دنیا میں موجود ہیں حتیٰ کہ ہندو ازم ،بدھ مت کو بھی لے لیں، تو ان کے ہاں بھی اےک عالمی مصلح کا تصور موجود ہے اور ہر جہت میں ےہ واضح ہے ....اس مقالے میں ہم حضرت ولی العصر(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف)کے وجود مبارک اور آپ کے خدوخال کے بارے میں جان سکےں گے اور ہم ےہ سب کچھ اس لےے کتابچہ میں دے رہے ہیںتاکہ جو مومنےن انتہائی سادہ قسم کے ہیں اور علمی بحثوں سے ان کا سروکار نہیں ہے وہ بھی اپنے وقت کے امام علیہ السلام کی شخصےت اور وجود مبارک کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں، حضرت امام زمانہ(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف)کی ظاہری پانچ صفات ہمارے مدنظر ہیں جو عام لوگوں کے لےے ہیں، جن کےلئے اپنے زمانے کے امام علیہ السلام کی پہچان کا بہترےن راستہ یہی ہے دوسری بات ےہ

ہے کہ جو عقلی اور نقلی رواےات اور قرآنی دلائل سے کسی بات تک نہیںپہنچ سکتے ان کے لےے ےہ حتمی اور دو ٹوک رائے بھی ہے ۔
اور اہل علم کے لےے بھی اےک جمالےاتی تذکرہ موجود ہے، نیز جو امامت علیہ السلام کے جھوٹے دعوےدار ہیں کہ ان کے دعوؤں کو جھٹلانے کے لےے بھی ےہ دلائل موثر ہیں ۔

مہدویت اےک عنوان و نظرےہ ہی نہیں بلکہ اےک مخصوص شخصےت ہیں
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مہدویت علیہ السلام اےک نظرےہ اور عنوان ہے اور ےہ کسی اےک خاص شخص کے حوالے سے نہیں ہے ....ےہ بیان ان کی بات کی بھی رد ہے کہ مہدی(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف) صرف اےک نظرےہ اور عنوان ہی نہیں ہے بلکہ وہ اےک حقیقی وواقعی شخصےت ہیں ....وہ ایک معنوی اور تصوراتی چےز نہیں بلکہ اےک حقےقی اور واقعی شخصےت کا نام مہدیعلیہ السلام ہے ....نےز عاشقان امام علیہ السلام کے لےے اپنے امام علیہ السلام کے مقدس وجود کو محسوس اور مشاہدہ کرنے کے لےے ےہ اوصاف موثرترےن ذرےعہ ہیں ۔
اس مقالے میں بحث کی جو روش اختیار کی گئی ہے کہ مختلف افراد جو حضرت نبی اکرم اور آئمہ طاہرین (علیہم السلام)کے تشریف لائے تو آپ(علیہم السلام) حضرات نے اپنے اس فرزند کی ایک ہی صفت کو مختلف پیرائے اور لفظوں میں بیان کیا ہے۔
ہم نے اس بحث میں اس حوالے سے ملنے والی تمام روایات کو نقل کیا ہے اگر چہ وہ روایات ایک دوسرے سے مشابہت بھی رکھتی ہیں، مگر تھوڑی سی لفظی تبدیلی کے ساتھ راوی مختلف ہیں.... مفہوم ایک ہی ہے، ایک اور بات یہ ہے کہ بنیادی طورپر مصادر و مدارک و اسفاءکے تمام تفصیلی حوالے مہیا کئے گئے ہیں بالخصوص دوکتب اکمال الدین اور غیبت نعمانی.... ان کے فارسی تراجم کو سامنے رکھ کر اس کا سادہ اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے ، حضرت ولی العصر(علیہ السلام)کے وجود مبارک کے اعضائے مقدسہ کی تعریف و توصیف میں جوچیز کلی طورپر بیان ہوئی ہے وہ پانچ عناوین کے تحت ہے۔
۱۔ حضرت امام زمانہ (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف) کن کی شبیہ ہیں۔
۲۔ حضرت حجت(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف) خدا کا حسن و جمال ۔
۳۔ حضرت صاحب الزمان (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف)کا سن مبارک۔
۴۔ حضرت ولی العصر(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف)کاقدو قامت ۔
۵۔ حضرت بقیة اللہ(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف) کے رخسار مبارک۔
اب ہم ان تمام عناوین پر فرداًفرداً روایات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
عربی میں تو ایک بات کئی کئی پیرائے سے بیان ہوئی ہے اس کے مقابلے میں اردو زبان کا دامن تنگ نظر آنے لگتا ہے کیونکہ عربی ادب کی فصاحب کے سامنے.... اردو ادب میں ہمیں محدود الفاظ ہی ملیں گے، یہاں ہم وہ مشترکہ باتیں بیان کریں گے جو تمام روایات میں ذکرہوئی ہیں اور اپنے معزز قارئین کے استفادہ کے لئے تمام حوالوں کو تحریر کررہے ہیں تاکہ وہ حسب ضرورت ان کتابوں سے رجوع کرکے مزید تفصیلات جان سکیں

مہدویت نامہ

حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر مینحصہ دوم

حضرت امام زمانہ(عج) کن کی شبیہ ہیں

سب سے زیادہ روایات میں یہ تحریر ہے کہ حضرت قائم آل محمد(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف) گفتارو کردار، شکل و صورت میں حسن و جمال میں حضرت نبی کریم سے شباہت رکھتے ہیں اور خود پیغمبراکرم نے بارہا فرمایا کہ ”مہدی(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشرےف) سب سے زیادہ میرے مشابہ ہوں گے“ اور آپعلیہ السلام کی گفتگو کرنے کا انداز.... آپعلیہ السلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے چلنے کا انداز.... آپعلیہ السلام کی نشست و برخاست کا پیرایہ.... لوگوں سے رابطہ رکھنے کے اطوار.... آپعلیہ السلام کے لباس پہننے کا طریقہ.... سب باتوں میں آپ علیہ السلام آنحضرت کی مشابہت لئے ہوئے ہیں۔

بعض روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت نبی اکرم نے فرمایا کہ مہدی(علیہ السلام)میری اور موسیٰعلیہ السلام بن عمران علیہ السلامکی شباہت ہیں اور بعض روایات میں یہ فرمایا گیا کہ آپعلیہ السلام حضرت امام حسن عسکری(علیہ السلام)کے ساتھ زیادہ شباہت رکھتے ہیں اور بعض روایات میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرت حجت حق.... اخلاق، ہیبت، رعب و دبدبہ میں حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) کے مشابہ ہیں۔

بہرحال اس سلسلے میں روایات بہت ساری ہیں ان میں سب سے زیادہ آپعلیہ السلام کی حضرت رسول اللہ سے شباہت کا تذکرہ ہے باقی تمام انبیاءعلیہ السلام کی مختلف صفات کی جھلک بھی آپ علیہ السلام میں موجود ہوگی۔اس جگہ ہم یہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں جو یہ ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام مختلف ہستیوں سے شباہت رکھتے ہوں گے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری ہستیاں کسی نہ کسی حوالے سے حضور اکرم سے مشابہت رکھتی تھیں اور حضرت امام مہدیعلیہ السلام کلی طور پر رسول اللہسے مشابہت رکھتے ہوں گے تو اس حوالے سے ہر وہ پیغمبر یا امام جن کی رسول اللہ سے شباہت ہے آپ ان کے بھی مشابہ ہوئے۔

حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام)کا حسن و جمال

حسن و جمال کے حوالے سے روایات میں بہت زیادہ ذکر اور مختلف پہلوؤں سے بیان ہوا ہے، اس کو ہم ترتیب وار بیان کررہے ہیں، جب حسن محبوب کا تذکرہ چھڑ جائے تو اس کے قرب، وصل میں تمام تر تفصیلات بھی کوتاہ نظرآتی ہیں اور چاہنے والے کی تشنگی بدستور رہتی ہے، روایات میں لفظی تذکرہ کچھ یوں ہے کہ

حضرت ولی العصر(علیہ السلام) کا چہرہ اقدس انتہائی خوبصورت ہے.... اب تشبیہ واستعارات کی کمند تو انسانی فکر وہاں ڈالے گی جو حدعقل میں سما سکے اور جہاں ذہن و شعور پر حسن امام علیہ السلامکے جلوہ سے سکتہ چھا جائے، سکوت دم توڑ دے وہاں لفظوں کی تلاش میں سرگرداں ہو کر قلم بھی اس حسن حقیقی میں محو ہو جائے گا....

آپ علیہ السلام کا چہرہ اقدس نور کی مانندہے.... اب اس نور کی مانند کا مفہوم تو وہی سمجھے جو نور آشنا ہو اور اسکی نورانی ماحول پر نظر ہو.... تو جہاں تشبیہ و استعارہ سمجھنے سے بھی عقل انسانی قاصر ہو تو وہاں حسن امام علیہ السلامکےلئے کون سا کلیہ اختیار کیاجائے، اب اس میں آپ یقینا ایک تصور ہی میں گھوم پھر کر واپس لوٹ آئیں گے،

روایات میں ”نورس جوان“ کا لفظ لکھا گیا ہے، نیز یہ کہ آپعلیہ السلام کے وجود اقدس سے خوشبو پھوٹ پھوٹ کر بکھرتی ہے، اب موسم بہار جس کے وجود کی خیرات بن کر چار سو پھیل جائے، اسکے لئے خوشبو کا تصور ہمارے اپنے ہاں پائی جانے والی خوشبو ہی تصور کی جائے گی، جو کُن ±تُ کنزاًکے راز کے مظہر ہوں ان کی خوشبو کیا ہو گی ؟۔

آپ علیہ السلام کے پر ہیبت چہرہ اقدس کے بارے میں ہے کہ رعب ودبدبہ والا حسین چہرہ رکھتے ہیں جو جلال و جمال الٰہی کے رکھنے کے باوجود لوگوں کو مسخر کئے ہوئے ہے اور دیکھنے والے اس جلالت نواز حسن الٰہی میں محوہوجاتے ہیں کیونکہ اس پیکر حسن کے علاوہ اتنادلنواز حسن کہیں ہے ہی نہیں!!!۔

اب روایات میں ہے کہ آپعلیہ السلام چاند کے ٹکڑے ہیں، یہ تو صرف ہمیں سمجھانے اور بتانے کے لئے چاند کی تشبیہ دی گئی ہے، ورنہ چاند جن کے بہلانے کے لئے خلق ہوا ہو، چاند کو اگر ان کی زکوٰة نہیں بلکہ خیرات کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

روایات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ علیہ السلامخود چاند ہیں، اس سے ہمیں یہی تصور مل سکتا ہے کہ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں جس طرح چودہویں کے چاند کی نورانی کرنوں کی بارش سے اندھیرا کافور ہوجاتا ہے آپ علیہ السلام کے وجود مقدس کی برکت سے باطل کے تمام تر اندھیرے بے بس ہیں۔

آپ علیہ السلام کوروشن کوکب دری بھی کہا گیاہے .... اور مثل مشتری کہہ کر پکارا گیا ہے کسی نے کہا کہ شاخ صندل کی مانند حسن کے مالک ہیں، آپ علیہ السلام کو ریحان سے تشبیہ دی گئی ہے، آپ علیہ السلام کے وجود مقدس کے بارے میں ہے کہ حسن کے حوالے سے کوئی ایسا جسم ہے ہی نہیں۔

روایات میں لکھاہے کہ آپعلیہ السلام خوش پوش، پاکیزہ لباس زیب تن کرنے والے ہیں ، آپعلیہ السلام کی شکل وصورت سے بزرگانہ ہیئت ٹپکتی ہے.... آپ علیہ السلامہر ایک پر احسان کرنے والی پاکیزہ ذات ہیں۔

نیز ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام بہشت والوں کے لئے طاؤس ہیں یہاں اس مقالہ کے مولف نے فارسی کے اشعار موقع کی مناسبت سے خوب تحریر کئے ہیں کہ

اگرچہ حُسن فروشاں بہ جلوہ آمده اند
کسی بہ حسن و ملاحت ہ یار مانرسد
ہزار نقش برآید ز فلک صنع ویکی
بہ دل پذیری نقش نگار ما نرسد

یعنی اگر سارے حسن فروش جمع ہو جائیں اور اپنا حسن دکھانے کے لئے آجائیں تو ہمارے محبوب کے حسن و جمال کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، ہزار نقوش اپنی صنعت کو میدان میں لے آئیں لیکن جو ہمارے محبوب میں دلپذیری ہے وہ کسی میں نہیں۔

معزز قارئین! یہ تمام تر حوالے ہمارے اپنے معاشرے میں موجود لوگوں کو سمجھانے کے لئے دیئے گئے ہیں، چونکہ ہماری ذہنی رسائی انہی تک ہے، ورنہ ان کے حسن و جمال کی تعریف انسانی بس میں ہے ہی نہیں، اس دیئے گئے حلیہ مبارک سے ہم اچھی سی اچھی شئے کو آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں صرف اور صرف نسبت ہی کے طورپر پیش کر سکتے ہیں، ورنہ پردہ غیبت میں.... جلالت کانقاب اوڑھ کے (عج).... اک شخص نہیں بلکہ نور کا ایک طور کھڑا ہے۔

حضرت بقیة (علیہ السلام) کا سن مبارک

روایات میں ہے کہ آپعلیہ السلام ایک جوان رعنا نظرآتے ہیں، دیکھنے والا آپعلیہ السلام کو دیکھ کر مبہوت.... محویت میں غرق ہو جاتا ہے، آپ علیہ السلام کی حیات اقدس اگرچہ اس وقت ۱،۰۸۱ برس ہو چکی ہے مگر آپ علیہ السلام ایک مکمل وجیہ جوان لگتے ہیں۔ انشاءاللہ ہم جلد منظر دیکھیں گے جب آپ علیہ السلامکا ظہور پر نور ہوگا اور آپ کے وجود مقدس کی زیارت سے مشرف ہو سکیں گے" انشاءاللہ" بہت ساری روایات میں آپ کی حیات اقدس کی مدت بھی تحریر ہے، بعض نے تیس سال لکھی ہے، بعض نے بتیس سال اور بعض نے چالیس سال سے کم تحریر کی ہے، آپ اپنی حیات مقدس کے آخری وقت تک اسی سن میں لگیں گے، آپ علیہ السلام کے وجود مقدس پر قطعاً بڑھاپے کے آثار نہیں ہیں یعنی آپ علیہ السلام کا ظاہری سراپا مندرجہ بالا روایات کے تحت یہی ہوگا۔

حضرت امام عصر (علیہ السلام) کی قدو قامت

روایات میں ہے کہ آپ علیہ السلام ایک متوسط قد کے جوان ہیں.... نہ دراز ہیں.... نہ کوتاہ قد.... بلکہ معتدل اور درمیانہ قد کے ہیں، آپ(عج) کے وجود مبارک کے بارے میں انبیاءعلیہ السلام کے اجساد مبارکہ کی مثالیں بھی دی گئی ہیں، یہ بہت ساری روایات ملتی ہیں آپ علیہ السلام طاقتور لطیف اندام ہیں، آپ علیہ السلام کی رنگت کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام کا رنگ واضح اور درخشاں ہے، آپ علیہ السلام کے رخسارکا رنگ چمکتے ہوئے ستارے کی مثل ہے، آپ علیہ السلام کے ارغوانی چہرے کے حسن کی ملاحت پہ دنیا انگشت بدنداں ہو جائے گی، آپ علیہ السلام کا رنگ عربوں کی روایتی مثل ہوگا اور مائل بہ سرخی ہے، گندم گوں رنگ پہ سرخ پن حاوی ہے.... سنہرہ پن ظاہر ہو رہا ہے،شب زندہ داری کی وجہ سے چہرہ مبارک پہ زردی ظاہر ہے، آپ علیہ السلام کا سر اقدس خوبصورت اور گول ہے اور اس میں ایک خاص نشانی ہے جس سے وہی آگاہ ہیں جو زیارت سے بہرہ ور ہیں.... باقی لغت کے قیافوں میں سرگرداں ہیں، آپ علیہ السلام کے سراقدس حضرت نبی اکرم کے سر اقدس جیسا ہے یعنی بڑا اور گول ہے۔

آپ(علیہ السلام) کے سر اقدس کے موئے مبارک

یہ کاکل مشکیں کہ شب قدر ہو قرباں
زلفوں کے خم و پیچ کے معراج کی راہیں
(صفدرحسین ڈوگر)

آپ علیہ السلام کے موئے مبارکہ انتہائی جاذت نظر اور خوب صورت ہیں، نیز شانوں تک ہیں اور آپ علیہ السلام کے موئے مبارکہ، سیاہ رنگ، مگر سرخی مائل ہیں اور آپ (عج) کی زلفیں کندھوں کی طرف کانوں تک ہیں، نیز یہ بھی روایات میں ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے موئے مبارکہ کچھ کچھ گھنگھریالے بھی ہیں، آپ علیہ السلام کے سرمقدس میں گیسو ہیں، ایک روایت میں دوگیسوؤں کا تذکرہ ہے، سرائیگی زبان میں جنہیں "لٹیں" کہا جاتا ہے.... یہ دو گیسوؤں والی روایات بہت زیادہ ہیں.... نیز آپ علیہ السلام کے سرمقدس میں مانگ ہے اور ایسی مانگ ہے جیسی دو "واؤ" کے درمیان الف ہوتی ہے، چونکہ آپ علیہ السلام کی شباہت حضرت رسول اکرم سے ہے، اس لئے آنحضرت کے گیسو مبارک بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسی طرح ذکر ہوئے ہیں۔

حضرت امام زمانہ (علیہ السلام) کا چہرہ مبارک
آپ علیہ السلام کے رخساروں پر گوشت کم ہے اور بڑے لطیف و گداز ہیں، آپ علیہ السلام کے رخسار مبارک پہ خال ایسے ہیں جیسے مشک کا دانہ عنبر پر موجود ہو.... سبحان اللہ.... مولا علیہ السلاماپنے ظہور کے وقت ہمیں زیارت سے نوازیں اور اس قابل بنا دیں کہ دیدار کے قابل ہو سکیں، اس خال کے سلسلے میں بہت ساری روایات ہیں اور ہر راوی نے خال اقدس کی مثال اپنی شعوری انتہاءکے مطابق بیان کی ہے، بعض راویوں نے اسے کوکب دری کہا ہے، بعضوں نے مشک کا دانہ جیسے چاندی پر نظر آئے، ہر شخص نے اپنی معرفت کے مطابق ذہنی رسائی تک تشبیہ دی ہے، آپ علیہ السلام کی پیشانی مبارک پر دونوں آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان نمایاں ہے۔آپ علیہ السلام کے خال مبارک کی درخشندگی دلکش واضح اور دیدہ زیب ہے۔

اے آفتاب آئینہ دار جمال تو
مشک سیاہ مجمرہ گردان خال تو
آپ علیہ السلام کی پیشانی واضح، کھلی بلند اور روشن ہے، لطیف اور چمکتی ہوئی پیشانی اور کنپٹیاں مبارک واضح اور درخشندہ ہیں، آپ علیہ السلام کی پیشانی کے اوپر کچھ بال عنقا ہیں، پیشانی کے موئے مبارکہ کو
دائیں بائیں کر رکھا ہے اور وہ گیسو بن کر کانوں تک آویزاں ہیں۔

حضرت حجت خدا علیہ السلام کے ابرو مبارک
ابروہیں کہ قوسین شب قدر کھلے ہیں
آپ علیہ السلام کے ابرومبارک، بلند اور کمان دار ہیں اتنے ہوئے کشادہ اور برجستہ ہیں دونوں ابرومبارک ایک دوسرے کے قریب ہیں، درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں ہے۔

حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام)کی چشم ہائے مبارکہ
آپ علیہ السلام کی چشمہائے مبارکہ سیاہ ہیں، چمکدار ہیں، اٹھی ہوئی کشادہ اور شفاف ہیں، جذابیت رکھنے والی ہیں، ان میں درخشندگی ہے، آپ علیہ السلام کی چشمہائے مبارکہ باہر کی طرف اٹھی ہوئی نہیں ہیں، بلکہ معمولی سی اندر کی طرف ہیں، یہی کیفیت حضرت نبی اکرم کی چشمہائے مبارکہ کی بھی کتب میں درج ہیں ۔

حضرت ولی العصر(علیہ السلام)کی بینی مبارک
آپ علیہ السلام کی بینی مبارک لمبی باریک و لطیف اور بلند ہے۔

حضرت صاحب العصر(علیہ السلام) کا دہن اقدس اور لب ہائے مبارکہ
آپ علیہ السلام کا دہن مبارک نہ چھوٹا ہے اور نہ بڑا ہے بلکہ بڑاموزوں اور متوازن ہے اور لب ہائے مبارکہ سرخ عقیق کی مانند ہیں۔

حضرت خلیفة اللہ (علیہ السلام)کے دندان مبارک
یہ دانت یہ شیرازہ شبنم کے تراشے
یاقوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے
آپ علیہ السلام کے اگلے دانت کھلے اور درخشندہ ہیں اور دانتوں میں معمولی سا فاصلہ بھی ہے چمکدار اور روشن ہیں، دہن مبارک سے دندان مبارک کے ذریعے نور پھوٹ پھوٹ کر واضح ہورہا ہے اور حضرت جعفر طیار علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں بھی یہی ہے کہ ان کے دندان مبارک اسی طرح تھے جس طرح کہ حضرت حجت خدا علیہ السلام کی ہےں۔

حضرت امام العصر(علیہ السلام) کی ریش مبارک

آپ علیہ السلامکی ریش مبارک بھری ہوئی ہے زیادہ لمبی نہیں ہے۔

حضرت ولی العصر(علیہ السلام) کی گردن مبارک
گردن ہے کہ برفرق ز میں اوج ثریا
آپ علیہ السلام کی گردن مبارک لمبی خوبصورت اور موزوں ہے اور اللہ کی اعلیٰ ترین صنعت ہے ، بہت ہی سفیداور درخشاں آپ علیہ السلامکی گردن کے نیچے ہنسلی پر سونے کی تاریں رواں دواں ہیں۔

حضرت امام عصر(علیہ السلام) کے دوش مبارک
آپ علیہ السلام کے دوش مبارک کی استخوان مقدس بڑی ہیں اور کندھے کشادہ ہیں اور آپ علیہ السلام کے دوش مبارک پر خال ہے، دونوں کندھوں کے درمیان نیچے کی طرف خاتم الاوصیاءعلیہ السلام کی مہر لگی ہوئی ہے.... روایات میں اس علامت کو ”درخت آس“ (یہ درخت انار کے درخت جتنا ہوتا ہے اس کے پتے سبز اور خوشبودار ہوتے ہیں) کے پتے کی مانند بتایا گیا ہے اور یہی تعبیر مبارک حضرت نبی اکرم کے بارے میں بھی بیان کی گئی ہے۔

حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام)کا سینہ مبارک
آپ علیہ السلام کا سینہ کھلا اور کشادہ ہے۔

حضرت وارث زمانہ(علیہ السلام) کی کمر مبارک
آپ علیہ السلام کی کمر پر دو خال ہیں، ایک خال حضرت نبی اکرم کے خال کی مانند ہے اور دوسرا جسم کے رنگ سے مشابہ ہے۔

حضرت حجت خدا (علیہ السلام)کی کلائی مبارک
آپ علیہ السلام کی کلائی لطیف زیبا اور مضبوط ہے اور دائیں کلائی پر یہ لکھا ہو اہے۔
”جاءالحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا“
حق آگیا اور باطل چلا گیا اور باطل جانے ہی والا ہے۔
آپعلیہ السلام حجت الحق (علیہ السلام) کی دست ہائے مبارک و قد م ہائے مبارک
آپ علیہ السلام کے دونوں ہاتھ قوی ہیں، دائیں ہاتھ پر تل ہے بعض نے لکھا ہے کہ آپ کے دونوں ہاتھوں پر لکھا ہوا ہے۔
”بایعوہ فان البیعة للہ “عزوجل“
یعنی ان کے ہاتھ پر بیعت کرو کہ ان کی بیعت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔آپ علیہ السلام کی انگلیاں دستہائے مبارکہ اور قدم ہائے مبارک بھاری اور قوی ہیں جس طرح طاقتور اور مضبوط افراد کے ہوتے ہیں، حضرت ولی العصر(علیہ السلام) کے ہاتھوں اور بازوؤں کی درمیانی جگہ ذرا لمبی ہے، آپ علیہ السلام کے قدم ہائے مبارک کے اوپر گوشت کم ہے۔

حضرت ولی العصر(علیہ السلام)کا بطن مبارک
حضرت امام زمانہ(علیہ السلام) کا دل بہت وسیع ہے، انہوں نے یہاں بطن کا معنی دل کیا ہے یعنی آپ علیہ السلام فراخ دل ہیں اور آپ(علیہ السلام) کا سینہ اور پیٹ برابر ہے سینے سے لے کر پیٹ تک بالوں کی ایک لکیر ہے یہی الفاظ حضرت نبی اکرم(صل اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں بھی استعمال ہوئے ہیں، ان بالوں کی ایک لطیف لکیر کے علاوہ آپ علیہ السلام کے سینہ پر کوئی بال نہیں ہے۔

حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام) کی ران مبارک
آپ علیہ السلام کی ران مبارک بڑی کشادہ، مضبوط اور قوی ہے، آپ علیہ السلام کی دائیں ران پر ایک خال ہے یعنی آپ علیہ السلامکے جسم کے اعضاءمبارک مضبوط، محکم اور طاقتور ہیں۔

حضرت امام زمانہ(علیہ السلام) کا زانور مبارک
آپکے زانو مبارک تھوڑے اندر کی طرف جھکے ہیں، اسی طرح حضرت نبی اکرم کے زانوؤں کے بارے میں بھی روایت بیان ہوئی ہے.... عرب و عجم کے شعراءنے آپکے سراپا مبارک پر اپنی اپنی عقیدت کا خراج پیش کیا ہے اور آئندہ بھی ان

کے ظہور مبارک تک لکھتے رہیں گے۔جیسا کہ ہم اس مقالے کے آغاز میں دے چکے ہیں کہ یہ مضمون قم المقدسہ ایران سے شائع ہونے والے سہ ماہی جریدہ ''انتظار'' کے دوسرے سال کے شمارہ پنجم کا ہے ص۱۵۱ تا ص۰۹۱ تک ہے اور اسکے تمام حوالہ جات اسکے ص۰۹۱ سے لےکر ص۴۹۱ تک ہیں وہاں سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے بعض دیگر اوصاف کا تذکرہ

۱۔الجحجاح المجاہد المجتہد۔

حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کی زندگی مسلسل جہاد ہوگی.... اس ضمن میں امام خمینیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کی زندگی کا ٹائم ٹیبل کیا ہے تو جواب دیا کہ میں ۴۱ گھنٹے مسلسل کام کرتا ہوں یعنی آپ علیہ السلام امام زمانہ(علیہ السلام) کی پیروی میں ایسا کرتے تھے ۔تو آپ اس سے خود سوچ لیں کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی عملی زندگی کیسی ہوگی۔

۲۔خاشع للہ کخشوع النسرلجناحہ

امام زمانہ(علیہ السلام) اللہ کے احکام کے معاملے میں اتنی احتیاط کرنے والے ہیں کہ جتنی عقاب اپنے پروں کی حفاظت کرتا ہے۔

۳۔یکون اشد الناس تواضعاًللّٰہ'' عزوجل ''

امام مہدی علیہ السلامتمام لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے والے ہوں گے۔

۴۔شدید علی العمال رحیم علی المساکین

امام(علیہ السلام) اپنے کارندوں، منیجروں، آفیسروں پر سخت گیر اور کمزور اور غریبوں پر نہایت مہربان ہوں گے۔

۵۔ علیہ کمال موسیٰ وبہاءعیسیٰ وصبرایوب

امام مہدی علیہ السلامکمال موسیٰعلیہ السلام، عیسیٰعلیہ السلام کی سطوت اور ایوب علیہ السلام کے صبر کے مالک ہوں گے۔

۶۔تعرفون المہدی بالسکینة والوقار

تم حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کو ان کے پرسکون اور باوقار ہونے سے پہچان لو گے۔

یعنی امام(علیہ السلام) کا اتنا رعب اور دبدبہ ہوگا کہ اس لئے ہر ایک انہیں دیکھ کر یہ تسلیم کرے گا کہ واقعی یہ ہی امام زمانہ(علیہ السلام) ہیں ۔

۷۔ولایضع حجر علی حجر

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) پتھروں کے اوپر پتھر نہیں رکھیں گے یعنی امام مال و دولت جمع نہیں کریں گے۔

۸۔ یحذوفیہا علی مثال الصالحین

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) صالحین کی مثال پر چلیں گے یعنی خوشامد پسند، خود ستاء نہیں ہوں گے۔

۹۔ یعتاد مع سمرتہ صفرة من سہر اللیل بابی، من لیلہ یرعی النجوم ساجدا راکعابابی من لایا ۂخذلومة لائم مصباح الدجی بابی القائم بامراللہ۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کی رنگت رات بھر جاگنے اور تہجد پڑھنے کی وجہ سے زرد ہو گی....میرے والد ان پر قربان ہوں جس کو ساری رات ستارے کبھی قیام میں دیکھیں گے کبھی رکوع میں کبھی سجدے میں دیکھیں گے.... میرے والد ان پر قربان! جو خدمت دین میں کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے، وہ گمراہی کی تاریکی میں ہدایت کاروشن چراغ ہیں.... میرے والد ان پر قربان ہوں! جو اللہ کے حکم کو قائم کریں گے۔

۰۱۔ فیستشیر المہدی اصحابہ

حضرت امام مہدی(علیہ السلام)اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے والے ہوں گے۔

۱۱۔ ویشترط علی نفسہ لہم ان یمشی حیث یمشون ویلبس کما یلبسون ویرکب کمایرکبون ویکون من حیث یریدون ویرضی بالقلیل۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اپنی ذات کے لئے یہ لازم کرنے والے ہوں گے کہ (مشورہ کے بعد) جہاں اصحاب چلیں گے وہ بھی ساتھ چلیں گے جو لباس اصحاب پہنیں گے وہی وہ خود پہنیں گے، جس چیز پر اصحاب سوار ہوں گے اس پر وہ بھی سوار ہوں گے اصحاب جو رائے پاس کریں گے وہ ہی ان کی رائے ہوگی اور امام علیہ السلام قناعت کرنے والے ہوں گے۔

اللہ کے ہاں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کا مقام و منزلت

ہم حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کانام مبارک آپ کے اوصاف کو جان چکے ہیں اس باب میں ہم حضرت امام مہدی(علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السلام) کی اللہ کے ہاں جو شان اور منزلت ہے اس بارے ذکر کریں گے اللہ کی نمائندگی میں اللہ کی ساری زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے والی شخصیت آپ علیہ السلام ہی ہیں آپعلیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں، آپ علیہ السلام ہی مہدی(علیہ السلام) موعود ہیں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے سارے نمائندگان کو آگاہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ سب اپنے اپنے زمانہ میں اللہ کے آخری نمائندہ کا تعارف کروائیں اور ان کی اطاعت سب پر فرض قرار دی گئی اس ضمن میں چند روایات ملاحظہ ہوں۔

١۔ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے حضرت رسول اللہ سے یہ بات سنی کہ آپ نے فرمایا ”ہم عبدالمطلب(علیہ السلام) کی اولادجنتیوں کے سردار ہیں (اس سے مراد) میں خود، حمزہ(علیہ السلام) علی(علیہ السلام) جعفر(علیہ السلام)حسن(علیہ السلام) حسین(علیہ السلام)، مہدی(علیہ السلام) ہیں“۔

(حوالہ جات :سنن ابن ماجۃ:٨۶٣١/٢ باب ۴٣ حدیث نمبر ٧٨٠۴، ومستدرک الحاکم ١١٢/٣ وتاریخ بغداد:۴٣۴/٩حدیث ۵٠۵٠ ومطالب السو ¸ول:١٨/٢ باب ٢١ والبیان: ١٠١باب ٣ وذخائرالعقبی: ۵١ و ٩٨، والریاض النضرۃ: ۴/٣و٢٨١فصل ٨وعقد الدرر:۴٩١، باب ٧وفرائد السمطین:٣٢/٢،باب ٧ حدیث ٠٧٣ومقدمہ ابن خلدون:٨٩٣ باب ٣۵ والفصول المھمۃ: ۴٨٢ط دارالاضواءفصل ٢١ وجمع الجوامع: ١۵٨/١وصواعق ابن حجر:٠۶١ باب ١١فصل ١ وف ¸ ص٧٨١باب ١١فصل٢، حدیث ٩١وبرہان المتق ¸: ٩٨ باب ٢ حدیث ٣ واسعاف الراغبین:۴٢١وعرف السیوط ¸ ،الحاو ¸:۴١٢/٢)

٢۔ عبداللہ بن عباس نے نبی اکرم سے یہ حدیث نقل کی ہے” مہدی(علیہ السلام) اہل جنت کے طاؤوس ہیں“۔

(حوالہ جات: الفردوس ج۴ص٢٢٢البیان ص٨١١، باب نمبر٨عقدالارر ٩١١ باب ٧۔ العفول ۴٨٢فصل ٢١، برہان المتقی، ٧٧١باب ٢١حدیث٢، کنوز الاقائق : ٢۵١، نور الابصار: ٧٨١، ینابیع المودۃ: ١٨١ باب ۵۶)

٣۔ابو ہریرہ نے نبی اکرم سے روایت بیان کیا ہے ”اس امت کے درمیان ایک خلیفہ ہوں گے ان پر ابوبکر اور عمر(دونوں) کو برتری نہ ہوگی یعنی وہ دونوں پر فضیلت رکھتے ہوں گے“۔

(حوالہ جات: ابن ابی شیبہ ج۵١ص٨٩١ حدیث ۶٩۴٩١، الکامل، ابن عدی ج٢ص ٣٣۴٢،عقد الارد: ٩٩١باب٧ برہان المتقی باب ٢١ص٢)

۴۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا”مہدی(علیہ السلام) خروج کریں گے انکے سر پر ایک گہرے بادل کا ٹکڑاہوگا اس بادل کے اندر ایک منادی موجود ہو گا، جو یہ نداءدے رہا ہوگایہ ہیں مہدی(علیہ السلام) :اللہ کے خلیفہ ہیں،تم سب لوگ ان کی اتباع کرو“۔(حوالہ جات: البیان: ٢٣١باب ۵١، عقد الدرر:٣٨١ باب ۶، فرائد السمطین ج٢ ص۶١٣ باب ١۶ حدیث ۶۶۵، ٩۶۵، الفصول المہمہ ٨٩٢ فصل ٢١،عرف السیوطی، الحاوی ج٢ ص٧١٢ تاریخ الحمنیس ج٢ص٨٨٢ نور الابصار ٨٨١ ۔٩٨١)

۵۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضورپاک نے فرمایا
”مہدی(علیہ السلام) خروج کریں گے، ان سے سر کے اوپر ایک فرشتہ موجود ہوگا جو یہ نداءدے گا، بتحقیق بلاشک و تردید سب آگاہ ہو جاؤ یہ ہیں مہدی(علیہ السلام) !تم سب لوگ ان کی پیروی و اتباع کرو“۔

(حوالہ جات: تخلیص المتشابہ ج١ ص٧١۴، والبیان: ٣٣١ باب ۶١وفرائد السمطین ج٢ ص۶١٣ باب ١۶ حدیث نمبر ٩۶۵ وعرف السیوطی الحاوی ج٢ ص٧١۶، والقول المختصر ٩٣، باب ١ حدیث ۴٢، وبرہان المتقی ٢٧ باب ١حدیث ٢ وینابیع المودّۃ ٧۴۴ باب ٨٧)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اللہ کے خلیفہ اور خاتم الائمہ علیہ السلام ہیں

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اللہ کے خلیفہ اور خاتم الائمہ (علیہم السلام) ہیں

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مہدی(علیہ السلام) جو ہیں وہ محمد بن الحسن علیہ السلام العسکری علیہ السلام ہیں اور اللہ کے ہاں ان کی منزلت یہ ہے کہ وہ اللہ کے خلیفہ برحق ہیں، ان کی اطاعت واجب ہے، اب ایک سوال ہے کہ کیا ان کے بعد کوئی اور امام علیہ السلام بھی آئے گا یا وہی آئمہ اہل البیت علیہ السلام سے آخری امام ہیں اور وہ ہی خاتم الائمہ علیہ السلام ہیں، ان پہ امامت کا سلسلہ ختم ہے جیسا کہ شیعہ بارہ امامی کاعقیدہ ہے اور جس کی وہ انتظار کررہے ہیں، اہل سنت سے جو روایات ملتی ہیں ان میں یہ بات واضح ہے کہ مہدی(علیہ السلام) موعود ہی خاتم الائمہ علیہ السلام ہیں اور خلفاءمیں آخری خلیفہ ہیں۔

١۔ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا” تمہارے چھپے ہوئے (زیر زمین) خزانہ کہ پاس تین افراد کے درمیان جنگ ہوگی، وہ تینوں حاکم کے بیٹے ہوں گے، پھر یہ خلافت وحکومت ان میں سے کسی ایک کے پاس نہ رہے گی، اس واقعہ کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے، وہ ان سب کو قتل کریں گے، ایسی جنگ لڑی جائے گی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ اس سے پہلے کسی قوم نے ایسی جنگ نہ دیکھی ہوگی'' راوی کہتا ہے: کہ اس کے بعد حضورپاک نے ایک بات ارشاد فرمائی جو مجھے یاد نہیں ہے.... اس کے بعد آپ نے فرمایا''جب تم اسے دیکھو :تو ان کی بیعت کرنا، اگرچہ تمہیں برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے کیونکہ وہی شخصیت اللہ کے خلیفہ مہدی(علیہ السلام) ہوں گے''۔

(حوالہ جات: البیان :۴۰۱،باب۳، سنن ابن ماجہ ج۲ص۷۶۳۱ حدیث ۴۸۰۴، المستدرک: ج۴ ص۳۶۴، تلخیص المتدرک ض ج۴ ص۴۶۔۳۶۴، مسند احمد بن حنبل: ج۵ ص۷۷۲)

۲۔ حضرت علی ابن ابی طالب(علیہ السلام) فرماتے ہیں ''میں نے حضرت رسول اللہ سے یہ سوال کیا: کیا مہدی(علیہ السلام) ہم اہل بیت(علیہم السلام) سے ہیں یا وہ ہمارے غیر سے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا''وہ ہم سے ہیں، ہمارے ہی ذریعہ دین کا اختتام ہوگا یعنی آخری دین والے ہم ہی ہیں، جس طرح دین کا آغازہم سے ہوا ہے، ہمارے ذریعہ فتنوں کی گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات پائیں گے، جس طرح انہوں نے شرک کی گمراہی سے ہمارے وسیلہ سے نجات پائی ہے، ہمارے ذریعہ اللہ'' تعالیٰ'' دین کے بارے ان کے دلوں میں الفت و وحدت ایجاد فرما دے گا،جب کہ دشمنی کے فتنوں میں سب گھر چکے ہوں گے، جس طرح دلوں کو دین کی محبت و الفت کی رسی میں جوڑ دیا۔

(حوالہ جات:المعجم الاوسط:۶۳۱/۱ حدیث ۷۵۱، والبیان: ۵۲۱ باب ۱۱ وعقد الدرر:۲۹۱ باب۷ ومجمع الزوائد: ۶۱۳/۷۔۷۱۳ ومقدمۃ ابن خلدون:۶۹۳ باب ۳۵والفصول المہمۃ:۸۸۲ مع اختلاف یسیر فصل ۲۱ وعرف السیوط ̧، الحاو ̧: ۷۱۲/۲ وجمع الجوامع :۷۶/۲ وصواعق ابن حجر: ۳۶۱، باب ۱۱فصل۱،کنزالعمال: ۸۹۵/۴۱حدیث ۳۸۶۹۳ و برہان المتق ̧: ۱۹باب ۲حدیث ۷و۸ وفرائد فوائد الفکر:۳،باب ۱ونور الابصار:۸۸۱)

۳۔ ابن حجر الحیثمی، المتوفی ۴۷۹ نے تحریر کیا ہے ابو الحسین الآبری نے کہا ہے اخبار اور روایات متواترہ موجود ہیں، راویوں کی کثیر تعداد نے اس معنی کی روایات کو بیان کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفی نے فرمایا ''مہدی(علیہ السلام) بھی زمین کو عدالت وانصاف سے بھردیں گے اور حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کے ہمراہ خروج کریں گے اور دجال کے قتل میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مدد کریں گے اور دجال کا قتل ''باب لُد'' پر ہوگا جوکہ سرزمین فلسطین میں ہے اور مہدی(علیہ السلام) ہی اس امت کی امامت کریں گے اور حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کے پیچھے نماز ادا کریں گے ''۔ (الصواعق المحرقہ، ابن حجر:۵۶۱طبع مصر)

۴۔ الشیخ الصبان (تاریخ وفات ۶۰۲۱ھ) نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم سے متواتر روایات بیان ہوئی ہیں کہ'' امام مہدی(علیہ السلام) خروج کریں گے اور امام مہدی(علیہ السلام) آپ علیہ السلام کے اہل بیت سے ہیں اور بلاشک و تردید مہدی(علیہ السلام) ہی زمین کو عدالت اور انصاف سے بھر دیں گے، حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) دجال کے قتل کرنے میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مدد کریں گے اور دجال کاقتل فلسطین کی سرزمین پر مقام ''باب لُد'' میں ہوگا بتحقیق حضرت امام مہدی(علیہ السلام) ان کی امامت فرمائیں گے اور جناب عیسیٰعلیہ السلام آپ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے''۔

(حوالہ : سعاف الراغبین الصبان ص۱۴۰)

۵۔ ابو سعید کی روایت میں آیا ہے ''زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی (ویران ہوگی) (حضور پاک فرماتے ہیں) میری عترت سے ایک مرد خروج کرے گا جو اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (آباد و خوشحال کردے گا)۔ (حوالہ: مستدرک الحاکم ج۴ ص۸۵۵)

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی امامت فرمائیں گے
حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت امام مہدی (علیہ السلام)
کے پیچھے نماز ادا کریں گے

کتب صحاح اور غیر صحاح میں کثیر تعداد میں روایات حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی جن کی شخصیت آپ علیہ السلام کے نسب ، نام، اوصاف کو بیان کر رہی ہیں، اب سوال یہ ہے کہ کیا اتنی ساری گواہیوں کے بعد بھی کسی مسلمان کے لئے حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے عقیدہ سے متعلق کسی اور دلیل کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟! ذات امام علیہ السلام کی اطاعت اور ہر قسمی انحرافات سے بچنے کا انتظام ان شواہد میں موجود ہے، تمام روایات اس بات کی بھی تصدیق کر رہی ہےں کہ نبی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام بن الحسن العسکری علیہ السلام کی امامت میں نماز ادا کریں گے، جیسا کہ شیعہ بارہ امامی کا عقیدہ ہے اہل سنت کی روایات مینبھی اسی بات کو بیان کیا گیا ہے چند روایات ملاحظہ ہوں ۔

۱۔ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب ''المصنف'' میں ابن سیرین سے روایت بیان کی ہے ' ' مہدی(علیہ السلام) اس امت سے ہیں اور وہی عیسیٰعلیہ السلام بن مریم (سلام اللہ علیہا) کے امام ہوں گے''۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(حوالہ :المصنف/ابن ابی شیبہ ج۸۹۱/۵۱/حدیث ۵۹۴۹۱)
۲۔ حافظ ابونعیم نے عبداللہ بن عمر سے روایت بیان کی ہے ”مہدی علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے پیچھے حضرت عیسیٰعلیہ السلام نماز پڑھیں گے“۔
(الحاوی للفتاوی ،اسیوطی ۸۷/۲)
۳۔ یہ جوحدیث ہے کہ” ہم ہی سے وہ شخصیت ہیں جن کے پیچھے عیسیٰعلیہ السلام بن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے“ اس حدیث کی شرح میں ”المنادی“ نے لکھا ہے، ہم سے مراد حضور پاک کی اہل بیت علیہ السلام ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، یہ آخری زمانہ میں ہوگا آپ علیہ السلام صبح کی نماز کے وقت دمشق کی شرقی جانب”منارہ بیضاءپر اتریں گے، وہ اس وقت دیکھیں گے کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) نماز شروع کرنے والے ہیں، حضرت امام مہدی(علیہ السلام) محسوس کر لیں گے کہ جناب عیسیٰعلیہ السلام تشریف لے آئے ہیں، حضرت امام مہدی(علیہ السلام) پیچھے ہٹیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) آگے بڑھیں، لیکن حضرت عیسیٰعلیہ السلام انہیں آگے کردیں گے اور حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس امت کے واسطے اس شرف اور برتری سے بڑھ کر اور کون ساشرف ہو سکتا ہے ۔ (حوالہ فیض القدیر المناوی ۶/ج۶ ص۷۱)
۴۔ ابن برہان شافعی نے حضرت عیسیٰعلیہ السلام کے نزول سے متعلق اس طرح تحریر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) کانزول صبح کی نماز کے وقت ہوگا، آپ حضرت مہدی (علیہ السلام)کے پیچھے نماز پڑھیں گے، جب کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) ان سے یہ گذارش کریں گے کہ اے روح اللہ: آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) عرض کریں گے، آپعلیہ السلام آگے بڑھیں یہ نماز آپ علیہ السلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے.... آگے چل کر لکھتے ہیں بتحقیق حضرت امام مہدی(علیہ السلام) جناب عیسیٰعلیہ السلام کے ساتھ خروج کریں گے، حضرت عیسیٰعلیہ السلام دجال کے قتل کرنے میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مدد کریں گے اور یہ روایت بیان ہو چکی ہے کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) عترت نبی سے ہیں اور وہ بھی جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے ہیں ۔ (حوالہ: السیدة الحلبیہ ابن برہان الشافعی: ج۶۲۲/۱۔۷۲۲)
۵۔ فتح الباری شرح بخاری میں اس طرح بیان ہوا ہے ”ابو الحسن الخسعی الآبدی نے مناقب الشافعی مینلکھاہے، روایات متواترہ موجود ہیں کہ امام مہدی(علیہ السلام) اس امت سے ہیں اور یہ کہ عیسیٰعلیہ السلام مہدی(علیہ السلام) کے پیچھے نمازپڑھیں گے اور یہ بات انہوں نے اس حدیث کے جواب میں لکھی ہے جسے ابن ماجہ نے اس سے نقل کیا ہے کہ ”مہدی(علیہ السلام) ‘ ‘ سوائے عیسیٰ(علیہ السلام) کے کوئی اور نہیں ہیں، اس کے بعد الطیب ِ کی اس بات کا بھی حوالہ بھی دیا ہے جس میں ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام)تمہارا امام ہوگا، وہ آپعلیہ السلام کے دین میں ہوگا، اس نے اس بات کو رد کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)امامت کروائیں گے وہ کہتا ہے.... جو مسلم کے نزدیک ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسی (علیہ السلام)سے کہا جائے گا کہ تم ہمارے لئے نماز پڑھاؤ تو حضرت عیسیٰعلیہ السلام کہیں گے نہیں، میں نماز نہیں پڑھاتا! کیونکہ ان کے بعض جو ہیں وہ دوسرے بعض پرحاکم ہیں، اس امت کی کرامت اور عزت کی خاطرایسا ہوگا.... اس کے بعد ابن الجوزی سے اس قول کو نقل کیا ہے! اگر عیسیٰعلیہ السلام امام کے عنوان سے آگے بڑھ جائیں تو درحقیقت ایک اشکال پیدا ہو جائے گاکیونکہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰعلیہ السلام جب آگے بڑھیں گے تو وہ نائب بن کر یا شرعی طور پر خود ہی امام ہوں گے، ظاہر ہے نائب تب ہوتا ہے جب اصل موجود نہ ہو، اور وہ خود امام ہوں تو یہ اسلامی مسلمات کے خلاف جاتا ہے.... یہی وجہ ہے کہ اس لئے آپ علیہ السلام ماموم بنیں گے تاکہ اشتباہ واقع نہ ہو اور حضورپاک کا جو فرمان ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس حدیث پر کسی کو بھی اشکال نہ ہو۔
(حوالہ: فتح الباری شرح صحیح البخاری، ابن حجر العسقلانی ج۶ص۵۸۳،۳۸۳)
۶۔ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے اس بات کو نقل کیاہے ”مہدی(علیہ السلام)“ اس امت سے ہیں اور آپعلیہ السلام ہی عیسیٰعلیہ السلام بن مریم(سلام اللہ علیہا) کی امامت کرائیں گے۔
(حوالہ المصنف بن ابی شیبہ ۸۹۱/۵۱،حدیث نمبر ۵۹۴۹۱)

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کا پرچم

عصر ظہور میں ایک مسلمان کو گمراہی سے بچانے کے واسطے حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کے پرچم کی تفصیلات اور آپ کا جو مخصوص شعار اور نعرہ ہوگا اسے بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ اس پرچم کی نشانی سے حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کے ظہور کے منتظرین ہدایت پائیں گے۔
عبداللہ بن شریک سے روایت ہے۔

’’حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے ساتھ رسول اللہ کا پرچم جو ’’المغلبہ‘‘ ہو گا (غالب آنے والا پرچم) کاش کہ میں اس زمانہ کودرک کرو اور میں اس کی طرف بلا رہاہوں۔
(حوالہ: ابن حماد ص۹۴۲،حدیث۲۷۹، القول المختصرص۱۰۰۱، باب نمبر۳، برہان المتقی ص۲۵۱،باب۷ ج۴۲،)
۲۔ ابو اسحاق نے نوف البکائی سے روایت نقل کی ہے
’’مہدی(علیہ السلام) کے پرچم پر یہ تحریر موجود ہوگی ’’البعیة اللہ‘‘....بیعت اللہ کے لئے ہے‘‘
(حوالہ: ابن حماد،۹۴۲،ج۳۷۹، القول المختصر:۱۰۱باب ۳ج۶۳،برہان المتقی ۲۵۱ باب۷ حدیث ۵۲، فرائدفوائدالفکر۸ باب ۴ینابیع المودة۵۳۴باب ۳۷)

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) عطاءو بخشش خوشحالی کادور

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی عطاءو بخشش

اس بات میں شک نہیں ہے عدالت اپنی تمام ترشکلوں کے ساتھ حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کی قیادت میں مشخص ہوگی، آسمان اور زمین اپنی ساری برکتیں انڈیل دیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ جو دیاگیا وہ پورا ہوگا اور یہ وہی مثالی حکومت ہوگی جس کی سب کو انتظار تھی، اس میں انسان ہر لحاظ سے خوشحال ہوگا، امن ہوگا، ظلم ہوگانہ فساد و غربت ہوگی نہ افلاس، ان حقائق کو درج ذیل روایات میں ملاحظہ کریں ۔

درج ذیل روایات کچھ مزید حقائق کوبیان کررہی ہینجو کہ اہل سنت کی کتب سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ ابو سعید الخدری نبی اکرم سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ’’مہدی (علیہ السلام) کے زمانہ میں میری امت آسودہ حال ہوگی، اتنی خوشحالی کہ اس سے قبل اس طرح کی خوشحالی انہیں نصیب نہ ہوئی ہوگی، آسمان ان پر مسلسل نعمتیں بھیجے گا،زمین کسی بھی انگوری کو نہ چھوڑے گی، مگر یہ کہ اسے باہر نکال دے گی اور مال کے ڈھیر لگ جائیں گے، ایک آدمی کھڑا ہو کر سوال کرے گا یا مہدی(علیہ السلام) مجھے دیں! تو مہدی(علیہ السلام) اس سے کہیں گے جو چاہتے ہواٹھالو‘‘۔(حوالہ جات: ابن حماد،۳۵۲حدیث ۲۹۹،البیان:۵۴۱باب۳۲، عقد الورد:۵۲۲ باب۸ الفصول المہمہ ۸۲۲،۲۲،فصل ۲۱،نور الابصار:۹۸۱باب ۲)

۲۔ ابو سعید الخدری سے ہے، رسول اللہ نے فرمایا: ’’میری امت میں مہدی(علیہ السلام) ہوں گے، اگر تھوڑی مدت کے لئے تو سات سال ،وگرنہ نو، ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوشحال اور آسودہ ہوگی کہ اس قسم کی خوشحالی اس سے پہلے نہ دیکھی ہوگی، زمین اپنی غذائیں اگل دے گی اور کچھ بھی ان سے روکے گی نہیں ، اس دور میں مال کے ڈھیر لگ جائیں گے پس ایک آدمی کھڑے ہو کر مہدی(علیہ السلام) سے مانگے گا، مہدی(علیہ السلام) اس سے کہیں گے جو چاہتے ہو لے لو‘ ‘
(حوالہ سنن ابن ماجہ ج۲ص۱۶۳۱،۶۶۳۱، حدیث نمبر۳۸۔۴، مستدرک الحاکم ج۴، برہان المتقی ۱۸،باب۱،ص۲۸ باب۱ حدیث ۶۲)

۳۔ ابو سعید الخدری نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ’’ بتحقیق
میری امت میں مہدی(علیہ السلام) ہوں گے، وہ خروج کریں گے، وہ پانچ یاسات یانو سال زندگی کریں گے (بلاشک وتردید سالوں میں رواں کی طرف سے ہے) ابو سعید کہتا ہے ہم نے دریافت کیا، ان اعداد سے کیامرادہے ؟آپ نے فرمایا ’’اس سے سال مراد ہیں، مہدی(علیہ السلام) کے پاس آدمی آئے گا اور وہ کہے گا اے مہدی(علیہ السلام) مجھے عطاءکرو، مجھے عطاءکر دو آپ نے فرمایا: اس شخص کے واسطے کپڑا بچھا دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گاجو چاہتے ہو تم لے لو‘‘۔
(حوالہ جات :سنن الترمذی:۹۳۴/۴ باب ۳۵ حدیث ۲۳۲۲و البیان:۷۰۱ باب ۶ والعلل المتناہیة:۸۵۸/۲ حدیث ۱۴۴۱۰ ومشکاة المصابیح: ۴۲/۳فصل ۲حدیث ۵۵۴۵ ومقدمة ابن خلدون:۳۹۳فصل ۳۵ وعرف السیوط ¸، الحاو ¸:۵۱۲/۲ وصواعق ابن حجر:۴۶۱ باب۱۱ فصل۱وکنزالعمال:۲۶۲/۴۱حدیث ۴۵۶۸۳ ومرقاة المفاتیح: ۲۵۳/۹ومشارق الانوار:۴۱۱ فصل۲ وتحفة الاحوذ ¸:۴۰۴/۶حدیث ۳۳۳۲والتاج الجامع للاصول:۲۴۳۳۴۳/۵)

۴جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا’’آخری زمانہ میں خلیفہ ہوگا اس کے پاس ڈھیروں مال آئے گا کہ اسے شمار نہیں کیا جا سکے گا‘‘۔
(حوالہ: مصابیح السنہ ج۳ص۸۸۴، حدیث ۹۹۱۴، مصنف عبدالرزاق ج۱۱ ص۱۷۲ حدیث ۲۰۷۷۰ باب المہدی علیہ السلام اسے الکافی کی ج۱ص۶۶۲سے لیاہے)

۵۔ مسلم نے اپنی صحیح میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ’’آخری زمانہ میں خلیفہ ہوگا وہ مال کی تقسیم کرے گا اور مال کو شمار تک نہ کرے گا‘‘

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(صحیح مسلم بشرح النووی ج۸۱ص۹۳)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے معجزات اور کرامات

جب یہ طے ہے کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) آئمہ معصومین علیہ السلامسے ہی ایک جیسا کہ شیعہ بارہ امامی کاعقیدہ ہے، تو ضروری ہے کہ اس امام کےلئے بھی اللہ تعالیٰ کی خصوصی ،ہونہرقسمی علم کے مالک ہو، معجزہ دکھانے پر قادر ہوں تاکہ ضرورت پڑنے پر اپنی خلافت اور امامت پردلیل پیش کر سکیں اور خودکو نمائندہ الٰہی ثابت کرنے میں صاحب معجزہ ہوں، جب کہ آپ کے آباءواجداد کے ہاتھوں بوقت ضرورت اسی قسم کے معجزات اور خارق عادت قانون عمومی واقعات ظاہر ہوئے تھے اس حقیقت کی طرف درج ذیل روایات راہنمائی کرتی ہیں ۔

۱۔حضرت علی علیہ السلامبن ابی طالبعلیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ ”حضرت امام مہدیعلیہ السلام پرندے کو اشارہ کریں گے وہ آپعلیہ السلام کے ہاتھ پر آجائے گا،آپعلیہ السلام زمین کے ٹکڑے پر ایک خشک ٹہنی لگائیں گے تو وہ فوراً سرسبز ہو جائے گی ، اس کے پتے نکل آئیں گے“۔ (برہان المتقی ج۶۷حدیث ۴۱)

۲۔حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام)سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”تین پرچم باہمی اختلاف کریں گے“۔

۱۔مغرب میں ایک پرچم۔ ۲۔ایک پرچم جزیرة میں ۔۳۔ایک پرچم شام میں،

ایک سال تک ان کے درمیان جنگ و فتنہ رہے گاپھر آپ علیہ السلام نے سفیانی کا خروج اور اس کے مظالم کو بیان کیا، اسکے بعد آپعلیہ السلام نے حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے خروج رکن اور مقام کے درمیان لوگوں کا آپعلیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور دیگر امور کو بیان کیا ہے، اس کے بعد آپعلیہ السلام نے فرمایا کہ ”لشکر لے کر نکلیں گے، وادی القریٰ سے امن و سکون اور آرام سے چلیں گے، اسی حال میں ان کے ابن عم بارہ ہزار کا لشکر لے کر فارس سے انکے ساتھ آ ملے گا (وہ حسنی ہوں گے) وہ آکر کہیں گے اے ابن عم میں زیادہ حق رکھتا ہوں، آپ اس لشکر کی کمان مجھے دے دیں، میں ابن الحسن ہوں، اور میں ہی مہدی ہوں حضرت مہدی ان کے جواب میں کہیں گے کہ نہیں!میں مہدی(علیہ السلام) ہوں، بس حسنی سید انکے جواب میں کہیں گے تو کیا آپکے پاس کوئی دلیل و نشانی اس دعویٰ پر ہے تاکہ میں آپ کی بیعت کرلوں پس مہدی(علیہ السلام) پرندے کی طرف اشارہ کردیں گے، وہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر آجائے گا خشک ٹہنی زمین میں گاڑھیں گے وہ سرسبز درخت ہو جائے گی، یہ دیکھ کر حسنی کہے گا کہ یابن العم یہ امامت و خلافت آپ کے لئے ہے “۔ (البرھان المتقی ج۶۷ باب۱ حدیث ۵۱)

سابقہ بیانات کا خلاصہ اور نتیجہ

سابقہ ابحاث سے یہ نتائج حاصل ہوتے ہیں ۔

۱۔ ایک عالمی مصلح کا خروج حتمی اور یقینی ہے اور یہ بات فقط آسمانی ادیان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ غیر دینی، فکری اور فلسفی مکاتب میں بھی یہ نظریہ موجود ہے۔

۲۔ یہودیوں اورمسیحی عہدوں کی کتب میں اس مصلح کی فقط بشارت ہی نہیں بلکہ بیان آیا ہے کہ وہ مصلح مہدی(علیہ السلام) ہوں گے اور اسکا تعلق آخری پیغمبر کی اولاد سے ہے اور وہ جناب فاطمہعلیہ السلام بنت رسول اللہ کی نسل سے ہوں گے۔

۳۔ اسلامی مذاہب کے علماءنے اپنے مسلکی اختلافات کے باوجود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت ہوچکی ہے اور وہ ۰۶۲ھ سے لے کر آج تک اس قسم کے اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے۔

۴۔مسلمانوں کی بنیادی کتب میں حضرت امام مہدیعلیہ السلام کے بارے جو روایات موجود ہیں اس سب سے یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ حضرت رسول اکرم سے تواتر کےساتھ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کا نظریہ ثابت ہے، اس میں ذرا برابر شک کی گنجائش نہیں ہے۔

اہل سنت کی کتابوں میں اس بات کا تواتر اجمالی طور پر ثات ہے۔(حوالہ ابزاز الوھم المکنون ص۷۳۴)

اور کثیر تعداد میں محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔

استاد محمد علی دخیل نے اپنی کتاب ”الامام المہدی (علیہ السلام)“کے ص۲۵۹، ۳۶۵ میں اہل سنت کی تیس کتابوں سے اس تواتر کو نقل کیا ہے ۔

۵۔ جن مشہور علماءاہل سنت نے حضرت امام مہدی(علیہ السلام)سے متعلق احادیث کے صحیح ہونے کی تصدیق کی ہے ان میں سے چند مشاہدے درج ذیل ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خالترمذی، المتوفی ۷۹۲ھ: سنن الترمذی ج۴
خ حافظ ابوجعفر العقیلی، المتوفی ۲۲۳ھ: الضعفاءالکبیر ج۳
خ الحاکم نیشاپوری، المتوفی ۵۔۴: مستدرک الحاکم ج۴
خ الامام البیہقی، المتوفی ۸۵۴ھ: الاعتقاد والہدایة الی سبیل الرشاد ص۷۲۱
خ الامام البضوی، المتوفی ۰۱۵: مصابیح السنة ص۲۹۴،۳۹۴
خ ابن الاثیر، المتوفی ۶۰۶ھ : النہایة فی غریب الحدیث والاثر ج۵
خ القرطبی المالکی، المتوفی ۱۷۶ھ: التذکرة باب ماجاءفی المہدی
خ ابن تیمیہ، المتوفی ۸۲۷ھ: منہاج السنہ ج۴ص۱۱۲
خ الحافظ الذہبی، المتوفی ۸۴۷: تلخیص المستدرک ج۴
خ الکنجی الشافعی، المتوفی ۸۵۶ھ: البیان فی اخبار صاحب الزمان ص۰۵
خ الحافظ ابن القیم، المتوفی ۱۵۷ھ: المنار المنیف، متعدد صفحات پر
۶۔ علماءاہل سنت کی ایک بڑی جماعت نے حضرت امام مہدی علیہ السلامکے بارے وارده احادیث کے متواتر ہونے کو بیان کیاہے، ان علماءمیں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں ۔
خ البربہاری، المتوفی ۹۲۳ھ: الاحتجاج بالاثر علی من انکر المہدی علیہ السلام
خ محمد بن الحسن الابری الشافعی، المتوفی ۳۶۳ھ: اسے القرطبی مالکی نے نقل کیاہے:
التذکرة ج۱: المزنی فی تہذیب الکمال ج۵۲۔
خ الحافظ المتفق جمال الدین المزنی، المتوفی ۲۴۷ھ: المزنی فی تہذیت الکمال،
خ ابن القیم، المتوفی ۱۵۷ھ: التذکره ج۱
خ ابن الحجر العسقلانی، المتوفی ۲۵۷ھ: المنار اطنیف ۵۳۱
مزید برآں جو بات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے احادیث کے تواتر کو تقویت دیتی ہے وہ احادیثہجو آپ کے نسب کابیان، آپعلیہ السلام کانام، آپعلیہ السلام کے القاب، آپعلیہ السلام کے شمائل، آپعلیہ السلام کے اوصاف، آپعلیہ السلام کے ماں وباپ کا نام ہے۔
۷جو احادیث مطلق اور عام طور پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر کرتی ہیں، انہیں دیگر احادیث کو سامنے رکھ کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعینہ شخصیت کا تعارف آسانی سے ہوسکتا ہے جیسے
الف: مہدی(علیہ السلام) اولاد عبدالمطلب (علیہ السلام)سے
ب: مہدی(علیہ السلام) ابو طالب(علیہ السلام)بن عبدالمطلب(علیہ السلام)کی اولاد سے
ج: مہدی(علیہ السلام) اہل بیت(علیہم السلام) سے
د: مہدی (علیہ السلام) رسول اللہ کی اولاد سے
ھ: مہدی(علیہ السلام) فاطمة الزہرائ(سلام اللہ علیہا) بنت رسول اللہ کی اولاد سے
د: مہدی(علیہ السلام) حسین (علیہ السلام) بن فاطمہ(سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے
ز: مہدی(علیہ السلام) امام جعفر صادقعلیہ السلام بن محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام بن فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے
ح: مہدی(علیہ السلام)امام علی رضعلیہ السلامبن موسیٰعلیہ السلام بن جعفرصادق(علیہ السلام) کی اولاد سے
۸یہ بات بھی ثابت ہے کہ مہدی(علیہ السلام)اللہ کے خلیفہ ہیں، خاتم الائمہ علیہ السلام ہیں، حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) آپ علیہ السلام کے پیچھے نمازپڑھیں گےیہ سب احادیث امام مہدی(علیہ السلام) کو معین و مشخص کررہی ہیں،یہ مہدیعلیہ السلام موعود امام خلائق ہوں گے، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، رسول اللہ کے بارہویں جانشین ہوں گے، امام معصوم علیہ السلام ہوں گے اور محمد بن الحسن العسکریعلیہ السلام بن علی الہادیعلیہ السلام بن محمد النقی علیہ السلام بن علی الرضا علیہ السلام بن موسیٰ الکاظم علیہ السلامبن جعفر الصادقعلیہ السلام بن محمد الباقرعلیہ السلام بن علی زین العابدین علیہ السلامبن حسین علیہ السلام بن فاطمہ علیہ السلام(بنت رسول اللہ بن عبداللہ علیہ السلام بن عبدالمطلب علیہ السلام، حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام بن عبدالمطلب علیہ السلام) ہیں۔
۹۔ یہ بھی واضح ہوگیا کہ امام مہدی(علیہ السلام) پندره شعبان ۵۵۲ھ ق سامرا میں پیدا ہوئے اور اسی میں زنده ہیں، اسی زمین پر موجود ہیں، ان کی انتظار کی جاری ہے، ان کے ذریعہ اللہ اپنی زمین پر اپنے نظام کا مکمل نفاذ کرے گا۔
۰۱۔ احادیث میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کی بدنی خصوصیات تک کو بیان کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شخصی کسی پر مشتبہ نہ ہواور مفاد پرست ٹولہ اپنی شخصی اور ذاتی اغراض کے تحت اس عنوان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق چالیس منتخب احادیث

۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کادرخشاں چہرہ

حضرت پیغمبراکرم نے فرمایا
اَلمَہدِیُّ مِن وُلدی وَجہُہُ کَال قَمَرِالدُّرّیِّ....
(بحارالانوار،ج۱۵،ص۱۵۸کشف الغمة)
ترجمہ:''مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)میری اولادسے ہیں ان کاچہرہ چودہویں رات کے چاندکے مانند(دمکتا،روشن،چمکتا)ہوگا''۔

۲۔ شہرقم اورناصران حضرت امام مہدی(علیہ السلام)
حضرت امام جعفرصادق نے (علیہ السلام)فرمایا
اِنَّماسُمَّیَ قُم لِاَنَّ اَهلَہٰایَج تَجِعُونَ مَعَ قٰائِمِ آلِ مُحَمَّدٍوَیَقُومُونَ مَعَہُ وَیَس تَقیمُونَ عَلَیہِ وَیَن صُرُونَہُ۔
(سفینة البحار،ج۲،ص۶۳۳)
''شہرقم (لفظی ترجمہ کھڑاہوجا،قیام کر)نام اس لئے رکھاگیاکہ قم میں رہنے والے قائم آل محمد(علیہم السلام وعجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)کے گرداکھٹے ہوں گے اوران کے ہمراہ قیام کریں گے اوراس راستہ میں استقامت دیکھائیں گے اور ان کی مددکریں گے''۔

۳۔ ناصران حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورخواتین
مفضل نے حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)سے نقل کیاہے کہ
آپ علیہ السلام نے فرمایا
یَکُونُ ال قٰائِمِ ثَلاٰثَ عَشرَ ۃَ اِمرَاَۃً۔
(اثبات الھداة باترجمہ،شیخ حرعاملی،ج۷،ص۱۵۰)
''حضرت قائم(علیہ السلام) کے ہمراہ(آپ کے ظہورکے وقت)تیرہ خواتین ہوں گی''۔
مفضل: مولاسے سوال کرتے ہیں آپ ان خواتین سے کےاکام لیں گے؟
یُدٰاوِینَ الجر حیٰ وَیُقِمنَ عَلَی المَر ضیٰ کَمٰاکٰانَ مَعَ رَسُولِ اللہِ
امام علیہ السلام: یہ خواتین زخمیوں کاعلاج کریں گی اوربیماروں کی تیمارداری ان کے ذمہ ہوگی جیساکہ پیغمبراکرم کے ہمراہ ایسی خواتین (جنگوں میں)موجودہوتی ہیں۔

۴۔ خوش قسمت لوگ
پیغمبراکرم نے فرمایا
طُوبیٰ لِمَن اَد رَکَ قٰائِمَ اَھ لِبَی تی وَہُوَمُقتَدِبِہِ قَبلَ قیامِہِ،یَتَوَلّیٰ وَلِیَّہُ وَیَتَبَرَّ مِن عَدُوِّہِ وَیَتَوَلیَّ ال اَئِمَّةَ ال ہٰادِیَةَ مِن قَب لِہِ،اُولٰئِکَ رُفَقٰائی وَذَوُووُدّی وَمَوَدَّتی وَاَکرَمُ اُمَّتی عَلَیَّ۔
(بحارالانور،ج۲۵،ص۱۲۹غیبت طوسی)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”خوش قسمت ہیں وہ لوگ جومیرے اہل بیت علیہ السلام سے قائم(علیہ السلام) کے زمانہ کوپائیں گے اور ان کے قیام سے پہلے وہ لوگ ان کی اقتداءاورپیروی کرتے ہوں گے اوران کے دوست سے محبت رکھتے ہوں گے ،ان کے دشمن سے دشمنی رکھتے ہوں گے،اوران سے قبل جتنی آئمہ ہدیٰ (علیہ السلام)گزرچکے ہیں ان سب سے ولایت رکھتے ہوں گے وہی لوگ تومیرے رفقاءہیں ان ہی سے میری مودت ہے اورمیرے محبت بھی ان ہی کے واسطے ہے اور میری امت سے وہی لوگ میرے پاس مکرم وعزت دار ہیں “۔

۵۔ غیبت امام زمانہ علیہ السلام (علیہ السلام)اورہلاکت سے بچنے کانسخہ
حضرت امام حسن عسکری(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ
....وَاللهِ لَیَغیبَنَّ غَیبَہً لاٰیَن جُوفیہٰامِن الهَلَکَةِ اِلاٰ مَن ثَبَّتَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَی القَولِ بِاِمٰامَتِہ ِ وَوَ فَّقَہُ(فیہٰا)لِلدُّعٰائِ بِتَعجیلِ فَرَجِہِ
(کمال الدین ج۲،ص۳۸۴)
”خداکی قسم وہ (بارہویں امام علیہ السلام)ہرصورت میں غیبت اختیارکریں گے اوران کی غیبت کے زمانہ میں ہلاکت اورتباہی سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گامگروہ لوگ بچیں گے
۱۔ جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی امامت ورہبری پرثابت قدم رکھے گا۔
۲۔ اورخداونداسے یہ توفیق دے کہ وہ ان کی فرج(کشادگی،فتح وکامرانی ،ان کی عالمی عادلانہ الٰہی وقرآنی حکومت)میں جلدی کے لئے دعاءکرنے والے ہوں “۔

۶۔ حضرت قائم(علیہ السلام) کی خصوصیت
حضرت امام محمدتقی جواد(علیہ السلام) فرماتے ہیں
....اَنَّ ال قٰائِمَ مِنّٰاھُوَ المَہدِیُّ الَّذی یَجِبُ اَن یُنتَظَرَ فی غَیبَتِہِ وَیُطٰاعَ فی ظُہُورِہِ وَھُوَ الثّٰالِثُ مِن وُلدی
(کمال الدین ج۲،ص۳۷۷)
”بے شک ہم سے قائم وہی ہیں جومہدی ہیں ،جن کی غیبت کے زمانہ میں انتظارکرنافرض ہے ،اورجب وہ ظہورفرمائیں گے تواس وقت ان کی اطاعت کرنافرض ہے،اوروہ میری اولاد سے تیسرے (یعنی علی النقی(علیہ السلام) کے بعدحسن العسکری(علیہ السلام) اور ان کے بعدتیسرے نمبرپر مہدی(علیہ السلام))ہوں گے“

۷۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کے اہم کام
حضرت امیر المومنین (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
یَعطِف الهَویٰ عَلَ الهُدیٰ اِذٰاعَطَفُواالهُدیٰ عَلَی الهَویٰ وَیَعطِفُ الرَّایَ عَلَی القُرآنِ اِذٰاعَطَفُواالقُرآنَ عَلَی الرَّایِ،
(بحارالانوار،ج۱۵،ص۱۳۰نہج البلاغہ)
”جس وقت حضرت امام مہدی(علیہ السلام) تشریف لائیں گے توآپعلیہ السلام ہواوہوس پرستی کوخداپرستی میں تبدیل کردیں گے،تمام افکاراورنظریات کوقرآنی سوچ وفکرونظرکے مطابق ڈھال دیں گے جب لوگوں نے قرآن کواپنے افکاراورآراءکے مطابق قراردے دیا ہوگا“

۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کی غیبت اورمومنین
حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں
....وَاللهِ لَیَغیبَنَّ اِمٰامُکُم سِنینُ مِنَ الدَّہرِ....وَلَتَفیضَنَّ عَلَیہِ اَعیُنُ المُومِنیٰنَ....
(بحارالانوارج۱۵،ص۱۴۷غیبت نعمانی)
”خداکی قسم تمہاراامام علیہ السلام ضروربالضرورغائب ہوں گے اوربہت ہی طولانی سال اورلمبے عرصہ تک وہ غائب رہیں گے اورمومنین کی آنکھیں ان کے دیدارکے لئے ترسیں گی اور اشک بار ہوں گی“۔

۹۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورآپ کاگھر
حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
اِنَّ لِصٰاحِبِ الاَمرِ بَیتاً یُقٰالُ لَہُ:(بَیتُ الحَمدِ)فیہ ِسِراٰجُ یَزہَرُمُنذُیَومِ وُلِدَاِلیٰ یَومُ بِالسَّیفِ لاٰیُطفیٰ
(بحارالانوارج۲۵،ص۱۵۸غیبت نعمانی)
”حضرت صاحب الامرکے لئے ایک گھرہے جسے ”بیت حمد“کہاجاتاہے اور جس دن سے وہ متولدہوئے ہیں اس دن سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لے کرآپ کے ظہورکے وقت تک وہ چراغ روشن رہے گااور یہ روشنی آپعلیہ السلام کے مسلح قیام کے دورتک رہے گی اورکبھی بھی یہ روشنی ختم نہ ہوگی “۔

۰۱۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کازمانہ اورآپعلیہ السلام کے دورمیں رہنے والے لوگ
حضرت امام سجاد(علیہ السلام)نے فرمایا
اِنَّ اَھْلَ زَمٰانِ غَیبَتِہِ القٰائِلُونَ بِاِمٰامَتِہِ المُنتَظِرُونَ لِظُہُورِہِ اَفضَلُ اَھلِ کُلَّ زَمٰانٍ لِاَنَّ اللہَ تَعٰالیٰ ذِکرُہُ اَعطٰاھُم مِنَ العُقُولِ وَالافھٰامِ وَالمَعرِ فَۃِ مٰاصٰارَت بِہِ الغَیبَتُ عِندَھُم بِمَنزِلَۃِ المُشٰاھَدَۃ
(بحارالانوار ج۲۵،ص۲۲۱احتجاج)
”بلاشک آپ(حضرت امام مہدی(علیہ السلام))کے زمانہ میں رہنے والے لوگ جوآپعلیہ السلام کی امامت کے قائل ہوں گے(آپ کی غیبت میں)آپ کے ظہورکے منتظرہوں گے ایسے لوگ ہرزمانہ کے لوگوں سے افضل اوربرترہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کوایسے بلندعقلیں عطاءکی ہوں گی اوران کے افکاراورسوچیں اتنی بلندہوں گی اوروہ معرفت کے ایسے اعلیٰ معیارپرہوں گے کہ ان کے نزدیک آپعلیہ السلام کی غیبت ایسے ہوگی جیسے آپعلیہ السلام حاضر اورموجودہوں ،یعنی ان کااپنے غائب امام علیہ السلام پرایساپختہ عقیدہ ہوگاجس طرح زندہ امام علیہ السلام پریقین ہوتاہے“۔

۱۱۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) پرسلام بھیجنا
حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) سے ایک شخص نے دریافت کیاکہ حضرت قائم(علیہ السلام) پرسلام کن الفاظ کے ساتھ بھیجیں؟توحضرت علیہ السلامنے جواب دیااس طرح کہاکرو
”اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَابَقِیَّۃَ اللہِ اے اللہ کے بقیہ آپعلیہ السلام پرسلام ہو“

12۔ حضرت قائم (علیہ السلام)کاقیام اورفکری ارتقاء
حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ
اَذٰاقٰامَ قٰائِمُنٰاوَضَعَ یَدَہُ عَلیٰ رُؤُسِ العِبٰادِ فَجَمَعَ بِہِ عُقُولَھُم وَاَکمَلَ بِہِ اَخلٰاقَھُم ۔
(بحارالانوارج۲۵،ص۶۳۳خرایج راوندی)
”جس وقت ہمارے قائم(علیہ السلام) قیام کریں گے توآپعلیہ السلام بندگان کے سروں پراپنافیضان رحمت ہاتھ رکھ دیں گے جس وجہ سے ان کے عقول مجتمع ہوجائیں گے اوران کے اخلاق کامل ہوجائیں گے یعنی فکری اورعملی ارتقائی منازل حضرت علیہ السلام کے بابرکت وجودسے حاصل ہوجائے گا“۔

13۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اورپرچم توحید
حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
اِذَقٰامَ القٰائِمُ لٰایَبقیٰ اَرض اِلّٰانُودِیَ فیھٰا شَہٰادَۃُ اَن لٰااِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللہِ
(بحارالانوارج۲۵،ص۳۴۰تفسیرعیاشی)
”جس وقت حضرت قائم (علیہ السلام)قیام کریں گے تواس وقت ساری زمین میں کوئی بھی ایسی جگہ نہ بچے گی مگریہ کہ اس حصہ میں لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ کی صداگونجے گی“۔

14۔ حضرت امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے فرمایا
....فَعِن دَھٰافَتَوَقَّعُواالفَرَ جَ صَبٰاحاً وَمَسٰا ً ....
(اصول کافی،ج۱،ص۳۳۳)
”پس جس وقت (حضرت مہدی(علیہ السلام))کی غیبت کازمانہ ہوتوصبح شام فرج (کشادگی ،فتح ونصرت وآل محمد کی حکومت)کی امیدرکھنااوراس بات کے ہرآن منتظر رہنا“۔

15۔ حضرت امام علیہ السلام کی توصیف برزبان پیغمبراکرم
پیغمبراکرم نے فرمایاکہ
اَلمَہدِیُّ طٰاوُوسُ اَھلِ الجَنَّۃِ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۱۰۵طرائف)
''مہدی (عج)....والوں کے لئے طاؤوس ہیں''۔

16 حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اورآپ کے شیعوں کی خوشحالی
حضرت امام سجاد(علیہ السلام)نے فرمایاکہ
اِذَاقٰامَ قٰائِمُنٰااَذهَبَ الله ُعَزَّوَجَلَّ عَن شیعَتِنَاالعٰامَةَ وَجَعَلَ قُلُوبَهُم کَزُبُرِالحَدیدِوَجَعَلَ قُوَّ ةَ الرَّجُلِ مِنهُم قُوَّةَ اَربَعینَ رَجُلاً وَیَکُونُونَ حُکّٰامَ الاَرضِ وَسَنٰامَهٰا۔
(بحارالانوارج۲۵،ص۳۱۶خصال)
''جس وقت ہمارے قائم(علیہ السلام) قیام کریں گے تو الله تعالیٰ ہمارے شیعوں کی تمام پریشانیاں دورفرما دے گااوران کے دلوں کوفولادی ٹکڑے بنادے گااوران کے ایک مردکی طاقت چالیس مردوں کے برابربنادے گااورہمارے شیعہ پورے زمینوں کے حکمران ہوں گے اور وہی توتمام اقوام وقبائل کے سردارہوں گے''۔

17۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورعلمی انقلاب
حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) نے فرمایاکہ
اَلعِلمُ سَبعَةُوَعِشرُونَ حَر فاًَفَجَ ِميعُ مٰاجٰائَت بِهِ الرُّسُلُ حَرفٰانِ فَلَم یَعرِ فِ النّٰاسُ حَتَّی ال یَو مِ غَیرَ الحَر فَینِ فَاِذٰاقٰامَ قٰائِمُنٰااَخرَج ال خَمسَةَ وَالعِشرینَ حَر فاًفَبَثَّهٰافِی النَّاسِ وَضَمَّ اِلَیهَاالحَرفَیُنِ حَتّیٰ یَبُثَّهٰاسَبعَةَ وَعِشرینَ حَرفاً
(بحارالانوارج۲۵،ص۶۳۳خرایج راوندی)
''علم ستائیس حروف ہے تمام رسول جس مقدارمیں علوم لے کرآئے وہ سب دوحرف ہیں جب سے انسان ہے آج تک اس نے جتنی علمی ترقی کی ہے وہ دوحرفوں ہی کے گردگھومتی ہے اورجس وقت ہمارے قائم(علیہ السلام) قیام کریں گے توآپعلیہ السلام علم کے باقی پچیس حروف کوبھی منظرعام پرلے آئیں گے اوران سب کولوگوں میں عام کردیں گے دوحروف کے ہمراہ پچیس حرف مل کر ایک بہت بڑاعلمی انقلاب بپاہوجائے گا(جس کاکسی کوتصورتک نہ ہے)''۔

18۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورعدالت کانفاذ
حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ
اَذَاقٰامَ قٰائِمُ اَهلِ البَیتِ قَسَّمَ بِالسَّوِیَّةِ وَعَدَلَ فِی الرَّعِیَّةِ فَمَن اَطٰاعَهُ فَقَداَطٰاعَ الله َوَمَن عَصٰاهُ فَقَد عَصَی الله َوَاِنَّمٰاسُمَّیَ المَهدِیَّ لِاَنَّهُ یَهدی اِلیٰ اَمرٍخَفِیٍّ
(بحارالانوارج۲۵،ص۳۵۰غیبت نعمانی)
''جس وقت اہل البیت (علیہ السلام)کے قائم(علیہ السلام) قیام فرمائیں گے توآپعلیہ السلام تمام اموال کو برابری کی بنیادپرتقسیم کریں گے اوررعیت (عوام)میں عدالت کانفاذکریں گے بس جس کسی نے ان کی اطاعت کی تواس نے الله کی اطاعت کی اورجس نے ان کی نافرمانی کی تواس نے الله کی نافرمانی کی آپعلیہ السلام کانام مہدی(علیہ السلام) اس لئے رکھاگیاہے کہ آپعلیہ السلام پوشیدہ امر کی راہنمائی فرمائیں گے''۔

19۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) سے محبت کااظہار
حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
....بِاَبی وَاُمّي اَلمُسَمّیٰ بِاسمي وَالمُکَنّي بِکُنیَتي اَلسّٰابِعُ مِن بَعدي....
(بحارالانوارج۲۵،ص۱۳۹غیبت نعمانی)
''میرے ماں باپ اس ہستی پرقربان ہوجائیں کہ جس کانام میرے نام کی مانندہے، اور اس کی کنیت بھی میرے والی ہے اور میرے بعدوہ ساتویں نمبرپرہیں ''۔

20۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی ملاقات کاشرف
حضرت پیغمبراکرم نے فرمایاکہ
طُوبیِ لِمَن لَقِیَہُ وَطُوبیٰ لِمَن اَحَبَّہُ وَطُوبیٰ لِمَن قٰالَ بِہِ
(بحارالانوارج۲۵،ص۳۰۹،عیون اخبارالرضا۷)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"بہت ہی خوش قسمت ہوگاوہ شخص جواس سے (مہدی(علیہ السلام) سے)ملاقات کرے گا،اور سعادت ہے اس کے واسطے جوان سے محبت کرے گااورخوش قسمت ہے وہ شخص جو ان کی امامت کاقائل ہوگا"۔

21- حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور قیامت
حضرت پیغمبراکرم نے فرمایاکہ
لٰاتَقُومُ السّٰاعَةُ حَتّٰی یَقُومَ ال قٰائِمِ الحَقُّ مِنّٰاوَذٰلِکَ حِینَ یَاذَنُ اللہ ُعَزَّوَجَلَّ لَہُ وَمَن تَبِعَہُ نَجیٰ وَمَن تَخَلَّفَ عَنہُ ہَلَکَ
(بحارالانوارج۱۵،ص۲۵،عیون اخبارالرضا۷)
"قیامت نہیں ہوگی مگریہ کہ حق کولے کرآنے والے قائم قیام کریں اور وہ قائم(علیہ السلام) ہم سے ہوں گے اور ان کاقیام اس وقت ہوگاجب اللہ تعالیٰ اسے اذن اوراجازت فرمائے گاجس کسی نے ان کی پیروی کی وہ نجات پاگیااورجوان سے پیچھے رہ گیااوراس نے ان کاساتھ نہ دیا تووہ شخص ہلاک ہوگیا"۔

۲۲- حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور مومنین کے آپس میں تعلقات
حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ
اِذٰاقٰامَ القٰائِمُ جٰائَتِ المُزٰامَلَةُ (المُزٰایَلَةُ)وَیَا تِی الرَّجُلُ اِلیٰ کِیْسِ اَخیہِ فَیَا خُذُحٰاجَتَہُ لٰا یَمنَعُہُ
(بحارالانوار،ج۵۲،ص۳۷۲،اختصاص)
"جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے تواس وقت حقیقی برادری اور دوستی لوگوں کے درمیان قائم ہوجائے گی اوریہ پیارومحبت کی باہمی فضاءاس قدرہوگی کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کراپنی ضرورت اورحاجت کے لئے رقم نکال لے گااور وہ اسے نہیں روکے گا"۔

23- حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور آسمان وزمین کی برکات
حضرت امیرالمومنین(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

لَو قَدٰقٰامَ قٰائَمُنٰا لَا َنزَلَتِ السَّمٰائُ قَطرَھٰاوَلَاَخرَجَتِ الاَرضُ نَبٰاتَھٰاوَلَذَھَبَتِ الشَّحنٰا ُ مِن قُلُوبِ العِبٰادِ وَاصطَلَحَتِ السِّبٰاعُ وَ البَھٰائِمُ حَتّیٰ تَم شِی المَرَةُ بَینَ العِرٰاقِ اِلَی الشّٰامِ لٰاتَضَعُ قَدَمَی ہٰااِلّٰا عَلَی النَّبٰاتِ وَعَلیٰ رَا سِھٰا زِبّیلُھٰا (زینَتُھٰا)لٰایُھَیِّجُھٰاسَبُع وَلَاتَخٰافُہُ
(بحارالانوار،ج۵۲،ص۳۱۶خصال)
"اگرہمارے قائم(علیہ السلام) کاقیام ہوجائے تواس وقت آسمان اپنی بارشیں برسادے گا اور زمین اپنی برکات نکال دے گی خوشحالی ہوگی ،زراعت کثرت سے ہوں گی،خداوندکے بندگان کے دلوں سے نفرتیں اورکینے ختم ہوجائیں گے ،جانوروں اوردرندوں کے درمیان صلح وصفاقائم ہوجائے گی،اس حد تک زمین پرسبزہ اورشادابی ہوگی کہ عراق سے ایک عورت چلے گی شام تک جہاں بھی قدم رکھے گی اس کاہرقدم سبزہ اورآبادزمین پرپڑے گاجب کہ اس کی آرائش کاسامان اس کے ساتھ ہوگااسے نہ توکوئی درندہ خوف زدہ کرے گااورنہ ہی کوئی انسانوں سے اس کی طرف غلط نگاہ ڈالے گاوہ بے خوف وخطریہ سفرکرے گی"۔

24- حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اوردستورالٰہی
حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ
یُوحیٰ اِلَیہِ فَیَعمَلُ بِالوَحیِ بِا َمرِاللہِ
(بحارالانوار،ج۵۲،ص۳۹۰)
"اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی جانب الہام ہوگااورآپعلیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس الہام اورارشادات کے مطابق عمل کریں گے جوانہیں اللہ کی طرف سے ملیں گے یعنی حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اپنامکمل دستوراللہ تعالیٰ سے لیں گے اور اسے عملی جامہ پہنائیں گے"۔

25- حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور زمین پررونقیں
فَاذٰاخَرَجَ اَشرَقَتِ الاَرضُ بِنُوررَبِّہٰاوَوَضَعَ میزٰانَ العَدلِ بَینَ النّٰاسِ فَلٰا یَظلِمُ اَحَد اَحَداً
(بحارالانوار،ج۵۲،ص۳۲۱،کمال الدین)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"پس جب زمین اپنے رب کے نور(حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کے وجود)سے چمکے گی جس وقت حضرت امام مہدی (علیہ السلام)خروج کریں گے تواس وقت زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہوجائے گی،اورہرطرف آبادی ہوگی،عوام کے درمیان عدالت کاترازولگائیں گے،کوئی ایک بھی دوسرے پرظلم وزیادتی نہ کرے گا"۔

26۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورانتظار

حضرت امیرالمومنین(علیہ السلام) نے فرمایاکہ

اِنتَظِرُوااالفَرَجَ وَلٰا تَیَئَسُوامِن رَوحِ اللہِ فَاِنَّ اَحَبَّ الاَعمٰالِ اِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ اِنتِظٰارُالفَرَجِ۔

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۳۲۱،خصال)

"تم سب فرج(آل محمد کی حکومت کے قیام)کی انتظارکرنا،اوراللہ کی رحمت اورکرم کے بارے مایوس نہ ہوجاناکیونکہ اللہ کے ہاں سارے اعمال میں محبوب ترین عمل انتظار فرج (آل محمد کی حکومت کی انتظارکرنا)ہے"۔

27۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور صبر

اِن تِظٰارُالفَرَجِ بِالصَّبرِ عِبٰادَۃ

(بحارالانوارج۲۵،ص۵۴۱،دعوات راوندی)

"انتظارفرج(آل محمد کی حکومت کی انتظار)صبراورحوصلہ سے کرناعبادت ہے"۔

28۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اورزکات

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)نے فرمایاکہ

اِذٰاظَہَرَ القٰائِمُ...یُسَوّی بَینَ النّٰاسِ حَتّیٰ لٰاتَریٰ مُحتٰاجاًاِلَی الزَّکٰاۃِ....

(بحارالانوارج۲۵،ص۰۹۳)

"جس وقت قائم ظہورفرمائیں گے...توآپعلیہ السلام لوگوں کے درمیان برابری کریں گے،کسی پر زیادتی نہ ہوگی ،سب کے ساتھ ایک جیساسلوک ہوگا(سب کاانکاحق ملے گا)تمہیں اس دور میں ایسامحتاج نہ ملے گاجوزکات لینے کاحقدارہو"۔

29۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورامام محمدباقر(علیہ السلام)کی آرزو

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)نے فرمایاکہ

اِنّی لَواَدرَکتُ ذٰلِکَ لَا َبقیتُ نَفسیِ لِصٰاحِبِ ھٰذَاالاَمرِ

(بحارالانوارج۲۵،ص۳۴۲،غیبت نعمانی)

"اگرمیں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے دورکوپالوں تومیں ان کی خدمت میں رہنے کے لئے خود کوآمادہ رکھوں اوراپنی زندگی کی ان کی خاطرحفاظت کروں "۔

30۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اورآپ کی حکومت کے لئے تیاری

حضرت پیغمبراکرم نے فرمایاکہ

یَخرُجُ اُنٰاس مِنَ المَشرِقِ فَیُوَطِّئُونَ لِلمَہدِیَّ سُلطٰانَہُ

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۷۸،کشف الغمۃ)

"مشرقی سرزمین سے لوگ اٹھیں گے جوحضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے واسطے بننے والی حکومت کے لئے زمین ہموارکریں گے اورآپ کی حکومت کے قیام کے لئے حالات کوسازگاربنائیں گے"۔

31۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اور خواتین میں علم وحکمت کی فراوانی

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

تُئوتَونَ ال حِکمَۃَ فی زَمٰانِہِ ھَتّیٰ اَنَّ المَر اَۃَ لَتَقضی فی بَیتِہٰابِکِتٰابِ اللہِ تَعٰالیٰ وَسُنَّۃِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ۔

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۲۵۳،غیبت نعمانی)

"تم سب کو(حضرت اما مہدی (علیہ السلام))کے دورمیں حکمت اوردانائی دے دی جائے گی (اس وقت علم ودانش اس قدرعام اوربلندہوگا)کہ ایک عورت اپنے گھرمیں بیٹھ کراللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق فیصلے دے گی"۔

32۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اور آپ کی غیبت میں ذمہ داریاں
حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) نے فرمایاکہ
اَنَّ لِصٰاحِبِ ھٰذَاال اَمرِ غَیبَۃً فَلیَتَّقِ اللّٰہَ عَبد عِندَ غَیبَتِہِ وَلیَتَمَسَّک بِدینِہِ
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۵۳۱،غیبت نعمانی)
"حضرت صاحب الامر(علیہ السلام)کے واسطے ایک غیبت ہے ،ہرشخص پرلازم ہے کہ وہ غیبت کے زمانہ میں اللہ کاتقویٰ اختیارکرے اوراپنے دین کومضبوطی سے تھامے رکھے اور اس پر عمل کرے دینی احکام بجالانے میں پابندی کرے "۔

۳۳۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اورآپ علیہ السلامکی معرفت کافائدہ
حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) نے فرمایاکہ
اِعرِف اِمٰامَکَ فَاِنَّکَ اِذٰاعَرَف تَہُلَم یَضُرَّکَ تَقَدَّمَ ھٰذَاالاَمرُاَو تَاَخَّرَ۔
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۱۴۱،غیبت نعمانی)
"اپنے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کروکیونکہ جب تم اپنے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کرلوگے توپھرآپعلیہ السلام کے لئے فرق نہیں کرناکہ آپعلیہ السلام کاظہورجلدی ہویاآپعلیہ السلام کاظہوردیرسے ہو"۔

34۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورحضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) کے جذبات
حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) سے جب حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے بارے میں کسی نے سوال کیاتوآپعلیہ السلام نے جواب میں فرمایاکہ
ٰاَلاَوَلَواَدرَکتُہُ لَخَدَمتُہُ اَیَّامَ حَیٰاتی
(بحارالانوار،ج۱۵،ص۸۴۱،غیبت نعمانی)
"وہ میں نہیں ہو ں لیکن اگرمیں ان کے زمانہ کوپالوں تومیں اپنی پوری زندگی ان کی خدمت میں گزاردوں "۔

35۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور آپ کادیدار
حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)نے فرمایاکہ
مَن قٰالَ بَعدَصَلٰوۃِ ال فَجرِوَبَعدَصَلٰوۃِ الظُّہرِ"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍوَعَجِّل فَرَ جَھُم"لَم یَمُت حَتّیٰ یُدرِکَ ال قٰائِمَ مِن آلِ مُحَمَّدعَلَیہِمُ السَّلاٰمُ۔
(سفینۃ البحار،ج۲،ص۹۴)
"جوشخص صبح اورظہرکی نمازوں کے بعداس طرح درودپڑھے "اللھم صل علی محمد وآل محمد وعجل فرجہم"تووہ شخص اس وقت تک نہ مرے گاجب تک حضرت قائم آل محمد(علیہ السلام) کوپانہ لے گا یعنی اسے حضرت علیہ السلام کاشرف ملاقات ضرورہوگا"۔

36۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اور زمانہ جاہلیت کی موت
حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
مَن مٰاتَ وَلَم یَعرِفہُ مٰاتَ مِیتَۃً جٰاہِلِیَّۃً
(بحارالانوار،ج۱۵،ص۰۶۱کمال الدین)
"جوشخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کی معرفت نہ رکھتاہوتوگویاوہ جہالت اور کفرکی موت مرا"۔

37۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اور آپ کے ناصران میں خواتین
حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
وَیَجی ئُ وَاللّٰہِ ثَلاٰثُ مِائَۃٍ وَبِضعَۃُ عَشَرَ رَجُلاً فیہِمُ خَمسُونَ اِمرَاَۃً یَجتَمِعُونَ بِمَکَّۃَ
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۳۲۲،تفسیرعیاشی)
"خداکی قسم مکہ میں تیس سوسے کچھ اوپرمردمکہ میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے گرداکھٹے ہوں گے اور ان

کے ہمراہ پچاس خواتین بھی ہوں گی“۔

38۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور مددکی فراہمی
حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ
لِيُعِدَّ(نَّ)اَحَدُکُم لِخُرُوجِ القٰائِمِ وَلَوسَہماًفَاِنَّ اللہ اِذَاعَلِمَ ذٰلِکَ مِن نِيَّتِہِ رَجَوتُ لِئلاً يُنسِی ئَ فی عُمرِہِ يُدرِکَہُ وَيَکُونَ مِن اَعوٰانِہِ وَ اَنصٰارِہِ۔
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۶۶۳،غیبت نعمانی)
”آپ میں سے ہرشخص پرفرض ہے کہ وہ حضرت قائم(علیہ السلام) کے خروج کے وقت ان کی مددکرنے کے لئے اسلحہ حاصل کرے اگرچہ وہ اسلحہ ایک تیرہی کیوں نہ ہوگاکیونکہ جب خداونددیکھے گا کہ ایک شخص ....حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مددکے واسطے اسلحہ تک حاصل کرنے میں لگاہواہے تو خداونداس شخص کی عمرکوطولانی کرے دے گاتاکہ وہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے ظہورکوپالے ،اورحضرت(علیہ السلام) کے ناصران اور مددگاروں سے قرارپائے (ظاہرہے اس قسم کی آرزووہی رکھ سکتاہے جودین پرمکمل عمل کرنے والاہوگا، اور اپنے آئمہ علیہ السلام کی سیرت کواپنانے والاہوگاایک بے عمل شخص سے نہ ایسی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کاایساحال حقیقت میں ہوسکتاہے)“۔

39۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اور آپعلیہ السلام کے اصحاب بننے کی آرزو
مَن سَرَّاَن يَکُونَ مِن اَصحٰابِ القٰائِمِ فَليَنتَظِر وَليَعمَل بِالوَرَعِ وَمَحٰاسِنِ الاَخلٰاقِ وَھُوَمُن تَظِر فَاِن مٰاتَ وَقٰامَ القٰائِمُ بَعدَہُ کٰانَ لَہُ مِنَ الا َجرِمِثلُ اَجرِ مَن اَد رَکَہُ۔
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۰۴۱،غیبت نعمانی)
جس شخص کویہ بات پسندہے کہ وہ حضرت قائم(علیہ السلام) کے ناصران سے بن جائے تواس پرلازم ہے کہ وہ
۱۔ انتظارکرے (خودکواپنے امام(علیہ السلام) کے واسطے ہروقت آمادہ رکھے)
۲۔ گناہوں کوچھوڑدے ،تقویٰ اختیارکرے،پرہیزگاربنے۔
۳۔ اپنے اخلاقیات وعادات کواچھابنائے ۔
ایساشخص ہی حقیقی منتظرہے اگرایساشخص مرجائے اورحضرت قائم(علیہ السلام) کے ظہورکونہ پاسکے تواسے ایسے اجروثواب ملے گاجیسے اس نے خوداپنے امام علیہ السلام کازمانہ پایاہو“۔

40۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور آپ کی انتظارکرنے کی فضیلت
حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ
مَن مٰاتَ مِنکُم وَھُوَمُنتَظِر لِھٰذَاالاَمرِکَمَن ھُوَمَعَ القٰائِمِ فی فُسطٰاطِہِ....لٰابَل کَمَن قٰارَعَ مَعَہُ بِسَيفِہِ...لٰاوَاللہِ اِلّٰاکَمَنِ اس تُشھِ َمَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيہِ وَآلِہِ۔
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۶۲۱،محاسن)
”تم میں سے جوبھی اس حالت میں مرجائے کہ وہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی حکومت کامنتظر تھا تو وہ ایسے ہے جس طرح اس نے حضرت قائم(علیہ السلام) کے اپنے خیام میں وقت گزاردیاہو....نہیں بلکہ وہ ایسے ہے جس طرح اس نے حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے ہمراہ مل کر آپعلیہ السلام کے دستہ میں جنگ لڑی ہو،نہیں خداکی قسم وہ توایساہے جس طرح وہ خودرسول اللہ کے ہمراہ جنگوں میں لڑاہواورآپ کے سامنے درجہ شہادت پایاہو“۔

مہدویت نامہ

ان فرامین کوآپعلیہ السلام کی توقیعات مبارکہ سے لیاگیاہے

۱۔ زمین کی آبادی

اَنَاالمَہدِیُّ(وَ)اَنَاقٰائِمُ الزَّمٰانِ،اَنَاالَّذی املاَ ُھٰاعَد لاًکَمٰامُلِئَت جَو راً،اِنَّال اَرضَ لٰاتَخ لُومِن حُجَّۃٍوَلٰایَب قَی النّٰاسُ فی فَترَۃٍوَھٰذِہِ اَمٰانَۃ لٰاتُحَدِّث بِھَااِلاَّاِخوٰانَکَ من اَھلِ الحَقِّ۔ (کمال الدین ،ص۵۴۴)

”میں مہدی(علیہ السلام) ہوں اور میں ہم قائم الزمان (علیہ السلام)ہوں ،میں زمین کوعدالت کے نفاذ سے اس طرح آبادکردوں گاجس طرح وہ مجھ سے پہلے ظلم وستم سے ویران ہوچکی ہوگی،بلاشک زمین حجت (ایسی ہستی جواللہ کے بندگان میں اللہ کی طرف سے ہدایت دینے کے واسطہ موجودہو)سے خالی نہیں ہوتی،اورلوگ بے سرپرست کسی بھی لمحہ کے لئے نہیں رہتے یہ بات امانت ہے اسے تم اپنے بھائیوں میں پہچاناجواہل حق ہیں (حق کاساتھ دینے والے ہیں)“۔

۲۔ اللہ کابقیہ

اَنَابَقِیَّۃُ اللّٰہِ فی اَرضِہِ،وَال مُنتَقِمُ مِن اَعدٰائِہِ۔

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۴۲،کمال الدین)

”میں اللہ کااللہ کی زمین میں بقیہ (ذخیرہ)ہوں اوراللہ کے دشمنوں سے انتقام لینے والاہوں“۔

۳۔ قائم آل محمد

اَنَاال قٰائِمُ مِن آلِ مُحَمَّدٍ”صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ“اَنَاالَّذی اَخرُجُ فی آخَرِالزَّمٰانِ بِھٰذَاالسَّیفِ وَاَشٰارَاِلَیہِ۔فَاَ ملاَ ُالاَرضَ عَدلاًوَقِس طاًکَمٰامُلِئَت جَوراًوَظُلماً۔

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۱۴،کمال الدین)

”میں قائم آل محمد ہوں ....میں آخری زمانہ میں اس تلوارکے ہمراہ خروج کروں گا(یعنی میرا قیام مسلحانہ ہوگا)میں زمین کوعدالت اورانصاف کے نفاذسے بھردوں گا(آبادکردوں گا) جس طرح زمین ظلم وجورسے بھرچکی ہوگی (ویران ہوچکی ہوگی)“۔

۴۔ شیعوں کی مشکلات

اَنَاخٰاتَمُ الاَوصِیٰائِ وَبی یَدفَعُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ البَلٰائِ عَن اَھلیٰ وَ شیعَتی۔

(کمال الدین ،ص۱۴۴)

”میں خاتم الاوصیاءعلیہ السلام ہوں اللہ عزوجل میرے وسیلہ سے میرے خاندان اورمیرے شیعوں کے مصائب اورمشکلات کوٹال دے گا“۔

۵۔ اللہ سے رشتہ دار ی

لَیسَ بَینَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَبَینَ اَحَدٍقَرٰابَۃ وَمَن اَنکَرَنی فَلَیسَ مِنّی وَسَبیلُہُ سَبیلُ ابنِ نُوحٍ علیہ السلام (کمال الدین ص۴۸۴)

”اللہ عزوجل اور (اس کی مخلوق میں سے)کسی ایک کے5 درمیان کسی قسم کی رشتہ داری موجود نہیں ہے بس جس کسی نے میراانکارکیا(مجھے امام علیہ السلام تسلیم نہ کیا)وہ مجھ سے نہیںہے(اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے)اس کاانجام وہی ہوگاجوحضرت نوح(علیہ السلام) کے بیٹے کاہوا(بظاہریہ فرمان سادات برادری کے لئے ہے کیونکہ سادات ہی آپ کاخاندان ہے اور ان کی آپ سے رشتہ داری ہے اورآپ سادات خاندان کے بزرگ اور سربراہ ہیں ،تمام طورپرسادات کے ہاں یہ بات سمجھی جاتی ہے ،آج بھی ایساہے اورکل بھی ایساتھا بلکہ روایات سے واضح ہوتاہے کہ خودآئمہ (علیہم السلام) کے اپنے زمانہ بھی ایسی سوچ موجودتھی کہ جوسید ہے خاندان اہل البیت (علیہم السلام) سے ہے جس کی آئمہ معصومین (علیہم السلام)سے رشتہ داری ہے وہ توبخشاجائے گا،اس نے توجنت ہی میں جاناہے ،جہنم اس پرحرام ہے چاہے وہ منکرخداہو، فقط خاندانی نسبت اسے ہلاکت سے بچالے گی،حضرت ولی العصر امام زمانہ علیہ السلام (عج)نے اسی بات کوواضح کیاہے کہ نسبت کافی نہیں،وگرنہ حضرت نوح(علیہ السلام) کابیٹاغرق نہ ہوتا،عقیدہ ناقص ہونااورپھرعقیدہ کے تقاضا پرپورا اترنا ضروری ہے اس لئے آپ(علیہ السلام) نے فرمایاکہ جس نے میرا انکارکردیایعنی مجھے امامعلیہ السلام تسلیم نہیں کیاچاہے وہ سیدہی کیوں نہ ہواس کامجھ سے تعلق نہیں ہے اس کاانجام نوح (علیہ السلام)کے بیٹے والاہے ، اس

مضمون کی روایت اورآئمہ علیہ السلام سے بھی ہے)‘‘۔

۶۔ سرکشوں کی بیعت

اِنّي اَخرُجُ حينَ اَخرُجُ وَلاٰبَيعَةَ لِاَحَدٍمِنَ الطَّوٰاغيتِ في عُنُقي

(کمال الدین ،ص۵۸۴)

’’میراخروج اورقیام جس وقت ہوگااورجس میں حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے اٹھوں گاتو اس وقت میرے اوپرسرکشوں اورظالموں میں سے کسی ایک کی بیعت نہ ہوگی یعنی میں کسی ظالم حکمران کی حکومت کے تابع نہ رہاہوں گا،کسی سرکش کاحکم میرے اوپرلاگونہ رہاہوگا،اور نہ ہی کسی ظالم کاحکم وفیصلہ میرے اوپرجاری ہوگا(جیساکہ میرے آباؤ اجدادکے بارے ہوتارہاہے)‘‘۔

۷۔ غیبت کے دوران

اَمّٰاوَجہُ الاِن تِفٰاعِ بی فی غَیبَتیِ فَکَال اِنتِفٰاعِ بِاالشَّمسِ اِذٰاغَیَّبَھٰاعَنِ الاَب صٰارِ السَّحٰابُ....

(کمال الدین ،ص۵۸۴)

’’البتہ میری غیبت کے زمانہ میں مجھ سے عوام کوفائدہ اس طرح پہنچے گاجس طرح سورج بادلوں کی اوٹ میں چلاجائے تواس کے فوائد زمین والوں کوحاصل ہورہے ہوتے ہیں‘‘۔

۸۔ زمین والوں کے لئے امان

اِنّي لَا َمٰان لِاَھ لِ الاَرضِ کَمٰااَنَّ النُّجُومَ اَمٰان لِاَھلِ السَّمٰاءِ۔

(کمال الدین ،ص۵۸۴)

’’بلاشک میں زمین والوں کے واسطے اس طرح امان ہوں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں)‘‘۔

۹۔ حجت کاوجود

اِنَّالاَض َلاٰتَخلُومِن حُجَّةٍ اِمّٰاظٰاہِراًوَاِمَّامَغمُوراً۔

(کمال الدین، ص۱۱۵)

’’بتحقیق زمین حجت سے خالی نہیں ہوتی یاتووہ حجت ظاہراورموجودہوگی یاوہ غائب و پوشیدہ ہوگی‘‘۔

10۔ مشیت خدا

قُلُوبُنٰااَوعِیَة لِمَشِیَّةِ اللّٰہِ فَ ِاذٰاشٰائَشِئنٰا۔

(بحارلانوار،ج۲۵،ص۱۵،غیبت شیخ)

’’ہمارے دل اللہ کی مشیت اور ارادے کے ظروف ہیں پس جب اس کاارادہ ہوتاہے تو ہم ارادہ کرتے ہیں جووہ چاہتاہے توہم ہم وہی چاہتے ہیں جواس کی مرضی ہوتی ہے تو ہماری وہی مرضی ہوتی ہے ‘‘۔

۱۱۔ حق

وَلیَعَمُوااَنَّ الحَقَّ مَعَنَاوَفینَالاٰیَقُولُ ذَلِکَ سِوٰانٰااِلاَّکَذّٰاب مُفتَرٍوَلاٰیَدَّعیہِ غَیرُنَااِلاَّضَالٌّ غَوِیَ

(کمال الدین ،ص۱۱۵)

’’آپ سب پریہ بات واضح رہے کہ بتحقیق حق ہمارے ساتھ اورہمارے اندر ہے ہمارے علاوہ حق کسی جگہ پرنہیں ہے ہمارے علاوہ جوبھی یہ بات کرے کہ حق اس کے پاس ہے توایسا شخص جھوٹاہے افتداءپردانو ہے،اورہمارے سواجوبھی اس بات کا دعویدار ہوگا وہ گمراہ اور دوسروں کوگمراہی سے دھکیلنے والاہوگا‘‘۔

12۔ حق کاغلبہ اور باطل کاخاتمہ

وَاِذَااَذِنَ اللّٰہُ لَنَافِی القَو لِ ظَہَرَالحَقُّ وَاضمَحَلَّ البَاطِلُ۔

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۶۹۱،غیبت شیخ)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمیں بات کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی تواس وقت حق واضح ہو جائے گااور باطل ویران ہوجائے گا''۔

13. لاتعلقی کانتیجہ

کُلُّ مَن نَبرَا ُمِنہُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبرَا ُمِنہُ وَمَلٰاَئِکَتَہُ وَرُسُلَہُ وَاَو لِیَائَہُ

(احتجاج ،ج۲،ص۴۷۴)

''ہروہ شخص جس سے ہم برا ئت کردیں اوراس سے اپنی لاتعلقی کااظہارکردیں تو بلاشک اللہ تعالیٰ فرشتے،اللہ تعالیٰ کے تمام رسول اور اس کے سارے اولیاءبھی ایسے شخص سے بیزار ہوں گے اور سب اس سے ایساتعلق وربط توڑدیں گے''۔

14. ازالہ شک

زَعَمَتِ الظَّلَمَۃُ اَنَّ حُجَّۃَ اللّٰہِ دٰاحِضَۃ لَواُذِنَ لَنَافِی الکَلَامِ لَزَالَ الشَّکُّ

(کمال الدین ،ص۰۳۴)

''ظالموں کاخیال یہ ہے کہ اللہ کی حجت (نمائندگی)ختم ہوچکی ہے اگرہمیں گفتگوکی اجازت دے دی جائے تویہ ساراشک دورہوجائے اور تمام پروپیگنڈے دم توڑدیں ''۔

15. ہمارے اوپرظلم کرنے والے

فَمَن ظَلَمَنٰاکَانَ مِن جُملَۃِ الظَّالِمِیٰنَ وکَانَ لَعنَۃُ اللّٰہ عَلَیہِ

(کمال الدین ،ص۱۲۵)

''پس جس کسی نے ہمارے اوپرظلم وستم کیاہے تووہ ظالموں اورستمگروں میں شامل ہے اور اس پر اللہ کی لعنت ہے''۔

16. مخلوق پرہمارااحسان ہے

اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَافَلَافَاقَۃَ بِنَااِلیٰ غَیرِہِ وَالحَقُّ مَعَنٰافَلَن یُوحِشَنٰامَن قَعَدَعَنَّاوَنَحنُ صَنٰائِعُ رَبِّنٰاوَالخَلق ُبَعدُصَنٰائِعُنٰا۔

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۸۷۱،احتجاج)

''بلاشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے میں اللہ کے سواکسی اورکی ضرورت بھی نہیں ہے اسی طرح حق ہمارے ہمراہ ہے لہٰذاہمیں اگرکوئی چھوڑکرچلاجائے تواس سے ہمیں وحشت نہیں ہوتی ہم سب اللہ کی مخلوق اوراللہ کاہمارے اوپراحسان ہے جب کہ ہمارے بعداللہ کی ساری مخلوقات ہماری پرورده احسان ہیں''۔

17. فرج وکامیابی کاوقت

اَمّٰاظُہُورُالفَرَجِ فَاِنَّہُ اِلَی اللّٰہِ'' تَعٰالیٰ ذِکرُہُ'' وَکَذِبَ الوَقّٰاتُونَ۔

(کمال الدین،ص۴۸۴)

''بہرحال فرج(ہمارے حکومت کاظہور)کاظہوراورہمارے کامیابی وکامرانی تواس کامعاملہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے جب وہ چاہے گاتوہوگاظہورکے وقت کومعین کرنے والے لوگ جھوٹ ہیں''۔

18. ظہورکی نشانی

عَلٰامَۃُ ظُہُورِاَمرِی کَثرَۃُ ال ہَرجِ وَالمَرجِ وَالفِتَنِ

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۰۲۳،غیبت شیخ)

''ظہورکی نشانی یہ ہے کہ بدامنی ہوگی،بے چینی ہوگی،پریشانی ہوگی،فتنے ہوں گے،فساد ہوگا، دہشت گردی عام ہوگی''۔

19. دعاء

اَکثِرُواالدُّعٰائَ بِتَعجیلِ الفَرَجِ فَاِنَّ ذَلِکَ فَرَجُکُم

(کمال الدین ،ص۵۸۴)

"فرج جلدی ہونے کے واسطے دعابہت زیادہ کروکیونکہ اسی میں تمہارے لئے فرج (کامیابی ،سکون،آرام)ہے "۔

20. سوال کرنا

فَاَغلِقُوااَبوٰابَ السَئوٰالِ عَمّٰالاٰ یَعنِیکُم وَلاَتَتَکَلَّفُواعِلم َمَاقَد کَفَیتُم

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۲۹،احتجاج)

"جن باتوں کاتم سے تعلق نہیں ہے اورتمہارے فائدے میں نہیں ہیں ان کے متعلق سوال کرنے کاسلسلہ بندکردو،لایعنی اوربے مقصد سوالات کرنے سے گریزکرو،اوراپنے آپ کوایسے معلومات حاصل کرنے کی زحمت میں نہ ڈالوجن کی ذمہ داری تمہارے اوپرنہیں ڈالی گئی یعنی جس کاچاہناتمہارے لئے ضروری نہیں تم ان کے بارے معلومات حاصل کرنے کے لئے خودکومصیبت میں نہ ڈالو"۔

21. اسوه

فِی ابنَۃِ رَسُولِ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ" لِی اُسوَۃ حَسَنَۃ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۱۸۰،احتجاج)

"رسول اللہ حلم کی دخترگرامی قدرکے عمل وکردارمیں میرے کئے اسوه ہے بھی وہی ذات میرعملی زندگی کے لئے ماڈل اورنمونہ ہیں اورمیرا....وہی ذات ہے"۔

۲۲. نئے مسائل

اَمَّاالحَوٰدِثُ الوٰقِعَۃُ فَارجِعُوافیہٰااِلیٰ رُوٰاۃِ حَدِیثِنٰافَاِنَّھُم حُجَّتِی عَلَیکُم وَاَنَاحُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَیہِم

(کمال الدین ،ص۴۸۴)

"بہرحال جونئے نئے مسائل تمہیں درپیش ہوں اورجدیدمسائل سامنے آئیں تو ان کے بارے ہماری رائے معلوم کرنے کے لئے ان افرادکی طرف رجوع کرو جوہمارے بیانات سے آگاہیں اورہمارے پیغامات اوراقوال کوسمجھتے ہیں،کیونکہ ان ہی افرادکو (جوہماری کلام سے واقف ہیں اورہمارے بیانات کوروایت کرتے ہیں)میں تمہارے اوپر حجت(واجب اطاعت،الٰہی نمائندہ)قراردیاہے اورمیں ان پراللہ کی طرف سے حجت (اللہ کانمائندہ) ہوں"۔

23. اللہ تعالیٰ کاتقویٰ

فَاتَّقُوااللّٰہَ وَسَلَّمُو الَنٰا وَرُدُّوالاَمرَ اِلَینٰا فَعَلَینَا الاِصدٰارُ ُکَمَاکَانَ مِنَّا الا یِرَاد ُوَلاَتُحٰاوِلُواکَشفَ مَاغُطِّی عَنکُم ۔

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۷۹،احتجاج)

"بس تم سب اللہ کاتقویٰ اختیارکرواورہمارے سامنے تسلیم رہو،خودکوہمارے سپردکردو ، ہماری ہربات کومان لو،اورتمام اموراورمعاملات کوہمارے سپردکردوبس یہ ہماراکام ہے کہ ہم تمہیں ہدایت کے چشمہ سے سیرات کریں ،تمہیں بھٹکنے سے بچائیں احکام جاری کرناہمارکام ہے تمہیں ہدایت کے سرچشمہ پرلے جانابھی ہماراکام ہے وہاں سے سیرات کرکے نکالنابھی ہماراکام ہے،اورتم اس بات کوکھولنے کی ہرگزکوشش نہ کروجسے تم سے چھپا لیاگیاہے یعنی جس بات کوتم سے مخفی رکھاگیاہے اسے کھولنے کی کوشش مت کرو"۔

24. اذیت

قَد اَذٰانَاجُھَلاٰئُ الشّیِعَۃِ وَحُمَقَاو ُھُم وَمَن دِینُہُ جَنَاحُ البَعُوضَۃِ اَرجَحُ مِنہ ۔

(احتجاج ،ج۲،ص۴۷۴)

"تین قسم کے شیعوں نے ہمیں اذیت پہنچائی ہے

۱۔ جاہل،نادان ،کم علم ۔

۲۔ احمق،بے وقوف ،نفع ونقصان سے ناواقف ۔

۳۔ وہ حضرات جن کے نزدیک دین کی قدر وحیثیت مچھرکے پرسے بھی کم ترہے"۔

25. دائیں ،بائیں
وَلَاتَمیِلُوا عَنِ الیَمِینِ وَلاتَعدِلُوااِلَی الیَسَارِوَاجعَلُوااقَصدَکُم اِلَینَابِالمَوَدَّۃِ عَلَی السُّنَّۃِالوٰضِحَۃِ
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۷۹،احتجاج)
''نہ توتم دائیں طرف جاؤاورنہ ہی بائیں بازوکواپناؤتمہارارخ اورقصدہماری جانب رہے تمہارسیدھارخ ہماری جانب ہو،اس کی بنیادہم سے مودت اوردوستی کوقراردو،یہی راستہ سیدھا ہے جوروشن اورواضح ہے،دائیں بائیں مت جاؤ،صراط مستقیم جوکہ ہماری مودت پر قائم ہے اسی پرباقی رہو''۔

26. وحدت
۶۲۔ لَو اَنَّ اَشیاٰعَنَاوَفَّقَہُمُ اللّٰہُ لِطَاعَتِہِ عَلَی اجتِمٰاعِ مِنَ ال قُلُوبِ فِی الوَفَائِ بِالعِہدِعَلَی ھِم لَمَاتَا َخَّرَعَنہُمُ الیُمنُ بِلِقَائِنَاوَلَتَعَجَّلَت لَھُمُ السَّعَادَۃُ بِمُشَاہَدَتِنَاعَلٰیَ حَقَّ ال مَعرِفَۃِ وَصِد قِہٰامِنٍ ھُم بِنَافَمَایَحبِسُنَاعَن ھم اِلّٰامَایَتَّصِلُ بِنَامِمّٰا نُکرِہہُ وَلَانُو ثِرُہُ مِنھُم ۔
(بحارالانوارج۳۵،ص۱۷۷،احتجاج)
''اگرہماراشیعہ (خداانہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطاءفرمائے)یکجان ہوتے اور اس بات پر سب کااتفاق ہوتاکہ جوعہدوپیمان(ہماری طرف سے)ان پرہے تو پھر ہماری ملاقات کی برکات ان سے موخرنہ ہوجاتیں اور ان کے واسطے ہمارے حضوری دیدار اورمشاہدہ کی سعادت بہت جلدی انہیں نصیب ہوتی اوروہ دیداربھی اس طرح جس طرح معرفت کا حق ہے اوروہ ہمارے حق کاعرفان رکھتے ہیں ان کی ہمارے ساتھ صدق ووفاہے....ہمیں ان سے ملاقات کےلئے کوئی بات نہیں روکتی مگران کی جانب سے انجام پائے جانے والے ایسے اعمال رکاوٹ ہیں جن اعمال کوہم ان سے ناپسندکرتی ہیں اورہم نہیں چاہتے کہ وہ اس قسم
کے اعمال بجالائیں ان کے اسی قسم کے اعمال ہیں جوحقیقت ہمارے اوران کے درمیان ملاقات اورحضوری مشاہدہ سے رکاوٹ لیں ''۔

27. محبت کاحصول
فَلیَعمَل کُلُّ امرِیٍ مِنکُم! مَایَقرُبُ بِہِ مِن مَحَبَّتِنَاوَلیَتَجَنَّب مَایُدنیہِ مِن کَرٰاھِیَّتِنَاوَسَخَطِنَا۔
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۷۶احتجاج)
''تم میں سے ہرایک پریہ فرض ہے کہ وہ ایساعمل انجام دے جواسے ہماری محبت کے قریب کردے،(یعنی عمل ایساکریں کہ وہ عمل ہماری محبت کے حصول کاذریعہ بن جائے)اور دوری اختیارکریں ایسے عمل بجالانے سے جوہماری ناپسندیدگی اورناراضگی کا سبب بنے(یعنی ایساعمل بجانہ لاسکیں کہ جس کی وجہ سے اسے ہماری ناراضگی اورناپسندیدگی کا سامناکرناپڑے ''۔

28. حالات کاعلم
فَاِنَّایُحِیطُ عِلمُنَابِاَنبَائِکُم وَلاَیَعزُبُ عَنَّاشَی ئٌ مِن اَخبَارِکُم
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۷۵احتجاج)
''ہم آپ کے حالات بارے مکمل طورپرآگاہیں اورہم سے تمہاری خبریں بالکل مخفی نہ ہیں ، ہم آپ کے ہرمسئلہ بارے آگاہیں اورآپ سے متعلق ہرچیزکوجانتے ہیں ہم سے آپ کا کچھ بھی مخفی نہ ہے ''۔

29. رعایت وحفاظت
اِنَّاغَیرُمُھ مِلِینَ لِمُرَاعَاتِکُم وَلَانَاسِینَ لِذِکرِکُم وَلَولَاذَلِکَ لَنَزَلَ بِکُمُ اللَّا وٰائُ وَاصطَلَمَکُم ال اَعدَائُ فَاتَّقُوااللّٰہِ جَلَّ جَلالُہُ وَظَاہِرُو نَالِاِن تِیاَشکُم مِن فِتنَۃٍ قَد اَنَاخَت عَلَیکُم ۔
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۷۵،احتجاج)
''بلاشک ہم نے تمہاری حفاظت اوررعایت کے معاملہ کوایسے نہیں چھوڑدیااورنہ ہی ہم تمہارے ذکرکوبھولے ہیں یعنی ہم تمہاری یادرکھے ہیں اورتمہاراخیال بھی ہے،تمہیں ہم نے بے سہاراانہیں چھوڑدیا۔
اگرایسانہ ہوتاتوتمہارے اوپرہرطرف سے مصیبت اترتی،پریشانیوں میں تم گھرجاتے اور ستمگروں کے مظالم کی چکی میں پسے جاتے ،تمہارے دشمن تم پرغالب آجاتے اورتمہیں نابود

کردیتے پس تم سب پرلازم ہے کہ اللہ”جل جلالہ“کاتقویٰ اختیارکرنا“۔

30. رحمت اورمہربانی

لَولَامَاعِندَنَامِن مَحَبَّةِ صَلَاحِکُم وَرَحمَتِکُم وَالاِشفَاقِ عَلَیکُم لَکُنَّاعَن مُخَاطَبَتِکُم فی شُغلٍ

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۹۷۱)

”اگرہمیں تم سے محبت نہ ہوتی اوررتم پرہم مہربان اورشفیق نہ ہوتے اورہمیں تم سے ہمدردی نہ ہوتی اورہم تمہاری بہتری کانہ سوچتے توہم تم سے بات کرناہی چھوڑدیتے یعنی ہماراتم سے بات کرنااس بات کی نشانی ہے کہ ہم تم سے محبت کرتے ہیں تمہیں چاہتے ہیں،تمہاری خیر مانگتے ہیں،ہم تمہارے ہمدردہیں“۔

31. مشاہدہ

سَیَا تِی(اِلیٰ)شیِعَتیِ مَن یَدَّعِی المُشَاہَدَةَ اَلاَفَمَنِ ادَّعَی ال مُشَاہَدَةَ قَبلَ خُرُوجِ السُّفیَانی وَالصَّیحَةِ فَھُوَ کَاذِب مُفتَرٍ۔

(کمال الدین ،ص۶۱۵)

”عنقریب میرے شیعوں کے پاس ایسے افرادآئیں گے جویہ دعویٰ کریں کہ انہوں نے میرا(مشاہدہ)حضوری دیدارکیاہے آگاہ رہو!!جوشخص بھی سفیانی کے خروج(ظہورسے چھ ماہ قبل شام کی سرزمین پرماہ رجب میں سفیانی کاانقلاب آئے گا)اورصیحہ (آسمان)سے یکدم زوردار اورمعنی دارآوازکاسنائی دیناآنے سے پہلے مشاہدہ اورحضوری دیدارکادعویٰ کرے توایساشخص جھوٹاہے ،افتراءپرداز ہے“۔

(بعض علماءنے اس حدیث کے ذیل میں بیان کیاہے کہ اس فرمان سے مرادیہ ہے کہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں جوشخص بھی امام مہدی(علیہ السلام) کی نمائندگی اورنیابت خاصہ کادعویٰ کرے تو وہ جھوٹاہے اس کی بات نہ مانے)۔

32. اموال کھانا

مَن اَکَلَ مِن اَموَالِنَاشَیئاًَفَاِنَّمَایَا کُلُ فی بَطنِہِ نَاراًوَسَیَصلیٰ سَعِیراً۔

(کمال الدین ،ص۱۲۵)

”جوشخص ہمارے اموال سے کچھ کھاجائے (بغیراجازت کے)توگویااس نے اپنے شکم میں آگ بھری ہے ،ہمارامال حلال سمجھ کرکھانے کامطلب آگ کے انگاروں کونگلناہے ، اور ایساشخص بہت جلدجہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالاجائے گا“۔

۳۳. غیرکے مال میں تصرف کرنا

فَلاَیَحِلُّ لِاَحَدٍاَن یَتَصَرَّفَ مِن مَالِ غَیرِہِ بِغَی رِاذنِہِ

فَکَیفَ یَحِلُّ ذَلِکَ فِی مَالِنَا

(کمال الدین ،ص۱۲۵)

”کسی ایک کے لئے ایساجائزنہیں ہے کہ وہ کسی اورکے مال کواس مال کے مالک کی اجازت کے بغیراسے اپنے تصرف (استعمال)میں لے آئے جب ایساہے توپھرکسی شخص کے لئے یہ کیسے جائزہے کہ وہ(ہماری اجازتت کے بغیر)ہمارے مال میں تصرف کرے اور اسے اپنے استعمال میں لے آئے “۔

34. طہارت وپاکیزگی

اَمَّااَموالُکُم فَلاَنَقبَلُھَااِلَّالِتَطَھَّرُوافَمَن شَاءَ فَلیَصِل وَمَن شَاءَ فَلیَقطَع فَمَاآتَانِی اللّٰہُ خَیر مِمَّاآتَاکُم

(کمال الدین ،ص۴۸۴)

”جواموال تم ہمارے پاس پہنچاتے ہوتوہم آپ کے اموال کوفقط اس واسطے قبول کرتے اور وصول کرلیتے ہیں تاکہ تم پاکیزہ ہوجاؤ،طاہربن جاؤ،پس جس کی مرضی آئے وہ اپنے اموال ہمارے پاس پہنچائے اورجس کادل نہ چاہے وہ اپنے اموال ہمارے پاس نہ لائے،کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطاءفرمایاہے وہ اس سب سے بہترہے جوتمہیں اس نے عطاءکیاہے “۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

35. نمازمغرب
مَلعُون ، مَلعُون ، مَن اَخَّرَال مَغرِبَ اِلیٰ اَن تَشتَبِکَ النُّجُومُ ،مَلعُون مَلعُون ، مَن اَخَّرَ الغَدٰاۃَ اِلیٰ اَن تَنقَضِیَ النُّجُومُ۔
(بحارالانوار،ج۲۵،ص۵۱،غیبت شیخ)
"ملعون ہے،ملعون ہے،وہ شخص جونمازمغرب کواتناتاخیرمیں ڈال دے کہ تمام ستارے آپس میں جڑجائیں ،یعنی سب ستارے نظرآنے لگیں،اوروہ شخص بھی ملعون ہے ،ملعون ہے جونمازصبح کواتناتاخیرسے پڑھے کہ آسمان سے سارے ستارے غائب ہوجائیں "۔

36. دعا اورتسبیح کی فضیلت
فَاِنَّ فَضلَ الدُّعَائِ وَالتَّسبِیحِ بَعدَال فَرَائِضِ عَلَی الدُّعَائِ بِعَقِیبِ النَّوَافِلِ کَفَضلِ ال فَرَائِضِ عَلَی النَّوَافِلِ....
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۶۱،احتجاج)
"واجب نمازوں کے بعددعاءاورتسبیح کی فضیلت اوربرتری نوافل نمازوں کے بعددعا اور تسبیح پڑھنے سے ایسے ہے جس طرح واجبات کی نوافل پڑھنے پربرتری ہے ،یعنی واجب نمازوں کے بعددعااورتسبیح پڑھ کرنوافل اداکرو،ایساکرنازیادہ فضیلت رکھتاہے"۔

37. سجدہ شکر
سَجدَۃُ الشُّکرِ مِن اَلزَمِ السُّنَنِ وَاَو جَبِہَا۔
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۶۱،احتجاج)
"سجدہ شکرایسی سنتوں سے ہے کہ جس سنت کااداکرناانتہائی ضروری ہے،اورسب سنتوں پراس کی برتری ہے"۔

38. چھینک آنا
(اَل عِطَاسُ)ھُوَاَمَان مِنَ المَوتِ ثَلاَثَۃَ اَیّٰامٍ۔
(بحارالانوار،ج۲۵،۰۳کمال الدین)
"ایک دفعہ چھینک کاآجاناتین دن کے واسطے موت سے امان ہے"۔

39. شیطان کی تذلیل ورسوائی
فَمَااُرغِمَ اَنفُ الشَّیطَانِ بِشَیئٍ مِثلِ الصَّلٰوۃِ فَصَلِّھَاوَاَر غِم اَن فَ الشَّیطَانِ۔
(بحارالانوار،ج۳۵،ص۲۸۱احتجاج)
"نمازسے بہترکوئی اورعمل نہیں‌ہے جوشیطان کوذلیل ورسواءکرتاہے،یعنی نمازکے ذریعہ شیطان کی ناک زمین پررگڑی جاتی ہے اوراس کی بہت ہی تذلیل ہوتی ہے،پس تم نماز ادا کرواوراس کے ذریعہ شیطان کے تکبرکی ناک کوخاک میں ملادواوراسے ذلیل کرکے رکھ دو""۔

40ہدایت
اِنِ استَر شَدَ تَ اُر شِدِ تَ وَاِن طَلَبتَ وَجَد تَ۔
(بحارالانوار،ج۱۵،ص۹۳۳،کمال الدین)
اگرتم راہنمائی کے خواستارہوگے توتمہیں راہنمائی مل جائے گی اوراگرہدایت چاہوگے توتم ہدایت کوپالوگے جو....پرتلاش کرنے والے اپنی گمشدہ متاع کوبالآخرپالیتے ہیں۔

نظریہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے شیعوں پر نارروا اتہامات اور ان کے جوابات

ازقلم....السیدافتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم والعن اعدائم

افسوس ناک امر
بہت ہی افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ بعض علماءاہل سنت بغیر تحقیق کئے شیعہ مسلک پر قائم مسلمانوں کی طرف غلط عقائد کی نسبت دے دیتے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کے در میان بھائی چارہ کی بجائے نفرتیں عام کرتے ہیں ۔ ان غلط بیانات میں ایک بیان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے عقیدہ سے متعلق ہے ۔

شیعہ مسلمانوں کی طرف غلط عقائد کی نسبت
کبھی توان علماءکی جانب سے یہ کہا جا تا ہے کہ ہم اہل سنت امام مہدی علیہ السلام کے وجود کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن یہ امام مہدی علیہ السلام وہ نہیں ہے جو کنوئیں میں غائب ہو ئے بلکہ وہ مہدی علیہ السلام نبی اکرم کی اولا د سے ہیں جو آخری زمانہ میں آئے گا کبھی یہ کہتے ہیں یہ وہ مہدی نہیں ہیں جس کا غالی شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں جو سرداب میں غائب ہو ئے ، اور اب تک مسلسل وہ شیعہ اپنی سواریوں پر وہاں حاضر ہو تے ہیں اور اپنے امام کے سر داب سے با ہر آنے کی انتظار کرتے رہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اے مہدی باہر آجائیں ، اے مہدی علیہ السلام ! باہر تشریف لے آئیں۔

ابن خلدون کا اعتراض
اسی قسم کا اعتراض ابن خلدون نے اپنے مقدمہ کے صفحہ نمبر 701پر کیا ہے ۔وہ کہتا ہے خصوصی طور پر بارہ امامی جو ان غالی شیعوں سے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے آئمہ سے بارہواں امام محمد بن الحسن العسکری ہے اور وہ اسے مہدی کا لقب دیتے ہیں اور وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا باہرواں امام علیہ السلام حلہ شہر میں جو، اُن کاگھر تھا اس کے سرداب میں داخل ہو گیا ہے اور وہ اس وقت غائب ہو گیا جس وقت ان کی ماں کو گر فتار کیا گیا اور ایسی جگہ پر غائب ہوا وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہو کر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اوریہ علماءاس حدیث کی جانب اشارہ کرتے ہیں جو التر مذی کی کتاب جو مہدیءکے بارے ہے موجود ہے ------ یہ لوگ اس مہدی علیہ السلامکی اس وقت انتظار کر رہے ہیں اور اسے منتظر کہتے ہیں اور ہر رات مغرب کی نماز کے بعد سرداب کے دروازے کے باہر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے وہاں پر سواری بھی تیاررکھتے ہیناور اس کے نام سے آواز دیتے ہیں اور پکارتے ہیں کہ وہ با ہر آجائیں اور اسی سواری پرسوار ہوں یہ سلسلہ رات کے تھم جانے تک جاری رہتا ہے ۔
ابن خلدون نے مہدی کے بارے مفصل بحث کی ہے اور اہل سنت علماءجنہوں نے ابن خلدون کی روش کو اپنائ۷ے ہوئے ان ہی فرسودہ اور غیر منطقی اعتراضات کو امین محمد جمال الدین زیر بحث ہے (دیکھئے کتاب عمر امت مسلمہ اور ہرمجدون یا تیسری عالمی جنگ)۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے شیعوں کا عقیدہ
جو کچھ بعض علماءاہل سنت نے شیعوں کا عقیدہ امام مہدی علیہ السلام کے بارے بیان کیا ہے کہ وہ سرداب (تہہ خانے) میں غائب ہیں اور آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے کیا ایسا ہی ہے؟ یا امام مہدی علیہ السلام ابھی تک پیدا ہی نہیں ہو ئے اور انہوں نے آخری زمانہ میں پیدا ہو نا ہے جیسا کہ بعض علماءاہل سنت کا خیال ہے؟
سب سے پہلے تو ہم یہ بتا دیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نظریہ بہت ہی واضح اورروشن ہے اس بارے کسی قسم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا ابہام انہیں ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات اور آپ کی ولادت کے بارے متواتر احادیث موجود ہیں کہ مہدی جو آخری زمانہ کے امام ہیں وہ رسول اللہ کے بارہویں وصی ہیں نبی کے بیٹے ہیں علی علیہ السلام و فاطمہ کی اولا د سے ہیں، امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں ، امام حسن عسکری کے بیٹے ہیں اس میں کسی قسم کا شک و شبہ موجود نہیں ہے حسن اتفاق یہ ہے کہ ان روایات کو علماءشیعہ اور اہل سنت کے نا مور اور بزرگ علماءنے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور یہ سب روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں آپ کے اصحاب نے ان کو اپنی روایات میں بیان کیا ہے ۔ تمام اسلامی فرقوں میں یہ بات تسلیم شدہ ہے، فقط بات اتنی ہے کہ اگر بعض غیر شیعہ علماءان باتون کو تسلیم کر لیں جبکہ وہ ان ڈھیر ساری روایتوں سے چشم پو شی بھی نہیں کر سکتے تو پھر وہ مجبور ہو جائیں گے کہ امامت اورخلافت کے بارے شیعوں کے عقیدے کو قبول کر لیں تو بہت سارے ان کے نظریات و عقائد کا باطل ہونا ثابت ہو جائے گا جس کو اپنی شناخت قرار دیتے ہیناسی وجہ سے ان کے لئے اس بات کے سواءکوئی اور چارہ نہیں بچتا کہ وہ یہ نظریہ اپنائیں کہ امام مہدی علیہ السلام کہ جس کے بارے اس قدر زیادہ احادیث نبویہ موجود ہیں انہوں نے ابھی پیدا ہو نا ہے اور پھر شیعوں کے خلاف لا یعنی قسم کی باتیں اپنی عوام میں مشہور کریں کہ شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے بارہویں امام علیہ السلام تہہ خانہ میں چھپ گئے ہیں اور وہ لوگ تہہ خانے(سرداب)کے دروازے پر سواری لے کرانتظار میں کھڑے رہتے ہیں۔ اس قسم کی بات سوائے جھوٹ، افتراءاور تہمت کے اور کچھ نہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو کچھ وہ شیعوں کے بارے اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ ان کا حضرت امام مہدی علیہ السلام بارے اس قسم کا عقیدہ ہے تو اس بارے وہ شیعوں کی کتابوں سے کوئی دلیل پیش نہینکرتے اور نہ ہی اس کی کوئی واقعیت شیعہ محافل و مجالس سے لا سکتے ہیناور نہ ہی سامرہ شہر میں اس قسم کا کوئی واقعہ دکھا سکتے ہیں۔

شیعوں پر ناررو ا تہمت

ان علماءمیں ذہبی جیسے لوگ بھی ہیں جو یہ لکھتے ہیں کہ محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام کے رافضہ(شیعہ) منتظر ہیں ِ ان کا خیال ہے وہی مہدی علیہ السلام ہیں اور صاحب الزمان ہیں وہ سرداب میں غائب ہوئے اور ان کی ماں ان کے انتظار میں ہے اسی سے ملتی جلتی باتیں ابن خلدون نے کہی ہیں...یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ شیعہ اس قسم کاعقیدہ ہرگزنہیں رکھتے پھرکس طرح انہوں نے شیعوں کی کتب احادیث اور امامت پر لکھی جانے والی کتابوں کو نظر انداز کر دیا جس مینواضح ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی غیبت صغریٰ کے ستر سالوں مینکئی مرتبہ اور کتنے سارے اپنے اصحاب سے ملے ہیں ان سے مسائل شرعیہ بیان کئے ہینان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے ہینیہ سب کچھ کتب احادیث میں موجودہے۔

شیعہ محدث مرحوم الکلینیؒ نے اپنی کتاب الکافی میں جسے انہوں نے ایک ہزار سال قبل تحریر کیا اس کتاب میں "باب الحجة" میں ان لوگوں کے اسماءلکھے ہیں جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو خود دیکھا اور ان سے ملاقات کی ہے اسی طرح ایک اور شیعہ عالم محقق شیخ مفیدؒ نے اپنی کتاب الارشاد میں ان افراد کے بارے تحریر کیا ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے ابوجعفر محمد بن علی الصدوق نے اپنی کتاب کمال الدین مینیہی کچھ لکھا ہے اور اسی طرح کی سینکڑوں کتابیں اب تک شیعہ محققین و علماءکی منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں ان افراد کا تذکرہ موجود ہے جنہوں نے غیبت صغریٰ جو کہ ۷۰ سال کے عرصہ پر محیط ہے، میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی اور جن کے پاس امام مہدی علیہ السلام نے خطوط بھیجے ان کے اسامی موجود ہیناور غیبت کبریٰ میں بھی جن لوگوں نے آپ علیہ السلام سے ملاقات کی ان کے ناموں کا بھی ذکر موجود ہے اورغیبت کبریٰ میں جن علماءکے پاس حضرت امام مہدی علیہ السلام نے خطوط لکھے ان کے نام بھی موجود ہیں۔

پس کہاں سے یہ نظریہ لایا گیا ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے امام علیہ السلام سرداب (تہہ خانہ) میں داخل ہو گئے ہیں اورشیعہ آج تک اسی درازہ پرکھڑے ہیں اور ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہے ہیں یہ من گھڑت اور اوچھی قسم کی بات ہے جس کی نسبت شیعہ کی طرف دی گئی ہے جس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

بے بنیاد تہمت

ان علماءکے تعصب اور ناروا اتہام کی انتہاءہے کہ وہ اپنی کتابوں میں بہت ہی ڈھٹائی سے لکھتے ہیں کہ وہ سرداب سامرہ میں ہے بعض نے لکھا ہے کہ وہ سرداب حلہ ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ بغداد میں ہے....ابن خلدون اور اس کے علاوہ ترمذی تک نے یہ لکھ ڈالا کہ شیعہ نماز مغرب کے بعد اپنے گھوڑے سدھائے حلہ شہرمینسرداب کے دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے ہوتے ہیں جب رات چھا جاتی ہے تووہاں سے واپس چلے جاتے ہیں بعض نے لکھا ہے کہ طلوع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فجر تک ایسا کرتے ہیناور یہ کام ہر رات کرتے ہینیہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ عراق میں حلہ جو کہ شیعہ شہر ہے موجود ہے سامرہ بھی موجود ہے جوسنی آبادی کا شہر ہے اور شیعہ وہاں پر فقط اپنے آئمہ علیہ السلام(امام علی نقی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام) کی زیارات کے لئے جاتے ہیں ان مزارات کا کنٹرول خود اہل سنت کے پاس ہے اور بغدادمیں بھی صدیوں سے شیعہ اور سنی اکھٹے زندگی گزار رہے ہیں، نجف شیعوں کا مرکز ہے وہاں بھی اہل سنت جاتے ہیں کہاں پرایسا ہوتاہے؟ اس کے کوئی آثار تک موجود نہیں ہیناور نہ ہی شیعوں کا یہ عقیدہ ہے اور نہ ہی ان کی کسی کتاب میں اس قسم کی لغویات کاذکر ہوا ہے یہ شیعوں سے سنی مسلمانوں کو دور کرنے کی سازش کے سوا،اور کچھ نہیں کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ مسلمانوں میں وحدت اور یکجہتی ایجاد کرنے کا وسیلہ ہے یہم لوگ اس عقیدہ کومسلمانوں سے چھیننا چاہتے ہیں اور اسے مسلمانوں کے درمیان اختلافی بنانے پرتلے ہوئے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کاظہور مکہ سے ہونا ہے کسی سرداب سے نہیں
شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مکہ مکرمہ سے ہوگا اور مسجد الحرام میں کعبة اللہ کے پاس حجر اسود والے کونے پر کھڑے ہو کر اس کا اعلان ہوگا اور یہ بات عالم اسلام کی مسلمہ روایات سے ہے اور شیعہ عقائد کی کتابیں اس بارے بھری پڑی ہیں پس ایک ایسی بات جس کی کوئی بنیاد ہی سرے سے نہیں ہے اس کی شیعہ کی طرف کیسے نسبت دیتے ہینانتہائی تعجب ہے؟
اس بات کے جھوٹ ہونے پر یہی کافی ہے کہ اخبار الطوال کے مصنف فرمانی جس نے کہا کہ وہ سرداب بغداد میں ہے، ابن خلدون جس نے کہا کہ وہ سرداب حلہ میں ہے اور دوسروں نے کہا کہ وہ سرداب سامرہ میں ہے کسی نے اس سرداب کا حوالہ نہیں دیابلکہ یہ کہہ دیا کہ وہ کسی کنوئیں میں غائب ہوئے ہیں یہ بات سچ ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے اسے بھولنے کی بیماری بھی لاحق ہوتی ہے انہوں نے ایک جھوٹ بولا ہے اور پھر اس جھوٹ پر کوئی سند بھی پیش نہیں کی اپنی جھوٹی بات کو سچ بنانے کے لئے کئی اور جھوٹ بولے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے اہل سنت کاعقیدہ بھی شیعہ والا ہے
۱۔ سچ تو یہ ہے کہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام محمد بن الحسن العسکری بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد النقی علیہ السلام بن علی رضا بن موسیٰ الکاظم علیہ السلام بن جعفرالصادقعلیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلامبن علی زین العابدین علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام و فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ ہیں اور آپ شیعوں کے گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام کے بلا فصل بیٹے ہیں اور یہی سلسلہ نسب رسول اکرم سے مروی ہے مضبوط اور مستند احادیث ہیں۔
جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا (دیکھیں ینابیع المودۃ ، للقندوزی الحنفی،تذکرہ الخواص ،ابن الجوزی، المہدی الموعود، تاریخ بعد الظہور، منتخب الاثر،عقیدۃ المہدی، الشمس المختفیہ)
اور سب سے اہم اور بنیادی حوالہ جس پر علماءاہل سنت کا اعتماد ہے وہ حافظ امام، ابونعیم الاصفہانی کی کتاب اربعین ہے ابونعیم کی تاریخ وفات ۴۳۰ہجری قمری ہے جس میں انہوں نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے چالیس احادیث صحیحیہ درج کی ہیں اور لکھا ہے کہ آپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں اسی طرح فرائد السمطین اہل سنت کی ایک اور کتاب ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

قیامت سے پہلے اہم واقعہ
احادیث میں واضح بیان ہوا ہے کہ قیامت سے پہلے امام مہدی علیہ السلام کا خروج ضرور ہو گا اور وہ آخری امام ہیں، بارہویں امام ہیں، خلفاءراشدین سے بارہویں ہیں، خود رسول اللہ نے ان کا نام و نسب بیان کیا ہے، ۵۱ شعبان ۵۵۲ ہجری میں پیدا ہوئے، سامرہ شہر میں، امام علی نقی علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں پانچ سال کی عمر میں آپ علیہ السلام کے بابعلیہ السلام شہید کر دیے گئے آپ علیہ السلام نے اپنے بابعلیہ السلام کی نماز جنازہ مجمع عام میں پڑھائی اور پھراس وقت کے حکمران آپ علیہ السلام کوگرفتار کرنا چاہتے تھے آپ علیہ السلام اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور اسی طرح آپ اپنے مخالفین سے غائب ہو کر کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے۔
خدا وندنے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کی حفا ظت فرمائی اور حکمران آپ کو تلاش نہ کرسکے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کے گھر کو مسمار کردیا ، بعد میں ایک عباسی خلیفہ نے اس گھر کے آثار میں سے تہہ خانہ جو باقی تھااس تہہ خانہ (سرداب) کو یاد گار کے طورپر تعمیر کردیا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر کی

یاد باقی رہے اور یہ کہ یہی دہ جگہ تھی جہاں حضرت اما م مھدی علیہ السلام متو لد ہوئے تھے اور اس جگہ ان کا گھر تھا ، اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے ۔

علماءاہل سنت کی بہت بڑی تعداد شیعہ عقائد کی تائید کرتی ہے
حضرت امام مھدی علیہ السلام کے بارے جو شیعہ کا عقیدہ ہے اسی عقیدے کی تائید بہت سارے علماءاہل سنت نے کی ہے۔ اس بارے تفصیلی بحث کو آپ ”موسوعة الامام مہدی علیہ السلام ج 1ص 26سے ص 41تک ملاحظہ کرسکتے ہیں ۔
ہم اس جگہ ان علماءاہل سنت کی ایک فہرست دیتے ہیں جن کا عقیدہ کہ امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام عسکر ی کے فرزند ہیں جو۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور وہ اس وقت غائب ہیں ، آخری زمانہ میں کعبة اللہ مکہ مکرمہ سے ظہور فر مائیں گے اور ان میں بعض نے حضرت امام مہدیعلیہ السلام سے ملاقات بھی کی ہے ان سب کا عقیدہ بھی حضرت امام مہدی علیہ السلامکے متعلق وہی ہے جو شیعوں کا ہے ، اب جبکہ وہ علامات اورنشانیاں یکے بعد دیگرے پوری ہوتی جارہی ہیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ہونا ہیں تو پھر ہمیں اختلافی نظریات کو عوام میں پھیلانے کی بجائے فریقین میں متفق علیہ عقائد کو عام کرنا چاہیے اور اس بڑے واقعہ کے لئے خود کو آمادہ کرنا چاہیے ۔

علماءاہل سنت اور مشائخ صوفیا ءکی فہرست
عرفاءاور صوفیا ئے کرام کی فہرست ملاحظہ ہو جو حضرت امام مہدی علیہ السلامکے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو شیعوں کا ہے۔
۱۔ حافظ امام ابو نعیم اصفھانی ۔۲۔ کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی ولادت 583ھ مطالب المسؤل ،۳۔ الحافظ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی ، کتاب البیا ن فی اخبار صاحب الزمان ق۔۴۔ ابن الصباغ الما لکی ،کتاب صاحب الفصول ا لمھمہ۔۵۔ السبط ابن الجوزی ، کتاب تذکرہ الخواص ۔۶۔ الشیخ محی الدین بن العربی فتوحات المکیہ باب ۳۶۶ یہ باب حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔۷۔الشیخ عبدالوھاب الشعرانی، کتاب البواقیت والجواھر۔۸۔ الشیخ حسن العراقی۔۹۔ الشیخ علی الخواص۔۰۱۔ الشیخ عبدالرحمن الجا می۔۱۱۔الحافظ محمد البخاری۔۲۱۔ابن الفوارس الرازی اپنی کتاب اربعین احادیث۔۳۱۔ سید جمال الدین المحدث۔۴۱۔ الحافظ احمد البلا ذری۔۵۱۔ ابن الختاب البغدادی۔۶۱۔ ملک العلماءدولت آبادی۔۷۱۔ الشیخ متقی الہندی ، کتاب کنز العمال۔۸۱۔ابن روز بھان شیرازی۔۹۱۔ التابع الدین للہ لعباسی۔۰۲۔شیخ سلمان القندوزی ،کتاب ینا بیع المودة۔۰۲۔صرح الدین الصفوی۔۲۲۔ الشیخ قطب مدار۔۳۲۔ الشیخ عبد الرحمن ابسطامی۔۴۲۔الشیخ عبدالرحمن صاحب مرآة الاسرار۔۵۲۔الشیخ سعدالدین الحموی۔۶۲۔ الشیخ عطار تتایوری ۷۲۔ الشیخ صدو لادین القونوی۔۸۲۔ الشیخ عامر البقرنی۔۹۲۔ الشیخ صدرالدین القونوی۔۰۳۔ شیخ جلال الدین الرومی۔۱۳۔شیخ عطار نیشاپور ی۔۲۳۔ شیخ شمس الدین تبریزی۔۳۳۔ السیدنعمة اللہ ا لولی مشائخ الصوفیہ۔۴۳۔ السید علی الہمدانی۔۵۳۔الشیخ عبداللہ العطری۔۶۳۔ السید سراج الدین الرفاعی ۔۷۳۔ شیخ محمد الصبا ن الحصری۔۸۳۔ محمد ابن ابراہیم الحموینی انجو بن الشافعی فرائدالسمطین۔۹۳۔ محمد بن شحفہ الحنفی ، روضة المنا ظر فی اخبار الاوائل والاواخر۔۰۴۔ البغوی۔۱۴۔ شہاب الدین بن حجر المکی صاحب الصوا عق المحرقہ۔۳۴۔ مومن الشبلخجی صاحب نورالابصار الباب الثانی۔۴۴۔ الحافظ ابوبکر البیہقی ۵۴۔ ابن خلکا ن مشہورمورخ مشہور مورخ ۔۶۴۔الفر مانی صاحب الا خبار الطوال۔۷۴۔ سمش الدین بن طولون صاحب اشذوالذھبیہ۔۸۴۔ الحافظ ابو نعیم رضوان العقبی ۔۹۴۔علی بن حسین المسعودی مروج ا لذ ھب ۔۰۵۔ ابن الا ثیرالجزری۔۱۵۔ابوالفداءالمختصر فی اخبارالبشر ،محمدخواند امیر روضة الصفاء۔۲۵ ، خواند امیر حسیب السیر۔۳۵۔حسین بن محمدالدیار البکری تاریخ الخمیس 55۔الشیخ ابن ا لعماد الحنبلی، صاحب شندرالذھب۔ ۶۵۔ابوعباس بن عبدالمومن المغربی کتاب الوھم المکنون فی الرد علی ابن خلدون۔۷۵۔المتقی الھندی البرھان فی ماجاءصاحب الزمان علیہ السلام، جلال الدین سیوطی، علامات المہدی، ابن حجر الھیثمی المختصر فی علامات المہدی، الشوکانی، التوضیح فیما توترعن الرجال والمنتظر والمسیح
ان کے علاوہ دسیوں اور کتابیں ہیں جو اس لمبی تاریخ میں علماءاہل سنت نے تحریر کی ہیں علماءاہل سنت نے پانچ سو سے زائداحادیث امام مہدی علیہ السلام کے بارے اپنے طرق سے نقل کی ہیں اور ۰۶ معتبر کتابوں سے زیادہ میں یہ سب کچھ درج ہے(دیکھیں کشف الاستارالمحدث نوری)

رابطہ العالم الاسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب محمد صالح کا بیان
جو حضرات اہل سنت کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ کو شیعوں کے عقیدہ امام مہدی علیہ السلامسے مختلف

ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے لئے وھابی مسلک کے علماءکا یہ بیان مطالعہ کر لینا چاہیے کہ جس میں انہوں نے واضح کیا ہے بارہ خلفاءراشدین کے آخری امام مہدی علیہ السلام ہوں گے ان کا ظہور مکہ سے ہوگا اہل سنت کی معتبر کتابوں میں تفاصیل درج ہیں امام مہدی علیہ السلام کے بارے احادیث تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں رسول اللہ کے بزرگ ترین صحابہ جن میں حضرت علی علیہ السلام حضرت سلمانعلیہ السلام، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف، شامل ہیں ان کی تعداد پندرہ بنتی ہے، اس بارے علامہ سخاوی کی کتاب فتح المغیث، محمد بن احمد السفاوینی کی کتاب شرح العقیدہ، ابوالحسن الابری کی کتاب المناقب، فتح المغیث، محمد بن احمد السفاوینی کی کتاب شرح العقیدہ، ابوالحسن الابری کی کتاب المناقب اور ابن تیمیہ کی کتاب الفتاوی، السیوطی کی کتاب الحادی اور محمد بن جعفر الکتانی کی کتاب نظم المتتاتر کو دیکھا جا سکتا ہے(بحوالہ: مجلہ الجامعة الاسلامیہ عدد نمبر۳ سال اول ذی العقدہ ۸۸۳۱ ھ ق مدینة منورہ) میں اس بارے مفصل بحث کی گئی ہے۔

اس مجلہ میں شیخ عبدالحسین العباد جو کہ جامعہ مدینة المنورہ میں پروفیسر ہیں ان کی بحث کا عنوان ہے ”عقیدہ اہل السنہ والاثرفی المہدی المنتظر“ اس بحث میں امام مہدی علیہ السلام کے بارے مفصل بات کی گئی ہے،اس تحریرکی چند نمایاں باتیں یہ ہیں۔

۱۔رسول اللہ کے مشہور۶۲ صحابہ کے حالات بیان کئے ہینجنہوں نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے احادیث نقل کی ہیں۔

۲۔اہل سنت کے علماءاور محدثین کی مشہور۸۳ شخصیات کے نام دیے ہیں جو اصحاب صحاح ، المعاجم، المسانید کے مصنف ومولف ہیں اور انہوں نے اپنی کتب میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق لکھاہے۔

۳۔دس ایسے قدیم علماءکا ذکر ہے جنہوں نے امام مہدی علیہ السلامکے بارے مینکتابیں لکھی ہیں۔

۴۔ایسے افراد کے کلمات اوربیانات کا ذکرکیا گیا ہے جنہوں نے اس موضوع بارے لکھا ہے۔

۵۔امام مہدی علیہ السلام کے بارے جو کچھ کتابوں میں درج ہے اسے بیان کیا گیاہے۔

۶۔صحیحین(بخاری، مسلم) کے علاوہ دوسری کتب مینجو امام مہدی علیہ السلامکا ذکر آیا ہے اسے بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ ابن خلدون کا بیان بھی نقل کیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور امور مسلمہ سے ہے اور اس نے یہ جو کہا ہے کہ مسیح ہی امام مہدی علیہ السلام ہوں گے اس نظریہ کا جواب دیا ہے اور اس کے خیال کو مسلمہ احادیث کی روشنی میں غلط ثابت کیا ہے۔

درج ذیل کتب کے مولفین نے ان احادیث کو اپنی کتب میں دیا ہے۔ان کا تذکرہ خصوصیت سے کیا گیاہے۔

۱۔صحیح الترمذی، ابوعیسی محمد الترمذی متوفی ۹۷۲ھ

۲۔ ابوداؤد ، سلمان ابن الاشعث بن اسحاق بن شداد بن عمروبن عمران الازدی....، سنن ابن داؤد متوفی ۲۷۲ھ

۳۔ سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی، متوفی ۳۷۲

۴۔ المسند الکبیر، البزار ابوبکر بن احمد بن عمر البصری المتوفی ۲۹۲ھ

۵۔الحاکم نیشاپوری متوفی ۳۰۴ھ(المستدرک)

۶۔المسند الکبیر ابولیلی الموصلی احمد بن علی التیمی الموصلی متوفی ۷۰۳ھ

۷۔سلیمان بن احمد بن ایوب، الطبرانی متوفی ۰۶۲ھ

اس ساری بحث سے ہمارا ہدف و مقصد

اتنی ساری بحث کا ہدف یہ ہے کہ آج کے دور میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ لکھا جا رہا ہے، پڑھا جارہا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ شیعہ مسلمانوں اور سنی مسلمانوں کے نزدیک امام مہدی علیہ السلام کے بارے اختلاف موجود ہے جب کہ ایسا نہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر اتفاق

امام مہدی علیہ السلام کے موضوع سے متعلق درج ذیل باتوں پر مکمل اتفاق تمام اسلامی فرقوں میں پایا جاتا ہے اس میں شیعہ سنی کے درمیان کوئی فرق نہیں ۔

۱۔ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ علیہ السلام کے فرزند ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صلب سے ہیں۔

۲۔امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے نہیں امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہونے کے بارے جو روایت نقل کی جاتی ہے وہ کئی حوالوں سے قابل اعتماد نہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ کے بارہویں خلیفہ راشد ہیں۔
۴۔ امام مہدی علیہ السلام کانام محمد علیہ السلام ہے کنیت ابوالقاسم ہے آپ کے باپ کا نام حسن عسکری علیہ السلام ہے کچھ نے عبداللہ لکھا ہے تو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا نام بعض کتب مینعبداللہ بھی لکھا گیا ہے لہٰذا اس بابت اختلاف بھی ختم ہو جاتاہے۔
۵۔امام مہدی علیہ السلام قیامت سے پہلے ظہور کریں گے، زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے ظلم و جور کا خاتمہ کرینگے اسلام کی ہر جگہ بالادستی ہوگی۔
۶۔امام علیہ السلام کے ظہور سے پہلے پوری دنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں آئیں گے جنگیں ہوں گی،قحط ہوگا،فتنے ہوں گے، ایک بڑی جنگ کے بعد ہی آپ علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور آخر کار پوری زمین پر اللہ کا نظام نافذ ہوگا۔
۷۔ امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰعلیہ السلام کے علاوہ ہیں حضرت عیسیٰعلیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
۸۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مکہ سے ہوگا کعبۃ اللہ سے آپ کے ظہور کا اعلان ہوگا جو ہر انسان تک پہنچے گا آپ کے خصوصی ناصران ۳۱۳ ہوں گے اور مکہ ہی میں آپ کی فوج کا پہلا دستہ دس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔عالمی اسلامی حکومت کے قیام کا آغاز مکہ سے ہونا ہے۔

شیعہ اور سنی میں اختلافی امور

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے جو شیعہ سنی میں اختلاف ہے وہ درج ذیل امور میں ہے۔
۱۔ اہل سنت میں سے بعض کا نظریہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی صفات اور خصوصیات، نسب و حسب پر شیعہ سنی کا اتفاق ہے، اس قسم کی شخصیت نے ابھی پیدا ہونا ہے، جب کہ تمام شیعہ بارہ امامی کا اس پر اتفاق ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ۲۵۵ ہجری ۱۵شعبان کو سامرہ میں پیدا ہوئے اور آپ پانچ سال کے تھے جب آپ کے باپ کی شہادت ہوئی اور اسی نظریہ کو بہت سارے محقق علماءاہل سنت اور مشائخ صوفیہ نے قبول کیا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔
۲۔ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ آپ بارہویں امام ہیں اور بالترتیب آئمہ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان آئمہ ہی کو رسول اللہ کے بارہ اوصیاءاور بارہ خلفاءراشدین مانتے ہیں، جب کہ علماءاہل سنت حضرت امام مہدی علیہ السلام کوان کی تمام خصوصیات وصفات سمیت بارھواں خلیفہ راشد اور بارہواں وصی قبول کرتے ہیں جب کہ باقی گیارہ اماموں کو خلیفہ راشدقبول نہیں کرتے فقط حضرت علی علیہ السلام کو چوتھے نمبر پر خلیفہ راشد مانتے ہیں جب کہ شیعہ حضرت علی علیہ السلام کو امام اور پہلا خلیفہ راشد قرار دیتے ہیں بہرحال یہ اختلاف حضرت امام مہدی علیہ السلام پر آ کر ختم ہو جاتا ہے سنی شیعہ دونوں حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی کو بارہواں خلیفہ راشد مانتے ہیں اور ان کی خصوصیات و صفات حسب و نسب اور ان کی آمدکے طریقہ کارپر دونوں کا اتفاق ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے سرداب کا عنوان اور موضوع

شیعوں پرجوتہمت بعض علماءاہل سنت نے سرداب کے حوالے سے لگائی ہے یہ انتہائی افسوس ناک ہے اسے اسلام دشمنوں نے بڑا بنا کر پیش کیا ہے اور اس عنوان کوشیعونکے خلاف اپنے زہریلے پروپیگنڈے کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کیاہے اورانہوں نے یہ بات بغیر کسی ثبوت کے شیعوں کے سرتھونپی ہے کہ وہ اس بات کے قائل ہے کہ ان کے امام مہدی علیہ السلام سرداب میں غائب ہو گئے قابل افسوس امر یہ ہے کہ آج کے جدید دور میں بھی بعض علماءاہل سنت جوحضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہیں ان کے ظہور کی علامات کو بیان کر رہے ہیں جو علامات پوری ہوچکی ان کو امت اسلامیہ کے لئے لکھا ہے اور اس طرح وہ امت کو بیدار کرنا چاہتے ہیں افسوس ہے کہ انہوں نے شیعوں پرتہمت کے سلسلہ کو اپنے سابقہ اکابرین کی طرح بغیر ثبوت کے لکھ دیا ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

سرداب کی حقیقت

جو حضرات عراق، ایران کے گرم علاقوں سے واقف ہیں وہ یہ جانتے ہیں کہ عام طور پر موسم گرما کی گرمی سے بچنے کے لئے گرم علاقوں والے لوگ اپنے گھروں میں زمین دوز گہرے سرداب تعمیر کرتے ہیں اب بھی ایسے سردابوں کو ایران، عراق مینمشاہدہ کیا جا سکتا ہے سامرا شہر میں اہل سنت ہی کی زیادہ آبادی ہے ان کے پرانے بلکہ نئے گھرونمینبھی سرداب دیکھے جاسکتے ہیں اور سرداب اس گھر کا حصہ ہوتے ہیں جس میں وہ رہتے ہیں۔
حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو مدینہ سے حاکم وقت خلیفہ عباسی سامرہ لے آیا اور پھر واپس مدینہ نہ جانے دیا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ کے سارے بیٹے بھی آپ کے ساتھ تھے جن میں جناب جعفر، جناب محمد، جناب حسین اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام آپ کے خاندان کے اور افراد بھی تھے آپ کا اس وقت جہاں پر مزار ہے اسی جگہ آپ کا بہت بڑا گھر تھا۔ ملاقاتیں اسی جگہ پراپنے اصحاب اور ماننے والوں سے کرتے تھے، حکمرانوں کے افسران اور وزراءبھی اسی جگہ آتے جاتے تھے۔ اسی گھر کے اطراف میں بنی ہاشم کے اور گھر بھی موجود تھے اور جس جگہ اس وقت سرداب موجود ہے یہ آپ کے گھر کا حصہ تھا جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام نے اپنے باپ کا جنازہ خود پڑھایا اور حکمران جماعت کو پتہ چل گیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند موجود ہیں تو وہ آپ علیہ السلام کو گرفتار کرنا چاہتے تھے آپ علیہ السلام جنازہ کے بعد اپنے گھر داخل ہو گئے اورسب کے سامنے اپنے گھر کے اندر گئے حکومتی کارندے آپ کے پیچھے آپ علیہ السلام کے گھر میں گھس گئے لیکن آپ علیہ السلام کو نہ پاسکے کچھ ہی عرصہ بعداس گھر کو عباسی خلیفہ نے مکمل طور پر مسمار کردیا اور کافی عرصہ گذرنے کے بعد ایک اور عباسی خلیفہ جو علماءاہل سنت سے تھے کیونکہ اس دور میں خلیفہ علماءسے ہوتا تھاانہوں نے اس گھر کی یاد مین اس گھر والی جگہ پر جو سرداب موجود تھا اور آئمجہ علیہ السلام کے گھر کا ہی حصہ تھا، اسے محفوظ کرلیا۔

اس نے اس گھر کی یاد کے طور پر سرداب کے لئے دروازہ لگا دیا کیونکہ اس گھر سے فقط سرداب ہی باقی تھا۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کس طرح ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو یہ اللہ کااپنا نظام ہے جس طرح رسول اللہ شب ہجرت کفار کے درمیان سے چلے گئے کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا تو اسی طرح آپ کے بارہویں خلیفہ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا۔آپ علیہ السلام اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور وہاں پر موجود لوگ آپ علیہ السلام کو نہ دیکھ سکے اور آپ علیہ السلام محفوظ جگہ پر منتقل ہوگئے۔

باقی رہاکم سنی میں علمی برتری والی بات تو اس سے پہلے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام کم عمری میں امامت کے منصب پر پہنچے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰعلیہ السلام، حضرت یحیٰعلیہ السلام بھی بچپن میں نبوت کے عہدے پر فائزہوئے، اس مسئلہ کی تفصیلی بحث عقائد کی کتابوں میں درج ہے۔

تمام مذاہب والوں کا طریقہ

ہم آج اس بات کا بخوبی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح مختلف مذاہب والے اپنے اکابرین کی یادگاروں کا احترام کرتے ہیں جس جگہ ان کے اکابرین نے جنم لیا ہوتا ہے جہاں پر انہوں نے درس پڑھا ہوتا ہے، جس جگہ پر انہوں نے زندگی گزاری ہوتی ہے ان کے استعمال کی چیزوں سب کو قومی ورثہ قرار دے کر محفوظ کیا جاتا ہے اور ان کا احترام کیا جاتا ہے اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس جگہ شیعوں کے تین آئمہ امام علی نقی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام نے زندگی گزاری ہو اگر اس گھر کی ایک نشانی سرداب بچ گئی ہے اگر اس کی حفاظت کی جائے اور اس جگہ کا احترام کیا جائے تو اس میں کون سی بات اسلام کے منافی ہے؟ یا یہ کون سا غیر اسلامی عمل ہے؟جب کہ اس سرداب میں رسول اللہ کی اولاد نے بہت عرصہ گذارا اس جگہ نمازیں پڑھیں، دعاومناجات کی اب اگر اس جگہ کوئی جا کر زیارت کر ے یاوہاں بیٹھ کردعا پڑھے، اپنے رب سے مناجات کرے تویہ کون ساکافرانہ عمل ہے؟ بلکہ یہ تو شعائر اللہ کی تعظیم سے شمار ہوتاہے۔

امام مہدی علیہ السلام کسی سرداب سے باہر نہ آئیں گے

شیعہ بارہ امامی کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کسی شہر کے سرداب سے باہر آئیں گے بلکہ ان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں زندگی گزار رہے ہیں جس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے اور ایسا بہت سارے انبیاءعلیہ السلام کے لئے بھی ہوتا رہا کوئی غاروں میں رہا تو کوئی درباروں مینکوئی صحراؤں میں تو کوئی مچھلی کے شکم میں آپ کا ظہور جب ہوگا تو وہ مکہ شہر سے اور وہ بھی مسجد الحرام کعبۃ اللہ سے ہوگا اس پر شیعوں کا مکمل اتفاق ہے اس کے علاوہ کوئی ایک روایت موجودہی نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طولانی عمر

باقی یہ بات کہ امام مہدی علیہ السلام اب تک زندہ کس طرح ہیں تو جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔حضرت الیاس اور حضرت ادریس زندہ ہیں،اللہ کے ولی حضرت خضرعلیہ السلامزندہ ہیں۔ابلیس ملعون زندہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اپنے آخری نمائندہ کو بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔جس طرح اللہ کے عبد صالح حضرت خضر اس زمین پر موجود اور زندہ ہیں۔ حضرت موسیعلیہ السلام کے دور میں بھی وہ موجودتھے اورلوگوں میں رہتے تھے۔لیکن لوگ ان سے واقف نہ تھے۔ اسی طرح امام مہدی بھی لوگوں میں ہیں اور لوگ ان سے واقف نہیں ہیں۔ آپ حج پر موجود ہوتے ہیں،مدینہ منورہ، نجف

اشرف،کربلا معلیٰ،کاظمین،سامرہ ،مشھد مقدس،میں اپنے وآباءاجداد کی مزاروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے ہیں ۔
اہل سنت کے عالم حافظ الگنجی الشافعی المتوفی458ھ لکھتے ہیں۔امام کی بقاءحضرت عیسیٰعلیہ السلام کی مانند ہے۔وہ عام غذا پانی کے بھی محتاج نہیں ہیں۔باوجود یہ کہ وہ حضرت مہدیعلیہ السلام کی طرح بشر ہیں۔ ان دونوں کی بقاءاللہ کے امر سے ہے۔اللہ کے امر سے اپنے لئے رزق وصول کرتے ہیں۔
اختتام کلام.... امین محمدجمال الدین مصری کے دو کتابچے بارے حقائق نامہ
1۔امت مسلمہ کی عمر اور مستقبل قریب میں مہدی علیہ السلام کے ظہور کا امکان
2۔ہرمجدون یاتیسری عالمی جنگ
اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ دونوں کتابچے بہت ہی عمدہ ہیں۔اختصار کے باوجود ایک قاری کو حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے ظہور کے بارے میں مکمل آگاہی دیتے ہیں۔ اور مستقبل قریب میں کیا ہونے والا ہے اس کے متعلق بھی ایک مسلمان کوآگہی دینے کیلئے کافی ہیں۔ ہم نے ان دو کتابچوں سے ایسے مطالب جو قابل اعتراض ہیں اورفاضل مو ٔلف نے شیعوں کے عقائد بارے جو کچھ لکھا ہے اس پر ہم نے اپنے قارئین کے لئے حقائق سے پردہ اٹھا دیا ہے امید ہے اس حقائق نامہ کو جب قاری ان دو کتابچوں کے ساتھ ملا کر مطالعہ کرے گا تو اسے یقین کامل ہو جائے گا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے عقیدہ رکھنا اور ان کے ظہور کے انتظار اور عالم اسلام کے لئے روشن مستقبل پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ہمیں سب کو مل کرحضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے مدد بننا ہے اور ان کی آمد کے لئے خود کو تیار کرنا ہے۔البتہ فاضل مولف کی کتابوں کو اس وقت مزید چار پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور بہت سارے مزیدواقعات عالم اسلام میں اور دیگرخطوں مینظاہر ہو چکے ہیں خاص کر حزب اللہ کی اسرائیل پر برتری اور اس بڑی جنگ”جولائی ۲۰۰۶ئ“ میں کامیابی نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی انتظار کرنے والوں کے لئے بہت کچھ اور امور کو واضح کر دیا ہے ہو سکتا ہے کہ حزب اللہ کی اس بڑی کامیابی کے بعد فاضل مولف کے خیالات شیعہ بارہ اماموں کے بارے تبدیل ہو چکے ہوں لیکن ہمارے پاس ابھی تک ان کی ایسی کوئی تحریر نہیں پہنچی خداوند سے دعا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے خدا ہر مسلمان کو اللہ عزوجل توفیق دے کہ وہ حق کو سمجھ لے اور اس پر چلے اور حق کا ساتھ دے۔اس حقائق نامہ بارے کسی قسم کے سوالات کے لئے ہمارا ای میل ایڈریس موجود ہے اور مزید اس موضوع پر تحقیقی مطالب جاننے کے لئے ہماری ویب سائیٹ میں جائیں۔

مہدویت نامہ

حضرت امام مہدی علیہ السلام نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ اہل البیت علیہ السلام سے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی محمدوآل محمدوعجل فرجھم

میری نظر سے مصر کے معروف قلمکار جناب امین محمد جمال الدین کی دو کتابیں ہیں(۱) امت مسلمہ کی عمر
(۲)ہرمجدون ایک ہولناک بین الاقوامی جنگ
ان کا عربی متن تو نہیں مل سکااس کااردو ترجمہ پروفیسر خورشید عالم نے کیا ہے وہ میرے پاس ہے میں نے ہر دو کتابوں کا مطالعہ کیاہے۔ ہو سکتا ہے کہ جناب امین محمد، جمال الدین ہے گذشتہ سال حزب اللہ کی اسرائیل پر معجزاتی اور حیرت انگیز کامیابی کے بعد ایک اور کتاب بھی تحریر کر چکے ہیں کیونکہ اس جنگ کے بعد بہت سارے وہ علامات جو ابھی تک تشنہ تکمیل ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں اور بنواسرائیل اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ حزب اللہ کی قیادت نے جس طرح عالم اسلام کے اندر ایک نیا جذبہ ایجاد کر دیا اور مسلمانوں کو عالمی استعمار سے نجات حاصل کرنے کے لئے

آمادگی اور تیاری پر لگا دیا ہے ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔
جناب امین محمدجمال الدین نے اہل سنت ماخذ سے آخری زمانہ کی علامات اور قیامت صغریٰ(ظہور امام مہدی علیہ السلام) کی نشانیوں کو جس طرح یکجا کر دیا ہے اور روایات میں ذکر شدہ علامات کو آج کے زمانہ میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر تطبیق دیا ہے اور پھر اس میں اختصار کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے تو ہم انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے سوئی ہوئی امت مسلمہ کو جگانے کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے البتہ اسی موضوع پر اس سے پہلے مسلک اہل البیت علیہم السلام کے پیروکاروں کی طرف سے متعدد کتابیں عربی، فارسی میں شائع ہو چکی ہیں اور سب سے اہم اور تحقیقی کتاب جناب علامہ علی الکورانی لبنانی کی عصر ظہور ہے جس کا اردو ترجمہ راقم نے ۹۸۹۱ءمیں کر دیا تھا اور ۰۹۹۱ میں قیام پبلی کیشنز لاہور سے اردو میں شائع ہوئی اور اب تک یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے اور عربی زبان میں اس کے دسیوں ایڈیشن مع اضافات شائع ہو چکے ہیں اسی طرح چار ضخیم جلدوں پر مشتمل معجم الاحادیث الامام المہدی علیہ السلام بھی شائع ہو چکی ہے جس میں جناب علامہ الکورانی نے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق سنی شیعہ منابع میں جتنی احادیث ہیں ان سب کو یکجا کردہ ہے ان کے علاوہ سینکڑوں کتابیں، مجلات، لبنان، عراق، ایران میں اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں اور اردو زبان میں بھی پہلے سے زیادہ کام اس موضوع ہو رہا ہے۔ راقم نے دو سال قبل ظہور امام مہدی علیہ السلام سے چھ ماہ پہلے عربی متن سے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کی ہے۔جس کے تین ایڈیشن آچکے ہیں اور اب پھر زیر طبع ہے۔

محمدامین جمال الدین مصری کے بیانات پرنقطہ اعتراض

جناب محمد امین جمال الدین کی ہر دو کتابوں میں ایک بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمان اتحادیوں کے ساتھ مل کر امام مہدی علیہ السلام کے مخالفین کے خلاف جنگ کرینگے اور پھر مخالفین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ ایران کے شیعہ بارہ امامی ہیں اورروس وچین کے کمیونسٹ ہیں(دیکھئے امت مسلمہ کی عمرص۱۶۱،ہر مجذون ص۹۲ص۰۴، اسی طرح امین محمدجمال الدین کا خیال یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد ہو گا وہ عبداللہ کا بیٹا ہوگا اور امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہو گا اور یہ امام مہدی علیہ السلام وہ نہیں ہے جس کا انتظار شیعہ کر رہے ہیں ۔
جو سامرہ کے تہہ خانے میں غائب ہے اور شیعہ اس کی انتظار کر رہے ہیں(دیکھئے ص۵۴،امت مسلمہ کی عمر، عنوان مہدی علیہ السلام کون ہے؟)
ہر دو کتابیں مفید ہیں لیکن جو کچھ مصنف نے شیعوں کے حوالے سے لکھا ہے یہ سراسرزیادتی ہے اور اس تحریر سے تعصب کی بو آٹی ہے۔ شیعہ بارہ امامی اپنے عقائد اور نظریات کے حوالے سے معروف و مشہور ہیں اور ان کی کوششوں سے ایران کی سرزمین پر پہلی اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے جس نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا مقدمہ بننا ہے۔اہل سنت کے منابع و ما ۂخذسے ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ایران کی سرزمین پر اسلامی حکومت قائم ہو گی جس کی قیادت ایک سید مولوی کے پاس ہو گی اور یہ سب کچھ بھی اہل سنت کے مآخذومنابع میں موجود ہے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔(دیکھئے عصرظہور)

سنی شیعہ کے امام مہدی علیہ السلام ایک ہیں

اسی طرح یہ تاثر دینا کہ شیعوں کا امام مہدی علیہ السلام اور ہے اور سنیوں کا اور ہے یہ بھی درست نہیں کیونکہ امام مہدی علیہ السلام اہل البیت علیہ السلام سے ہیں اور ان کا نسب صحیح احادیث نبویہ سے ثابت ہے ہم اس جگہ مصنف کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے ذیل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تعارف نامہ اہل سنت کے مآخذ سے پیش کرتے ہیں۔
حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تعارف اہل سنت کے منابع سے،امام مہدی علیہ السلام عربی النسل ہوں گے
اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جگہ ان منابع کا تذکرہ کرتے ہیں جن میں احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام عرب سے ہوگا۔
ملاحظہ کریں۔ (۱)عقد الدرر فصل اول باب نمبر۴بحوالہ کتاب الفتن لابی عبداللہ نعیم بن جماد، حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے (۲)اسی کتاب الفتن میں ابی قبیل سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام عرب سے ہوں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ اسلام امت مسلمہ سے ہوں گے

یہ بات طے ہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام جس ہستی نے مکمل طور پر نافذ کرنا ہے، ظلم و جور کا خاتمہ جس کے ہاتھوں ہونا ہے اور پوری دھرتی پر جس کی حکومت میں اسلام رائج ہو گا ہر جگہ پر ”لاالہ الا اللہ“ کا راج ہو گا وہ ہستی حضرت امام مہدی علیہ السلام ہوں گے اور وہ امت اسلامیہ سے ہوں گے کسی اور امت سے نہ ہوں گے احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔

ملاحظہ کریں

(۱)الترمذی نے اپنی کتاب کے ص۲۷۰ پر

(۲)ابن معاجز نے ابو الخدری سے

(۳)عقدالدرر باب اول میں ابومسلم عبدالرحمن بن عوف نے اپنے باپ کے واسطہ سے نقل کیا ہے۔

(۴)حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب میں امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف میں بیان کیا ہے، ابوسعید الخدری کے حوالہ سے۔

(۵)الفصول المہمہ میں ابوداؤد سے

(۶)الترمذی نے عبداللہ بن مسعود سے

(۷)ینابیع المودة ص۴۳۴ میں کتاب جواھر العقدین سے ابوسعیدالحذری کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مرادحضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں

واضح رہے کہ اہل سنت کے منابع میں جن روایات میں یہ بات نقل ہوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جس مہدی علیہ السلام نے آنا ہے اس مہدی علیہ السلام سے مراد عیسیٰعلیہ السلام ہیں تو خود اہل سنت کے محقق علماءنے ان احادیث کے ضعیف ہونے پر دلائل دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام امت اسلامیہ سے ہیں اور ان سے مراد حضرت عیسیٰعلیہ السلام نہیں ہیںبلکہ حضرت عیسیٰعلیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(دیکھیں:الصواعق المحرقہ ص۸۹۔ دائرة المعارف ج۱ ص۵۷۴، عقدالدرر نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں اس پر بحث کی ہے۔ ابوعبداللہ الحاکم نے مستدرک میں ، ینابیع المودة ص۴۳۴ میں)

امام مہدی علیہ السلام عربونکے قبیلہ کنانہ سے ہوں گے

عقد الدرر باب اول امام ابی عمر عثمان بن سعید المقری نے اپنی کتاب سنبن میں قتادہ سے روایت کی ہے کہ اس نے سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ کیا مہدی علیہ السلام برحق ہیں تو اس نے جواب دیا جی ہاں!برحق ہیں، میں نے سوال کیاعرب کے کس قبیلہ سے ہوں گے تو انہوں نے جواب دیا کنانہ سے، میں نے پوچھا کنانہ کی کس شاخ سے؟ تو اس نے جواب دیا قریش سے، میں نے سوال کیاقریش میں کس سے؟ تو جواب دیا بنی ہاشم سے، میں نے پوچھا بنی ہاشم میں کس سے؟ تو اس نے جواب دیا بنی فاطمہ علیہ السلام سے۔

کنانہ رسول پاک کے جدامجد ہیں، آپ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضربن نزار بن معد بن عدنان ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام قریش سے ہیں

۱۔ عقد الدرر باب اول میں امام ابی عبداللہ نعیم بن حماد نے ابن وائل سے، اس نے قتادہ سے، اس نے امام ابی الحسن احد بن جعفر المناون سے، اس نے قتادہ سے اور اس نے سعید بن مسیب سے بیان نقل کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا کہ مہدی علیہ السلام قریش سے ہوں گے اس میں یہ اضافہ بھی وموجود ہے کہ قریش کے بعد بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اور پھر بنی فاطمہ علیہ السلام سے ہوں گے۔

۲۔ ابن حجر نے الصواعق المحرقہ ص۹۹ میں احمد اور لماروری سے نقل کیا ہے کہ مہدی قریش سے ہے اور میری عترت سے ہے۔

۳۔ اسعاف الراغبین ص۱۵۱ میں ہے کہ مہدی قریش سے ہوں گے اور قریش سے مراد نضربن کنانہ ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی ہاشم سے ہیں

عقدالدرر کے باب اول میں امام ابی الحسین احمد بن جعفر المناوی اور امام ابی عبداللہ نعیم بن حمادسے، اس نے قتادہ سے اور اس نے سعید بن مسیب سے یہ روایت بیان کی ہے جس کی تفصیل اوپر آچکی کہ مہدی بنی ہاشم سے ہوں گے۔

حضرت ہاشم سے مراد ہاشم بن عبدمناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ ہیں، ہاشم کا نام عمرہ العلی تھا،ہاشم اس لئے کہتے تھے کہ آپ گوشت کے قورمے میں روٹیوں کے ٹکڑے ٹکڑے بنا

کر ڈال دیتے اور مہمانوناور مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے خاص کر قحط اور خشک سالی کے ایام میں، اس لئے آپ کا نام ہاشم مشہور ہو گیا آپ بہت ہی سخی تھے حیوانات اور پرندوں تک کو غذا مہیا کرتے تھے۔

قریش کے لئے تجارت کا پرمٹ

حضرت ہاشم نے شام کی جانب مکہ سے ایک وفد بھیج کر بادشاہ روم سے قریش کے لئے تجارت کا پرمٹ لیا تھا اور یہ کہ مکہ کے تجارتی قافلہ کو سفر کے دوران تحفظ فراہم رہے گا۔اور اسی طرح اپنے بھائی المطلب کویمن بھیج کر وہاں کے کے شاہوں سے بھی قریش مکہ کے لئے تجارت کا پرمٹ اور راستہ میں حفاظت کے لئے باقاعدہ لائنسس جاری کروایا اور یہ انتظام کرنے کے بعد آپ ہی نے گرمیوں اور سردیوں میں باقاعدہ تجارتی قافلوں کو مکہ سے روانہ کرنے کا دستور دیا۔جس کا تذکرہ سورہ القریش میں موجودہے۔آپ کے باپ عبدمناف تھے جو اپنے حسن و جمال کی وجہ سے قمرالبطحاءکہلاتے تھے عبدمناف کے باپ قصی تھے جن کا نام زید تھا، آپ کوقصی اس لئے کہا جاتا تھا کہ آپ اپنے ننھیال چلے گئے اور وہیں پربزرگ ہوئے پھر وہاں سے واپس مکہ آئے خفت قصی کو مجمع بھی کہا جاتا تھا کیونکہ آپ نے مکہ واپس آ کر صحراؤں میں بکھرے ہوئے قبائل قریش کو مکہ میں اکٹھا کیا آپ نے مکہ والوں کے لئے پہلی مرتبہ پانی کے واسطے باقاعدہ کنواں کھودا اور اسی کنوئیں سے قریش سیراب ہوتے تھے۔

مہدی علیہ السلام عبدالمطلب کی اولاد سے

عقددرر باب ۷ محدثین کی ایک بہت بڑی جماعت سے اس بات کو نقل کیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام عبدالمطلب کی اولادسے ہوں گے،ان محدثین میں امام ابی عبداللہ بن ماجہ، حافظ ابی القاسم الطبرانی، حافظ ابی نعیم الاصبہانی نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:ہم بنی عبدالمطلب سے سات جنت کے سردار ہیں (۱)خود میں ہوں (۲)میرے بھائی علی علیہ السلام ہیں (۳)میرے چچا حمزہ علیہ السلام (۴)جعفر علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام(۵)حسن علیہ السلام (۶)حسین علیہ السلام (۷)مہدی علیہ السلام اور اس حدیث سے واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں اور جنت کے سردار ہیں۔

حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کا تعارف

حضرت عبدالمطلب کا نام شیبة الحمد تھا، عامر بھی آپ کا نام بیان ہوا ہے آپ کوشیبہ اس لئے کہتے تھے کہ آپ کے سر کے اگلے حصہ میں سفید بال نمایاں تھے، آپ کی کنیت ابوالحارث تھی عبدالمطلب آپ کو اس لئے کہا گیا کہ حضرت ہاشم نے اپنی وفات کے دن اپنے بھائی مطلب سے کہا تھا کہ تم یثرب سے اپنے ”عبد“ کو لے آنا کیونکہ آپ کی ماں یثرب سے تھیں اور آپ کی ولادت ننھیال میں ہوئی مکہ میں آپ کے باپ فوت ہو گئے تو آپ کے چچا مطلب آپ کو یثرب سے لے آئے جب مکہ وارد ہوئے تو آپ کے پیچھے آپ کا بھتیجا شیبہ الحمد تھا تو مکہ والوں نے اس خوبصورت بچے کو مطلب کے پیچھے بیٹھا دیکھ کر حیرانگی سے کہاکہ ذرا عبدالمطلب علیہ السلام کو دیکھو عبدالمطلب آ گیا اسی حوالہ سے آپ کا یہ نام ہو گیاحضرت مطلب علیہ السلام نے لوگوں پرواضح کیا کہ یہ میرے بھائی ہاشم کے فرزند ہیں۔میرے عبد نہیں۔

امام مہدی علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام کی اولاد سے

عقد الدرر نے فصل سوئم کے باب چہارم میں سیف بن عمیرہ سے روایت ہے وہ کہتا ہے میں ابوجعفر منصور(دوانیقی، عباسیوں کا دوسرا خلیفہ) کے پاس موجود تھا تو اس نے مجھ سے کہا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے کہ آسمان سے نداءدینے والا ابوطالب علیہ السلام کی اولاد سے ایک فرد کا نام لے کر آواز دے گاوہ نداءمہدی علیہ السلام کے نام کی ہوگی۔

سیف: میں نے کہا یا امیرالمومنین علیہ السلام میں آپ پر قربان جاؤں توکیا آپ اس بات کی روایت کر رہے ہیں۔

منصور: جی ہاں! خدا کی قسم! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے یہ بات خود سنی ہے۔

سیف: میں نے تو یہ حدیث اس سے پہلے نہیں سنی۔

منصور: اے سیف! یہ بات برحق ہے اس میں شک نہیں ہے جب ایسا ہو گا تو ہم سب سے پہلے ان پر لبیک کہیں گے۔ بہرحال مہدی جو ہیں وہ ہمارے عم(چچا) کی اولاد سے ہو گا۔

سیف: وہ مرد بنی فاطمہ علیہ السلام سے ہو گا۔

منصور: جی ہاں! اے سیف! وہ بنی فاطمہ علیہ السلام سے ہو گا۔

منصور نے یہ کہا کہ اگر میں یہ حدیث ابوجعفر محمد بن علی سے نہ سنی ہوئی اورمجھ سے اس حدیث کو زمین والونمیں سے بہترین نے نقل نہ کیا ہوتاتو میں اسے ہرگزنقل نہ کرتا۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام کا تعارف
سبائک الذہب میں ہے کہ ابن اسحق نے بیان کیا ہے کہ ابوطالب کا نام عبدمناف تھا حاکم کا بیان ہے کہ ابوطالب ان کا نام تھا اور آپ کا نام آپ کی کنیت پر ہے حضرت عبدالمطلب نے وفات کے وقت اپنا وصی ابوطالب کو قرار دیا عبدالمطلب کی وفات کے وقت رسول اللہ کی عمر ۸ سال تھی۔
حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال تھی اور الحجون پہاڑ مینآپ دفن ہوئے۔حضرت عبدالمطلب نے حضورپاک کی خصوصی سرپرستی کی ذمہ داری حضرت ابوطالب علیہ السلام کوسونپی اور حضرت ابوطالب علیہ السلام نے آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کے دین پر تھے۔
تفصیل کے لئے سیرت ابن ہشام، تاریخ الطبری دیکھیں اور آخری دور کی کتابیں بغیۃ الطالب فی احوال ابی طالب، الفتوحات الاسلامیہ، زینی الدحلان، انتبخ الابطح تالیف سید محمد علی شرف الدین ابوطالب علیہ السلام مومن قریس تالیف عبداللہ خیزی دیکھیں۔

مہدی آل علیہ السلام محمد سے
ابوداؤد نے اپنی صحیح کی ج۴ص۷۸ میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے اگر دنیا کے خاتمہ سے کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ اس مرد کو بھیجے گا جومجھ سے ہوگانیزابوسعید الخدری نے اسی طرح بیان کیا ہے۔
نور الابصار ص۲۳۰ ترمذی سے نقل کیا ہے اس نے ابی سعیدالخدری سے نقل کیا ہے اس بات کو الطبرانی نے روایت کیا ہے ، الصواعق ص۸۹ پر ابن حجر نے، البرؤیانی سے روایت کی ہے،ابن سروبہ نے حذیفہ بن الیمان سے، علی بن ابی طالب سے، ان سب میں بیان کیا گیا ہے کہ مہدی ، آل علیہ السلام محمد سے ہیں۔تفاسیر میں یہ بیان ہوا ہے کہ آل علیہ السلام محمد سے مراد آل علی علیہ السلام وفاطمہ علیہ السلامہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام عترت سے ہیں
ابوداؤد نے اپنی صحیح میں ج۴ ص۷۸،اسعاف الراغبین ص۱۴۷ میں امام نسائی امام ابن ماجہ، البیہقی اور دوسرے آئمہ حدیث نے، ابن حجر نے الصواعق ص۸۹ میں، ابونعیم نے الفتن میں، مطالب السوؤل میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کہ اگر دنیا سے کچھ باقی نہ بچے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میری عترت سے اور بعض احادیث میں میرے اہل بیت علیہ السلام سے، ایک مرد کو اٹھائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھرچکی ہوگی۔

امام مہدی اہل البیت علیہ السلام سے
ابوداؤد نے اپنی صحیح میں ج۴ ص۷۸ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ اگر دنیا سے کچھ باقی نہ بچے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک مرد کو اٹھائے گا اس مضمون کی احادیث ملاحظہ کریں ۔(الترمذی ج۲ ص۱۲۷، الصواعق ص۹۷، اسعاف الراغبین ص۱۴۸ ،مجلة ہدی الاسلام ۲۵،ابن ماجہ نور الابصارص۲۳۱، مطالب السؤل میں اہل بیت سے مراد فاطمہ علیہ السلام، علی علیہ السلام ، حسنعلیہ السلام، حسین علیہ السلام ہیں۔

امام مہدی ذوی القربیٰ سے
جب احادیث سے یہ ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام عترت طاہرہ سے ہیں اہل بیت علیہ السلام سے ہیں علی علیہ السلام و فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں تو پھر طے ہو گیا کہ امام مہدی علیہ السلام ہی ذوی القربیٰ سے ہیں جن کی محبت پوری امت پر فرض ہے ینابیع المودة ،بخاری اور مسلم سے آیت القربیٰ کے بارے بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے نقل کیا ہے کہ قربیٰ، آل علیہ السلام محمد ہیں مطالب السؤل میں امام الحسن علی ابن احمد الواحدی نے آیت مودت کی تفسیر میں بیان کیا ہے رسول اللہ نے فرمایا قربیٰ جن کی مودت فرض ہے وہ علی علیہ السلام ، فاطمہ علیہ السلام ،حسنعلیہ السلام و حسین علیہم السلام ہیں۔اسی بات کو الصواعق المحرقہ والے نے ص۱۰۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ص۲۰۱ میں دیا ہے اور اہل سنت کے مفسرین نے آیت قربیٰ کی تفسیرمیں بیان کیا ہے کہ قربیٰ سے مراد آلعلیہ السلام محمد ہیں علی علیہ السلام، فاطمہ علیہ السلام ، حسن علیہ السلام و حسین علیہم السلام ہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام ذریت سے ہیں
ینابیع المودۃ میں ص۴۳۳ پر ذخائر العقبیٰ سے، صاحب الفردوس سے جابر بن عبداللہ الانصاری کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت کو اس کی صلب میں قرار دیا ہے، میری ذریت کو علی علیہ السلام کی صلب سے قرار دیا ہے بس علی علیہ السلام کی وہ اولاد جو فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ سے ہے وہ رسول اللہ کی ذریت ہیں۔ جب ایسے ہے تو پھر مہدی علیہ السلام ذریت رسول سے ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی اولاد سے
۱۔ ینابیع المودۃ ص۴۹۴ مناقب الخوارزمی سے ثابت بن دینار کی روایت ہے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے فرمایا"علی علیہ السلام میری امت پر میرے بعد امام ہیں اور علی علیہ السلام کی اولاد سے قائم منتظر ہیں، جب وہ ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی۔
۲۔ عقدالدرر باب اول، ابوداؤد سے ان کی سنن میں، الترمذی سے ان کی جامع میں، النسائی سے ان کی سنن میں، ابن اسحق سے روایت ہے، حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسین علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا: کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جس کے متعلق رسول اللہ نے فرمایا: کہ عنقریب ان کی صلب سے ایک مردخروج کرے گا جس کا نام تمہارے نبی والا ہوگا نبی کے اخلاق میں وہ ان کے مشابہ ہوگا ،اس سے ملتا جلتا بیان ابووائل کا ہے جسے اس نے باب سوئم میں نقل کیا ہے ۔

امام مہدی علیہ السلام فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے
رسول اللہ نے فرمایا مہدی علیہ السلام میری عترت سے، فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی صحیح ج۴ ص۷۸ ابن حجر نے الصواعق ص۷۹، اسعاف الراغبین ص۷۴۱ مسلم، ابوداؤد، امام نسائی، ابن ماجہ اور البیہقی سے نقل کیا ہے ینابیع المودۃ ص۰۳۴ نے مشکاۃ المصابیح سے ابوداؤد اور ام سلمہ سے نقل کیا ہے۔
ینابیع المودۃ ص۳۲۲ پر علی بن ہلال سے اس نے اپنے باپ سے ص۴۳۴ پر الطبرانی سے، اس نے الاوسط میں عبایہ بن ربعی سے اس نے ابی ایوب الانصاری سے یہ حدیث بیان کی ہے۔
رسول اللہ نے فاطمہ علیہ السلام کے لئے فرمایا"ہم سے خیر الانبیاءاور وہ آپ کے باپ ہیں، ہم سے خیر الاوصیاءوہ آپ کے شوہر علی علیہ السلام ہیں، ہم سے خیرالشہداءوہ آپعلیہ السلام کے باپ کے چچا حمزہ علیہ السلام ہیں ہم سے وہ جس کے دو پر ہیں وہ ان سے پرواز کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہیں، وہ آپ کے باپ کے چچازاد جعفر ہیں ہم سے سبطین ہیں وہ اس امت کے سبطین ہیں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں ہم سے مہدی علیہ السلام ہیں وہ تیری اولاد سے ہیں، اسی طرح کی روایت فضائل الصحابہ کے باب میں ابوالمظفر السمعانی نے ابوسعیدالحذری سے نقل کیا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سبطین سے ہیں
عقدالدرر فصل ۳باب۹ حافظ ابونعیم نے کتاب صفۃ الامام المہدی علیہ السلام میں علی بن ہلال سے، اس نے اپنے باپ سے، بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے وقت وفات اپنی بیٹی فاطمہ علیہ السلام سے فرمایا"اے فاطمہ علیہ السلام تیرے بیٹوں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام سے مہدی علیہ السلام ہوں گے"۔اسے الکنجی نے اپنی کتاب البیان میں حافظ ابونعیم الاصفہانی سے بیان کیا ہے اسی طرح ینابیع المودۃ ص۲۳۴ میں معجم الکبیر میں بھی بیان ہوا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے
سابقہ روایات سے یہ بات طے ہو چکی کہ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ کی اولاد سے ہیں علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نسل سے ہیں اور آپ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ اب بحث یہ ہے کہ کیا امام مہدی علیہ السلام امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہیں یا امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اس میں علماءاسلام میں اختلاف ہے۔ اہل سنت کے محدثین مفسرین ،سیرت نگاروں کی اکثریت شیعہ بارہ امامیہ کے ساتھ متفق ہے کہ امام مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور باقاعدہ پورا نسب نامہ بھی روایات میں بیان ہوا ہے۔ تو اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بارے چند روایات ملاحظہ ہوں۔
۱۔ عقدالدرر کے باب اول میں حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب صفة المہدی میں حذیفہ بن لیمان سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے خطبہ دیا اور ہمارے لئے قیامت تک کے حالات کو بیان کیا پھر فرمایا ”اگر دنیا سے فقط ایک دن بچ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے طولانی کر دے گا یہاں تک کہ ایک مرد کو اٹھائے گا جس کا نام میرے نام والا ہو گا تو سلمانؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ!آپ کے کس بیٹے سے؟تو آپ نے فرمایا میرے اس بیٹے سے اور آپ نے ہاتھ حسین علیہ السلام کے کندھے پر مارا۔
۲۔ شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید معتزلی نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ مہدی میرے بیٹے حسین علیہ السلام سے ہوں گے۔
۳۔ ینابیع المودة کے ص۴۹۷ پر بھی اس قسم کا بیان ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے
اس بارے ابوداؤد کی ابی اسحق سے ج۴ص۸۹ پر روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے ۔لیکن جو لوگ فن حدیث کے ماہر ہیں اور احادیث نبویہ کی صحت و سقم بارے بحث کرتے ہیں اور راویوں بارے جرح وتعدیل کرتے ہیں اور اصول الفقہ میں جو قواعد احادیث سے احکام لینے بارے مقرر ہیںابوداؤد کی اس روایت کو بنیاد نہیں بنا سکتے۔ اس کی چند وجوہ ہیں۔
۱۔ عقدالدرر ہیں ابی داؤد کی سنن سے ہی روایت درج کی گئی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مہدی علیہ السلام حسین علیہ السلام سے ہوں گے اختلاف نقل کی وجہ سے یہ روایت اعتبار سے گر جاتی ہے۔
۲۔ احادیث کے حفاظ کی بہت بڑی جماعت نے اپنی اپنی کتب میں اسی حدیث کو نقل کیا ہے اور بلا اختلاف بیان کیا ہے یعنی مہدی علیہ السلام حسین علیہ السلام کی اولادسے ہوں گے۔
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مہدی علیہ السلام حسین علیہ السلام سے ہوں گے ان میں الترمذی، امام نسائی، امام بیہقی سرفہرست ہیں عقدالدرر میں اس کی تفصیل درج ہے۔
۳۔ یہ احتمال موجود ہے کہ خط کوفی میں حسین علیہ السلام لکھا گیا جسے بعد والوں نے حسن علیہ السلامقرار دے دیا۔
۴۔ یہ ایک حدیث ہے اور جو کچھ مشہور ہے اس کے خلاف ہے اوروہ احادیث کثیر تعداد میںہیں۔
۵۔ اہل بیت علیہ السلام کی ساری احادیث اور روایات سے یہ حدیث ٹکرا رہی ہے اور وہ احادیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہیں کچھ گذر چکی ہیں اور بعض کا بعد میں ذکر ہوگا۔
۶۔ پھر حافظ ابونعیم جس کی روایات پر خود جناب امین محمدجمال الدین نے بھی اعتماد کیا ہے اور قدیم ترین منبع و مآخذ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے ہے انہوں نے واضح بیان کیا ہے کہ آپ حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔
۷۔ یہ احتمال موجود ہے کہ محمد بن عبداللہ بن حسن جو کہ نفس زکیہ کے نام سے مشہور تھے ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے درھم و دینار کے لالچ میں اس قسم کی حدیث کو وضع کیاگیاہو۔
ان احتمالات کی موجودگی میں اس حدیث کو کسی بھی طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ امام مہدی علیہ السلام،حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔
تعصب کی عینک اتار کر اور علمی قواعد ضوابط کو سامنے رکھ کر اگر امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے موجود بنیادی مآخذو منابع کو دیکھا جائے تو یہ بات واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور آپ کے نویں فرزند ہیں۔ فقط یہ سوچ کر شیعہ بارہ امامی اس نظریہ پر متفق ہیں اس لئے ہم اسے تسلیم نہیں کر تے تو یہ خیال علمی اور تحقیقی نہیں اور علماءکو اس قسم کی سوچ سے بالاتر ہونا چاہیے تمام امت مسلمہ جس امام مہدی علیہ السلام کی انتظار میں ہے وہ امام حسین علیہ السلام ہی کے فرزند ہیں اور آپ کا نام رسول اللہ والا نام ہے اورآپ کا مشہور لقب مہدی علیہ السلام ہے۔

مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں
ینابیع المودة ص۴۹۲ میں المناقب موفق بن احمدالخوارزمی کی کتاب سے اس نے سلیم بن قیس الھلالی سے اس نے سلمان فارسی سے اس حدیث کو نقل کیا ہے ۔
سلمان: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا،کیادیکھتا ہوں کہ حسین علیہ السلامابن علی علیہ السلام رسول اللہ کی گود میں بیٹھے ہیں جب کہ آپ علیہ السلام ان کی آنکھوں کا بوسہ لے رہے ہیں اور ان کے منہ کو چوم رہے ہیں اور یہ فرماتے جا رہے ہیں ”تم سید ابن سیدہو،سید کے بھائی ہو، تم امام ابن امام ہو، امام کے بھائی ہو، تم حجت ابن حجت ہو اور حجت کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھائی ہو، تم نوحجج(نمائندگان خدا) کے باپ ہو، جن کا نواں ان کاقائم (مہدی علیہ السلام) ہوگاعقدالدرر میں بھی اس مضمون کی روایت موجود ہے۔
ینابیع المودة کے ص ۸۵۲ میں کتاب مودة فی القربیٰ سے دسواں نقطہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ سلیم بن قیس الھلالی نے سلمان الفارسی سے اسی حدیث کو بعینہ بیان کیا ہے۔
میراخیال یہ نہیں کہ کوئی بھی مسلمان ان نو اماموں سے ناواقف ہویاان کے اسماءبارے آگاہ نہ ہو وہ سب کے سب حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام وفاطمہ علیہ السلام کے بیٹے ہیں، لیکن عام قاری کی معلومات کے لئے ہم ان کے نام مشہور لقب اور کنیت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جوکہ حسب ذیل ہیں۔
(۱) ابوالحسن علی زین العابدین علیہ السلام(۲)ابوجعفر محمد الباقر علیہ السلام(۳)ابوعبداللہ جعفر الصادقعلیہ السلام(۴)ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام (۵)ابوالحسن علی الرضا علیہ السلام(۶)ابوجعفر محمد الجوادعلیہ السلام(۷)ابوالحسن علی الھادی علیہ السلام(۸)ابومحمد الحسن العسکری علیہ السلام(۹)ابولقاسم محمدالمہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام امام صادق علیہ السلام کی اولاد سے
ینابیع المودة ص۹۹۴ میں حافظ ابونعیم الاصفھانی کی ”اربعین“ سے حدیث نقل کی ہے اس کتاب میں حافظ ابونعیم نے چالیس احادیث نبویہ کو امام مہدی علیہ السلام کے بارے یکجا کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث سے یہ حدیث ہے جسے مشہور مفسر اور لغت دان ابن الخشاب نے بیان کیا ہے اس نے کہا ہے کہ مجھ سے اس حدیث کو ابالقاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ الکاظم نے اور اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا”میرے سردار جعفر علیہ السلام بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ خلف صالح میری اولاد سے ہو گا اور وہ ہی مہدی علیہ السلام ہے اس کا نام محمد علیہ السلام ہے اس کی کنیت ابوالقاسم ہے آخری زمانہ علیہ السلام میں خروج کرے گا ان کی ماں کو نرجس علیہ السلام کہا جاتاہوگا۔ ان کے سر پر بادل کاایک ٹکڑا ہو گا جو انہیں دھوپ سے سایہ دے گا جدھر وہ جائیں گے وہ بادل کا ٹکڑا بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوگا اور اس سے فصیح اور واضح لہجے میں یہ اعلان ہو رہا ہو گاکہ یہ مہدی علیہ السلام ہیں تم سب اس کی اتباع کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بارے
ابن حجر نے الصواعق المحرقہ ص۲۰۱ پر ہے کہ محمد بن علی باقر علیہ السلام نے چھ فرزند چھوڑے ان سب میں سے افضل و اکمل جناب جعفر الصادق علیہ السلام تھے اسی وجہ سے وہ ان کے خلیفہ اور وصی تھے اور تمام لوگوں نے ان سے علم نقل کیا ان کی شہرت ابت ہوئی بڑے بڑے آئمہ نے ان سے روایت کی جیسے یح ٰ بن سعید، ابن جریح، مالک، سفیاتین، ابی حنیفہ، شعبہ، وغیرہ ھم، امام رازی نے بھی سورہ کوثر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کوثر سے مراد حضور پاک کی اولاد ہے اور یہ اس کا جواب ہے جس نے کہا تھا کہ آپ کی نسل نہ ہو گی۔ بنی امیہ سے کسی کا نام نہیں جب کہ آل رسول ہر جگہ پر ہے اور ان کے مشاہیر اوربزرگ علماءاور اکابرین میں باقر، جعفر، موسیٰ، رضا جیسی ہستیاں موجودہیں۔

امام مہدی علیہ السلام امام رضا علیہ السلام کی اولاد سے
ینابیع المودة ص۸۴۴، فرائدالسمطین سے نقل کیا ہے کہ حسن بن خالد سے روایت ہے کہ علی بن موسیٰ الرضاعلیہ السلام نے فرمایا اس کا دین نہیں جس میں ورع(گناہوں سے دوری)موجود نہیں اور تم سب میں اللہ کے نزدیک زیادہ کرامت والا وہ شخص ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہو، بعد میں آپ نے فرمایا کہ میری اولاد میں جو چوتھے نمبر پر ہو گا وہ کنیزوں کی سردار کا بیٹا ہو گا اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے طاہر و پاک کردے گااور ص۹۸۴ پر ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا وقت معلوم سے مراد ہمارے قائم کے خروج کا دن ہے سوال کیا گیا کہ آپ کاقائم کون ہے؟ تو آپ علیہ السلامنے فرمایا میری اولاد سے چوتھے نمبر پر جو کنیزوں کی سردار کا بیٹا ہے زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک کر دے گا فرائد السمطین سے بھی اسی مضمون کی روایت موجود ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعارف اہل سنت کے ہاں
جب موسیٰ الکاظم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو آپ کی۳۷ اولادیں تھیں ان میں علی رضا علیہ السلامبھی تھے وہ سب بیٹوں میں زیادہ لائق، زیادہ آگاہ، زیادہ عالم و فاضل اور شان والے تھے۔ اسی وجہ سے مامون نے انہیں اپنی بیٹی عقد میں دی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورانہیں اپنا ولی عہد بنایامامون نے اپنے ہاتھ سے ۲۰۱ہجری میں تحریر کیا کہ وہ میرے ولی عہد ہینلیکن آپ کی وفات مامون سے پہلے ہوئی مامون آپ کو اپنے باپ ہارون کی قبر کے پچھلے حصہ میں دفن کرنا چاہتا تھا لیکن جیسا کہ امام رضا علیہ السلام نے خبر دی تھی مامون کی ضخواہش اور کوشش کے باوجود اگلے حصہ میں ہی آپ کو دفن کیا گیا آپ کے موالیوں سے الکوفی ہیں جو السری السفطی کے اساتذہ سے ہیں وہ آپ کے ہاتھوں مسلمان ہوا تھا۔آپ کے بارے بہت زیادہ لکھا گیا ہے۔(دیکھیں صواعق المحرقہ ص۲۲۱)

حضرت امام مہدی علیہ السلام حسن بن علی العسکری علیہ السلام کی اولاد سے

گذشتہ تمام روایات کی روشنی میں بات واضح ہو گئی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام حسینی ہیں اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد ہیں اسے اہلسنت کے معروف مصنفین نے لکھا ہے۔

۱۔ ینابیع المودۃ ص۴۹۱ میں حافظ ابونعیم کی کتاب اربعین سے ، ابن الحشاب کے واسطہ سے روایت درج کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم سے صدقہ بن موسی سے، اسے میرے باپ نے اسے علی علیہ السلام بن موسیٰ رضعلیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایاالخلف الصالح حسن علیہ السلام بن علی العسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہیں وہی صاحب الزمان ہیں اور وہی مہدی علیہ السلام ہیں“۔

۲۔ اسعاف الراغبین ص۱۵۷میں شیخ عبدالوھاب الشعرانی سے، اس نے اپنی کتاب الیواقبت والجواہرسے، اس نے الفتوحات المکیہ سے کہ انہوں نے کہا ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم رہے کہ مہدی علیہ السلام کا خروج یقینی ہے لیکن وہ خروج نہ کریں گے مگر یہ کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پس وہ ظاہر ہو کر اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے وہ رسول اللہ کی عترت سے ہیں فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، ان کے جدامجد حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے والد امام حسن العسکریعلیہ السلام ہیں جو امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ہیں،جو امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزندہیں وہ امام علی رضا علیہ السلام کے فرزند ،وہ موسیٰ الکاظم علیہ السلام کے فرزند، وہ جعفر صادقعلیہ السلام کے فرزند، وہ محمد باقر علیہ السلام کے فرزند، وہ علی زین العابدین علیہ السلام کے فرزند ہیں، وہ حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام اورفاطمہ علیہ السلامکے فرزند ہیں ان کا نام رسول اللہ والا نام ہے مسلمان رکن اور مقام کے درمیان کعبة اللہ کے پاس مسجد الحرام، مکہ مینان کی بیعت کرینگے۔اس قیمتی روایت اور انتہائی پرمغز عبارت کو علماءاہل سنت نے اپنی کتب میں اسی ترتیب سے نقل کیا ہے۔ینابیع المودۃ کے ص۴۵۱ پر کتاب فصل الخطاب سے یہ بیان نقل ہوا ہے کہ آئمہ اہل البیت علیہ السلام سے ابومحمد الحسن العسکری علیہ السلام ہیں اور پھر تحریر کیا کہ ان کے ایک ہی فرزند ہیں جو ابوالقاسم محمد المنتظر ہیں ، القائم، الحجۃ، المہدی ،صاحب الزمان، خاتم الائمہ، ان کے القاب ، بارہ امامی شیعوں میں معروف ہیں ص۴۷ پر ہے کہ میرے سردار عبدالوھاب الشعرانی نے اپنی کتاب الجواھر میں دیا ہے کہ مہدی علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں مطالب السؤل فی مناقب آل رسول تالیف کمال الدین طلحہ اور کتاب الدررالمنظم میں ہے کہ مہدی علیہ السلام ابومحمد الحسن العسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان علیہ السلام کے آخری باب میں ہے مہدیعلیہ السلام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ فصول المہمہ فی معرفة الائمہ میں ہے کہ مہدی موعود ابن ابومحمد الحسن العسکری ہیں۔سبط ابن الجوزی نے تذکرۃ الائمہ علیہ السلام میں، المہدی ابومحمد الحسن العسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔آپ کی ولادت ۵۱ شعبان ۲۵۵ ھ میں ہوئی حضرت عیسیٰعلیہ السلام کی مانند وہ اب تک زندہ اور موجود ہیں شعرانی نے تواضع الانوار القدسیہ المسقاۃ من الفتوحات المکیہ میں ، الصبانی المصری نے اسعاف الراغبین میں، شیخ صلاح الدین الصفوی نے شرح الدائرۃ میں جیسا کہ الحنفی القندوزی نے ینابیع المودۃ میں بیان کیا ہے ۔ شیخ المالکی نے الفصول المہمہ میں ، الشیخ الحموینی الشافعی نے کتاب فرائد السمطین میں کہ مہدی علیہ السلام ابومحمد حسن العسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

تبصرہ

اتنی ساری احادیث و روایات بیان کرنے کے بعد اس نظریہ کا اختیار کرنے کی گنجائش بالکل باقی نہیں رہ جاتی کہ کوئی یہ کہے کہا حضرت امام مہدی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے آپ علیہ السلام کا حسینی علیہ السلام ہونا مسلم ہے، اور اگر امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہونے والی حدیث درست مان لی جائے توآپ ددھیال میں حسینی علیہ السلام اور ننھیال میں حسنی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ علیہ السلام کی جدہ پاک جناب فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ہیں جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ تھیں، اس لحاظ سے آپ علیہ السلام حسنی بھی ہیں اور حسینی

علیہ السلام بھی ہیں۔

اختتام

خداوند سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بقیہ حضرت امام مہدیعلیہ السلام سے محبت کرنے اور انکی نصرت کےلئے تیاری کرنے کی توفیق دے اور ہماری زندگی اتنی بڑھا دے کہ ہم ان خوشحال دنوں کا دیدار کر سکیں، جن میں حضرت ولی عصرعلیہ السلام پرچم اسلام کو پوری دنیا پر لہرائیں گے، دنیا کو آسودہ حال بنا دیں گے، ظلم ختم ہوگا، عدالت کی صبح نورپر طلوع ہوگی، انسان، انسانیت کی شاہراہ پر قدم رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ میری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنے حضور درجہ قبولیت دے اور اس کا ثواب میرے ماں باپ، اجداد کی روح کو پہنچائے، میری اولاد کو بھی حضرت ولی العصرعلیہ السلام کے ناصران سے بنائے ۔

خادم منتظرین امام مہدی (علیہ السلام)

سید افتخار حسین النقوی النجفی

۷۲جنوری ۵۰۰۲ھ ۶۱ذوالحجة الحرام ۵۲۴۱ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com